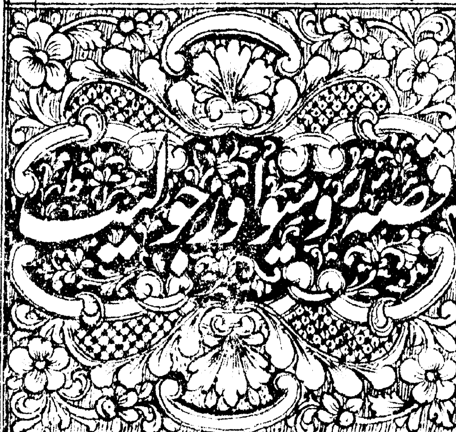
# بعون خلاق کون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا پہلا دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزیکا خزانہ ہے موسوم بہ




جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب باکوڑی وکیل منصفی بانسگانو ضلع گورکھپور نے باپیرایۂ مطبوع اور بمحاورات سلیس انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن زیبائی چھپا





بسم اللہ الرحمن الرحیم

**ویرونا مین کپولیٹ اور مالون ٹیج** دو بڑے خاندان تھے۔ جنمین بہت دنون سے مخاصمت چلی آتی تھی اور اب وہ اس درجہ کو پہونچ گئی تھی اور ایسی جانی دشمنی کی حد تک پہونچ گئی تھی کہ انکی اولاد و رشتہ داران قریبی کے خادمون مین بھی صاحب سلامت باقی نہ رہی تھی۔ اتفاقیہ ایک خاندان والے دوسرے خاندان والے سے کہین مل جاتے تو باہم سخت کلامی اور کبھی کبھی خونریزی بھی ضرور اس اتفاقیہ ملنے پر مترتب ہوتی۔ غرضکہ اس آپس کے جھگڑے نے ویرونا کے امن و امان مین بہت خلل ڈال رکھا تھا۔

ایک رات سردار کپولیٹ نے بڑی دھوم دھام سے ضیافت کا سامان کیا۔ جسمین بہت سی حسین عورتین و معزز مہمان مدعو تھے اور تمام حسینان شہر وہان جمع تھے۔ جو آتا تھا بشرطیکہ خاندان مالون ٹیج سے اُسے کچھ تعلق نہ ہوتا بڑی ہی عزت و توقیر سے بٹھلایا جاتا۔ اس جلسے مین روسی لائن بھی شریک تھی جسپر سردار مالون ٹیج کا لڑکا رومیو عاشق تھا گویا اس جلسے مین مالون ٹیج کے لیے شرکت اچھی نہ تھی۔ مگر اُس جوان کے ایک دوست بنوالیو نے اُسے صلاح دی کہ اپنی وضع بدل کر جسمین خاندان مالون ٹیج سے تمھین کوئی نہ سمجھے اس محفل مین شریک ہو اور اپنی معشوقہ کو ویرونا کے دیگر حسینان سے کہ اس وقت سب کے سب جمع ہین مقابلہ کرو تا تمھین معلوم ہو کہ تمھاری معشوقہ بمقابلہ اورون کے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے راج ہنسون کے گروہ مین کوا آبیٹھا ہو۔ بنوالیو کی باتون پر رومیو کو چندان وثوق نہ تھا۔ مگر روسی لائن کے شوق دیدا نے اُسے جانے پر مجبور کیا۔ رومیو ایک سچا و دلسوز عاشق تھا جسنے اپنی معشوقہ روسی لائن کے پیچھے نیند حرام کر دی تھی۔ گوشہ نشینی سے رغبت پیدا کر لی تھی اور روسی لائن کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہمیشہ اسکے درپے تخریب رہتی تھی

اور ایک مرتبہ بھی اخلاص و محبت کے ساتھ پیش آکر اپنے عاشق کو خوش دل نہ کیا تھا۔ بنوالیو نے اپنے دوست کے عشق کھونے کی یہ ایک تدبیر نکالی تھی کہ طرح بطرح کی عورتون مین اسے لیجاکر دکھلائے کہ دنیا مین ایک سے ایک بڑھکر خوبصورت ہین۔ رومیو اپنی وضع بدل کر بنوالیو اور مرکٹیو نامے ایک دوسرے دوست کو بھی ساتھ لے کیپولٹ والون کے جلسے مین آکر شریک ہوا سردار کیپولٹ نے انکی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا۔ دیکھیے وہ عورتین رقص و سرود مین مشغول ہین آپ بھی وہین جاکر شریک شادی و طرب ہون۔ وہ سردار اُسوقت انتہا درجہ کو خوش و خرم تھا حتیٰ کہ غایت مسرت مین اپنی جوانی کا ایک واقعہ بھی وہ بیان کر گیا جسمین ایک حسین عورت سے بیباکانہ ہنسنے بولنے کے لیے یہ تبدیل وضع اُسکی ایک مجلس مین شریک ہونے کا حال تھا۔ سب ناچنے گانے مین مشغول ہوگئے اور رومیو ایک حسین عورت کے حسن و جمال پہ فریفتہ ہوگیا جو اُسکی نظرون مین ایسی معلوم ہوئی گویا مشعلون نے جلنا اُسی سے سیکھا ہے اور اندھیری رات مین جسکے حسن کی چمک اسطرح ظاہر تھی جیسے کسی زنگی کے گلے مین دُر بےبہا کا مالا پڑا ہو یہ جلوہ کمیاب و حسن نادر دیکھکر عالم بے اختیاری مین بے تحاشا اُسکے منھ سے نکلا اُسکے گرد عورتین کیا ہین قمری کو کوون نے گھیر لیا ہے۔ سردار کیپولٹ کے برادرزادے ٹائی بلٹ نے یہ آواز سن پائی اور سُننے کے ساتھ ہی وہ پہچان گیا کہ یہ آواز رومیو کی ہے اور بسبب اپنی تندمزاجی و بدخوئی کے یہ گوارا نکرسکا کہ ایک ماؤن ٹیج اسطرح ہمارے مجمع مین آکر ہمارے مذہبی رسوم کی توہین کا باعث ہو۔ اور چاہا کہ وہین اُسے قتل کرے اُسکا چچا مانع ہوا اور کہا اول تو یہ بات مہمان نوازی کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ رومیو بذات خود شریف و نیک چلن نوجوان ہے۔ کیونکہ سارے ویرونا والے اُسکے نیک بخت و تربیت یافتہ ہونے مین متفق اللسان تھے۔ گو اُسوقت ٹائی بلٹ بخلاف اپنی اقتضاء طبیعت کے صبر کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اور ارادہ قتل سے باز رکھا گیا۔ مگر اُسنے قسم کھائی کہ کسی اور موقع پر اس ذلیل ماؤن ٹیج سے اس مداخلت بیجا کا عوض ضرور لونگا۔

ناچ ہو چکنے پر۔ رومیو اُس عورت کی طرف چلا اور اُسی مصنوعی لباس مین جوان سب بیباکیون کی سبب تھی اُس سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا اور کہا اور زیارت گاہ مین ایک گنہگار زائر ہون کفارۂ گناہ کے لیے تیرے پاس آیا ہون۔ اُس عورت نے جواب دیا خاصے زائر ہین آپ کا طرز زیارت تو بہت معقول و مناسب ہی۔ زائر ضرور کے ہاتھ البتہ پکڑتے ہین چومتے تو کہین نہین دیکھا۔ رومیو نے کہا کیا زائر و مزور کے مُنھ نہین ہوتے۔ جولیٹ بولی ہوتے کیون نہین مگر نماز و دعا کے لیے نہ چومنے چاٹنے کو۔ رومیو نے کہا اچھا مین دعا کرتا ہون مگر ایسا نہو کہ تم نامنظور کردو۔ یہ تعشق آمیز باتین و محبت خیز رمز و کنائے ہو رہے تھے کہ اُسکی مان نے پکارا اور وہ مان کے پاس چلی گئی۔ رومیو کو اُسکی مان کا نام دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جسکے حسن لاثانی نے اُسے اپنی طرف مائل کر رکھا ہے وہ اُسکی جانی دشمن سردار کپولیٹ کی دختر وارثہ جولیٹ نامے ہی اور بہ نادانستگی اُسکے پھندے مین دل دے بیٹھا۔ ہرچند کہ یہ سنکر وہ کسیقدر ملول خاطر ہوا مگر اب کیا ہو سکتا تھا جب دل ہی قابو سے نکل گیا۔ اُدھر جولیٹ کو بھی جب معلوم ہوا کہ جس جوان سے مین باتین کرتی تھی وہ خاندان مالیون یچ کا رومیو ہے تو بہت بیچین ہوئی۔ کیونکہ رومیو کی طرح وہ بھی بادل نگاہ فریفتہ و از خود رفتہ ہوگئی تھی اور اب اس محبت کا نباہ اُسکے نزدیک بہت دشوار نظر آیا جب اُسنے دیکھا کہ مین نے اپنے دشمن سی رشتہ محبت جوڑا اور ایسی بُری جگہ دل پھنسایا کہ سارے کنبے والے اُسے سنکر نفرت کرینگے۔

جب آدھی رات گذر چکی رومیو اپنے دوستون کو لیکر وہان سے روانہ ہوا اور تھوڑی ہی دور جاکر پھر لوٹ آیا۔ کیونکہ نہ لوٹتا جب اُسکا دل ہی اُسکے قابو مین نہ تھا۔ جولیٹ کے پشت مکان پر ایک خانہ باغ تھا جسکی دیوار پھلانک کر رومیو اندر چلا گیا اور انجام عشق کے سوچ مین کھڑا تھا کہ سامنے کے جھروکے پر جولیٹ دکھلائی دی۔ دکھائی کیا دی طلوع آفتاب کا دھوکا دیا درختون کی جھرمٹ سے ماہتاب کی پھیکی روشنی دیکھ رومیو کو ایسا معلوم ہوا۔ گویا اس آفتاب نو تاب کی جھمکیلی روشنی کے حسد نے ماہتاب کو کاہیدہ و زرد رو بنا رکھا ہی اور پھر یہ دیکھ کہ

رخساروں کو وہ دونوں ہاتھوں پر ٹیکے ہوئے بیٹھی ہے آتش رشک اُسکی مشتعل ہوئی اور
دل میں کہنے لگا اے کاش میں اسکے ہاتھ کا دستانہ ہوتا تو اسوقت کیا اچھا ذریعہ قربت ہاتھ آتا۔
جولیٹ نے زبان اپنے کو عالم تنہائی میں پاکر ایک آہ سرو سینہ سے کھینچی اور کہا حیف صد حیف
رومیو یہ آواز سُنکر بیخود ہو گیا اور بآہستگی جسے وہ سُن نہ سکی بولا۔ او پاک فرشتہ ایک بار
پھر اپنی آواز سُنا تیری آواز اسطرح اوپر سے آئی جیسے آسمان سے فرشتوں کی آواز جسکو بیدین
اور بےتمیز دیکھ سکتا آتی ہے جولیٹ کو کیا معلوم تھا کہ میری آواز کسی نے سُنی اور پھر
انھیں خیالات میں مستغرق تھا ہو کر جو اُس شب کے واقعات نے اُسکے دلمیں جمار کھے تھے اپنے
عاشق کی طرف (فرضی مخاطب ٹھہراکر) متوجہ ہوئی اور بولی رومیو تو کہاں ہے میری سچی محبت
اپنے دلمیں پیدا کر اور اپنے باپ کے نام سے متنفر ہو اور جو تجھسے یہ نہو سکے تو قسم کھا کہ تو میرا
پکا عاشق ہے اور تعصب خاندانی کو تیرے دلمیں کچھ بھی دخل نہیں اور میں بھی آج سے اپنے
خاندانی خیالات دل سے نکالے ڈالتی ہوں۔ رومیو یہ سُن کر چاہتا تھا کہ کچھ بولے مگر اس خیال سے
کہ شاید میری آواز سُنکر وہ خاموش ہو جائے چپ رہا اور دیر تک کان لگائے سُنا کیا۔
جولیٹ دیر تک آپ ہی آپ عشق کے دلسوز تذکرے کرتی رہی اور کبھی جھنجھلا کے یہ بھی کہتی
کہ میرے عاشق کا نام رومیو اور اُسکے خاندان کا نام مانٹیگیو کیوں ہوا کیا اچھا ہوتا کہ وہ
اپنا نام بدل ڈالتا اور میرے سوا اور کسی سے واسطہ نہ رکھتا۔ اب رومیو سے نہ رہا گیا
اور اسطرح مخاطب ہو کر گویا وہ اُسی سے باتیں کر رہی تھی یہ جواب دیا کہ اگر رومیو کا نام
تجھے ناپسند معلوم ہوتا ہے تو آج سے فرض کرلے کہ میں رومیو نہیں ہوں۔ تجھے اختیار ہے
جسطرح چاہے پکار عاشق یا اور کوئی لقب۔ دلخواہ اپنے نام تجویز کرلے۔ جولیٹ ایک اجنبی
آدمی کی آواز سُنکر ڈری اور حیران ہوئی کہ میرے افشاء راز کے لیے کسنے اس اندھیری رات
میں ٹھکر اکر یہاں تک پہونچا یا ہے۔ چونکہ اسکے پہلے تھوڑی ہی دیر تک باتیں ہوئی تھیں اسلیے
پہلی آواز پر وہ نہ پہچان سکی کہ یہ کسکی آواز ہے۔ لیکن دوبارہ سُننے پر تاثیر عشق نے

اُسے بھجوا دیا کہ یہ پیاری بولی رومیو اُسکے عاشق نوجوان کی ہے اور وہ کہنے لگی بھلا قصداً
کوئی اپنے آپ کو ایسے خطرناک کام مین پھنساتا ہو - تم دیوار پھلانک کر آئے مگر یہ نہ سمجھے کہ اگر
کسی نے دیکھ پایا تو خاندان مایون تیج کا سمجھکر مار ڈالیگا - رومیو نے کہا کچھ پروا نہین اُنکی
تلوارون سے زیادہ تو تیری آنکھون مین ڈر ہے - تیرا ایک مرتبہ مہربان ہوکر میری طرف تاک
دینا میرے چھٹکارے کے لیے کافی تھا - لیکن مین تو یہ سمجھتا ہون کہ اس بُری زندگی سے کہ تیری
الفت دل مین نہو مرجانا بہتر ہے - جولیٹ نے پوچھا کہ تو یہانتک کیونکر پہونچا اور کس سے
میرے گھر کا پتا لگا - رومیو نے جواب دیا کہ بجز حضرت عشق کے اور دوسرا رہنما کہان سے
لاتا - اور یہ کیا اگر تو مجھسے اتنی دور ہوتی جتنا یہان سے سمندر کا کنارہ اور تیرے پاس پہونچنے
کے راستے بھی ویسے ہی دشوار گذار ہوتے جیسے سمندر کے قریب پانی کے بہنے سے ناہموار
ہوجاتے ہین تو بھی تجھ ایسے مال تجارت کے لیے باوجودیکہ مین معلم جہاز نہین ہون پھر بھی اپنے کو
خطرے مین ڈالنے مین باک نہ کرتا - یہ اقتضا شان معشوقی رومیو کی یہ باتین سنکر جولیٹ کچھ
جھینپ گئی اور رنگ چہرہ متغیر ہوگیا - لیکن تاریکی شب نے پردہ داری کی اور رومیو اُسکے
چہرے کی سرخی جو خجالت نے پیدا کر رکھی تھی نہ دیکھ سکا - جولیٹ کو معلوم ہوگیا کہ رومیو بھی میری
عاشقی کا دم بھرتا ہے مگر اُسنے اپنے اس علم کو ظاہر نہ کیا اور چاہا کہ جو کچھ پہلے کہہ گئی تھی وہی
پھر کہے - مگر آداب عشق اُس لمبی چوڑی تقریر کے اعادہ کی کب اجازت دیتا - ممکن تھا کہ
ایسے موقع پر کچھ کبر و نخوت کو جولیٹ راہ دیتی - بے اعتنائی و استغنائی سے کام لیتی جیسا
کہ چالاک عورتون کا دستور ہے کہ اول اول عاشقون کے ساتھ غصہ و سرکشی سے پیش
آتی ہین - چاہنے والون کے ساتھ سخت کلامی ضروریات سے خیال کرتی ہین - بے اعتنائی
حجاب بیجا لاپروائی یہ سب باتین عین شان معشوقی تصور کرتی ہین تا عاشقون کے دلون
مین انکی وقعت بڑھے سہل الوصول ہونے کے سبب سے ناقدر و ناچیز نہ معلوم ہون
کیونکہ جتنی ہی دقت سے کوئی شے دستیاب ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ قدر و منزلت اُسکی دلمین جگہ

پکڑتی ہے۔ لیکن اُسنے ایسے ناز و نخرہ بیجا کو تہ کر رکھا اور کوئی طریقہ اس محبت کی عظمت بڑھانیکا نہ برتا۔ رومیو تو پہلے بھی اقرار محبت جولیٹ کے مُنہ سے جبکہ اُسکے نزدیک اُسکا سان و گمان تک نہ تھا سُن چکا تھا۔ اب جولیٹ نے بخلوص دل جو اُسکی ناتجربہ کاری اور بھولا پن کی دلیل تھی اُس معاملہ کی پوری کیفیت سے اُسے آگاہ کرنا چاہا اور کہا او خوبصورت مانٹیج (ر محبت سے پکارنے کے ڈھنگ ہی نرالے ہین کہ پورا نام بھی اچھا معلوم ہونے لگے (میرے سہل الوصول ہونے کو سبکی و بد باطنی پر نہ محمول کرنا۔ بلکہ اسکی برائی کو (اگر تمھارے نزدیک اسمین کوئی برائی ہو) اس ناگہانی رات کے سر رکھنا جسنے اچانک میرے خیالات کو آشکارا کیا ہے۔ اور پھر کہا۔ گو مین یہ نہین کہہ سکتی کہ تمھارے ساتھ میرا یہ برتاؤ بلحاظ میرے عورت ہونے کے ذرا بے احتیاطی پر مبنی نہین ہے۔ مگر یہ ضرور کہونگی کہ میرا برتاؤ اُنسے کہین اچھا ہے جنکا حجاب و احتیاط مکر و حیلہ سے بھرا رہتا ہے۔

رومیو یہ سُن کہا چاہتا تھا کہ تم ایسی باعصمت عورت کی شان مین خدا شاہد ہے کہ مجھے کوئی خیال فاسد نہین۔ کہ جولیٹ نے اُسے قسم کھانے سے روکا۔ اور کہا۔ یہ رات بڑی بے تمیز و بد لحاظ ہے۔ مین نہین چاہتی کہ اسمین کوئی قول و اقرار کیا جائے۔ لیکن جب رومیو نے اصرار کیا اور کہا کہ آج ہی رات کو کچھ وعدہ و قول و اقرار محبت ہو جاتا تو جولیٹ نے جواب دیا کہ مین تمھاری درخواست کرنے کے پہلے ہی سُنا چکی ہون جسپر اشارہ ان باتون کی طرف تھا جسے رومیو نے آتے ہی چھپ کر سُنا تھا۔ مگر پھر بھی لطف مکرر کے لیے دوبارہ اُسنے عشق و محبت کی باتین کہین کیونکہ دریا کی طرح اُسکا لطف ناپیدا کنار اور محبت عمیق تھی۔ یہ باتین ہو رہی تھین کہ جولیٹ کو اُسکی دایہ نے پکارا۔ کیونکہ وہ اپنی دایہ کے پاس سوتی تھی جسکے نزدیک اُسوقت کا سونا ضروری تھا کہ رات بہت تھوڑی رہگئی تھی۔ جولیٹ اپنی دایہ کے پاس سے ذرا دیر کے بعد پھر لوٹ آئی۔ اور رومیو سے کہنے لگی کہ تین چار باتین اور کرنی ہین۔ وہ یہ کہ اگر تمھاری محبت پاک ہے اور میرے ساتھ تم نکاح کیا چاہتے ہو۔ تو کل ایک

قاصد تمھارے پاس وقت نکاح کے تعین کے لیے بھیجا جائیگا - کیونکہ اپنا نصیب تمھارے پیرون کے پاس رکھنا اور دنیا مین تمھارا تابعدار بنکر رہنا مجھے مرکوز خاطر ہے - اتنے مین جولیٹ کو پھر اُسکی دایہ نے آواز دی - غرضکہ وہ کئی مرتبہ آئی اور گئی - رومیو کے جانے مین وہ اسطرح بدگمان تھی جیسے چھوٹی لڑکیان اپنے چڑیون کی طرف سے - کہ ریشمی دھاگے مین اُنھین باندھ رکھتی ہین - فرا وہ ہاتھ پر سے اُڑین کہ دھاگا کھینچ پھر وہین لا بٹھایا اُدھر رومیو کو بھی اُسکی مفارقت گوارا نہ تھی کیونکہ عاشقون کو اچھے سے اچھے نغمہ کا لطف معشوقون کی بات مین حاصل ہوتا ہے - لیکن آخر کار وہ جدا ہوئے کہ بقیہ رات کو خواب نوشین مین گذارین -

کرن نکلتے نکلتے وہ دونون علیحدہ ہوئے - رومیو کہ اپنی معشوقہ کے خیال مین محو ہو رہا تھا بجاے اسکے کہ گھر جاکر سو رہتا سیدھا ایک خانقاہ مین درویش لارنس کے پاس چلا گیا وہ ابھی اپنی عبادت سے فارغ نہوا تھا کہ یہ پہونچا - اُسکو دیکھتے ہی وہ تاڑ گیا کہ آج رات بھر یہ سویا نہین ہے - عالم شباب ہی محفل نشاط کہین گرم رہی ہوگی - سبب بیداری تو خوب سمجھا مگر یہ اچھی طرح دریافت نکر سکا کہ کس جگہ شب بیدار رہا اور اُسکی معشوقہ (قدیم) روسی لائن کے ساتھ شب گزارنے کا گمان ہوا - مگر جب رومیو نے اُسے جولیٹ کے نئے عشق سے مطلع کیا اور کہا کہ مین آج اُس سے نکاح کیا چاہتا ہون اور استعانت کے لیے تیرے پاس آیا ہون - تو درویش حیرت سے دیکھ کر بولا - مجھسے ہمیشہ تو روسی لائن کے عشق و محبت کا تذکرہ اور اُسکی بے اعتنائی کا گلہ کرتا تھا - آج کیا ہے کہ دفعتہً اُس سے تیری طبیعت پھر گئی اور پھر اب جولیٹ کے عشق کا دم بھرتا ہے - یہ سچ ہے جوانون کے الفت دل مین نہین ہوتی بلکہ آنکھون مین ہوتی ہے -

رومیو نے جواب دیا - تھین یاد نہین کہ تم ہمیشہ مجھے روسی لائن کے عشق سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ تمکو چاہتی نہین تو تم اُسکے سر بے فائدہ کیون ہوتے ہو

اب کہ مین نے جولیت سے رشتہ الفت جوڑا جسے میرے ساتھ دل سے محبت ہے اور چاہتا ہون
کہ اُس سے نکاح ہو جائے تو کیا بیجا کرتا ہون - رومیو کی یہ حجت قابل پذیرائی سنکر درویش
خاموش ہو رہا - اور خیال کیا کیپولیسٹ اور مانٹیگ کے باہمی جنگ و جدل کے کھونے
کی اِس سے بہتر کوئی دوسری حکمت نہین کہ رومیو اور جولیسٹ کا باہم عقد کر دیا جاے کیونکہ
وہ ان دونون خاندانون کے فتنہ و فساد پر بڑا تاسف کرتا تھا اور ہمیشہ اِس فکر مین رہتا
تھا کہ کسی طرح اُنکے آپس کے جھگڑون کو فرو کرنا چاہیے - چنانچہ درویش نے نظر
باین سیاست دنیز رومیو کی خواہش پر خیال کر جسے وہ رد نکر سکتا تھا - اُنکے نکاح
پڑھا دینے کا وعدہ کیا -

رومیو یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور جولیسٹ اپنے آدمی کی زبانی (جسے اُسنے اُس کام
کے واسطے حسب وعدہ تعینات کر رکھا تھا) یہ خبر سُنتے ہی درویش لارنس کے گھر چلی آئی
جوان دونون کے ہاتھ برسم نکاح ملا دیے گئے - اور بعد عقد نکاح اُس درویش نے
اِس کار خیر پر ایک لمبا چوڑا خطبہ پڑھا اور اُسمین اُس عقد کی مبارکباد ی اور خاندان
کیپولیسٹ اور مانٹیگ کے وارثون کے باہمی ملاپ کی خوشی جس سے اُنکے خاندان کے قدیم
جھگڑے و فساد کی بیخ کنی کی پوری اُمید کیجا سکتی تھی بڑے شد و مد سے بیان کی -

خطبہ ختم ہوتے ہی جولیسٹ نے گھر کا راستہ لیا - اور گھر پہنچکر رات ہونے کی دُھن مین بیٹھی
کیونکہ رومیو وعدہ کر گیا تھا کہ آج رات کو جس باغ مین تجھسے ملتا ہون کل رات کو بھی
یہین ملونگا - انتظار شب وصل مین وہ روز فراق جولیسٹ پر ایسا بھاری تھا - جیسے
ناصبری لڑکون کو شب عید کہ نئے سلے کپڑون کو صبح ہوسے بغیر وہ پہن نہین سکتے
اُسی دن تیسرے دوپہر رومیو کے دونون دوست بنوالیو اور مرکیشو شہر مین کسی مقام پر
ٹہل رہے تھے کہ ٹائی بلٹ مع اپنے دیگر رشتہ داران خاندانی کے سامنے سے گذرا (یہی
ٹائی بلٹ جسنے سردار کیپولیسٹ کی ضیافت کے دن رومیو کو مار ڈالنا چاہا تھا - اور بڑی ادبی

مارکیشو کا نام لیکر پکارا اور کہا مین خوب جانتا ہون کہ تو رومیو کا مشیر ہے - مارکیشو نے کہ ٹائی بلٹ
سے کم اسمین جوش جوانی نہ تھا یہ سنکر بہ تندی و غضبناکی اسکا مقابلہ کرنا چاہا - بنوالیو
کو بھی یہ بات ناگوار گذری مگر بہ مصلحت وقت اسنے آشتی کو راہ دیا اور دونون کی تکرار کے
رفع کرنے کی فکر مین ہوا - یہ چھیڑ چھاڑ ادھر ہو ہی رہی تھی کہ سامنے سے رومیو بھی آن پڑا -
اب ٹائی بلٹ مارکیشو کو چھوڑ کر رومیو کی طرف پھرا اور بحد افرادہ رومیو کہکر پکارا - یہ سنکر
رومیو نے چاہا کہ اسکی بات سے درگذر کرے کیونکہ اسکی معشوقہ جولیٹ کا وہ رشتہ دار
تھا اور وہ اسکو بہت پیار کرتی تھی اور نیز یہ کہ اسکی طبیعت بڑی ہی سنجیدہ و شائستہ تھی اور
خاندانی جھگڑے فساد سے اُسے کچھ تعلق نہ تھا - اس پر سے یہ سوچا کہ ٹائی بلٹ میری
معشوقہ کے خاندان سے ہے اسکے رفع غضب کے لیے سحر کا کام کر گیا اور غصہ کی تمام
برانگیختہ کرنے والی باتون کو بھلا کر رومیو بآشتی اس سے پیش آیا اور نیک کیپولیٹ کہکر
پکارا اور بڑی عاجزی سے سلام کیا اور ایسا ظاہر کیا گویا اسکے نزدیک وہ نسبت الفاظ
ہنسی و تمسخر پر مبنی تھے - مگر در حالیکہ ٹائی بلٹ تمام خاندان مانٹیگو کو ناری سمجھتا تھا بھلا
یہ خوشامدانہ باتین اسکی نظرون مین کیا وقعت پیدا کرتین - اسنے ایک نہ سنی اور تلوار
سونت آ مقابل ہوا - مارکیشو نے یہ نہ سمجھا کہ اس صلح جوئی مین رومیو نے کیا مصلحت
سوچی ہے - اور اسکے صبر کو داخل عاجزی تصور کر کے نہایت برے لفظون مین اپنے
ساتھ لڑنے کی ٹائی بلٹ کو ترغیب دی اور کہا میرے ساتھ مقابل ہو تو مزہ چکھاؤں
مین نے تو تجھے دو ایک فقرے سخت بھی سنائے ہین - رومیو غریب نے تیرا کیا
بگاڑا ہے - یہ سنکر وہ مارکیشو کی طرف متوجہ ہوا اور طرفین سے تلوارین کھنچ گئین بنوالیو
اور رومیو بیچ بچاؤ کی فکر ہی مین تھے کہ مارکیشو کی لاش زمین پر نظر آئی - اسکا گرنا تھا
کہ رومیو جوش غضب سے جامہ کے باہر ہو گیا اور ایک ایسا زخم کاری ٹائی بلٹ پر
لگایا کہ فوراً وہ بھی زمین پر گر پڑا - تمام شہر میں در نصف النہار کا واقعہ قریب قریب تمام مشہور ہوا -

یہ خبر سُنکر تھوڑی دیر مین جمع ہو گئے - سردار ماٹیون ٹیج اور سردار کیپولٹ مع اپنی بیبیون کے آپہونچے - تھوڑی دیر کے بعد سلطان وقت جس سے مارکیٹو کو کچھ واسطہ بھی تھا اور جو اچھی طرح جانتا تھا کہ ان دونوں خاندانوں کی باہمی لڑائی جھگڑے نے شہر مین بڑی بدنظمی پھیلا رکھی ہے - آن پہونچا اور مجرم کی تفتیش کرنے لگا تاکہ جس پر جرم ثابت ہو اُسکے ساتھ قانون مجریہ گورنمنٹ کا پورا برتاؤ کیا جائے - بنوالیو بلا رو و رعایت شروع سے اخیر تک سارا حال کہہ گیا - جس سے ثابت ہوا کہ رومیو کا کوئی قصور نہین - وہ اور اُسکا دوست مقتول دونوں حق بجانب تھے - یہ سُنکر سردار کیپولٹ کی زوجہ جسکے دلمین انتقام قتل کی لا انتہا آرزو تائی بلٹ (اُسکے رشتہ دار) کے بیجا غصہ نے پیدا کر رکھی تھی بولی بادشاہ سلامت اِس معاملہ کو خوب جانچیے - وہ بشان عدل گستری تائی بلٹ کے قاتل کو پوری پوری سزا دیجیے - فقط بنوالیو کے اظہار پر جو رومیو کا دوست و یک جدی ہے اکتفا نہ کیجیے - کیونکہ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اُسنے طرفداری کو راہ نہ دی ہوگی - غرضکہ اسی داد کے پھنسانے مین اُس عورت نے بہت کچھ حجت و دلیل پیش کی - مگر یہ نہ سمجھی کہ یہ اُسکا داماد جولیٹ کا شوہر ہے اُدھر زوجہ ماٹیون ٹیج اپنے لڑکے کی جان بچانے کی فکر مین تھی، اور یہ حجت پیش کرتی تھی - کہ اگر رومیو نے تائی بلٹ کو مار ڈالا اور اپنے دوست کا قصاص لیا تو قانوناً یہ کوئی جرم نہیں ہے - اسی حجت و شکایت سے اصلیت معاملہ بخوبی سمجھ مین آگئی - اور نواب نے وہین رومیو کے جلا وطن کیے جانے کا حکم سنا دیا -

جولیٹ کی حالت قابل غور ہے جسے عروس بننے کے دو ہی چار گھنٹے بعد یہ خبر سُننے مین آئی کہ بادشاہ کے حکم نے اُسکے اور اُسکے شوہر کے درمیان ہمیشہ کے لیے افتراق کر دیا - پہلے تو اپنے پیارے بھائی کی موت کی خبر سُنکر رومیو پر دل مین کُڑھی اور دیر تک آپے سے بحالت غضب ظالم خوبصورت - شیطان ملائک صفت - فاختہ خون خوار - بھیڑ گرگ سیرت خار بصورت گل اور نیز ایسے متضاد اسمار صفاتی سے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے نیک و بد

کہنے مین وہ اپنی راے قائم نکر سکتی تھی اتعبیر کرتی رہی - لیکن آخرکار عشق غالب آیا اور آنسوؤن کے وہ قطرے جو ٹائبلٹ کے غم مین نکلے تھے اب اس خوشی سے کہ رومیو ٹائبلٹ کے ہاتھ سے جسنے اُسے ہلاک کرنا چاہا تھا صحیح وسلامت بچا خوشی کے قطرے نبگئے - لیکن سب کے آخر مین یہ سوچ کر کہ رومیو اب شہر بدر کیا جاتا ہے پھرنئے سر سے اُسے رونا پڑا اور ایسا صدمہ اُسکے دل پر پہونچا کہ اگر ایسے ایسے ہزار ٹائبلٹ مرجاتے تو ایسا صدمہ ہوتا -

رومیو اس ہنگامہ کے بعد درویش لارنس کے گھر جا چھپا اور وہین اُسکے اپنے شہر بدر کیے جانے کی تجویز کی خبر پہونچی - یہ خبر سنکر اُسے موت سے زیادہ صدمہ پہونچا - اور ایسا معلوم ہوا گویا ویرونا کی شہر پناہ کے باہر رہنے کے لیے کوئی مقام ہی نہین جولیٹ کی نظرون سے دور بقاء زیست ممکن ہی نہین بہشت ہے تو وہین ہے جہان جولیٹ کا مکان ہے اور ماسوا اُسکے اور تمام جہان اعراف ہے یا جہنم - بیچارے اُسکو درویش نے پند ونصیحت سے تسکین دینی اور رنج والم سے اُسے تسلی دینی چاہی - مگر اُس نوجوان نے ایک نہ سُنی اور پچھڑ جا بجا بال کھسوٹ زمین پر لوٹنے لگا - اور اُٹھانے پر یہ کہتا کہ جس زمین مین مجھے ایکبار جانا ہے اُسے کیونکر چھوڑ دون - رومیو اسی حالت مین تھا کہ جولیٹ کا ایک قاصد پہونچا جسکی نسبت اُسکی کسیقدر تشفی ہوئی اور زمین سے اُٹھ بیٹھا - اب یہ وقت درویش لارنس نے اپنے سمجھانے بوجھانے کے لیے بہت مغتنم سمجھا - اور اُسکی نامردی وزنانہ پن پر جو اُسکی حالت بیتابی سے ظاہر کر رکھی تھی بہت ملامت کی - اور کہا تو نے ٹائبلٹ ایک شخص کو ہلاک کیا ہے کیا اپنے آپ کو یا اپنی اُس وفادار بی بی کو جسکی جان تیری جان کے ساتھ وابستہ رہتی ہے ہلاک نہین کیا تجھے معلوم نہین کہ مرد وموم کی ایک ذات ہے جسطرح موم تھوڑی سی گرمی مین گلا کر وتی ہے سردی مین سخت اُسی طرح تھوڑی سی نامردی و بزدلی سے آدمی کی وقعت جاتی رہتی ہے اور تھوڑی سی

جوانمردی و جرأت مین آدمی کا رعب و دبدبہ قائم رہتا ہی۔ شکر نہین کرتا کہ تیرے ساتھ پورا پورا قانونی برتاو نہین کیا گیا۔ ورنہ شہر بدر کیا جانا ہرگز پورا عوض اُس ہلاکت کا جو تیرے ہاتھون سرزد ہوئی نہین ہوسکتا۔ تائی بلٹ نے تجھپر تلوار کھینچی تھی اور مار ہی چکا تھا۔ شکر کہ تو بچ گیا۔ اور اُلٹے اُسی کی جان تو نے لی۔ یہ بات تیرے واسطے کیا کم خوشی کی ہے کہ تیری زوجہ و معشوقہ جولیٹ قائم ہے۔ درویش کی باتین سُنکر رومیو ایسا شرمندہ و شبنہ ہُوا جیسا اکثر زنا کرنے والے ارتکاب فعل شنیعہ کے بعد۔ اور جب درویش نے اُنھین صبر و استقلال پایا۔ تو صلاح بتائی کہ تم آج جاکر اپنی بی بی کے پاس رات ٹھہر رہو اور صبح ہوتے مانٹا کا راستہ پکڑو اور وہین جاکر قیام کرو۔ مین یہان اس نکاح کی شہرت دینے کی فکر مین ہون۔ میرے نزدیک یہ شہرت تم دونون کے خاندان کے ملاپ کی سبب ہوگی۔ اور سب متفق ہوکر تیرے لیے عفو جرائم کی درخواست کرینگے۔ کیا عجب کہ پادشاہ تیری خطا سے درگذر کرکے شہر مین داخل ہونے کی اجازت دیدین۔ اُسوقت جتنا رنج و غم تجھے یہان سے جانے مین ہے اُس سے کئی حصہ زائد خوشی کے ساتھ تو پھر یہان واپس آئیگا۔ رومیو کو درویش کی باتین پسند آگئین۔ اور اُس سے رخصت ہو بی بی کے مکان کی طرف رخ کیا کہ رات بھر وہین رہے اور صبح ہوتے ہی تنہا شہر مانٹا کا راستہ لے جہان درویش کے خطوط سے حالات وطن معلوم ہوتے رہینگے۔

جب رات ہوئی رومیو اپنی بی بی سے ملنے اُسی باغ مین گیا۔ جہان شب گذشتہ کو عشق کی لذت آمیز باتون نے انکا دل خوش کیا تھا اور کمرے کے پاس پہونچکر دستک دی۔ یہ شب اُنھین بڑی مسرت و انبساط کی شب تھی۔ مگر افسوس کہ دن کے جانکاہ واقعہ نے اور اس خیال نے کہ کل ہم مین دوامی تفرقہ ہونے والا ہی۔ اُس شب کی لاانتہا خوشی اور بےحد مسرت کو جو اُن عاشقون کو باہم مل بیٹھنے سے حاصل ہوتی۔ بےلطف و بےکیف

کر رکھا تھا - اور وہ شب وصال جو بڑی تمنا سے اُنھین نصیب ہوئی تھی شب دیجور روشب فراق کا مزا دکھا رہی تھی - تھوڑی ہی دیر تک وہ ل بیٹھنے پائے تھے کہ صورت صبح نمودار ہوئی - مرغان سحر بولنے لگے - اول اول تو جولیت نے اپنا دل سنبھالا اور سمجھی کہ صداے مُرغ سحر نہین ہی نوائے عنادل ہے جو اکثر کچھ رات رہے سے بولنا شروع کر دیتے ہین لیکن جب بغور سُننے پر معلوم ہوا کہ فی الواقع مرغان سحر ہی کی آواز ہے تو سخت مضطرب و پریشان ہوئی - جسکے تھوڑی دیر بعد سپیدۂ سحر نے اُسے پورا یقین کرادیا کہ وقت مفارقت آن پہونچا اور رومیو نے کلیجہ تھام حرف رخصت زبان پر لایا اور وعدہ کیا کہ اپنے لمحہ لمحہ کی کیفیتون سے بذریعۂ خط تمھین مطلع کرتا رہونگا - اور کمرے سے نکل نیچے زمین پر کھڑا ہوا - اُسوقت رنج و بیقراری سے جولیٹ کا عجب عالم تھا - معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی عزیز کے تابوت کو قبر مین رکھ مٹی ڈالنے کی منتظر کھڑی ہے - رومیو پر بھی جدائی کا کچھ کم صدمہ نہ تھا - مگر وہ کیا کرتا جب نواب کا یہ حکم کہ رومیو طلوع آفتاب کے بعد شہر پناہ کے اندر پایا جائے تو قتل کر دیا جائے اُسے بہ عجلت روانہ ہونے پر مجبور کرتا تھا -

ان مصیبت زدون کے رنج و محن کی یہ ابتدائی حالت ہی ابھی آگے چلکر انھین کیا کچھ نہ دیکھنا ہوگا - رومیو کے جانے کے بعد سردار کیپولٹ کو جولیٹ کے عقد کی فکر (کہ اِس خفیہ نکاح کی اُسے ذرا بھی اِطّلاع نہ تھی) دامن گیر ہوئی - اور امیر پیرس کو اُسکے نکاح کے لیے پسند کیا - پیرس ایک بھر کیلا جوان وچال چلن کا شائستہ مزاج کا سلیم تھا - کاش جولیٹ پہلے سے رومیو کو نہ دیکھے ہوتی تو اُسکے پسند کرنے مین اُسے کچھ تامل نہوتا -

بیچاری جولیٹ اپنے باپ کے ارادے سے بہت پریشان ہوئی - اور التوا نکاح کے لیے ٹائی بلٹ کی موت کا حیلہ پیش کیا - اور کہا ٹائی بلٹ کو مرے کئی دن گذرے ہین - اُسکے غم والم مین مجھے شادی بیاہ کی کہان سوجھتی ہے اور دوسرے یہ کہ ٹائی بلٹ کے گھر والے جنھین ہنوز رسم تعزیت سے فرصت نہین ملی - میرے گھر شادی و خرمی دیکھ کتنا بُرا سمجھینگے -

غرضکہ اپنے عقد ہوچکنے کا اظہار جو سب حجتون مین قوی حجت تھی اور جسے بسبب شرم کے وہ کہہ نہ سکتی تھی اور جتنی حجتین اُسکے نزدیک بیاہ نہونے کے لیے پیش ہوسکتی تھین اُسکے پیش کرنے مین دریغ نہ کیا۔ مگر سردار کیپولٹ نے ایک بھی نہ سُنی اور قطعی حکم سُنا دیا کہ سہ شنبہ کو تیرا عقد ہوگا تیار ہو رہ۔ چونکہ پیرس ایک حسین دولتمند شریف جوان تھا (جسکے ساتھ ویرونا کی مُتکبر و حسین عورتین بیاہ کی خواہش رکھتی تھین) اسلیے سردار کیپولٹ نے اُسکے انکار کو ظاہرداری پر محمول کیا اور یہ سمجھا کہ دلمین اپنی خوش قسمتی پہ نازان ہوگی مگر شرم سے کہہ نہین سکتی۔

جولیٹ بنظر مشورہ درویش لارنس کے پاس (جو اُسکے آڑے وقت مین ساتھ دیتا تھا) گئی اور مُفصّل کیفیت بیان کی۔ لارنس نے پوچھا کیا یہ شادی فی الواقع تجھے منظور نہین ہے جولیٹ نے جواب دیا۔ شوہر کے جیتے جی دوسرے سے نکاح کرنا زندہ درگور ہونا ہے۔ درویش نے کہا تیری مُخلصی کے لیے مین نے ایک نہایت اچھی تدبیر سوچی ہے۔ وہ یہ کہ تجھے عرق خواب آور کی ایک شیشی دیتا ہون اُسے لیکر گھر جا۔ اور باپ کی تجویز پر اپنا اتفاق ظاہر کر۔ ہر کہ شب آخر جسکی صبح ہوتے عقد ہونے والا ہو اس عرق کو پی جانا۔ جسکے اثر سے بیالیس گھنٹے کے لیے تو بیہوش ہوجائیگی اور لوگ تیرے بدن کو بے حس و حرکت دیکھ کر مُردہ تصوّر کرینگے۔ اور تیرا تابوت مطابق رسم شہر کے (کہ وہان تابوت مٹی سے دباتے نہ تھے) قبر مین لیجا کر رکھ آئینگے۔ اس کام مین اُس فطرتی خوف کو جو عورتون مین مردون سے زیادہ رکھا گیا ہے دخل نہ دینا اور دشوار گذار سمجھ کر ہمت کو نہ توڑنا کیونکہ بیالیسوین گھنٹہ تجھے ہوش آئیگا اور تو سمجھیگی کہ مین ابھی سوئی تھی اور رومیو جسے مین پہلے سے مطلع کر رکھونگا اُسی رات کو وہان آجائیگا اور تجھے ساتھ لے مانٹوا چلا جائیگا۔ رومیو کے ملنے کی آرزو اور پیرس کے ساتھ نکاح ہونے کی خوشی نے اُسے ایسے جُرأت کے کام پر مستعد کر دیا جسکی ہرگز اُس سے اُمید نہ کیجاتی تھی۔ چنانچہ جولیٹ نے یہ کہکر کہ مُوافق ہدایت

آپ کے کاربند ہونگی وہ عرق کی شیشی اٹھالی۔

خانقاہ سے لوٹتے جولیٹ نے پیرس سے ملاقات کی اور نہایت نرم سے سر جھکا کر کہا مجھے تیرے ساتھ رہنا منظور ہے۔ جولیٹ کے ماں باپ یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور خاصکر اسکے بڈھے باپ کا فرط انبساط مین یہ عالم تھا گویا اُسکی جوانی عود کر آئی ہے۔ جولیٹ نے کہ بسبب نافرمانی کے ماں باپ کی نظرون مین اپنے آپ کو حقیر بنا رکھا تھا۔ اُنکے حکم مان لینے سے پھر اپنی اصلی وقعت پیدا کر لی۔ سردار کیپولٹ نے ساری ضروری چیزین پہلے سے مُہیا کر رکھی تھین اور ایسی دھوم دھام سے اس بیاہ کی تیاری کی گئی کہ غالباً اُسکے پہلے کبھی ایسا بیاہ ویرونا مین نہوا ہو۔

شب چہارشنبہ کو وہ دوا جولیٹ نے کھائی۔ پہلے تو اُسے طرح طرح کے توہمات گذرے اُسے یہ خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ درویش نے اُس الزام سے بچنے کے لیے جو رومیو کے ساتھ میرا عقد کر دینے سے اُسپر عائد ہوتا اور جسکی وجہ سے لوگ بجاے پاک و متبرک سمجھنے کے اُسے ناپاک و قابل نفرت تصوّر کرتے تھے یہ سم قاتل کی شیشی دی ہو یا ایسا نہو کہ وہان رومیو کے آنے سے پہلے میری آنکھ کھل جائے اور اُس متوحش مقام کے خوف و وحشت کے رفع کرنے کے لیے میرے خاندان کی ہڈیون سے بھرے ہوے گڑھے اور ٹائی بلٹ مقتول کی خون آلودہ نعش کفایت نکرے اور پھر اُن تمام خوف دلانے والی حکایتون کو (جیسا کہ لوگ تذکرہ کرتے تھے) کہ مردون کی اروا حین رات کو نکل کر اپنی اپنی قبر کے سامنے ٹہلتی ہین۔ خیال کر بہت ڈری۔ انھین سب خیال مین تھی کہ دفعتہً رومیو کی محبت پیرس کی مخالفت نے دل مین جوش مارا اور دل کڑا کر ایک ہی گھونٹ مین وہ عرق پی گئی جسکے پیتے ہی بے دم تھی۔

پیرس صبح کو گاتا بجاتا اپنی بی بی کے جگانے کو آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ بجاے زندہ دل جولیٹ کی ایک خطرناک صورت مُردے کی اُس مکان مین موجود ہے۔ یہ دیکھ اُسکی آرزو کا چراغ

اگل ہو گیا اور تمام گھر مین تہلکہ پڑ گیا۔ بیچارے پیرس کو اپنی بی بی کے مرنے کا سخت صدمہ تھا کہ ہنوز نکاح کی نوبت بھی نہ آئی تھی اور موت کمبخت نے شادی اور ہمیشہ کے لیے اُس سے چھڑا دیا۔ لیکن سردار کیپولٹ اور اُسکی بی بی کے غم و ماتم پہ اور بھی ترس آتا ہے کہ صرف یہی ایک لڑکی اُنکے انبساط و مسرت کی بساط تھی جسکو بیرحم موت نے یون اُنسے چھین لیا اور وہ بھی ایسی حالت مین کہ وہ عنقریب اُسے عروسی صورت مین (جیسا کہ وہ خیال کرتے تھے) دیکھنے والے تھے۔ اب جتنی چیزین کہ شادی کے لیے اکٹھا کیگئی تھین اُسکے فاتحہ مین صرف ہوئین۔ شادی کے کھانے غمی کے کھانے قرار پاکر تقسیم کیے گئے۔ تہنائی گیتین ماتمی گیتین بنگئین۔ اور شادی کے نغمے ماتمی گھنٹیان۔ پھول جو عروس کے کام آتے اُسکے جنازے پہ بکھرائے گئے۔ کہان تو نکاح پڑھانے کو مُلّا کی ضرورت تھی۔ کہان اب دفن کرنے کو اُنکی تلاش ہونے لگی۔ گرجا مین اُسے لائے تو سہی مگر خوشی بڑھانے کے لیے نہین بلکہ مُردون کی تعداد بڑھانے کو۔

بدخبری کا دستور ہے کہ خوش خبری سے کہین جلد پہونچتی ہے چنانچہ یہ خبر رومیو کے پاس قبل اسکے پہونچ گئی۔ کہ دردیش لارنس کا قاصد جا مفصل کیفیت سے اُسے آگاہ کرتا کہ جولیٹ کی موت ایک مصنوعی موت۔ اور اُسکا جنازہ فی الواقع جنازہ نہین ہے بلکہ مصلحتہً وہ تھوڑی دیر کے لیے باین ہیبت مصنوعی قبرستان مین آئی ہے کہ رومیو کے ساتھ مانتا چلے جانے کا باآسانی موقع ہاتھ آئے۔ رومیو ذرا دیر پہلے خلاف دستور شادان و فرحان تھا۔ کیونکہ اُسنے رات کو خواب دیکھا تھا کہ مین مر گیا ہون (واہ کیا موت کہ قوت مدرکہ زائل ہوئی تھی) اور جولیٹ میرے پاس آئی اور میرا منھ چوما جس سے مین زندہ ہو گیا اور کہین کا شہنشاہ ہو گیا۔ کہ ایک شخص نے ویرونا سے آ برعکس اُسکے خواب کے جولیٹ کی موت کی بدخبری سُنائی جسے سُنکر رومیو بہت غمگین ہُوا اور تعجب کیا کہ ہا اپنے مین مسیحائی کو مُردہ پاتا ہون جسکے لیے میرا یہ دنا مسیحائی نہین کرسکتا اور گھوڑا کیجیدیئیٔ

کہ رات کو ویرونا میں جاکر اسکی زیارت کرے - مانٹا مین کوئی غریب عطار تھا جسکی پریشان حالی
سے صاف اسکا افلاس ظاہر تھا - اسکی دکان کی ٹوٹی ہوئی الماریون پر کھلے ہوئے صندوق
وغیرہ چند آثار بے سروسامانی کھلی نکبت برسا رہے تھے - رومیو نے اسکی دکان سے
گذرتے ہوے ایک مرتبہ سُنا تھا کہ یہان ایک بدبخت سم قاتل جسکے فروخت کرنے کا حکم نہ تھا
فروخت کرتا ہے - اگویا شبہہ اسکے دلمین گذرا کہ اسکی خاص زندگی ایک روز ایسے
بدنتیجہ کے پہونچنے کے قابل ہوگی جس کسی کو ضرورت ہو یہان سے لیجائے قاعدے
کی یہ بات ہے کہ مجنون و پریشان کی راے ہمیشہ خطا کی طرف میلان کرتی ہے - اس حالت
رنج و غم مین رومیو کو اس بدافروش سے سم قاتل بیچنے کا خیال آیا - اور خیال آتے ہی
اسکی دکان پر جا اُس سم قاتل کی درخواست کی - اول تو اسنے انکار کیا مگر رومیو کو اشرفی
دیتے دیکھ اسکی مفلسی نے عقل سلیم کو عرش تک پہنچنے نہ دیا اسکی - اور ایک ایسے زہر
ہلاہل کی شیشی رومیو کے حوالہ کی جسکے حلق تک پہونچتے پہونچتے کیسا ہی زبردست
آدمی کیوں نہ ہو گھڑی کا کام تمام ہوجاتا ہے -

رومیو وہ شیشی لے ویرونا کی طرف بایں ارادہ روانہ ہوا کہ اپنی بی بی کے مزار پر جا
اُسے ایک نظر دیکھے اور پھر وہ سم قاتل پی اسی کی بغل مین آپ بھی سو رہے - قریب
آدھی رات کے وہ ویرونا مین پہونچا اور جس احاطے مین جولیٹ کا مزار تھا سیدھا مستقیم
وہین چلا گیا - اور ساتھ اپنے مشعل جیبا کوڑا اور ایک تلوار لیتا گیا - مشعل جلا قبر کا پتھر
پھاوڑے سے ہٹایا کہ اتنے مین یہ آواز سنائی دی - او ذلیل مانونٹیگ یہ کیا خلاف آئین
حرکت ہے - یہ آواز اسی پیرس کی تھی جو بسبب جولیٹ کے عشق و محبت کے جو باہم نسبت
ہوجانے سے اُسکے دل مین جم گئی تھی - آدھی رات کو خفیہ آیا تھا کہ اسکے مزار پہ پھول چڑھا
دو آنسو رو چلے - رومیو کے آنے کی غرض اصلی تو وہ دریافت نکرسکا - اور یہ دیکھ کہ جب ان
خاندان مانٹیگ کا ہو جس سے خاندان کیپولٹ سے دلی عداوت ہے - کیا عجب کہ

مُردون کی لاش کو بے عزّت و خراب کرنے آیا ہو۔ رومیو کو للکارا۔ اور چونکہ ایسے مُجرم کو
شہر مین پا کر مار ڈالنا ویرونا کے دستور کے مُطابق خلاف قانون نہ تھا۔ اِسلیے اُسکے ساتھ
لڑنے اور اُسکے ہلاک کرنے پر وہ بیباکانہ مُستعد ہُوا۔ رومیو نے اُس سے کہا کہ تو اِس ارادے
سے باز آ۔ اور میرے قتل سے ہاتھ اُٹھا۔ دیکھتا نہین ٹائی بلٹ تیرے سامنے پڑا ہے۔
اِسکا بار گناہ میرے سر پر کیا کم ہے کہ اپنے قتل پر مُجھے مجبور کرتا ہے۔ امیر پیرس نے اِسکی
باتون کا کچھ خیال نکرا اُسپر ہاتھ چھوڑا۔ ہاتھ کا چھوڑنا تھا کہ رومیو نے لپٹ کر ایک ایسا زخم
کاری لگایا کہ وہ فوراً جان بحق تسلیم ہوگیا۔ جب اپنے مقتول کے پہچاننے کے لیے رومیو نے
مشعل سے اُسکا مُنھ دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وُہی امیر پیرس ہے جسکو مانٹا سے آتے ہوئے
راہ مین سُنا تھا کہ جولیٹ کا عقد اُسکے ساتھ ہونے والا تھا۔ رومیو نے اُسکی نعش اُٹھا
اور دل مین سوچ کہ قسمت نے راہ عدم کا ساتھی ملا (کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد وہ خود بھی
زہر کھا کر مرنے والا تھا) اُس سے مخاطب ہو کر بولا خاطر جمع رکھ جولیٹ ہی کی قبر مین
تجھے دفن کرونگا۔ جسکو اُسنے کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ جولیٹ ایسی تر و تازہ ہے گویا
موت اُسکے جسم کے سڑانے اور اُسکی ہیئت اصلی کے بدل ڈالنے پر قادر ہی نہین۔
یا یون کہیے کہ موت اُسپر عاشق تھی اور اپنی دلبستگی کے لیے یہ تصرّف شیطانی اُسے اِس
ڈھنگ سے تہ خاک لائی ہے۔ اور فی الحقیقت اُسکی جان نہین نکلی۔ ورنہ کچھ تو
اُسکے جسم یا صورت پر اختلاف نظر آتا۔ اُسکے ایک طرف ٹائی بلٹ مقتول اپنے خون آلودہ
کپڑے سے لپٹا ہوا پڑا تھا۔ جسے دیکھ رومیو نے اپنے جُرم سے مُعافی چاہی۔ اور بسبب
خویشی جولیٹ کے کہا بھائی عنقریب تیرے ساتھ مین احسان کیا چاہتا ہون کہ تیرے دشمن
کو جسنے تجھے قتل کیا ہلاک کر تیرے پاس لا سُلاتا ہون۔ اور پھر اُسکے بعد اپنی معشوقہ
کے ہونٹ چاٹ سفر آخرت کے لیے رخصت طلب کی اور وہ سم قاتل جو ساتھ
لایا تھا پی کر بار زیست سے سُبک دوش ہُوا۔ کیونکہ وہ سم قاتل تھا۔ کچھ وہ عرق نہ تھا۔

جسسے جولیٹ پی تھوڑی دیر کے لیے بیہوش ہوگئی تھی - اور پھر ہوش مین آ - رومیو کے
وقت پر نہ پہونچنے سے اور آنے مین جلدی کر جانے سے دیر تک افسوس کرتی رہی -

چونکہ درویش کو معلوم ہوگیا تھا - کہ اسکا خط رومیو کو نہین ملا - اسلیے جب وقت جولیٹ
کے جاگنے کا قریب آیا تو اسکے اٹھالانے کے لیے وہ خود ایک مشعل اور ایک پھاوڑا
لیکر قبرستان کی طرف گیا - جہان ایک جلتی ہوئی مشعل اور اسکے پاس خون آلودہ تلوارین
و سنگ قبر سے لگی ہوئی رومیو اور ابیریس کی نعش پڑی دیکھ اُسے سخت
حیرت ہوئی -

قبل اسکے کہ لارنس کو ان ناگہانی موتون کی اصلیت غور کرنے کا موقع ملتا - کہ یہ
کیونکر واقع ہوئین - جولیٹ بیدار ہوئی - اول اول تو اُسے اچنبھا ہُوا کہ مین یہان
کہان - مگر جب لارنس کو دیکھا تو اُس جگہ کی حقیقت اور اپنے وہان آنے کی کیفیت
اُسے یاد آگئی - اور پہلا سوال یہی کیا کہ رومیو کہان ہے - اِس آواز سے لارنس
کو جولیٹ کے بیدار ہونے کا حال معلوم ہُوا - اور جواب دیا - تقدیر سے کیا چارہ -
ہم کیا سمجھے تھے - اور پردۂ تقدیر سے کیا دیکھنے مین آیا - خیر اُسوقت تو نکل میرے ساتھ ہو
پیچھے سے ساری کیفیت بیان کیجائیگی - یہ باتین ختم نہوئی تھین - کہ آدمیون کی آواز سے
معلوم ہُوا کہ کچھ لوگ اِدھر آرہے ہین جنکی آواز سُنتے ہی لارنس وہان سے چل دیا -
جولیٹ جو اُٹھی - اور رومیو کو مردہ - اور اُسکے پاس ایک زہر آلودہ جام دیکھا تو
سمجھی کہ بیشک اُسی زہر نے اُسکا کام تمام کیا ہے - اور خود بھی جان دینے پر آمادہ ہوئی
اول تو اُسنے دُردِ تہ جام جو رومیو کے پینے سے بچ رہی تھی نوش کی - اور رومیو کے
ہونٹھون کو جو ابھی تک کسیقدر گرم تھے یہ سمجھ کر اِن مین زہر کا کچھ اثر ضرور ہوگا خوب چوسا - لیکن
جب دیکھا کہ وہ لوگ جنکی آوازین دور سے آتی تھین بہت ہی قریب آگئے تو جلدی سے
نوک خنجر کلیجے مین چبھو اپنے عاشق کی بغل مین جا سوئی -

تھوڑی دیر بعد قبرستان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ کیونکہ امیر پرس کے
غلام نے جو امیر کے ساتھ آیا تھا اور جو اپنے آقا اور رومیو کو آمادۂ جنگ دیکھ شہر کی طرف
بھاگ گیا تھا۔ ویرونا کے تمام گلی کوچے مین رومیو اور پیرس کی جنگ جو جولیٹ کی وجہ
سے ہوئی تھی مشتہر کی حتی کہ اس ہنگامہ کی خبر نے سردار مانٹیگو اور سردار کیپولٹ کو
خواب استراحت سے بیدار کر مع نواب کے واسطے تحقیقات موقع کے قبرستان تک
آنے پر مجبور کیا۔ درویش لارنس قبرستان سے کانپتا آہ سرد بھرتا بچشم اشکبار بحالت
خوف باہر آتا تھا کہ ایک چوکیدار نے اُسے پکڑ پایا۔ اور نواب کے سامنے بھرے
مجمع مین اُسے لا پیش کیا۔ نواب نے اُس سے پوچھا کہ اس حیرت انگیز واقعہ سے تمھین
جہانتک واقفیت ہو صاف صاف بیان کرو۔

درویش لارنس نے سردار مانٹیگو اور سردار کیپولٹ کے روبرو اُنکے لڑکون کے
پُرخطر تعشق کی کیفیت از ابتدا تا انتہا کہہ سُنائی۔ کہ کیونکر اُنکے دلون مین بنیاد الفت قائم
ہوئی۔ اور کیونکر بنظر رفع فتنہ و فساد خاندان کہ اس سے بہتر کوئی دوسرا موقع ہاتھ
نہ لگتا۔ اُن دونون کا نکاح باہم کر دیا گیا جس سے رومیو جولیٹ کا شوہر اور جولیٹ
رومیو کی زوجہ ہوئی اور پھر جولیٹ نے نکاح ثانی کے گناہ سے بچنے کے لیے ایک
ایسا عرق پیا کہ اُسے غشی آگئی۔ اور سب نے اُسے مردہ تصور کر اُسے دفن کر دیا۔
مین نے رومیو کو خط لکھا کہ وہ آکر جولیٹ کو خوابگاہ یعنی قبر سے اُٹھا لیجائے مگر قاصد
کی غفلت و سستی سے وہ خط اُسکے پاس نہ پہونچ سکا۔ درویش لارنس یہانتک کہکر
خاموش ہو گیا۔ اور کہا آگے مجھے معلوم نہین کہ کیا کیا ہُوا۔ ہان اتنا جانتا ہون کہ
مین یہان جولیٹ کو لینے آیا تو رومیو اور پیرس کو مُردہ پایا۔ مابقی حالات پیرس کے
غلام کے زبانی جو اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور جسنے اُسے رومیو کے ساتھ لڑتے دیکھا تھا۔
اور رومیو کے نوکر کی زبانی جو مانٹا سے اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور ایک خط اُسکے باپ کی نام

لایا تھا مفصل معلوم ہوے۔ اُس خط کے مضمون سے درویش لارنس کے بیان کی تصدیق ہوتی تھی۔ جسمین اُسنے جولیٹ کے ساتھ اپنے نکاح کرلینے کی کیفیت تحریر کی تھی۔ اور اُس خود مختارانہ فعل پر باپ سے مُعافی چاہی تھی۔ اور غریب عطار سے زہر کا خریدنا اور جولیٹ کی قبر پر اِس ارادے سے آنا کہ وہان زہر کھا اُسکے پاس سو رہے سب کچھ اُسمین مرقوم تھا یہ سُنکر نواب سردار مائون ٹیج اور کیپولٹ کی طرف مخاطب ہوا۔ اور اُنکی جہالت وبے عقلی کی خصومت پر ملامت کی۔ اور کہا دیکھو خدا نے تمھاری عقوبت کے لیے کیسی تمھارے لڑکون کے دلون مین محبت پیدا کی۔ جس سے تمھارے جھگڑے قضیہ کا یہ انجام بد دیکھنے مین آیا۔ اُسپر فریقین نے کہ تاب خصومت اُنمین باقی نہ رہی تھی فتنہ وفساد کو گویا لڑکون کی قبر مین دفن کردیا۔ اور سردار کیپولٹ نے سردار مائون ٹیج سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا۔ اور بلحاظ اُس قرابت کے جو رومیو اور جولیٹ کے بیاہ سے اُنمین قائم ہوئی تھی بھائی کہکر پکارا۔ اور کہا کہ سردار مائون ٹیج کا ہاتھ ہے اب یادگاری مصالحہ اپنی لڑکی کے مہر مین سمجھونگا۔ سردار مائون ٹیج نے کہا مین کچھ اور اُس سے بڑھکر دونگا۔ وہ یہ کہ جولیٹ کی مورت ایسی طلائے خالص کی بنواؤن۔ کہ دنیا کی کوئی مورت اُسکی صنعت ولاگت کو ٹکر نہ کھاسکے۔ اُسکے جواب مین سردار کیپولٹ نے کہا۔ مین بھی ایسی ہی رومیو کی مورت بنوادونگا۔ غرضکہ اُنھوں نے اُن پیارے سردارون مین سے ہر ایک اسطرح خلق مین دوسرے پر سبقت لے گیا۔ اور کہان اُنمین وہ خصومت وناتفاقی تھی کہ جز اُنکے لڑکون کی پائمالی کے جسمین اُنکے جھگڑے وفساد کی قربانیان سمجھنی چاہئین۔ اور کوئی صورت اُن شریف خاندان کے حسد وکینہ دیرینہ کی بیخ کنی کی نہ تھی۔

**خاتمۃ الطبع** - الحمد للہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا پہلا قصہ جو مجموعہ مذکور الصدر کے شامل اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مملوکہ عالیجناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای واقع لکھنؤ مین چھپا اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین باہتمام جناب منشی بھگوان دیال صاحب منصرم ماہ جنوری ۱۸۹۵ع مین پہلی مرتبہ چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا

بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

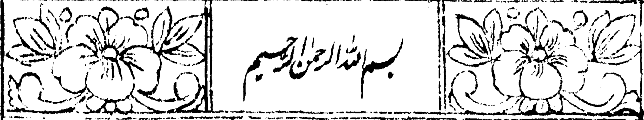


جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب بی اے وکیل منصفی بانسگانو
ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحسن رونق چھپا

ماہ جنوری ۱۸۹۶ء مین پہلی مرتبہ چھپا






لیر شاہ برٹن کی تین لڑکیان تھین گونرل جو نواب البنی کو بیاہی تھی رگن جو نواب کورنوال کو بیاہی تھی اور کورڈیلیا ایک نوجوان لڑکی جسکی طرف شاہ فرانس و نواب برگنڈی دو شخصون کی طبیعت مائل تھی - اور اسی غرض سے وہ دونون شاہ برٹن کے کورٹ مین آن کر اڑے تھے -

بڈھے بادشاہ کی یہ عمر و یہ بار سلطنت - ایک دن اسکے دل مین آیا کہ اسی برس تو گذر ہی گئے - اب اس تھوڑی سی زندگی کو حکمرانی مین کیا ضائع کرون - بہتر ہے کہ انتظام سلطنت نوجوانون پہ چھوڑ دون تا کہ سفر آخرت کے لیے وقت ہاتھ لگے اور موت کو کیا آج قضا آئی کل آئی یہ سوچ سمجھ کر تینون کو بلوایا اور یہ دریافت کرنا چاہا کہ انمین سے کون اسکے ساتھ زیادہ الفت رکھتی ہے کیونکہ اسے سلطنت کو اس انداز سے تقسیم کرنا منظور تھا کہ تقسیم مدارج محبت کے مناسب پڑے -

گونرل بڑی لڑکی نے ظاہر کیا کہ مجھے اپنے باپ سے اس درجہ کو بڑھی ہوئی الفت ہے کہ اسکی ادا کرنے کے لیے کوئی لفظ مین نہین پاتی - ستی کہ آنکھون کی روشنی - جان - آزادی یہ سب چیزین اسکے سامنے ہیچ ہین - اور نیز ایسے ہی چند اور جوش انگیز فقرون مین اپنی فرضی محبت کا اظہار اسنے کیا - جبکہ ہم وہان کبھی بول سکتے ہین جہان کچھ بھی محبت کا اثر نہو -

King L
Britain
Goner
Alban
Regan
Cornw
Cordel
Fran
Burgu

بادشاہ کو اُسکی باتون پر یقین آگیا- اور یہ باتین محبت کی سُنکر بہت خوش ہُوا- اور یہ سمجھکر کہ اُسے دل سے میرے ساتھ اُلفت ہی- اپنی وسیع سلطنت مین سے ایک ثُلث اُسکو اور اُسکے شوہر کو دیڈالا

اب دوسری لڑکی کو اُسنے بُلوایا کہ دیکھیے وہ کیا کہتی ہی- رگن نے (کہ بڑی بہن کی طرح خالی دہات وہ بھی تھی) اظہار محبت مین بڑی بہن سے بھی سبقت لیگئی- اور اُسکی تقریر سے ایسا معلوم ہُوا کہ بمقابلہ اُسکے بڑی بہن کی محبت کو کچھ بھی وقعت نہ تھی- اور جو مسرت کہ اُسے باپ کی محبت مین حاصل ہوتی ہی ساری دنیا کی مسرتین اُسکے سامنے نیست و نابود ہین

لیر کو اِس امر پر کمال نازش تھی کہ اُسکی لڑکیون کو اُسکے ساتھ بدرجۂ نہایت اُنس ہے (جیسا کہ اُسکا پندار تھا) اور رگن کی باتون پر یقین کرنے کے بعد بجز اُسکے وہ اور کیا کرتا کہ بڑی لڑکی کی طرح سلطنت کا ایک ثُلث اُسے بھی عطا کیا-

پھر اپنی چھوٹی لڑکی کورڈیلیہ کی طرف (جسے وہ مایۂ شادمانی سمجھتا تھا) مخاطب ہوکر بولا تم بتاؤ- ہرچند کورڈیلیہ سمجھتی تھی کہ بہنون کی طرح چاپلوسیون سے مین بھی باپ کو خوش کرسکتی ہون بلکہ اُنسے زیادہ کیونکہ جب مین سب مین پیاری ہون تو میری بات بھی بہ نسبت اُنکی بات کے مُوثر و قابل الوثوق ہوگی مگر اُسنے ایسی باتین کرنے سے کہ دل و زبان مین کچھ مناسبت نہو استکراہ کیا- اور یہ سمجھکر کہ اُنھون نے بڈھے بادشاہ کی سلطنت لینے کے لیے ایسی خوش آمد و چاپلوسیان کی ہین- جواب دیا- کہ حضور جتنی اُلفت لڑکون کو باپ سے ہونی چاہیے مجھے بھی ہے-

بادشاہ اپنی پیاری لڑکی کی اس ناشکر گذاری پر کُڑھا- اور چاہا کہ کورڈیلیہ تامل کا سوچ کر اپنے کلام کی اصلاح کرے- مبادا- یہ ناسپاسی اُسکے حصول دولت مین مخل ہو- کورڈیلیہ نے یہ سُنکر کہا- باباجان- مین اچھی طرح جانتی ہون کہ آپ نے کمال اُلفت و محبت سے میری پرورش کی جسکے عوض مین آپ کی اطاعت و محبت تعظیم و تکریم [illegible] خیال کرتی ہون- مگر ساتھ اُسکے اور بہنون کی طرح لمبی چوڑی تقریر سے سخن سازی کرنا

محبوب جانتی ہون۔ کیونکہ اگر انکو حسب بیان اُنکے بجز آپ کے کسی اور سے اُلفت نہوتی تو اپنے شوہرون سے تعلق جدید کیون پیدا کرتین۔ اگر میرا بھی نکاح ہوگیا ہوتا تو بلاشک آپ کی محبت واطاعت وفکر مین جو میرا ہاتھ پکڑتا اُسے نصف کا شریک بناتی۔ مگر مین اور بہنون کیطرح بیاہ دیا جانا گوارا نہین کرتی تا بہ دل وجان آپ ہی کی محبّت سے سروکار رکھون۔

کورڈیلیہ فی الواقع اپنے باپ سے اتنی ہی محبّت رکھتی تھی جسکے قریب قریب اِن بہنون نے مبالغے سے بیان کیا تھا۔ جسے ممکن تھا کہ دوسرے کسی وقت لڑکون کی طرح محبّت آمیز فقرون مین بُغیر اُس حسن جواب کے جو کسیقدر نازیب دنا ملائم بھی تھا" ظاہر کرتی۔ مگر بہنون کی چاپلوسیان وبناوٹ کی باتین سُن کر اور اُسکے صلے مین اپنے باپ کا یہ جود وکرم دیکھ کر اپنی سچی محبّت کا اظہار اُسنے نامناسب سمجھا اور سکوت ورزی اختیار کی۔

کورڈیلیہ کی اِن سچی باتون کو لیر نے تکبر پر محول کیا۔ ہمیشہ کا مغلوب الغضب تو تھا ہی کمزوری نے جو ضعیفی مین لابدہے اور بھی اُسکی عقل پر پردہ ڈال رکھا تھا۔ کہ صدق وکذب دل کی بات دبناوٹ مین فرق نکرسکا۔ اور اُسی جوشش غضب مین بقیہ ایک ثلث بھی جواب تک کورڈلیہ کیواسطے رکھا تھا۔ اُنھین دونون بیٹیون اور اُنکے شوہر نواب آلبنی وکورنول مین بالمناصفہ تقسیم کردیا۔ اور سارا کین سلطنت کو جمع کرکے تاج شاہی اُنکے سر پر رکھا اور تمام اختیارات تحصیل مالگزاری وانتظام سلطنت اُنکو عطا کیے۔ اور آپ صرف نام کا بادشاہ رہگیا۔ اور تمام جلوس شاہانہ چھوڑ کر صرف اُسپر قناعت کی کہ اُسکا اور اُسکے ساتھ کے سو سوارون کا ماہواری خرچ باری باری اُن دو لڑکیون کے گھر سے ملا کرے۔

اِس بیجا انتقال سلطنت سے جسمین بادشاہ نے عقل کو بہت ہی کم اور خود رائی کو بہت زیادہ دخل دیا تھا تمام اراکین سلطنت متحیر وافسردہ خاطر تھے۔ مگر کسی کی یہ مجال نہ تھی کہ اُس مغلوب الغیظ بادشاہ کے کام مین دخل دیتا بجز ایک ایر کینٹ کے جسنے کورڈلیہ کی بابت کچھ کہنا چاہا لیکن بادشاہ نے بحیلۂ مرض الموت اِس ذکر کے

چھیڑنے سے آسے باز رکھا۔ امیر کینیٹ کب کا ماننے والا۔ یہ امیر بادشاہ کا قدیم خیر خواہ تھا باپ کی طرح اُسکی محبت پادشاہ کی طرح عزت آقا کی طرح اطاعت کرتا تھا۔ کبھی اِسنے بمقابلہ اعداء سلطنت اپنی جان کو ایک ادنی پیادے کی جان سے زیادہ قابل توقیع نہ تصور کیا۔ بادشاہ کو اندیشناک حالت مین دیکھ کر جان پر کھیل جانے مین کبھی دریغ نہ کیا۔ بھلا ایسی حالت مین کہ بادشاہ خود اپنا دشمن بن رہا تھا۔ یہ اپنے آئین خیر خواہی کو کیونکر وہ دل سے بھلا دیتا۔ اور کار خیر مین اُس سے بہ دلیری مخالفت نکرتا۔ امیر کینیٹ اُسوقت بادشاہ سے کسی قدر گستاخ بھی ہو چلا تھا۔ کیونکہ اُسکی نظرون مین بادشاہ دیوانہ معلوم ہوتا تھا۔ نہ نظر خیر خواہی کہ پہلے بہت دنون تک وہ مشیر کار بھی رہچکا تھا اُسنے جا کر عرض کیا کہ جو غلطی آپ نے انتقال سلطنت مین کی ہے بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائیگی۔ اور اگر غور کیجیے تو اُسی وقت معلوم ہو جا سکتی ہے کہ اِس موقع پر غضب سلطانی کس درجہ کو ناحق پسندی پر مبنی ہے۔ مجھسے پوچھیے تو بلا رد و رعایت امر حق یہ ہے کہ کور ڈیلیہ کو آپ کے ساتھ ہرگز اورون سے کم اُنس و محبت نہین ہے۔ اور اُن عیارون کو (جنکی مکاری و چاپلوسی اُنکی دلی آواز نے کھلنے نہین دی) ہرگز آپ سے اتنی محبت نہین ہو جتنی اُنھون نے ظاہر کی۔ بادشاہ کو خوشامد کی طرف راغب پا کر مقتضائے عصمت یہی ہو کہ صاف گوئی کی طرف مائل ہو۔ غرضکہ یہ سمجھ کر کہ جسکی جان پادشاہی کی خدمت کے لیے بنی ہو اُسکا بادشاہ کیا کر سکتا ہو اُسنے کوئی دقیقہ سمجھانے کا لگا نہ رکھا۔

امیر کی اِس سچی آزادی نے پادشاہ کی آتش غضب کو اور بھی مشتعل کیا۔ اور اُسی غضب مین مریض مجنون کی طرح کہ طبیب کو مار ڈالنا اور مرض جانکاہ کو پسند کرنا اُسکا کام ہے اُسنے امیر کے ملک بدر کیے جانے کا حکم دیا۔ اور تہیۂ اسباب سفر کے لیے پانچ دن کی میعاد دیکر کہا کہ پانچ دن بعد ملک برٹن مین اگر کوئی اِسے دیکھے تو فوراً قتل کر دے۔ امیر چلتے وقت پادشاہ پاس بھی رخصت ہونے گیا۔ اور کہا کہ اپنی اِس

بیباکانہ گفتگو کے پہلے مین سمجھ چکا تھا کہ مین دوسرے ملک مین ہون ۔ پھر اُس سے رخصت ہو کر اُس نیک بخت لڑکی کے پاس آیا جسکے خیالات و کلمات بالکل بے ریا تھے اور جسنے اپنی محبت کو اس ڈھنگ سے صرف اسلیے ظاہر کیا تھا کہ تا اورون کی لمبی چوڑی گفتگو کا جواب کافی ہو ۔ اور اُسکو اللہ کی حفاظت مین دیکر ایک نئے ملک مین سکونت اختیار کرنے کو روانہ ہوا ۔

شاہ فرانس و نواب برگندی ۔ دونون کو بادشاہ نے طلب کیا ۔ اور کورڈیلیہ کی بابت جو تجویز ہوئی تھی اُس سے انھین مطلع کر کے پوچھا کہ اب اس حالت مین کہ کورڈیلیہ معرض عتاب سلطانی ہے ۔ اور سوائے جسم و جان کے اور کوئی مال و متاع اُسکے پاس نہین ہے تم مین سے کون اپنے عشق پر ثابت قدم ہے ۔ یہ کیفیت دیکھ کر نواب برگندی نے اُسکے ساتھ تزویج اور عقد مناکحت مین داخل کرنے سے انکار کیا ۔ مگر شاہ فرانس نے کہ اُسکی خطا کی ماہیت سے جسنے بادشاہ کو نامہربان بنا رکھا تھا خوب واقف تھا ۔ اور اچھی طرح جانتا تھا کہ صرف سادے فقرون مین جواب دینا اور دوسری بہنون کیطرح چاپلوسی و خوش آمد کی باتون سے زبان کا آراستہ نکرنا موجب زجر سلطانی ہے ۔ اُس نوجوان خاتون کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اُسکی نیک نیتی ایک بادشاہت کے جہیز کے برابر ہے اور پھر کورڈیلیہ سے کہا کہ تم جا کر بہنون سے اور باپ سے گو وہ ایک نامہربان باپ ہے رخصت ہو لو ۔ مین تمھین فرانس مین لیچل ملکۂ فرانس بناتا ہون جہان تمکو اپنی بہنون سے زیادہ عمدہ طور پر حکمرانی کا موقع ہاتھ آئیگا اور نظر بہ توہین نواب برگندی کو امیر البحر کہکر پکارا اُس اعتبار سے کہ اُسکے دل سے کورڈیلیہ کی الفت و محبت پانی کیطرح بہ گئی ۔

کورڈیلیہ چشم اشکبار بہنون سے رخصت ہونے لگی ۔ اور وقت رخصت یہ کلمہ زبان پر لائی ۔ دیکھنا بابا جان کو ہر طرح سے آرام دینا ۔ جسکے جواب مین اُنھون نے

بہ تکدر خاطر کہا - ہمین سکھلانے کی چندان ضرورت نہین ہم آپ جانتے ہین بلکہ تمکو بھی ہدایت کرتے ہین کہ اپنے شوہر کی اطاعت و فرمان برداری مین جو قسمتہً ہاتھ لگ گیا ہے بخوبی مستعد رہنا - کورڈیلیہ ان باتون کو دور تک سمجھی و بخاطر حزین وہان سے چلی آئی اور خدا سے دعا کی کہ باباجان کی صحت و سلامتی مین روز مرہ ترقی ہوتی رہے -

کورڈیلیہ کے جاتے ہی ان دونون کی شیطانی خصلتون نے اپنے رنگ دکھانے شروع کیے - اور ہنوز مہینہ بھی پورا نہوا تھا کہ بادشاہ کو اپنی بڑی لڑکی کے قول و فعل مین (کہ پہلے اُسی کی باری تھی) بہت کچھ اختلاف نظر آیا - اس کمبخت نے اپنے باپ سے کیا کچھ نہ پایا تھا - اُسنے تو اپنا تاج شاہی تک دے ڈالا - اور یہ ایک چھوٹی سی شان حکومت بھی اُسکی نہ دیکھ سکی - جسے اُسنے اپنی انبساط خاطر کا ایک ذریعہ سمجھ کر لگا رکھا تھا - یعنے بادشاہ کے ساتھ اُن سوارون کا رہنا اُسے بہت ناگوار گذرتا جسکے سبب سے باپ کے سامنے ہمیشہ مُنھ بنائے رہتی - اور جب کبھی باپ کچھ باتین کرنا چاہتا تو ناسازی طبیعت یا اور کسی حیلے سے اُٹھ جاتی - اور یہ کیونکر ہوتا - جب اُسکی پیری بار اور اُسکی خدمت گذاری ایک کار بے سود اُسے معلوم ہوتی تھی - تنہا گونرل ہی اطاعت مین قصور نہین کرتی تھی - بلکہ دیکھا دیکھی (اُسکے ایما و اشارہ بغیر) تمام ملازمین اُسکی خدمت سے پہلو تہی کرنے لگے - کبھی تو اُسکی تعمیل حکم سے صاف انکار کر جاتے - کبھی سُنکے ٹال جاتے - گونرل کی ان بے التفاتیون سے بادشاہ واقف ہوکر حتی الامکان چشم پوشی سے کام لیتا رہا - لیکن تا کے - شدہ شدہ یہ خبر طشت از بام ہوئی - اور اس نخوت و کج خلقی کا جو نتیجہ ہوا اُس سے سب علانیہ آگاہ ہوگئے -

بجائے سچی محبت و خیر خواہی کے بدی کا ظاہر ہونا چندان قابل استعجاب نہین ہے جتنا کہ خوشامد چاپلوسی کو امر واقعی تصور کر لینا حیرت افزا ہے - خلاف قیاس امیر کینیٹ سی

جسکو بادشاہ نے ملک سے بدر کیے جانے کا حکم دیا تھا۔ اور اشتہار دے دیا تھا کہ اگر وہ پایا جائے تو قتل کیا جائے۔ یہ ظہور مین آیا۔ کہ اُسنے اس خیال سے کہ شاید مین یہان رہکر بادشاہ کے کام مین آجاؤن وہان سے جانا پسند نہ کیا۔ اور وہین چھپا رہا۔ کسی کی خیرخواہی مین وضع لباس کا بدل دینا کیسی ذلیل بات ہے۔ مگر اُسنے بمقابلہ نمک حلالی و شکرگزاری کے اس ذلت و سبکی کا ذرا بھی خیال نہ کیا۔ چنانچہ خدمتگزارون کا سالباس پہن۔ اپنی عظمت و شان پر خاک ڈال۔ بادشاہ کے پاس نوکری کی جستجو مین پہونچا۔ بادشاہ نے اُسے نہ پہچانا۔ اور کچھ پوچھا جسکا جواب اُسنے ایسے صاف صاف طور پر دیا۔ جس سے کسی قدر بے امتیازی ٹپکتی تھی اور جو اُس خوشگوار چاپلوسی و خوش آیندہ خوشامد سے جس سے بادشاہ ابھی دھوکا کھا چکا تھا بالکل مختلف اور لڑکیون کے طرز کلام سے بالکل علیحدہ تھا۔ بادشاہ کو اُسکی باتین پسند آئین اور خدمتگاری مین اُسے بنام سائس جیسا کہ اُسنے اپنا نام ظاہر کیا داخل کر لیا۔ اور مطلق خیال نہ کیا کہ یہ میرا پرانا رفیق جلیل القدر امیر کینٹ ہے۔

سائس کو اپنے آقا رنامدار کے مقابلے خیرخواہی و محبت کے اظہار کا موقع اسطرح بہت ہی جلد ہاتھ آیا۔ کہ ایک دن گونرل کے ایک خادم نے بادشاہ سے گستاخی کی۔ اور چین بجبین ہوکر کلمات سخت مُنہ سے نکالے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گونرل کا ایما ضرور ہے سائس اپنے آقا کی یہ کھلی توہین نہ دیکھ سکا۔ اور چپکے سے اُٹھکر اُس آدمی کو ایسی زور کی ایک ٹھوکر پیچھے سے دی کہ وہ مُنہ کے بَل گر پڑا اور پھر بے دردی سے گھسیٹ کر کتون کے پاس ڈال آیا۔ بادشاہ کو اُس دلسوزی و خیرخواہی کے دیکھنے سے بدرجہ غایت مسرت حاصل ہوئی۔

تنہا امیر کینٹ ہی بادشاہ کا رفیق نہ تھا۔ بلکہ ایسا ہی خیرخواہ و آڑے وقتون مین ساتھ دینے والا جہانتک کہ ایک چھوٹی حیثیت کے آدمی سے ساتھ دینا ممکن خیال

کیا جا سکتا ہے۔ ایک اور غریب و بیوقوف مسخرا تھا جو بادشاہ کے عہد سلطنت مین بہت دنون تک ساتھ رہ چکا تھا۔ جیسا کہ اُس زمانے کے سلاطین و اُمرا کا دستور تھا کہ اُنکے ساتھ ایک نہ ایک بیوقوف ضرور لگا رہتا تھا (جو بیوقوف ہی کے نام سے پکارا جاتا تھا) کہ کاروبار سے فراغت حاصل ہونے پر دو گھڑی بیٹھکر اُس سے دل بہلایا کرتے تھے یہ بیچارہ بیوقوف بادشاہ کے تخت چھوڑ دینے پر بھی اُسکے ساتھ رہا۔ اور اپنے مسخرہ پن سے ہمیشہ اُسے محظوظ رکھتا۔ گو کبھی کبھی بادشاہ کی اِس بے امتیازی پر کہ اپنے کو بے دست و پا کر سارا سلطنت لڑکیون کو دے بیٹھا سخت ملامت بھی کرجاتا اور اُن لڑکیون پر ایک گیت بنا کر گاتا جسکا مضمون یہ ہوتا کہ لڑکیان تو خوشی سے روئین اور وہ غم سے گانے لگا ایسے بادشاہ کو چاہیے کہ بیوقوفون کے ساتھ جا کر کھیلے۔ یہ ظریف و باوفا بیوقوف گونرل کے روبرو سخت کلامیان کرتا۔ اُسکی توہین کے اشعار پڑھتا۔ اور ایسے تلخ و ناگوار فقرون مین اپنی ظرافت و تمسخر کا اظہار کرتا کہ گونرل کو اُس سے سخت صدمہ پہونچتا۔ کبھی کہتا کہ جھاڑی کی چڑیون کی سی کیفیت بادشاہ کی ہے جو کویل کے بچون کی پرورش کرتی ہین اور بڑے ہونے پر اُنکے رنج و غم مین سر دھنتی ہین۔ گدھا بھی جانتا ہے کہ گاڑی کھینچنا گھوڑے ہی کا کام ہے۔ (یعنی بادشاہ کے ہوتے ہوئے اُسکی لڑکیون کو سلطنت نہ چاہیے) بادشاہ کیا ہمیشہ جیتا ہی رہیگا چند روز کا اور مہمان ہے۔ اِن بیباکیون پر وہ ایک یا دو مرتبہ کوڑون سے دھمکایا بھی گیا مگر وہ کب سُننے والا تھا۔

اب تک یہ سب نا اتفاقی و بے عزتی اُس کم فہم و عاشق باپ کے مقابلے مین اُسکی نالائق لڑکی کی طرف سے دو بدو ظاہر نہو ئی تھی۔ مگر ایک دن بڑی لڑکی نے صاف صاف باپ کے مُنھ پر کہدیا کہ آپ کا یون قیام کرنا کہ آپکے ساتھ سو سوارون کی بھیڑ رہے ہیچ پسند نہین کرتی میرے نزدیک یہ بالکل بے فائدہ و فضول خرچی ہے۔ میرے مکان پر آپ ہی و سوم دعام و کھانا پینا بہت ہے یہ کیا ضرور ہے

کہ آپ کے ساتھ الگ سامان رہے - مین التجا کرتی ہون کہ انکی تعداد گھٹا دیجیے بجز آپ اور آپ کے ہم عمر دو ایک آدمیون کے اور کوئی نہ رہے -

لیر پہلے متحیر ہوا کہ مین آنکھون سے کیا دیکھتا کانون سے کیا سنتا ہون -

لیر - یہ وہی لڑکی ہے جسکے لیے تاج شاہی تک دیدینے مین بھی مین نے تامل نہ کیا - اور یہ میرے ہمراہیون کو اور میری چھوٹی سی شان حکومت کو بھی نہیں دیکھ سکتی اور اس عالم بے پیری کی عزت و اقتدار پر رشک کرتی ہے - جب گنرل سے مکرر اُسنے ایسا ہی کہا تو بادشاہ نے افروختہ ہوکر جواب دیا - زن دشمن کردہ - اب معلوم ہوا کہ سلطنت لینے سے پہلے جتنی باتین تھین سب ملمع و دغا بازی کی تھین - بیٹیون کی کیفیت اب معلوم ہوتی ہے - میرے ساتھ جو سو آدمی ہین وہ سب کے سب مہذب و شائستہ ہین - اور اپنے کام سے کام رکھتے ہین - شور و غل دھوم دھام ہرگز انکا شیوہ نہین ایسی صورت مین تیرا یہ کہنا کہ میرے مکان پر آپ ہی دھوم دھام و کھانا پینا بہت ہے بالکل ناروا و سراسر بے معنی ہے - اسکے بعد گھوڑون کے تیار کرنے کا حکم دیا کہ مع سو سوارون کے دوسری لڑکی رگن کے گھر اٹھ چلے - اور کہا کہ یہ خبیثہ ایسی سنگدل و بیوفا ہے اور ایسی نافرمان ایذا رسان ہے کہ دریائی بھتنی اس سے لاکھ درجہ بہتر ہوگی - اور چلتے وقت اُسے اسطرح کوسا کہ سُننے والون کے رونگٹے کھڑے ہوگئے - اور بددعا کی کہ خدایا اسکے کوئی اولاد نہو اور ہو بھی تو وہ بھی اُسے اسیطرح ذلیل اور خوار کرے جسطرح اُسنے مجھے کر رکھا ہے - تا اسے معلوم ہو جائے کہ ناشکری اولاد کا ہونا زہر افعی سے کسقدر زیادہ تیز و ایذا رسان ہوتا ہے - گونرل کے شوہر نواب البنی نے بادشاہ سے عرض کی کہ خداوند والا کے نزدیک اس خصوص مین اگر کوئی میرا قصور ہو تو معاف فرمائین لیر نے اسپر کچھ خیال نہ کیا اور بحالت غضب مین گھوڑون کے کسنے کی جلدی کرتا رہا - حتی کہ سوار ہوکر مع اپنے ساتھیون کے رگن

اپنی دوسری لڑکی کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ بادشاہ نے اپنے دل مین سوچا کہ دیکھو گونرل کی ایک چھوٹی سی خطا پر مجھے کیسا ملال آگیا۔ کچھ ہی ہو مگر اُسکی اور بہنون نے کبھی ایسے کلمات نہ کہے تھے۔ اور سوچ کر رونے لگا۔ پھر اپنے رونے پر بادشاہ کو شرم آئی کہ گونرل کو مجھپر یہ اقتدار کہ اُسکے ہاتھون مجھے رونا پڑا۔

رگن مع اپنے شوہر کے محل مین بیٹھی شان و شوکت سے بسر کر رہی تھی کہ لیر کا ایک خط اس مضمون کا کہ بادشاہ مع اپنے ساتھیون کے رگن کے گھر آتا ہے رگن کو مستعد و منتظر رہنا چاہیے لیے ہوئے ساس وہان پہونچا۔ ساس سے پہلے گونرل کی چٹھی اُسکے پاس روانہ ہو چکی تھی جسمین بادشاہ کی سرکشی و کم فہمی کا تذکرہ تھا اور لکھا تھا کہ اُن سو سوارون کو جنھین بادشاہ ساتھ لیے جاتا ہے ہرگز اپنے مکان مین جگہ نہ دینا۔ یہ نامہ بر ساس کے ساتھ ہی وہان پہونچا۔ ملنے پر ساس نے پہچانا کہ یہ گونرل کا وہی نوکر ہے جسے بادشاہ ساتھ گستاخی کرنے پر اُسنے ایک مرتبہ خوب ٹھونکا تھا۔ اور تعجب کر کہ اُسکے آنے مین کچھ نہ کچھ بھید ضرور ہے دل مین کُڑھتا اور بے اختیار اُس سے لڑنے کو اُسکا جی چاہا۔ وہ بیچارہ ہان نہین کرتا ہی تھا کہ از راہ نفسانیت ساس نے اُسے مارنا شروع کیا۔ شور و غل کی آواز جب بلند ہوئی تو رگن اور اُسکے شوہر کو بھی اسکی اطلاع پہونچی۔ جنھون نے سُنکر حکم دیا کہ ساس گو باپ کا آدمی ہے۔ اعزاز و اکرام کا سزاوار ہے۔ مگر ایسی حالت مین پاداش اُسکے فعل کی یہی ہے کہ مویشی خانہ مین بند کر دیا جاسے۔ چنانچہ رگن کے گھر آکر جو چیز بادشاہ نے پہلے دیکھی وہ یہ تھی کہ اُسکا وفادار نوکر ساس ایک نہایت ذلیل جگہ بٹھلایا ہوا ہے آنے کے ساتھ یہ شگون بد تو دکھائی دیا ہی تھا۔ اُسپر سے طرّہ یہ ہوا۔ کہ جب بادشاہ نے رگن اور رگن کے شوہر کے پاس ملنے کے واسطے کہلا بھیجا تو اُنھون نے یہ جواب دیا کہ ہم سب رات بھر کے سفر کے تھکے ہوئے ہین اسوقت ملاقات نہین کر سکتے

اسپر بادشاہ نے جھلا کر کہلا بھیجا کہ مین اسی وقت ملنا چاہتا ہون ۔ جسے سُنکر وہ مجبوری بادشاہ کے سلام کو آئے اور ساتھ اپنے گونرل کو بھی لیتے آئے جو پہلے سے اپنے باپ کی شکایت کرنے اور اُنھین اُسکے مقابلے مین برانگیختہ کرنے کو وہان موجود تھی ۔

گونرل کو دیکھکر بادشاہ بہت پریشان ہوا اور پھر اُسکا رگن کا ہاتھ پکڑ کر ٹہلنا تو نمک برجراحت کا لطف دکھا گیا ۔ وہ افسردہ خاطری بولا ۔ گونرل مجھ ایسے ضعیف باپ کے سفید بالون کا تجھے کچھ تو لحاظ چاہیے ۔ رگن نے باپ سے کہا کہ گونرل کے خلاف مرضی کوئی کام کرنا آپ کے لیے نتیجہ نیک پیدا نہین کرسکتا ۔ آپ کے ساتھیون کو وہ فضول سمجھتی ہے تو اُنکے نہ رکھنے مین آپ کا کیا حرج ہے ۔ میرے نزدیک قرین صواب یہ ہے کہ اُنھین سے آدھے آپ برخاست کردین ۔ اور گونرل سے اپنی خطائین معاف کرائین ۔ و بعزت و صلح تمام اُسکے مکان پر جسطرح اتنے دنون تک رہ آئے اب بھی رہین ۔ کیونکہ بسبب ضعف و پیری کے آپ کی عقل و فہم مین فتور آگیا ہے ۔ (جیسا کہ عام دستور ہے) اور ایسی حالت مین اُن لوگون کی ہدایت پر کام کرنا جنکی عقلین درست ہین آپ کے لیے ضروریات سے ہے ۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ جسنے ساری عمر سلطنت کی ہو اُسے آخر وقت مین بے دست و پا ہو کر اپنی لڑکی سے کھانے کپڑے کی التجا کرنی کسقدر جگر گران گذریگی ۔ مین کسی کا دست نگر ہو کر رہنا ہرگز پسند نہین کرتا ۔ اور اب اُسکے گھر لوٹ کر جانا مجھے ہرگز گوارا نہین ۔ مین چاہتا ہون کہ اپنے سوارون سمیت تمھارے ہی گھر مین رہون کیونکہ تمھاری سعادتمندی سے مجھے اُمید ہے کہ میرا نصف سلطنت کا عطا کرنا بڑی ہمت کیطرح تمھین بھول نہ گیا ہوگا ۔ تمھاری آنکھون مین درد و مروت پاتا ہون ۔ گونرل کی طرح بے رحم و بے وفا نہین ہین ۔ اور پھر کہا آدھے نوکرون کو برطرف کرکے گونرل کے گھر جانا اس سے بہتر یہ ہے کہ مین شاہ فرانس کے پاس چلا جاؤن جسنے بلا طمع ملکیت میری

میری لڑکی سے بیاہ کیا ہے۔ اور اپنی اوقات بسری کو کچھ وظیفہ مقرر کرا لون۔
بادشاہ کی غلطی تھی کہ وہ بہ نسبت بڑی لڑکی گونرل کے جسکی خبث باطنی کا اب اُسے یقین ہوگیا تھا۔ رگن کو سعادتمند و رحیم دل تصوّر کرتا تھا۔ کیونکہ اُسکی باتون سے ایسا معلوم ہوا کہ کج خلقی مین وہ بڑی بہن سے بھی سبقت لیجایا چاہتی ہے۔ چنانچہ اُسنے کہا کہ میرے نزدیک اب بادشاہ کو کوئی جاے شکایت نہین۔ پچاس نوکر جو اُنکے واسطے تجویز کیے جاتے ہین اُنکی خدمت کو بہت ہین۔ حتی کہ اگر اُنکے بھی آدھے کر دیے جائین اور صرف پچیس رہجائین تو بھی کفایت کرینگے۔ گونرل کی طرف مخاطب ہوکر بادشاہ نے ازراہ طنز یون کہا کہ رگن کی افراط محبت نے پچاس کی جگہ پچیس مناسب سمجھے۔ تمکو کہ اُسسے دوچند اُلفت ہے چاہیے کہ اِسکا نصف ہی انسب سمجھو۔ گونرل نے کہا یہ تو مین نہین جانتی کہ پچیس مناسب ہین یا دس پانچ۔ ہان اسقدر البتہ جانتی ہون کہ میرے اور میری بہن کے ذاتی نوکر چاکر آپ کی خدمت کے لیے کافی ہین۔ الگ نوکر رکھنے کی آپ کو کچھ احتیاج نہین۔ غرضکہ اُسیطرح اُن بدذات لڑکیون نے کہ گویا وہ ٹھان کر آئی تھین کہ مہربان باپ کے ساتھ بیرحمی و بیوفائی مین ایک دوسرے پر سبقت لیجائے یہ چاہا کہ رفتہ رفتہ اُسکے سوارون کو اور اُسکے اعزاز کو جو ایک نمونہ سلطنت تھا اور جسکو اُسنے صرف اِس غرض سے لگا رکھا تھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کبھی کا بادشاہ تھا۔ بالکل مٹا دین۔ بادشاہ نے اُن سوارون کو خوش طبعی کے لیے نہ رکھا تھا۔ ادنی سے اعلیٰ تک اِس بات کو سمجھ سکتے ہین۔ کہ جسنے ساری عمر لاکھون پر حکومت کی ہو۔ اگر اخیری وقت مین چند آدمی بھی اُسکے زیر حکم و اطاعت نہ رہینگے تو اسپر کیا گذریگی۔ لیکن جب اِن لڑکیون نے ناشکری و بیمروتی کو راہ دیا اور اُسکے نوکرون کا بار اُٹھانے سے انکار کیا۔ تو بادشاہ کو جتنا اُن نوکرون کے نہونے سے صدمہ ہوتا اُسسے کہین زیادہ اِس انکار سے ہوا جسے اُسنے خاص اپنی لڑکیون کے مُنھ سے اپنے کانون سُنا۔ اور دل پر

کچھ ایسی چوٹ سی معلوم ہوئی کہ مسوس کر رہگیا - اپنا بے دست و پا ہوجانا لڑکیون سے ہمرکی ناشکری کا ظاہر ہونا اپنا بیوقوف و ناوان بنکر سلطنت کھونا - یہ سب باتین ایک عالم یاس اُسکے سامنے اسطرح آموجود ہوئین کہ وہ متحیر اور اُسکی عقل پریشان ہوگئی - افسوس کہ بادشاہ کو اپنی لڑکیون کے حالات آیندہ نہ معلوم ہوسکے کہ آگے چل کر لڑکیون نے اپنے عمل کی پاداشش کیونکر پائی - کیا کیا ذلتین اور خرابیان اُنھون نے اُٹھائین - کیونکہ وہ عالم مین ضرب المثل اور اُنکی حالتین لوگون کی تنبیہ کی سبب ہوئین ورنہ کچھ تو اُسکی تسلی ہوتی -

بادشاہ اُسی فکر و غم مین جسکا علاج اُسکی بیکسی و ناچاری سے ممکن نہ تھا بیٹھا سوچ رہا تھا کہ رات ہوگئی اور زور شور سے مینھ برسنا شروع ہوا - رعد و برق بھی اپنی اپنی تیزی دکھلانے لگے - جب اُسنے دیکھا کہ لڑکیان ابتک اُن سوارون کے رکھنے کی روادار نہین ہوتین تو اُسنے گھوڑے منگوائے - اور اُن نامہربان لڑکیون کے پاس ٹھہرنے سے برق و باران مین سفر کرنا بہتر سمجھا - اُن لڑکیون نے یہ کہکر - کہ خود رائے اپنی خود رائی و حماقت سے جو تکلیف اُٹھائے وہ اُسکے عمل کی پوری پاداش ہے - اُسے باہر جانے دیا - اور پھر دونون کیواڑ بھیڑ لئے -

ہرچند کہ ہوا تند اور برق و باران کا زور تھا - مگر بڑے میان چل کھڑے ہوے کیونکہ اُس حالت مین چلنا لڑکیون کے پاس بیٹھکر اُنکی نامہربانیون کے دیکھنے سے کہین اچھا تھا - چنانچہ کئی میل بعد ایک جھاڑی نظر آئی جہان اُس شب تیرہ و تار مین ایک درخت تلے بیٹھکر اُس طوفان سے کسیقدر بادشاہ کو نجات ملی - مگر رعد کی کڑک ہوا کی سن سناہٹ نے پھر بھی پیچھا نچھوڑا - بادشاہ ہوا کی طرف مخاطب ہوکر بولا - یا تو زمین کو اُڑاکر سمندر مین ڈال دینا یا موجون کو اُٹھاکر ساری زمین تہ آب کر دینا - جسمین انسان سی بیوفا خلقت کا کچھ بھی نشان باقی نہ رہجائے -

اُسوقت بجز بیچارے بیوقوف کے اور کوئی پادشاہ کے ساتھ نہ تھا جسنے اس حالت مین بھی پادشاہ کا ساتھ نچھوڑا اور اپنے مسخراپن سے ایسا معلوم ہوتا گویا بدقسمتی کو بھی ہنسی مین اُڑایا چاہتا ہے۔ اور کہتا کہ بڑی ہی اندھیری رات ہے ایمین بھلا کوئی کیسے سفر کرسکتا ہو بہتر ہے کہ پادشاہ لوٹ چلے اور لڑکیون سے امن کا خواہان ہو۔ ورنہ یہ رات تو ایسی ہے کہ عورتون کی نخوت بھی اِس سے ٹوٹ جائے اور یہ نہ سمجھا کہ باد و باران کا ستایا اگر ذری سی بھی عقل رکھتا ہو تو اُسے ضرور ہے کہ اپنی تقدیر پر شاکر رہے گو اُسکی تقدیر ہر روز مینھ کیون نہ برسائے۔

ڈھونڈھتا کھوجتا اُسکا وفادار قدیم امیر کینٹ بھی آن ملا جو برابر پادشاہ کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ مگر چونکہ اُسنے اپنے کو سائس مشہور کر رکھا تھا۔ اسلیے پادشاہ کو کبھی خیال نہ آیا کہ یہ امیر کینٹ ہے۔ اور تاسُّف کر کے کہا کہ ایسی اندھیری رات اور آپ یہان رات کے پسند کرنے والے جانور بھی اِس اندھیرے نکل نہین سکتے۔ تمام ذرندے اِس طوفان سے چھپے ہوے گھرون مین بیٹھے ہین۔ انسان کی سی ضعیف البنیان خلقت کیونکر اِس خوف و خطر کی برداشت کرسکتی ہے۔ پادشاہ نے بتکلف اسکا جواب دیا کہ مبتلا مرض مہلک چھوٹی چھوٹی بیماریون کو کب خیال مین لاتا ہے۔ نازونزاکت اُسیوقت تک کچھ بھلی معلوم ہوتی ہے کہ دلکو چین ہو۔ آزردہ دلون کو سواے اس تکلیف و صدمے کے جو اندر ہی اندر اُنکا دل دکھاتا ہے اور کسی چیز کی بُرائی بھلائی کا امتیاز نہین رہتا۔ اور پھر اپنی لڑکیون کا شکوہ کرنے لگا۔ کہ یہ وہ بات ہے کہ کسی کے مُنھ مین کوئی لقمہ ڈالے اور وہ دانت سے کاٹ لے۔ مان باپ آب و دانہ مہیّا کرنے مین ہاتھ کی طرح ہوتے ہین۔ انکا ستانا اور کھلانے والے کے ہاتھ مین دانت سے کاٹ لینا دونون یکسان ہین۔

دیر تک وہ وفادار سائس بہ منّت و سماجت پادشاہ سے کہتا رہا کہ ایسی باد و باران آپ میدان مین نہ ٹھہریے۔ آبادی کی طرف عنان عزیمت منعطف کیجیے مگر بادشاہ نے

نہ سُنا۔ جب دیکھا کہ بادشاہ نہین مانتا تو کہا اچھا اُس جھونپڑے مین چلیے پاس ہی ہے۔
اور وہین پناہ لیجیے۔ اس بات کے دیکھنے کے لیے کہ آیا قابل ٹھہرنے کے ہے یا نہین اول
بیوقوف اُسمین داخل ہوا اور پھر اُسیدم پائون ہانپتا کانپتا بحالت اضطرار یہ کہتا ہوا باہر
نکلا۔ کہ کوئی بھتنا بیٹھا ہے۔ جو بعد دریافت معلوم ہوا کہ کوئی غریب الوطن گدا اگر بخوف
طوفان آکر پناہ گزین ہوا ہے۔ جسکی ہیئت گدائی و بربراہٹ سے اِس بیوقوف کو بھتنے
کا گمان ہوا۔ بغور سُنا تو وہ بک رہا تھا کہ گدا اگر جو دیوانے ہین یا اپنے سے دیوانہ بنے
ہین۔ اُنکے لیے رحم دلون سے خیرات و زکوۃ حاصل کرنے کو بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ
بحالت افلاس و بیچارگی ہر جگہ دستگیری کی درخواست کرتے پھرین۔ جہان دیکھین کہ
کوئی دست گیری مین تامل کرتا ہے تو اُسکے در کے سامنے بیٹھکر سوئی یا برچھی کی نوک
یا اور کوئی نوک دار شے اپنے ہاتھ مین چبھو لین جس سے تمام خون آلود ہو جائے۔ اور اُسی
حالت مین کچھ دُعائین اور غضب کی سی کیفیت پیدا کر کے کچھ گالیان بکنی شروع کرین تو اِس
حکمت عملی سے کچھ نہ کچھ لے ہی مرینگے۔ اِس فقیر کی وضع و ڈھنگ سے ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ وہ بھی اسی طور سے کماکھاتا ہے۔ بادشاہ نے اُسے اُس حالت مین دیکھ کر کہ بجز ایک
پھٹی کملی کے جو اُسکی پیٹھ پر پڑی تھی اور کوئی شے اُسکے تن عریانی کی ڈھاکنے والی نہین۔
کہا عجب نہین یہ کوئی غریب باپ ہو کہ سارا مال و اسباب اپنی لڑکیون کو دے آپ یون
خانہ بدوش بن بیٹھا ہے کیونکہ اُسکی لڑکیون کی ناشکری و سنگ دلی نے اُسے لڑکیون
کی طرف سے ایسا بدظن بنا رکھا تھا کہ بجز لڑکیون کی بے رحمی کے اور کوئی شے اُسکے نزدیک
ایسی ذلیل حالت کو نہین پہونچا سکتی تھی۔

بادشاہ کی اِس گفتگو سے اور نیز ایسی ہی اور بھی چند باولی باتون سے سائس کو ثابت
ہوا کہ بادشاہ کا مزاج درست نہین ہے۔ لڑکیون نے بیوفائی و سنگ دلی کے
صدمے دے دے آخر دیوانہ ہی بنا کے چھوڑا۔ اُسوقت وفا شعار آمیز کینٹ کی نمک حلالی

ایسی خیرخواہی و وفاداری پر اُسے آمادہ کیا۔ اور ایسے بڑے کام کی طرف اُسے رغبت دلائی جو کبھی اُسنے نہ کیا تھا۔ یعنی دن نکلتے نکلتے بادشاہ کو وہ مع چند خیرخواہان کے محل ڈاوڑ کی طرف جہان اور بھی بہت سے خیرخواہان دولت رہتے تھے لیچلا۔ اور وہان پہونچکر اُسنے بادشاہ کو چھوڑ خود جہاز پر سوار ہو فرانس کا راستہ پکڑا اور بعجلت تمام کورڈیلیہ کے پاس جا باپ کی حالت بیچارگی ایسی دل سوزی کے ساتھ بیان کی اور بہنون کے جور وظلم کا ایسے بڑے طور سے اظہار کیا۔ کہ سُننے کے ساتھ ہی وہ نیک و رحم دل لڑکی بچشم اشکبار اپنے شوہر کے پاس گئی اور انگلینڈ جانے کی رخصت اور بقدر ضرورت فوج ساتھ لیجانے کی اجازت چاہی کہ جاکر اپنے باپ کو وہان کے تخت پر بٹھا آئے۔ چنانچہ اُسکے شوہر نے اوسکی عرض قبول کی اور ایک فوج کثیر ساتھ لیے وہ ڈاور مین آن موجود ہوئی۔

سا اس جب فرانس کی طرف چلنے لگا تھا چند محافظ مقرر کردیے تھے کہ بادشاہ کے جوش وحشت مین اُسکی خبر لیتے رہین۔ ایک دن بادشاہ نے موقع پاکر میدان کا راستہ لیا اور ایک تاج گھاس کا بناکر سر پر رکھا۔ بحالت یاس و بیچارگی گھاس کا تاج سر پر رکھے جوش وحشت مین روز روز گاتا ہوا میدان مین قلاچین بھر رہا تھا کہ کورڈیلیہ مع اپنے ساتھیون کے وہان پہونچی۔ اور ولولۂ شوق مین دوڑ کر چاہتی تھی کہ باپ سے لپٹ جائے کہ ایک طبیب نے روکا اور کہا کہ جبتک مین ایک بوٹی کھلا کر ہوش وحواس درست نکر دون آپ پاس نجائیے۔ چنانچہ اُس طبیب عاقل کی دوا سے جسے کورڈیلیہ نے بہت کچھ زر وجواہر دینے کا وعدہ کیا۔ تھوڑی ہی دیر مین بادشاہ حالتِ اصلی پر آگیا۔ اُسکے بعد کورڈیلیہ نے جاکر اُس سے ملاقات کی جسکے دیکھنے سے اُسپر عجب ایک حالت طاری ہوگئی۔

باپ بیٹی کی ملاقات عجب کیفیت دکھارہی تھی۔ اُس بیچارے باپ کو اپنی لڑکی کے دیکھنے سے کچھ تو خوشی حاصل ہوئی اور کچھ شرمندگی کہ یہ وہ لڑکی ہے جسے مین نے ایک

تھوڑے سے قصور پر اور وہ بھی کچھ قصور نہین بلکہ اپنے ہی سمجھ کے پھیر پر گھر سے نکال دیا تھا اور یہ میرے ساتھ کسطرح مہربانی سے پیش آتی ہے - اُن دونون متضاد باتون سے پھر شک ہوا اسمین فرق آگیا کہ دماغ کی پوست اتنی اچھی طرح رفع نہوئی تھی - اور بہ دیر اُسنے سمجھا کہ مین کون ہون - اور یہ جسنے میرے پیر پکڑے اور لطف و احسان کی باتین میٹھی کر رہی ہے کون ہے - اور پھر اپنے پاس والون سے کہا کہ اگر مین نے اپنی پیاری لڑکی کورڈیلا کو بہ دیر پہچانا تو کوئی ہنسی کا مقام نہین - اور پھر جھکا کر ہاتھ باتون کے لیے اپنی پیاری لڑکی سے معافی چاہی - کورڈیلا اپنے باپ کی معافی چاہنے پر شرما گئی اور جواب دیا - کہ آپکو میرے مقابلے مین معافی چاہنی باشرم کرنی نازیبا ہے - اسوقت جو کچھ مین نے کیا - فرض عین ادا کیا - مین وہی کورڈیلا ہون جسنے برسون آپ کے ظل عاطفت مین پرورش پائی - کوئی غیر نہین - اور پھر قدمون سے لگ کر کہا - بہنون کے دیے ہوئے غم کو آپ دل سے نکال ڈالیے - چہرہ بشاش کیجیے - بیشک بہنون نے بڑی بےاعتنائی کی - آپ کے سفید بالون کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا - اور ایسی آفت بری گھر سے نکال دیا - کہ دشمن کا کتا بھی اُسوقت اُنکے پاس ہوتا - اور کاٹ کھاتا - جب بھی بغیر ہوا کھنچے - بدن سینکے وہ باہر نجاتا - اور پھر اپنے فرانس سے آنے کی کیفیت - پشت پناہی کو فوج لانے کی حالت ابتدا سے کہہ سنائی - بادشاہ نے اپنی خطا ہاے ماسبق کی بابت معافی چاہی اور یہ کہا کہ مین اب بڈھا اور مجنون ہوگیا مجھے یہ بھی یاد نہ رہا کہ مین نے کیا کیا - ہان اتنا البتہ جانتا ہون کہ میرے ساتھ محبت نہ رکھنے کے وجوہ بہ نسبت اور لڑکیون کے تمھارے پاس زیادہ ہین - کورڈیلا نے یہ سنکر کہا آپ کے ساتھ محبت نکرنے کے وجوہ نہ میرے پاس ہین نہ میری اور بہنون پاس

اب اس ضعیف بادشاہ کو اُسکی نیک لڑکی کورڈیلا کی حفاظت مین ہم یہین چھوڑتے ہین جسنے بہ امداد طبیب رفتہ رفتہ اُسکی عقل و ہوش کو اچھی طرح درست کیا - اور دکھلاتے اُن سنگدل لڑکیون کے حال مین تحریر کرتے ہین -

جب اُن بدبختیون نے باپ کے ساتھ ایسی ایسی نمک حرامیان دغا بازیان کین تو بھلا شوہر کے ساتھ کب وفاداری کرنے والی تھین۔ تھوڑے دن بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ دونون نے اپنے شوہرون سے رشتۂ اُلفت توڑ کے علانیہ ایک دوسرے آدمی سے سلسلۂ موانست قائم کیا۔ اور لطف یہ کہ ایک ہی شخص اڈمنڈ پر دونون کی طبیعت آئی یہ اڈمنڈ گلوسٹر کے امیر سابق کا بیٹا تھا۔ اور یہ دغا بازی اپنے بھائی اڈگر حقدار ریاست کو محروم الارث کر کے بغضب آپ امیر بن بیٹھا۔ گونرل اور رگن کو یہ جوڑا خوب ہاتھ لگا یعنے جیسی وہ خود تھین ویسا ہی دغاباز و بدذات یار بھی ملا۔ اتفاقاً اُنھین دنون رگن کا شوہر نواب کورنول فوت کر گیا۔ اور رگن اڈمنڈ سے نکاح کرنے کو آمادہ ہوئی گونرل کی آتش رشک مشتعل ہوئی کیونکہ اڈمنڈ نے جسطرح رگن سے نکاح کا وعدہ کیا اُسی طرح گونرل کی محبت کا بھی دم بھرتا تھا۔ گونرل کو اُس وقت سوا اسکے کچھ نہ سوجھی کہ اُسنے زہر دیکر رگن کا کام تمام کیا۔ جب نواب البنی کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو اُسنے گونرل کو محبس مین قید کیا۔ گونرل نے اپنے قید ہو جانے سے نیز اِس خیال سے کہ جرم و قید کی خبر اڈمنڈ کو ضرور پہونچیگی۔ بحالت غصہ و مایوسی اپنا کام بھی تمام کیا۔ غرضکہ عدل داوری نے اُن بدذات لڑکیون سے اسطرح انتقام لیا لوگون نے جب یہ معاملہ سُنا۔ تو جتنا تعجب اُنھین اُن کم بختون کے عمل بد کی سزا دیکھنے پر ہوا۔ اُتنا ہی تعجب عالم بالا کی اُس چھپی ہوئی کارروائی پر ہُوا۔ جسنے اُس ذی فہم لڑکی کی بردباری کہ اجسے لوگ اول اول بیوقوفی پر محمول کرتے تھے ، اچھا نتیجہ دکھایا۔ اور حسن انجام کو پہونچایا۔ ایک کورڈیلا کا انجام بعین بخیر ہوا۔ ورنہ حق تو یہ ہے کہ دُنیا مین دیانت وصفائی کو موصل الی المقصود ہوتے بہت ہی کم دیکھا۔ اڈمنڈ کے پیچھے گونرل اور رگن کا جو حال ہُوا وہ تو معلوم ہی ہُوا۔ اب اڈمنڈ کا حال سُنئے کہ یہ بسبب اپنی بدذاتی و بلند حوصلگی کے تنہا سارے انگلینڈ مین مستقل

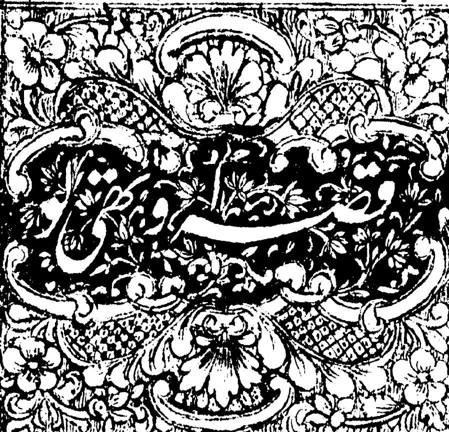
سلطنت قایم کرکے رہنا چاہتا تھا کورڈیلا کے ہاتھ سے گرفتار ہوکر مارا گیا۔ اسکے بعد کورڈیلا بھی کچھ بہت دنون تک نہ رہی اور عالم شباب ہی مین ملک جاودانی کا راستہ پکڑا مگر اپنے جیتے جی حقوق پدری کے پورے پورے طور سے ادا کرنے مین اپنا نام کرتی گئی — وہ بڈھا باپ بھی اپنی مہربان و پیاری لڑکی کے مرنے پر کچھ بہت دنون نہ جیا۔

اُس نیکبخت آمیر کینٹ نے جو اُن لڑکیون کی ابتدا رنج خلقی سے پادشاہ کی وفات تک بادشاہ کے ساتھ ہی رہا۔ بادشاہ کی وفات سے چند روز قبل چاہا کہ بادشاہ کو سمجھا دے کہ آپ کا وفادار نوکر ساس جو ہمیشہ آپ کی خیرخواہی و جان نثاری مین کمربستہ رہتا ہے۔ امیر کینٹ ہے مگر ساس کی بات اسکے دلنشین نہین ہوئی اور کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ساس اور امیر کینٹ دونون ایک ہی ہوجائین اور امیر کینٹ نے بھی خیال کیا کہ اب اسوقت کون اسکی توضیح و تشریح کی دقت اُٹھائے اور اسکے مرنے کے تھوڑے ہی دنون پیچھے اُس وفادار ساس نے بھی جو اُسکے رنج و غم مین ساتھ دیا کرتا تھا ملک عدم کی راہ لی۔

یہان یہ بیان کرنا کہ عدل کردگاری نے غاصب ریاست اڈمنڈ کو اُسکے عمل کے بدلے کیسا جلد اُسکے بھائی حق دار ریاست کی بغل مین جا سُلایا۔ اور کیونکر گونرل کے شوہر نواب آلبنی کی طرف جسکو کورڈیلا کے مرنے مین کچھ تعلّق نہ تھا اور جسنے اپنی بی بی کو کبھی باپ کے مقابلے مین گستاخی و ناشکری کرنے کی ترغیب نہ دی تھی سلطنت انگلینڈ کی لیر کے مرنے پر مُنتقل ہوئی۔ غیر ضروری سمجھکر قلم انداز کیا جاتا ہے۔ لیر اور اُسکی تینون لڑکیان تو مرگئین مگر اُنکے مُعاملات و تذکرے ابتک زبان زدِ خلایق ہین فقط

ہو خانق کو مکا فضل خلائق روز ماسی
ہو عون لق ن ن ول ق مین ن

یہ انگریزی کتاب ٹیلیز فرام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں مین کا تیسرا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے دوسوم ہے




جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاگوئی وکیل منصفی بانسگانو
ضلع گورکھپور نے باسیار مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اُردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بہر حسن زیبائی چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وینس کے ایک امیر بری بن ٹیو کی ایک خوبصورت لڑکی ڈس ڈمیونا نامے
تھی جسکی نیک خصلتی وبلند حوصلگی پر وینس کے بہت سے امرا فریفتہ وازخود رفتہ تھے
لیکن اُسکے ہم قوم وہمرنگ امرا مین سے ایک بھی اُسکی نظرون مین نہ جنچا - کیونکہ چہرے
کی صفائی سے وہ دل کی صفائی کو مقدم جانتی تھی - اور یہ جاننا نظر بہ تقلید نہ تھا بلکہ اُسکی
دلی تمنا تھی کہ ہمیشہ نیک دل وپاک طینت والے اُسکے پاس رہا کرین - چنانچہ محض
دل کی صفائی پر خیال کرکے ایک سیہ فام زنگی کو (جسے اُسکا باپ بہت مانتا تھا اور اکثر
اپنے گھر ساتھ لایا کرتا تھا) اُسنے اپنے نکاح کے لیے پسند کیا -

ڈس ڈمیونا اُس زنگی کے ناقابل پسند ہونے مین قابل الزام نہ تھی کیونکہ اوتھلو
گو ایک سیاہ وبدصورت شخص تھا مگر باعتبار اپنے اوصاف حمیدہ کے بڑی بڑی گھروالی
عورتون کی صحبت کے لائق تھا - اوتھلو ایک شجاع سپاہی تھا جسنے ایک مرتبہ ترکون
اور وینس والون کی لڑائی مین بمقابلہ ترکون کے ایسے ایسے کارہاے نمایان کیے تھے

Othello
Venice
Brabantio
Desdemona

کہ گورنمنٹ وِنیس نے اُسی دفعہ ایک ادنیٰ سپاہی سے جنرل فوج کا بنا دیا تھا غرضکہ یہ وہ شخص تھا جسکے دم سے وہان کے شاہ کو بڑی تقویت رہتی تھی اور وہان کی گورنمنٹ کو اُسکی ذات پر بہت کچھ بھروسا تھا۔

اوتھیلو نے بڑے بڑے سفر کیے تھے۔ ڈس ڈیمونا جیسا کہ عورتون کا دستور ہے اُسکی سرگذشت سفری سُننے کی بڑی مشتاق تھی کہ ابتداء عمر سے کیا کیا واقعے اُسپر گذرے کتنی لڑائیون مین اُسے شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ کن کن وسیلون سے دشمنون کے حملے اور محاصرے سے اُسنے نجات پائی۔ برّی وبحری سفرون مین کن کن بلاؤن مین مبتلا ہوا و گھاٹیون کی فتح و توپون کی لڑائی مین کیا کیا حکمتین کرتا تھا۔ کیونکہ ایک بار ایسے دشمنون کے ہاتھ لگ گیا تھا جنھون نے غلام بنا کر اُسے فروخت کیا۔ اور پھر چھوٹا تو کیونکر چھوٹا۔ سوا اُسکے اور بہت سے عجائب و غرائب جو غیر ملکون مین جاکر اُسنے دیکھے تھے وہ سُننا چاہتی تھی وسیع میدانون کے حالات۔ حیرت انگیز غارون کی کیفیت معدنیات وچٹانون کی حیرت افزا باتین۔ کوہستان فلک شکوہ کی دلچسپ حکائتین سُننے کو اُسکا جی بہت چاہتا تھا۔ جانوران جنگلی۔ مردمان صحرائی۔ درندگان بیابانی کے تذکرے سُننے کی بڑی تمنا رکھتی تھی۔ باشندگان افریقہ مین سے کسی خاص قطعہ کے رہنے والے ایسے ہین جنکے سر دونون مونڈھون مین ہوا کرتے ہین۔ اور گردن نام کو بھی نہین ہوتی ایسے عجیب الخلقت نوع انسانی کے حیرت افزا حالات کے سُننے کی بہت ہی شائق تھی اوتھیلو جب کبھی اپنے حالات بیان کرنے لگتا تو وہ بیٹھکر بڑے غور سے سنتی اور اگر کسی گھر کے کام کو بلائی بھی جاتی تو فوراً اُسے انجام دیکر وہین آن بیٹھتی۔ ایک وقت موقع پاکر ڈس ڈیمونا نے اوتھیلو سے التجا کی کہ ایک دن اپنی پوری کیفیت سفر و حضر از ابتدا تا انتہا ہمین سے کہو مین بہت کچھ سُن چکی ہون مگر غالباً پوری کیفیت سے اُسے کوئی نسبت نہو مجھے کہہ سناؤ۔ اوتھیلو نے تعمیل ارشاد مین کچھ تامل نہ کیا اور اپنے

مصائب سفری کی رام کہانی سناکر ڈس ڈمیونا کو خوب رلایا۔

سرگذشت کے ختم ہونے پر اسکے مصائب و تکالیف پر ڈس ڈمیونا نے بڑا افسوس کیا اور قسم کھاکر کہا کہ بیشک تمھاری سرگذشت واقعات حیرت افزا و حالات درد انگیز و قابل ترحم سے بھری ہوئی ہے۔ پہلے تو فقط مجکو اسکے سننے کی خواہش تھی اور اب سنانیوالی کی خواہش پیدا ہوئی۔ اگر تم سا بہادر انسان کہین میرے ہاتھ لگ جاتا تو کیا خوب تھا۔ کسی اپنے دوست کو جسے مجھے بھی محبت ہو تم یہ کہانی سکھا کر اور اپنا لہجہ گفتگو بتاکر میرے ساتھ نکاح کرنے کی اسے ترغیب دو تو مین تمھاری کمال مشکور ہونگی ان کنایون سے اگرچہ بسبب شرم و لحاظ کے وہ کھل کر نہ کہسکی کہ اسکا کیا مطلب ہے مگر بخوش اسلوبی تمام شرم آمیز باتون مین اپنی دلی محبت و تمنا کا اظہار کرگئی) اوتھی لو کو اسبات کا یقین ہوگیا کہ ڈس ڈمیونا میرے ساتھ محبت رکھتی تھی کیونکہ اب اس سے زیادہ کھل کر کیا کہہ سکتی تھی۔ اور انداز سے اسے معلوم ہوا کہ ڈس ڈمیونا اسوقت کو بہت ہی مغتنم سمجھتی تھی۔ اور چاہتی تھی کہ اسوقت نکاح ہوجائے۔

اوتھی لو نہ تو ایسا حسین تھا اور نہ کچھ بہت مال و متاع اسکے پاس تھا جس سے یہ خیال کیا جاتا کہ بربی من شیو اسکو اپنی دامادی مین قبول کریگا۔ گو اسنے اپنی لڑکی کو اسبارے مین خود مختار کر رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ شہر کی لڑکیون کی طرح اپنے برابر والون مین سے یہ بھی کسی کو پسند کریگی۔ لیکن خلاف اسکی توقع کے ظہور پذیر یہ ہوا کہ اسکی لڑکی نے ایک زنگی کو اپنے لیے پسند کیا۔ گو وہ سیہ فام تھا مگر اسکی بہادری و جرات پر ڈس ڈمیونا اپنا دل و جان نثار کرتی تھی۔ اور اسکے وہم و خیال پر اسکی محبت ایسی مستولی ہوگئی تھی کہ بخلاف اقتضاء فطرت ان نوجوان حسینون کی گوری چٹی رنگت سے جو اسکے ساتھ نکاح کرنے کی تمنا رکھتے تھے اسکی سیاہ رنگت اسے بھلی معلوم ہوتی تھی۔ انکے نکاح کی خبر اگرچہ انھون نے اسکا اخفا بہت چاہا تھوڑے دنون مین طشت از بام

ہو گئی اور شدہ شدہ بری من ٹیو کے کان تک پہونچی جسنے سنکر ایک مجلس مذہبی ترتیب دی
اور اُس زنگی پر یہ الزام قائم کرانا چاہا کہ اُسنے قصہ خوانی و فسون گری سے (جیسا کہ اُسکا
خیال تھا) ڈس ڈیمونا پر قابو حاصل کر کے اُس سے خفیہ نکاح کر لیا۔ اور نہ مجھے اطلاع
تک ندی اور میرے احسانون کا بدلہ اور مسافر نوازیون کا اجر یہی خیال کیا کہ اتنا
بڑا کام بلا میری اطلاع کے کر گذرا۔

اتفاقاً انھین دنون مین گورنمنٹ وینس کو اوتھی لو کو لڑائی پر بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گورنمنٹ کے حضور مین مخبرون نے پرچہ گذرانا کہ ترکی
جہازون کا ایک بڑا جزیرہ سائپرس پر (جو اُسوقت گورنمنٹ وینس کے زیر حکومت تھا
چڑھائی کرنے کو آ رہا ہے یہ سنکر گورنمنٹ کو اُسکی محافظت کا خیال ہوا اور اوتھی لو کو
وہان تعینات کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ترکون کے مقابلے کو اور جزیرہ سائپرس کی حفاظت
کو یہ کافی ہے۔ اب وہ وقت آن پہونچا کہ اوتھی لو اُس مجلس مین جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے
ہین طلب کیا گیا۔ اور جواب دہی کے لیے یون کھڑا کیا گیا۔ جیسے کسی حاکم ذی اقتدار
کے سامنے کوئی اُمیدوار پرورش یا کسی ایسے جرم کا مجرم کھڑا ہوتا ہے جسکے لیے از روے
قانون مجریہ گورنمنٹ سزاے موت مقرر ہو۔

بیری من ٹیو کی حالت ضعیفی و نیز آداب مجلس شوری کا یہ اقتضا تھا کہ بکمال تحمل و سنجیدگی
اس جلسہ مین سوال و جواب ہوتے۔ مگر اس غضب ناک باپ کے غصہ و تند مزاجی
نے اُسے نہایت افروختگی کے ساتھ تقریر کرنے پر مجبور کیا۔ اور ایسے ایسے شبہات
و قرائن اُسنے اپنے ثبوت دعوی مین پیش کیے کہ اوتھی لو نے سواے اقبال جرم کے
اور کوئی مفر نہ دیکھا۔ اور اپنے عشق کی کیفیت ابتدا سے انتہا تک ساری کہ سُنائی۔
اُسکی صدق بیانی پر (جس سے از سرتا پا صداقت ٹپکی پڑتی تھی) میر مجلس نواب وینس نے یہ فیصلہ
کیا کہ اُسکی خوش بیانی و خوش تقریری ڈس ڈیمونا کو پسند آ گئی ہوگی اسلیے اُسنے نکاح کر لیا ہوگا

الفت مین جو سچے طریقے معشوقہ کے متوجہ و رحم دل کرنیکے ہوتے ہین اُسنے بھی اُنکا برتاؤ کیا ہوگا تم اِس برتاؤ کو جادو سے تعبیر کرو چاہو سحر سے سحر تو نہین ہان یہ کہو کہ اُسکی سحر بیانی نے اُسے دلچسپ قصّون سُننے کی طرف ایسا متوجہ کیا کہ قصہ خوان سے بھی اُسے ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا۔

آدھتی لو کے بیان کی تائید ڈس دیمونا کی تقریر سے بھی ہوئی جسنے کچہری مین آکر پہلے اپنے باپ کی تعلیم و تربیت کا اظہار اور اُسکے احسانات کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُسکے بعد اپنے باپ سے درخواست کی کہ مین چاہتی ہون کہ اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنے باپ کے حکم پر مقدم سمجھون جیسا کہ مین نے اپنی ان کو دیکھا ہے کہ اپنے شوہر (یعنی من پٹیو) کی اطاعت کو اپنے باپ کی اطاعت پر مرجح خیال کرتی ہے۔

جب مرد ضعیف نے دیکھا کہ میری کوئی حجت پیش رفت نہین جاتی تو آدھتی لو کو قریب بلایا اور اپنا رنج و الم بہت کچھ ظاہر کرکے کہا کہ حالت مجبوری ہے کہ اپنی لڑکی کو مین تمھین دیئے دیتا ہون۔ اور اگر میرا بس چلتا تو مین کبھی ایسا نہونے دیتا۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک ہی لڑکی اُسنے مجھے عنایت کی تھی جسکے ہاتھون یون نالان و گریان ہونا پڑا۔ اسیا دکھین ایک اور ہوتی تو ڈس ڈیمونا کا حال دیکھکر خیال کرتا ہون کہ اُسکے سبب سے بھی مجھے یون ہی رنج و غم اُٹھانا پڑتا۔ اور پھر کہا کہ تم دونون کو اختیار ہے جہان چاہو جاؤ مجھسے کوئی واسطہ نہین۔

جب یہ مرحلے طے ہو لیے تو آدھتی لو جو کھانے پینے کی طرح مصائب سفری اٹھانے کا بھی عادی ہو رہا تھا جنگ سائپرس کے تہیہ سامان مین مشغول ہوا۔ ادھر ڈس ڈیمونا نے بھی اپنے شوہر کی عزت و حرمت اگر وہ حالت خطرہ ہی مین کیون نہو۔ اُس عیش و نشاط پر جسمین نئے بیاہے لوگ مشغول ہوکر عموماً تضیع اوقات کرتے ہین مقدم سمجھا اور بخوشی سفر کرنیکی رای دی۔

آدھتی لو اور اُسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے پہونچتے ہی سائپرس سے یہ خبر آئی کہ ہوا سے تند نے ترکون کے جہاز کو بالکل ابتر و پریشان کر دیا ہے۔ اِس غیبی امداد کی خبر سُننے سے یکگونہ اطمینان حاصل ہوا اور اُنکے اچانک حملہ آور ہونے کا جو خوف تھا وہ جاتا رہا۔

وہ لڑائی جسکے لیے آوتھی لوگیا تھا ابھی شروع ہونے ہی کو تھی کہ اُسکی پاک دامن عورت
کے مقابلے مین چند دشمنون نے ایسی ایسی افترا پردازیان کین کہ ڈس ڈیمونا کو اُسوقت وہ
اجنبی و بدترین دشمن جسکے مقابلے مین لڑائی ہونے والی تھی کہین اچھے معلوم ہوتے تھے ۔
تمام رفقا رفوجی مین کیشیو سے بڑھکر کوئی دوسرا اوتھی لو کا ہواخواہ و معتمد نہ تھا ۔ یہ کیشیو
خندہ پیشانی و نوجوان سپاہی تھا خوش طبعی و شیرین کلامی مین مثل نہین رکھتا تھا جو بصورتی و
خوش تقریری مین شہرۂ آفاق و عیاشی و عشق بازی مین طاق تھا حتی اکہ جب کوئی سن رسیدہ
و قریب قریب جیساکہ اوتھی لو بھی تھا کوئی کم سن عورت بیاہ لاتا تو ضرور وہ اُسکی طرف
سے اندیشہ مین رہتا مگر چونکہ اوتھی لو نہایت ہی شریف و خوش نیت آدمی تھا اسلیے اُسنے
اپنے دوست کیشیو کی طرف سے کبھی اپنے دلمین بدگمانی کو جگہ نہ پکڑنے دی ۔ دستور ہے
کہ بڑے کامون سے بچنے والے دوسرون کی طرف جلد گمان بد نہین کرتے ۔ علاوہ برین
کیشیو اُسکا محرم راز بھی تھا اور ڈس ڈیمونا کے معاملے مین وہی ابتدا گر درمیانی تھا اور اُسی کی
کوشش و پیروی کا یہ نتیجہ تھا کہ ڈس ڈیمونا کی طبیعت اوتھی لو کی طرف مائل ہوگئی تھی ۔ اس
ملک کا دستور تھا کہ قبل از نکاح زوج و زوجہ آپس مین تخلیہ کرتے تھے اور ہر طرح دیکھ بھال
ایک دوسرے کو پسند کرتا تھا ۔ ایسی حالت مین نہایت ہی خوش تقریر و چرب زبان آدمی کا
کام ہے کہ عورتون پر اپنے عیوب کھلنے نہ دے ۔ اور اپنی لسانی سے عورتون کو پھانس لیا کرے
اوتھی لو ایسا لسان و فضول گو نہ تھا جس سے یہ اُمید کبھی کیجا سکتی کہ ڈس ڈیمونا کو اپنی طرف
مائل کر لیگا اسلیے اپنے دوست کیشیو کو کہ اُس فن مین اُسے ایک خاص ملکہ حاصل ہوگیا تھا
ان مدارج کے طے کرنے کے لیے جنکا طے ہوجانا قبل از نکاح ضرورت سے تھا اپنی طرف
سے مختار عام کرکے بھیجا کرتا ۔ بوجوہات متذکرۂ صدر اوتھی لو اس خصوص مین لائق الزام
نہ تھا بلکہ یہ نیک طینتی اُسکی صاف باطنی کا ثبوت تھی جس سے اور بھی اُسکی وقعت و عزت کو
زیادہ ہونا چاہیے اور یہ بھی کوئی حیرت کی بات نہ تھی ۔ اگر عصمت و پاک دامنی کے خلاف ہو

کہ ڈس ڈمونا علاوہ اوتھی لو کے کیشیو کو بھی قابل اعتماد اور اپنا راز دار سمجھتی تھی۔ اور قبل از نکاح جو ان تینون کا طریقہ برتاؤ تھا اُسمین فرق نہ آنے دیتی۔ چنانچہ کیشیو بیباکانہ اُسکے گھر مین جاکر غپ شپ کیا کرتا اور اُسے دیکھکر اوتھی لو ذرا بھی بُرا نہ مانتا۔ کیونکہ وہ نہایت ہی رحم دل و سادہ مزاج تھا اور ایسی طبیعت والے اکثر دیکھے گئے ہین کہ مخالف چیزون سے خوش و محظوظ رہتے ہین۔ حق تو یہ ہو کہ یہ عیب کی بات ہے۔ خیر جہان سیکڑون بھلائیان تھین وہان دو چار عیوب کیونکر نہون۔ غرضکہ ڈس ڈمونا اور کیشیو بعد نکاح کے بھی ویسے ہی ہنسی اور مذاق کیا کرتے جیسا قبل از نکاح جب کیشیو درمیانی ہوکر اوتھی لو کے ساتھ اُسے بیاہ کرنے پر راضی کرنے جایا کرتا تھا۔

اوتھی لو نے کیشیو کی ترقی کی اپنی فوج کا لفٹننٹ جو نہایت معزز عہدہ تھا اور سوائے جنرل کے جسکے اوپر کوئی دوسرا افسر نہ تھا مقرر کیا۔ کیشیو کی یہ ترقی دیکھکر آئی گو کہ پُرانا ملازم تھا اور اپنے کو اس عہدے کا مستحق جانتا تھا اپنے دلمین بہت کُڑھا۔ اور بنظر حقارت یہ کہنا شروع کیا کہ سوائے عورتون کی مصاحبت کے کیشیو کو اور کسی بات کی قابلیت ہی کہ وہ اس عہدہ لفٹنی کو انجام دیگا۔ اسکے جنگی معلومات کی تو یہ کیفیت ہو کہ اگر کسی نادان سے نادان لڑکے کے ساتھ بٹھاکر اُسکا امتحان لیا جائے اور پوچھا جائے کہ فوج کو وقت جنگ کسطرح ترتیب دینی چاہیے کہ اور بحالت جنگ لفٹنٹ کو کیا کرنا چاہیے تو غالباً اُس لڑکے سے بھی زیادہ نمبر حاصل نہ کرسکے۔ جب کیشیو نے یہ سُنا تو بنظر تمسخر و تفریح (دیز یہ کہ آئی گو کی باتون کا یہی جواب بھی تھا) اوتھی لو کے ساتھ آئی گو کی بی بی امی میلا کو متہم کرکے یہ کہنے لگا کہ دونون مین آشنائی ہے اور ایک دوسرے پر از خود رفتہ ہو رہے ہین یہ سُنکر آئی گو کے کینہ کو اور بھی ترقی ہوئی اور اب وہ اس فکر مین ہوا کہ اوتھی لو اور ڈس ڈمونا اور کیشیو تینون کو کسی طرح پھنسانا اور اُنسے اپنی دل آزاری و رنج رسانی کا عوض لینا چاہیے۔

آئی گو بڑا چالاک و خصائل انسانی سے خوب واقف تھا اور جانتا تھا کہ آدمی کے

تمام دل دکھانے والی اذیتون سے (جو جسمانی تکلیف سے بڑھکر ہین) رشک وحسد کا درد
زیادہ ناقابل معالجہ و نیش عقرب سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ہے۔ اور اوتھی لو
کے دل مین کیشیو کی طرف سے رشک وحسد کے پیدا کردینے مین کسی طرح مین کامیاب
ہوجاؤن تو عوض لینے کو اس سے اچھی کوئی دوسری حکمت نہین کہ جسکا اختتام اوتھی لو اور
کیشیو مین سے کسی ایک یا دونون کی جان گئے بغیر نہین ہونے کا۔

سائپرس مین جنرل اوتھی لو اور اسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے پہونچتے ہی جو یہ خبر سننے
مین آئی کہ دشمنون کے جہاز ابتر و پریشان ہو گئے تو ساری فوج و نیس مین ایک عید
کی سی کیفیت نظر آنے لگی۔ ہر ایک نے مجلس عیش و نشاط ترتیب دی۔ ساری فوج
والے جشن و شادی مین مشغول ہوے۔ اوتھی لو اور اسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے درمیان
بھی کشتی سے جلکر مین آئی دور ساغر چلنے لگا۔

اسی شب برات مین اوتھی لو نے کیشیو کو فوج کا نگہبان مقرر کیا اور حکم دیا کہ دیکھو
ایسا نہو کہ اہل فوج بکثرت شراب خواری کرین اور یہان کے باشندون کو انکی مے خواری
و بدہوشی سے کسی قسم کا نقصان پہونچے۔ اب اسوقت آئی اگو کو اپنی خبث باطنی کے
اظہار کا پورا موقع ہاتھ لگا اور کیشیو کے پاس پہونچکر اُسنے بکمال دل سوزی و ہواخواہی
بادہ نوشی کی ترغیب دی (حالانکہ بادہ نوشی محافظون کے لیے روا نہ تھی) پہلے تو اُسنے
کچھ تامل کیا لیکن آئی اگو نے جب نشہ صہبا کے لطف یاد دلائے تو آخر اُسے پیتے ہی بنی
اور پیہم کئی گلاس چڑھا گیا۔ (جہان آئی اگو خود بھی شریک بادہ نوشی ہوا اور پھر گانے
بجانے کی طرف اُسے متوجہ کیا) جب نشہ جما تو بحالت ذوق و شوق اُسنے ڈس ڈیمونا
کی مدح خوانی شروع کی اور اُسی کے نام پر جام شراب پینے لگا۔ اور بار بار اُسی کی
خوبی بیان کرتا۔ یہ سب باتین اُسکی اُسکے لیے زہر ہوئین جس سے اُسکے دلی راز کا لوگون پر
افشا ہو گیا۔ اُسکی باتین سُنکر کسی عہدہ دار نے جسے آئی اگو نے بھی اشارہ کر دیا تھا

چاہا کہ ان فضولیات سے اُسے باز رکھے - دیوانہ راہوئے بس ست - کیتیشیو اُسکی بات کب خاطر مین لاتا - سُنتے ہی غصہ مین آگیا اور نوبت بانیجا رسید کہ فوراً تلوارین سُتت گئین اور اُسی کشاکش مین پیچ بچاؤ کرتا ہوا ایک معزز عہدہ دار زخمی ہوا - اِس حرنفسی کی شہرت عام ہوئی - اور آئی گو نے (کہ خود ہی اِس فتنہ و فساد کا بانی تھا) اسکی شہرت دینے مین سبقت کی - اور فوراً محل شاہی کے گھنٹہ کو جا ہلایا - جسکا ہلانا ایسی باتون کے لیے روا نہ تھا - بلکہ معاملات جنگ کی نازک حالتون مین ہلانے کے لیے وہ بنایا گیا تھا - اِس گھنٹہ کی پرخطر آواز سُنتے ہی اوتھلو گھبرایا ہوا محل سے نکل پڑا اور موقع واردات پر آن کر کیشیو سے استفسار حال کرنے لگا - کیشو کا نشہ تو کم ہو ہی چلا تھا - اوتھلو کو دیکھکر اور بھی رہا سہا جاتا رہا اور شرم سے سر جھکا کر رہگیا - اور کوئی جواب نہ دے سکا - آئی گو اسوقت کیشیو کی طرف مخاطب ہو کر کچھ کلمات زجر و ملامت منھ سے نکال رہا تھا کہ اوتھلو نے اُسے دیکھ پایا اور اِس واردات کی کیفیت کہ سُنانے پر اُسے مجبور کیا - جسنے واقعات مستفسرہ کی شروع سے اخیر تک پوری کیفیت کہ سُنائی لیکن اپنی ترغیب دینے کا ذکر کہین بھی بیان نہ کیا - اور بجاے اِسکے کہ وہ کیشیو کے جرم کو خفیف کر کے بیان کرتا جیسا کہ لوگون کو اُمید تھی اُسنے بڑی شد و مد سے بیان کیا جس سے اوتھلو کی نظرون مین وہ ایک بڑا سنگین جرم معلوم ہوا - اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوتھلو کی دیانت داری نے کہ وہ ضابطہ کا بڑا پابند تھا اُس حکم کے صادر کرنے پر اُسے مجبور کیا کہ کیشیو عہدۂ لفٹنٹی سے تنزل کیا جائے -

غرضکہ آئی گو کو پہلے ہی مرتبہ اپنی فطرت مین یون پورے طور سے کامیابی حاصل ہوئی - اور ہر چند کہ اپنے محسود رقیب کی بنیاد وہ کھود چکا اور عہدے سے اُسے تنزل کرا چکا - مگر اُسکا دل نہ بھرا اور اِس فکر مین ہوا کہ اُس کم بخت رات کے واقعہ سے

کچھ اور بھی کام نکالے۔
کیشیو جسکے نشہ کو اس کم بخت واقعہ نے بالکل اُتار دیا تھا اب اپنے ظاہری دوست
آئی گو کے سامنے بیٹھکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا کہ مجھے کیا ایسی حماقت سوجھی کہ مین جامۂ
انسانیت سے بالکل باہر ہوگیا۔ اب مین اپنا ناکردہ خطا ہونا جنرل پر ثابت کرکے کیونکر
اپنی جگہ پھر حاصل کرسکتا ہون۔ کیونکہ وہ یہ ضرور کہیگا کہ تمنے شراب خواری کی اور پھر
اپنی حالت پر افسوس کرنے لگا۔ آئی گو اسکے جرم کی خفت ظاہر کرنے کو بولا۔ تم
یا جو آدمی جان رکھتا ہے وہ خواہ مخواہ ہی شراب پیئے گا۔ تمنے پی لی تو کیا عجب کیا۔
اب اس حالت مین صورت صواب یہ ہے۔ کہ جنرل کی بی بی اسوقت گویا خود جنرل
ہے اور جو کچھ چاہتی ہے اپنے شوہر سے کرا لیتی ہے۔ بہتر ہوتا کہ تم جاکر ڈس ڈمیونا
سے عرض حال کرتے اور وہ اپنے شوہر سے تمھارے لیے سفارش کرتی۔ وہ
ایک بے تکلف و بامروت عورت ہے۔ اس قسم کے سلوک پر فوراً آمادہ ہو جائیگی۔
اور جنرل کو تمسے پھر خوش کرا دیگی۔ جس سے دلون کی کدورتین ہمیشہ کے لیے رفع
ہو جائینگی۔ آئی گو نے یہ ترکیب اچھی بتائی تھی بشرطیکہ اسمین کوئی غرض ناجائز نہوتی
جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا۔
کیشیو حسب ہدایت آئی گو کے کاربند ہوا۔ کہ ڈس ڈمیونا سے جاکر عرض حال کیا
جسکا اچھی باتون پر مستعد ہو جانا نہایت آسانی سے ممکن تھا چنانچہ اسنے وعدہ کیا کہ
مین تمھارے لیے جنرل سے سفارش کرونگی۔ اور اپنے جیتے جی مین تمھین غیر فائز المرام
نہ رہنے دونگی چنانچہ اُسی وقت جاکر اسنے ایسی دل سوزی و خوش اسلوبی سے اتھیلو سے
مین گفتگو کی کہ اوتھیلو ہر چند کہ کیشیو سے سخت بیزار ہوگیا تھا۔ اُسکی بات کو رد نہ کرسکا
اوتھیلو نے بہتیری حجتین پیش کین اور کہا کہ اتنا بڑا گناہ یون مُعاف کردینا نچاہیے مگر وہ
عورت نہ ہٹی۔ اور کہنے لگی کہ کل تک پرسون تک یا جبتک تم معاف نہ کروگے

مین نہین ہٹنے کی۔ اور پھر کیشیو کے حلم و فروتنی کو بیان کرنے لگی اور کہنے لگی کہ اُسکی خطا ایسی سخت سزا کی سزاوار نہین ہے۔ آوتھی لو اُسکی باتین سُنکر اُٹھا چاہتا تھا کہ اُسنے پھر کہا۔ کیون صاحب کیا مین اُسی کیشیو کی سفارش کرتی ہون جو تمھاری طرف سے پیغام شادی لیکر میرے پاس ایام دوشیزگی مین آتا تھا۔ اور جب مین تمھاری بُرائی کچھ بیان کرتی تو مجھ سے وہ لڑنے کو تیار ہو جاتا یہ ذرہ سی ایک بات ہے جسے مین آپ سے پوچھتی ہون اور جب مجھے آپ کی طبیعت کا امتحان کرنا ہوگا تو اور بھی سوالات آپ سے کیے جائینگے۔ آوتھی لو اس تقریر کا کچھ جواب نہ دے سکا اور ڈس ڈیمونا کی طرف متوجہ ہو کر صرف یہ بولا کہ اسوقت مجھے مُعاف کرو۔ مین وعدہ کرتا ہون کہ کیشیو کے ساتھ اپنا قدیم برتاؤ قائم رکھونگا۔

اِتفاق سے ایک دن آوتھی لو اور آئی گو ساتھ ایک کمرے مین ایسے وقت داخل ہوئے کہ ڈس ڈیمونا وہان بیٹھی تھی اور کیشیو کہ اُسکے پاس کچھ اپنی سفارش کے لیے کہنے سُننے آیا تھا سامنے کے دروازے سے نکل رہا تھا۔ آئی گو کہ فتنہ سے بھرا تھا یہ موقع دیکھکر دبی آواز سے گویا اپنے آپ کو کہ رہا ہے بولا۔ مین تو یہ پسند نہین کرتا مگر اوتھی لو نے اُسے نہ سمجھا۔ اور اُسکے بعد ہی بیوی سے باتین شروع ہو جانے سے اور بھی اُسکا خیال نہ رہا۔ لیکن بعد یہ الفاظ اُسے یاد پڑے۔ کیونکہ ڈس ڈیمونا جب اُٹھ گئی تو آئی گو نے (گویا محض اپنے خیال کی تصدیق کے لیے) آوتھی لو سے پوچھا۔ کیا آپ جب ڈس ڈیمونا سے شادی کرنے کی فکر مین تھے تو کیشیو کو آپ کے میلان خاطر کی کیفیت معلوم تھی۔ اوتھی لو نے کہا معلوم ہونا کیا مراتب نکاح کے طے کرنے کے لیے کتنی دفعہ وہ ہم دونون کے درمیان اِدھر سے اُدھر پیغام لایا اور لے گیا ہوگا۔ یہ سُنکر آئی گو نے بھوین سکوڑ لین گویا کہ اُسے کسی سخت واقعہ کا کچھ پتا لگا۔ اور بولا۔ بیشک۔ اسپر آوتھی لو کو اُن الفاظ کا دھیان آیا جو کمرے مین

آتے وقت آئی گو نے ڈس ڈیمونا اور کیشیو کو یکجا دیکھکر منھ سے نکالے تھے۔ اور سمجھا کہ اسمین ضرور کچھ بھید ہے کیونکہ آئی گو کو وہ بہت اچھا آدمی سمجھتا تھا۔ جتنی باتین کہ دغابازون مین شرارت خیال کیجاتی ہین اُسمین وہ سچے دل کی کارروائیان تصور کیجاتی تھین۔ اور نواب نے اس سے یہ انچاہا کہ اپنے خیالات کو وہ لفظون مین ظاہر کرے۔ آئی گو نے کہا میرے خیالات و توہمات فاسد پر آپ نہ جائیے۔ وہ کونسی جگہ ہے جہان بُری چیز نہین ہوتی اور پھر یہ کہنے لگا کہ اگر میرے خیالات خام سے آپ مبتلائے آلام ہون تو کیا بُری بات ہے میرے خیالات کا ظاہر ہونا۔ آپ کے آرام وچین مین مخل ہوگا۔ اور علاوہ برین ذرہ سے شک سے کسی کو بدنام کردینا اچھا نہین۔ جب آئی گو نے دیکھا کہ ان باتون سے اوتھلو کا انتشار نفس بڑھا تب اُسنے اس تمنا پر تقریر اُٹھائی گویا اوتھلو کی دلجمعی و آرام کا اُسے بہت خیال ہے۔ اور یہ عرض کی کہ آپ کو شک دل سے نکال ڈالنا چاہیے۔ یہ بہت بُری شے ہے۔ اور وہم و شک کے خلاف تقریر کرنے سے اور بھی اوتھلو کو سادہ لوح کی بدگمانی کو ترقی دی۔ اوتھلو یہ سب باتین سن گیا اور آخر مین بولا۔ اسمین شک نہین کہ میری بی بی خوبصورت ضرور ہے۔ جلسہ و دعوت مین شریک بھی بہت ہوتی ہے ناچنے گانے کا بھی شوق رکھتی ہے باتین بھی اُسکی دلکش ہوتی ہین لیکن جب وہ پاکدامن ہو تو اُسکے سارے حرکات پاک خیال کیے جائینگے اور اُسکے بے عصمت سمجھنے کے لیے ضرور ہوگا کہ مین پہلے ثبوت دیکھ لون۔ اس گفتگو سے آئی گو بہت خوش ہوا کہ اُسکی بی بی کی بے عصمتی اُسپر ثابت کردینی کیا بڑی بات ہے۔ اور صاف صاف طور پر کہنے لگا کہ مین ثبوت تو کوئی نہین رکھتا ہان آپ التزاماً اُسکے انداز کو دیکھیے جب کیشیو اُسکے پاس موجود رہتا ہو تو ہر وقت بدگمان رہنا چاہیے نہ اتنا بےخبر۔ اور مجھ سے جو پوچھیے تو یہان کی عورتون کی طبیعت سے کہ میری ہمقوم ہین آپ سے کہین زیادہ مین واقفیت رکھتا ہون۔ وینس مین عورتین بہتیری باتین ایسی کھلے خزانے کرتی ہین جسے اپنے شوہرون کے سامنے ہرگز نہین

کرسکتین اور پھر آسنے نہایت خوش اسلوبی سے یہ بیان کیا کہ دیکھیے آپ ہی کے ساتھ نکاح کرنے مین ڈس ڈیمونانے اپنے باپ کو کیسا دھوکا دیا اور کیسا جلد نکاح کرلیا جس سے اُس بڈھے باپ کو سحر کردیئے کا آپ پر صاف گمان ہُوا۔ اس پچھلی تقریر سے جو خود اُسپر گذر چکی تھی اودھی لو کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اور دلمین سوچنے لگا کہ بیشک جب وہ اپنے باپ کی نہوئی تو میری کب کی ہونے والی۔

آئی گو نے اس تکلیف دہی پر اودھی لو سے معافی چاہی لیکن اودھی لو نے کہ اُسکی طبیعت مین اُسکی باتون نے بڑا فرق ڈال دیا تھا اور اندرونی غم سے وہ بہت افسردہ خاطر ہو رہا تھا چاہا کہ آئی گو کچھ اور اپنے خیالات کو ظاہر کرے۔ آئی گو نے بظاہر داری یہ عذر کیا کہ کیشیو کو مین اپنا دوست کہتا ہون۔ اُسکی نسبت مجھے ایسی باتین نکرنی چاہیے بعد اصرار کے آئی گو بر سر مطلب آیا اور کہنے لگا۔ کہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ جب آپ سے اُسکی طبیعت لگی تو اپنی قوم و ہمرنگ کی گوری چٹی رنگت سے آپ کی سیاہ رنگت اُسے پسند آئی اور پسند بھی اناکیسا کہ بڑے زور شور سے۔ ایسی حالت مین یہ بات خلاف قیاس نہین ہے کہ اُسکی تجویز بدلجائے اور آپ کی سیاہ رنگت اپنے ملک کی صاف و چٹی رنگت سے اُسے بُری معلوم ہونے لگے۔ ان سب باتون کے کھل جانے کی عمدہ تدبیر یہ ہو کہ ہنوز آپ اور اپنی ناخوشی کیشیو کے حال پر قائم رکھیے اور پھر بغور اُن باتون کو سُنئے جو کیشیو کی شفاعت مین ڈس ڈیمونا کے مُنھ سے نکلتے ہین۔ کیونکہ اُسپر غور کرنے سے آپ کو بہت کچھ اطمینان میری باتون پر حاصل ہوگا۔ غرضکہ اس خبیث النفس آئی گو نے یہ ایسی تدبیر نکالی جس سے اُس باعصمت عورت کی ساری خوبیان اودھی لو کی نظرون مین بُری معلوم ہون اور خود اُسکی نیک کرداریان اُسے آفت مین پھنسانے کو جال ہون۔ اُسکی شرارت دیکھیے وہان تو کیشیو کو اُس عورت کی شفاعت سے کام نکالنے کی ترغیب دی اور یہان اس فکر مین ہُوا کہ وہ شفاعت اُس عورت کی تباہی کا سبب ہو۔

اخیر مین آوتھی لو سے بالتجا آئی گو نے یہ کہا کہ آپ جبتک اچھی طرح دیکھ نہ لین اُس بیچاری عورت کو بے عصمت نہ سمجھے گا۔ آوتھی لو نے وعدہ تو کیا کہ اچھا جبتک مین آنکھ سے کچھ دیکھ نہ لونگا اُسکی نسبت کسی قسم کا گمان بد نہین کرنے کا۔ لیکن اُسی وقت سے آوتھی لو کی طبیعت کو انتشار لاحق ہو گیا۔ اور ایام گذشتہ کی سی نیند پھر اُسے نہ آئی۔ گو آسنے نیند لانے والی چیزون کا بہت استعمال کیا۔ خشخش و عرق منڈرگورا کو بہت صرف کیا۔ اُسکی ہمت بالکل پست ہو گئی۔ ہتھیار کی طرف سے بالکل برداشتہ خاطر ہو گیا۔ اُسکا دل جسکو فوج۔ علم۔ فوجی قواعد کی طرف بہت رغبت تھی۔ نفیری و طبل جنگ سے بہت خوش ہوتا تھا گھوڑون کی آواز سے پھول اُٹھتا تھا۔ اب ایسا معلوم ہونے لگا کہ اسمین ذرا اُمنگ و خودبینی جو فوجی افسرون کے لیے جوہر ذاتی خیال کیجاتی ہے باقی نہ رہی۔ اور اسکے جنگی خیالات نے اور تمام دنیا کی مسرتون نے دفعتہً اُس سے کنارہ کر لیا۔ کبھی تو اُسکے دلمین اپنی بی بی کی پاکدامنی کا خیال آتا اور کبھی اُسکی بے عصمتی کا۔ کبھی تو آئی گو کی باتون کو وہ سچی خیال کرتا کبھی جھوٹی۔ کبھی جھنجھلا کے اپنے دلمین کہتا کہ آئی گو نے مجھ سے ایسی باتین کیون کین میری بی بی اگر کیشیو کو پیار کرتی ہے تو اسمین کیا قباحت ہے۔ غرضکہ انھین خیالات سے گھبرا کر اُسنے ایک مرتبہ لپک کر آئی گو کا گلا تھام لیا اور کہنے لگا کہ ڈس ڈمونا کی شان مین جو باتین تم نے کین مجھے اُنکا ثبوت دو ورنہ ابھی گلا گھونٹ کر مار ڈالتا ہون۔ آئی گو یہ کیفیت دیکھکر غصہ مین آ گیا تا معلوم ہو کہ آئی گو کی باتین ایسے سلوک کی سزاوار نہین ہین۔ اور کہنے لگا کیا آپ نے ایک جھاڑدار رومال اپنی بی بی کے ہاتھ مین اکثر نہین دیکھا ہے۔ آوتھی لو نے کہا دیکھنا کیا معنی خود میرا ہی دیا ہوا ہے۔ پہلے مین نے وُہی نشانی اپنی بی بی کو دی تھی۔ آئی گو نے کہا وہ رومال آج مین نے کیشیو کے ہاتھ مین دیکھا تھا کہ وہ اُس سے اپنا منھ پوچھ رہا تھا آوتھی لو نے کہا اگر تمھارا یہ بیان صحیح ہے تو مین اُن دونون سے اسکا سخت بدلہ لیے بغیر نہین رہنے کا۔ تمھاری راست بیانی سے مجھے اُمید ہے کہ تین ہی دن کے اندر کیشیو ہلاک کیا جائیگا۔ اور اُس چڑیل (یعنی اپنی بی بی [illegible]

کے لیے کوئی آسان تدبیر ہلاکت کی نکالونگا۔

تھوڑی سی بات بعض وقت ہوا کی طرح بدگمانی کے استعمال کے لیے بہت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ آدھتی لو کے دل مین یہ بات جم گئی کہ کیشیو کے ہاتھ مین اُسکے رومال کا دیکھا جانا دونون کی ہلاکت کے لیے کافی وجہ ہے۔ استفسار و تحقیقات مزید کی کچھ احتیاج نہین ہے ڈس ڈیمونا نے یہ رومال کیشیو کو دیا تھا۔ اور دیتی کیونکر کیا وہ اتنا نہین سمجھتی تھی کہ یہ میرے شوہر کی نشانی ہے دوسرے آدمی کو دینا نہ چاہیے۔ ڈس ڈیمونا اور کیشیو دونون اس معاملے سے بالکل بے خبر تھے۔ اُس بدذات آئی اگو نے جو فتنہ و فساد کے خیالات سے کبھی غافل نہ رہتا تھا۔ اپنی بی بی سے اگرچہ وہ نیک طینت تھی مگر سادہ لوحی کے ساتھ آکر یہ کہا کہ ڈس ڈیمونا کے گھر سے اُسکا رومال چپکے سے اُٹھا لاؤ کہ اُسی نمونے کا ہم دوسرے رومال پر کام بنوانا چاہتے ہین۔ اور اصلی غرض یہ تھی کہ اُس رومال کو کیشیو کے راستے مین چھوڑدے جسے راہ مین پڑا پا کر کیشیو خواہ مخواہ اُٹھالیگا اور آئی اگو کے خیال کے مطابق ڈس ڈیمونا کی نشانی اُسکے پاس پایا جانا صادق آجائیگا۔

آدھتی لو نے اپنی بی بی کے پاس جاکر دردسر کا بہانہ کیا اور سر باندھنے کو اسکا رومال طلب کیا۔ بی بی نے سُنتے ہی وہ رومال لا سامنے رکھدیا۔ آدھتی لو نے کہا۔ یہ نہین۔ وہ رومال لاؤ جو مین نے تمھین دیا تھا۔ ڈس ڈیمونا کے پاس وہ رومال کہان تھا جو وہ لاتی وہ تو چوری جاچکا تھا۔ آدھتی لو نے یہ سُنکر کہا تمنے یہ بڑی غلطی کی ۔ وہ رومال ایک مصر کی عورت نے میری مان کو دیا تھا وہ عورت ساحرہ تھی اور انسان کے دل کی بات خوب سمجھتی تھی۔ دیتے وقت اُس ساحرہ نے میری مان سے یہ کہا کہ تم اسے اپنے پاس رکھو جبتک یہ تمھارے پاس رہیگا تمھارے شوہر کو تمھارے ساتھ کمال الفت رہیگا لیکن دیکھنا احتیاط سے رکھنا گم نہونے پائے۔ اگر گم ہوا تو یاد رکھو کہ جسقدر تو تمھاری طرف اُسکا التفات ہے اُتنی ہی نفرت اُسکے گم ہوجانے پر اُسکے دلمین بیٹھ جائیگی۔

مرتے وقت وہ رومال ماں نے مجھے دیا اور کہا کہ تم جب اپنا بیاہ کرنا تو اپنی بی بی کو دے دینا
چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا۔ تمکو اُسے بڑی خبرداری سے رکھنا تھا۔ ڈس ڈیمونا گھبرا کر بولی
بھلا یہ بات قیاس مین آتی ہے۔ اوتھلو نے کہا قیاس مین نہ آنے کی کیا وجہ۔ یہ طلسمی رومال ہے
ایک باخدا عورت نے جسکی عمر دو سو برس کی تھی حالت جذب مین یہ رومال بنایا تھا۔ متبرک
کیڑون کے ریشم سے یہ کاڑھا گیا۔ دوشیزہ عورتون کے دل کی مومیائی سے مصبوغ کیا گیا۔
ڈس ڈیمونا رومال کی یہ کیفیت سُن بہت گھبرائی۔ اور قریب تھا کہ اسکی جان خوف سے نکل جائے
کیونکہ وہ صریحی جانتی تھی کہ رومال کھو گیا اور رومال کے ساتھ اب شوہر کی محبت بھی جایا چاہتی
ہے۔ اوتھلو نے کچھ ایسی نظر بدلی جس سے ظاہر ہوا کہ کوئی فعل خلاف شان کیا چاہتا ہے
اور رومال کی خواہش بھی ظاہر کی جسکا حاضر کر دینا ڈس ڈیمونا نے محال سمجھ کر یہ چاہا کہ اپنے
شوہر کے خیالات کو بدل دے۔ اور ہنس کر بولی مین دیکھتی ہون کہ رومال کا ذکر صرف اسلیے
تمنے اُٹھایا ہے تا مین کیسیو کی بابت کچھ سفارش نکرون۔ اور پھر کچھ کلمات کیسیو کی تعریف
مین کہنے شروع کیے۔ جسے سنکر تکدر خاطر وہان سے اوتھلو اُٹھ گیا۔ اور اُسکے اُٹھ جانے پر
ڈس ڈیمونا نے یہ خیال کیا کہ شاید کسی قسم کی بدگمانی اسکی طبیعت مین بیٹھ گئی ہے۔
لیکن اُسکے ذہن مین اصلی سبب اسکا بخوبی آتا نہ تھا۔ کبھی اوتھلو کی شان مین الزام
بدگمانی قائم کرتے رکتی تھی اور خیال کرتی تھی کہ کچھ بعید نہین ہے کہ ونیس سے کوئی ایسی خبر آئی ہو
یا کوئی ایسی فکر اسکے حواس پر مستولی ہوئی ہو جس سے اسکی طبیعت مین کچھ فرق آگیا۔
اور وہ اگلی لطافت باقی نہ رہی۔ اور پھر اپنے دل سے بولی۔ مرد خدا تو ہوتے نہین۔ یہ
کیا ضرور ہے کہ نکاح ہو چکنے پر بھی اُنکی وہی نگاہین رہین جو قبل از نکاح عقد کے دن دیکھی
جاتی ہین اور پھر بمقابلہ شوہر یون اپنے کو بدگمان پاکر اپنے خیال پر بہت جھنجھلائی۔
اسکے بعد اوتھلو اور ڈس ڈیمونا مین پھر ملاقات ہوئی اور اس ملاقات مین صاف صاف
اوتھلو نے اسکی بیوفائی اور ایک دوسرے مرد پر اسکا عاشق ہونا ظاہر کیا۔ لیکن یہ نہ بتایا

کو کس پر - اور پھر وہ خود ہی رونے لگا - ڈس ڈیمونا اُسے روتے دیکھ بولی الٰہی کیا منحوس دن ہے تم روتے کیون ہو - اوتھلو نے کہا مین ہر قسم کی مصیبت - افلاس - مرض - رسوائی برداشت کرسکتا ہون - مگر تیری بیوفائی جس سے میرے دلمین سوراخ ہوگیا برداشت نہین کرسکتا - تیری کیفیت بالکل ڈیڈیسی ہے کہ ظاہر تو بہت خوش نما ہوتا ہے - مگر اُسکی بو فوراً درد سر پیدا کردیتی ہے کیا خوب ہوتا جو تو پیدا نہوتی - اوتھلو کے چلے جانے پر اُسکی باتون اور بدگمانیون پر ڈس ڈیمونا ایسی متحیر و از خود رفتہ تھی اور کچھ ایسی بیہوشی اُسپر طاری تھی کہ سونے کو اُسکا جی چاہا - اور اپنے نوکرون کو اُسنے بچھونا درست کرنے اور عروسی چادر لگانے کا حکم دیا - اور کہنے لگی کہ جب کوئی بچون کو سکھلاتا ہے تو سہولت و آسان طریقون سے کام لیتا ہے - اوتھلو کو بھی میرے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا تھا جب اُسکی تنبیہ کے وقت مین باعتبار اپنی نیکی و وفاشعاری کے مثل بچون کے تھی - غرضکہ اوتھلو کی اتنی سب باتون پر اُسکی عورت زبان پر کلمات شکایت بھی لائی تو بس اُسی قدر -

ڈس ڈیمونا چارپائی پر جا اپنے شوہر کے آنے کے انتظار مین تھی کہ بسبب کسل طبیعت کے اُسکی آنکھ لگ گئی جسکے تھوڑے عرصے بعد اوتھلو اُسکی ہلاکت کا خیال بدل مین لیے اِس کمرے مین داخل ہوا اُسے سوتے دیکھ اول تو اُسکے دلمین آیا کہ کیا اسکا خون بہاؤن - اِسکے جسم کو جو سنگ مرمر سے بھی زیادہ سفید ہے کیا داغ لگاؤن لیکن اخیر مین اُسنے سوچا کہ اگر مین نے اُسے چھوڑ دیا تو میری طرح کتنون کو یہ دنیا مین رہکر خراب کریگی - اُسکے بعد اُسنے زمانہ گذشتہ کی یاد مین اپنے خیال کے مطابق اُسے بوسہ دیا - اُسوقت وہ بوسہ ایسا بھلا معلوم ہوا کہ پھر ایک مرتبہ اُسکا دل چاہا - اور اُسکی انکھون سے قطرات اشک بے اختیار نکل پڑے جنکو اُسنے بیرحم قطرون کا خطاب دیا -

بوسون سے ڈس ڈیمونا کی آنکھ کھل گئی - اور اُسنے دیکھا کہ اوتھلو کھڑا لب زیرین چاتبا اور آنکھین پھیرتا ہے جسکو دیکھکر اُسنے سوچا کہ اوتھلو کی نگاہ ارتکاب قتل کیوقت

ہوتی ہے - آدھتی لو نے اُس سے کہا کہ مرنے کو مستعد ہو جا اور جو کچھ دعا مانگنی ہو تو مانگ لے کیونکہ تیری روح میں نہیں ہلاک کرنے کا - ڈس ڈیمونا یہ کیفیت دیکھ اُسکے رحم کی خواہان ہوئی اور پوچھا کہ میری خطا کیا ہے - اُسپر آدھتی لو نے کیشیو کا نام لیا اور اُس رومال کا ذکر کیا جو ڈس ڈیمونا نے (اُسکے خیال کے مطابق) اُسے دیڈالا تھا - یہ سُنکر اپنی صفائی کی بات وہ بے خطا عورت کچھ کہا چاہتی تھی کہ اُسنے دفعتہ لپک کر بچھونے میں اُسے لپیٹ دیا اور اوپر سے ایسے روندے دیا کہ اُسکا دم گھٹ کر نکل گیا - اور اُسکی آہ و زاری پر خیال نہ کیا -
اسی حالت میں کیشیو مجروح و خون آلودہ کمرے میں داخل ہوا جسکی ہلاکت کے لیے آئی گو نے کوئی اپنا آدمی متعین کیا تھا لیکن وہ آدمی کیشیو کے ہلاک کرنے پر کامیاب نہوا (زخمی تو کیا مگر زخم کاری نہ لگا) اور آئی گو نے افشاے راز کے خوف سے خود اُس آدمی کو قتل کر ڈالا - جسکی پاکٹ میں چند خطوط ایسے نکلے جنسے آئی گو کی شرارت اور کیشیو کی عصمت صاف صاف کھل گئی - اور اُسنے اب آدھتی لو سے خواستگار معافی ہو یہ معلوم کرنا چاہا کہ کس خطا پر اُسنے اُسکے قتل کے لیے آئی گو کو تعینات کیا تھا -
اسباب کے ظاہر ہونے پر آدھتی لو کو بجلی سی مار گئی اور صریحی معلوم ہُوا کہ اُسکا خون کرنا سراسر خطا اور اُسکی بی بی (بیچاری معصوم صفت عورت) ہمیشہ اُسکی وفادار رہی -
اور اِس صدمہ جانکاہ سے اپنے تن کو بار زیست کی برداشت کے ناقابل دیکھ اُسنے نوک خنجر کلیجے میں چھپالی اور اپنی مظلوم و پیاری بی بی کی نعش پہ اپنے کو گرا کر خود بھی وہین جان دیدی -
اِس سخت واقعہ سے تمام لوگوں کو کمال ہول و اضطراب ہُوا - کیونکہ آدھتی لو بڑا نیکنام آدمی تھا - اور قبل اُسکے کہ اُسے یوں مکر و فریب سے جسکا اعتبار اُسکی فطرتی نکوئی نے جلدی نہ کیا دھوکا دیا جاتا وہ عاشق و دل دادہ شوہر تھا اُسکا عشق گو خلاف دانش تھا مگر نہایت اچھی حالت میں تھا - اور اُسکی مردانہ آنکھوں سے (غلطی کے کھل جانے پر) جو

ذری ذری باتون پر اشکبار ہوتی تھین- ایسے جلد قطرات اشک بہ نکلے جیسے کھجور کے درختون سے تاڑی اور مرنے پر تمام اسکی شجاعت و زمانۂ سابق کی خوبیان یادگار رہین- اب اسکے قائم مقام کو بجز اسکے اور کچھ کرنا نہ پڑا- کہ قانون مجریہ کے مطابق الزام سخت اسنے آئی گو پہ قائم کیا جو انواع انواع اذیتون سے قتل کیا گیا- اور دربار و نیس کو اسکے نامدار سپہ سالار کے غم انگیز موت سے اطلاع دی-

## خاتمة الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ وینڈیریک جس میں تین قصون کا تیسرا قصہ مع مجموعہ کے ساتھ پہلے اس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ محلہ گولہ گنج جناب منشی **نول کشور** صاحب سی آئی ای میں زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے [illegible] واقع کانپور [illegible] ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء [illegible] **نولکشور** [illegible]

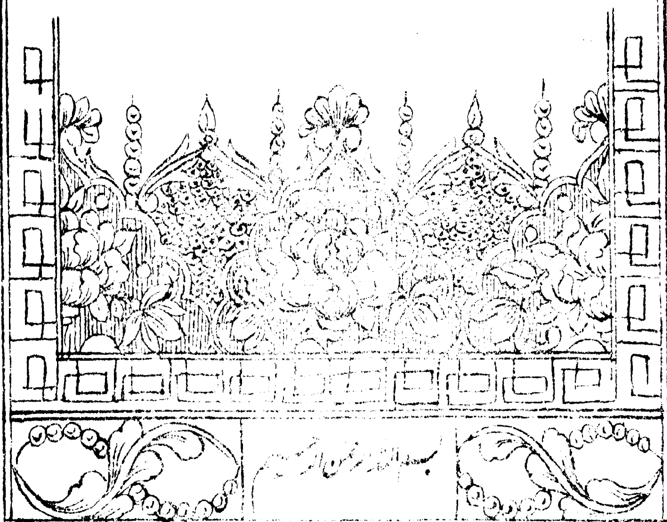
بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس ۲۰ قصون مین کا چوتھا دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزیکا خزانہ ہے موسوم بہ




جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب عباسی گورکھپوری وکیل منصفی بھٹکانو ضلع گورکھپور نے بایماے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا


مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین چھپا




ٹائمن امیر اتھنس نے اپنے شاہانہ [illegible] بدرجہ نہایت سخاوت
اختیار کی تھی کہ اسکا دولت [illegible] اگر وہ ہر قسم کے آدمیون کو ایسی کشادہ پیشانی
سے نہ لٹاتا۔ صرف غریب ہی اسکے دسترخوان سے بہرہ یاب ہوتے بلکہ بڑے بڑے
امرا بھی اسکے مصاحب و ہمنشین بننے مین اپنی حقارت نہ سمجھتے۔ اسکی خوش مزاجی و فضول خرچی
جو بین تالیف قلوب کے لیے اسکی دولت کے شامل ہوتی۔ تو ہر قسم و ہر طبیعت کے لوگ
اسکی اطاعت کو آمادہ ہوتے۔ کچھ خوشامد کرنے والے ہی جنکے چہرون مین
ولی نعمت کی خوش طبعی آئینہ کی طرح منعکس ہوتی نہ ہوتے۔ بلکہ ایسی نیک فرشتے کے
حکما تک جو انسان کو برا سمجھتے ہین اور دنیا کی تمام چیزون کو حقارت سے دیکھتے ہین
نواب کے امیرانہ انداز و سخاوت کو پسند کرتے اور بخلاف اپنی عادتون کے اسکے
جلسون مین شریک ہوتے۔ اور اسکے ذرا سے دیکھنے اور جواب سلام مین ہاتھ اٹھا دینے
کو بڑی دولت سمجھتے۔

Timon
Athens

اگر کوئی شاعر کوئی چیز تصنیف کرتا اور تمہید مین کسی بڑے آدمی کے نام لکھنے کی اُسے ضرورت ہوتی۔ تو صرف ٹائمن کا نام لکھدینا اُسے کفالت کرتا۔ اور پھر اُسکے فروخت کی فکر اُسے نہ کرنی پڑتی۔ وہ خواہ مخواہ بک جاتی۔ اور علاوہ قیمت کے انعام و خلعت بھی ملتا۔ دربار و دسترخوان تک رسائی جو ہوتی وہ مزید بران۔ کوئی مُصوّر جسکو کوئی تصویر بناتا۔ تو صرف اِتنی تکلیف اُسے اُٹھانی پڑتی کہ ٹائمن کے سامنے وہ پیش کرتا اور کہتا کہ مین نے آپ ہی کے لیے بنائی ہے اور اِتنا ہی کہنا اُس فیاض دل کو خریداری کی طرف مائل کر لینے کے لیے کافی ہوتا جب کسی جوہری کو کوئی قیمتی پتھر ہاتھ لگتا یا کسی بزاز کے پاس کوئی بیش قیمت کپڑا ہوتا جو اپنی بیش قیمتی کی وجہ سے زیادہ دنون تک پڑا رہ جاتا تو نواب کا گھر ایک کھلی دُکان تھی جہان وہ اپنا کپڑا یا وہ پتھر خوشی سے جاکر منہ مانگی قیمت پر بیچ لاتا۔ اور نواب اُسکا شکریہ ادا کرتا اور ایسا ظاہر کرتا گویا اُس بیش قیمت چیز کو دکھانا بہت بڑا اِحسان ہی غرضکہ اِسی طرح نا ملائم و بے موقع شوکت کے بڑھانے کے لیے وہ ہمیشہ فضول خرید و فروخت جاری رکھتا۔ اور ہر وقت اُسکے گرد فضول ملاقات کرنے والے۔ دروغ گو شاعر۔ مُصوّر۔ ہر قسم کے اہل حرفہ۔ خان۔ خانم۔ محتاج اور امیدواران پرورش جمع رہتے اور تملّق و چاپلوسی کی باتین کیا کرتے۔ کبھی اُسپر خدا کی طرح قربان ہوتے۔ کبھی اُسکے گھوڑے کی رکاب کو متبرک جانتے۔ غرضکہ اُنکی حرکات سے ایسا ظاہر ہوتا کہ وہ ہوا بھی پیتے ہین تو نواب ہی کی اِجازت و توجہ سے۔

روز کے حاضر باشون مین چند ایسے بدقسمت بھی تھے۔ جو بسبب اُسکے کہ اُنکی آمدنی اُنکی فضول خرچیون کو کفالت نکرتی تھی اور قرضخواہون کی اصرار سے ڈگری مین گرفتار ہونے پر نواب کی نوازش سے چھوٹے تھے۔ اور تاریخ رہائی سے نواب ہی کے پاس رہتے تھے جو اپنی ہم مزاجی سے تمام ایسے لوگون مین بہت معزز خیال کیا جاتا تھا۔ جنھون نے باعتبار دو لت اُسکی پیروی کرنی بسبب اپنی تنگدستی کے غیر ممکن سمجھکر صرف فضول خرچی و مال غیر کے اُڑانے مین

اُسکی تقلید آسان سمجھی چنانچہ منجملہ ان گوشت کی مکھیون کے ایک شخص وین ٹی ڈلیس نام تھا جسکو پہلے اپنی ضمانت پر نواب نے قید سے چھوڑایا پھر پانچ ٹی لنٹ اپنی تحویل سے اُسکے قرضخواہ کو دلوا دیے۔ Ventidius

ان حاضرباشون مین سے زیادہ نزے مین وہ رہتے جو نواب کے پاس تحفہ و ہدیہ بھیجتے۔ اگر اُنکے کُتون یا گھوڑون یا ایسے ہی اور کسی کم قیمت چیز کی طرف نواب کی رغبت ہوتی تو اُنکی بن پڑتی۔ اور جس چیز کیطرف اُسکی توجہ دیکھی جاتی دوسرے ہی دن اُسی نواب کے پاس وہ بھیجتے۔ اور اُسکے ساتھ بڑے ہی تپاک کا سلام و اپنی چیز کی ناقابلیت کی معذرت کہلا بھیجتے۔ اُنکا ایک گھوڑا یا کُتا نواب سے اجر سلوک مین دوسرے کو اپنے سے بڑھتا ہوا دیکھ نہ سکتا تھا جبس گھوڑون یا کُتون سے کم دلوائے بغیر نہ رہتا جنکی مالیت اُس سے کہین زیادہ ہوتی۔ جیسا کہ وہ دغاباز دینے والے پہلے سے جانتے کہ اس معاملے مین سود بہت جلد و بہت زیادہ حاصل ہوگا۔

اسی طرح لارڈ لاکیس نامے حال مین چار گھوڑے سپید رنگ کے نقرئی زیورات سے مرصع نواب کے پاس بھیجے تھے۔ جنکی تعریف اُسنے نواب کی زبانی کسی موقع پر سُن پائی تھی۔ اور ایک دوسرے لارڈ لکیولس نام نے اسی طور سے شکاری کُتون کی ایک جوڑی جنکی نسل و تیزی کی تعریف نواب کے مُنھ سے ایکبار اُسنے سُنی تھی۔ ارسال حضور کی نواب نے اُنکے تحفے بالحاظ اُنکی اغراض ناجائز کے بڑی خوشی سے قبول کیے۔ اور تحفہ بھیجنے والون کے پاس ایسا ہیرا یا کوئی اور بیش بہا پتھر ارسال کیا جو اُنکی پیشکش کی نسبت گونہ قیمت کی برابر تھا۔ Lucius Lucullus

بعض وقت یہ لوگ ایک بہت آسان طریقہ اختیار کرتے اور کھلی کھلی چال چل جاتے جسکے دیکھنے کو سادہ لوح ٹائمن کے پاس آنکھین نہ تھین یعنی ٹائمن کے پاس کوئی چیز دیکھ کر اُسکی تعریفین کرتے یا کسی حال کی خرید و فروخت کی عمدگی پر اپنی مسرتین ظاہر کرتے۔ جنھین سُنکر وہ بار خصاد صاف باطن نواب فوراً وہ چیز جسکی وہ تعریفین کرتے اُنکے حوالے کر دیتا۔

اور اس چیز کے حاصل کرنے مین بجز صریح و ارزان چاپلوسیون کے اور کوئی شئے انھین خرچ نکرنی پڑتی اس واسطے سے عمدہ سے عمدہ گھوڑے پر ایک روز سے زیادہ ٹائمن کو چڑھنا نصیب نہوتا کہ اُسکے بد ذات مصاحبون مین سے کوئی اُسکے حسن و سبک خرامی کی

تعریف سے اُسے خوش کرتا اور وہ یہ سمجھکر کہ تعریف اُسی شے کی کیجاتی ہے جو مرغوب ہوتی ہے اُسے وہ گھوڑا دے ڈالتا۔ کیونکہ وہ اپنے دوستون کی محبت کو اپنی محبت پر قیاس کرتا تھا اور دینے کا ایسا شائق تھا کہ اگر ان فرضی دوستون کو وہ ساری ریاست لٹا دیتا جب بھی اُسکا دل نہ بھرتا۔

کچھ انھین بدذات خوشامدیون کے مالدار بنانے مین تائمن کی ساری دولت خرچ نہین ہوئی بلکہ اچھے اچھے کامون مین بھی اُسنے صرف کی جب اُسکے ملازمین مین سے کوئی کسی مالدار لڑکی کے ساتھ عشق رکھتا اور بسبب اپنے بے بضاعت و کم مایہ ہونے کے اُسکے وصل سے مایوس ہوتا۔ تو تائمن اُسے تین ٹیلنٹ بہ کشادہ پیشانی عطا کرتا تا وہ اُس چیز کے لینے کی حیثیت اپنے مین پیدا کرے جو اُس لڑکی کے باپ نے دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن دغابازون اور مفتخورون کے پیچھے اُسکی دولت زیادہ برباد جاتی ہوئی دوستون کو جنکے عیوب اُسپر کھلے نہ تھے اسوجہ سے کہ وہ ہمیشہ اُسے گھیرے رہتے وہ جانتا کہ یہ میرے ساتھ محبت رکھتے ہین اور اسوجہ سے کہ وہ ہمیشہ اُسکے ساتھ ہنسی مذاق و دلربائی کی باتین کرتے وہ سمجھتا کہ یہ مجھے نیک و دانشمند خیال کرتے ہین۔ جب وہ اُسکے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے اور شراب کے بڑے بڑے گھونٹ مین اُسکی دولت برباد کرتے تو اُسے دوستون اور خوشامدیون مین امتیاز نہوتا۔ اور اُسکی چشم فریب خوردہ مین (جو اس لطف کے دیکھنے سے متکبر ہورہی تھی) یہ بات بہت ہی بھلی معلوم ہوتی کہ اُسکے گرد اتنے بہت سے لوگ بھائیون کی طرح ایک دوسرے کے مال کو اپنا سمجھے ہوئے اگرچہ صرف اُسی کے روپیہ سے سارا خرچ تمام بیٹھے ہین اور اسیطرح حالت ذوق و شوق مین مست ہین گویا عید ملنے یا برادری کے جلسے مین آئے ہین۔

جب اُسنے اسیطرح فیاضی و کرم پر کمر باندھی گویا مال و دولت کا دیوتا اُسکے خزانہ کا داروغہ ہے اور اسطرح بے پروائی و کشادہ پیشانی سے خرچ کرنا شروع کیا

کہ کبھی خبر بھی سنوتا اور نہ کبھی دھوم دھام کے کم کرنے کی فکر کرتا تو اُسکی دولت کچھ لا انتہا تو تھی ہی نہین بھلا کب تک اس فضول خرچی و اسراف کا مقابلہ کرتی ۔ لیکن اُس سے کہتا تو کون کہتا ۔ کیا یہ خوشامدیے ۔۔ یہ تو اور بھی چاہتے تھے کہ اُسکی آنکھین بند رہین ۔ ہان اُسکے پاس ایک خیرخواہ خانساماں تھا فلے ولیس نام تھا جسنے اُسکی حالت سے اُسے بارہا مطلع کیا ۔ حساب آمد و خرچ بھی پیش کیا ۔ منتین بھی کین ۔ خوشامدین کین ۔ اس طور پر کہ دوسرے موقع پر اگر وہ اتنا کرتا تو بلحاظ اُسکے عہدہ ملازمت کے یہ بے ادبی پر محمول کیا جاتا ۔ رویا گڑگڑایا سبھی کچھ کیا مگر ٹائمن نے اُسکی ایک نہ سُنی ۔ ٹائمن کا دستور تھا کہ جب وہ اس سے کہ ایسی باتین کرتا تو ان باتون کو وہ ٹال کر دوسرا ذکر شروع کر دیتا چونکہ عرض شکایت سُننے مین پنبہ بگوش ۔ اپنی حالت پر غور کرنے سے کنارہ ۔ اپنی سچی حالت سے غافل و انقلاب زمانے کا غیر معتقد ۔ ایسا کوئی نہین ہوتا ۔ جیسا وہ مالدار جسکی دولت مین تباہی کی صورت نظر آنے لگی ۔ اکثر یہ خیرخواہ خانساماں اپنے مالک کے کمرون کا دم مفت خورون کی کثرت سے گُھٹتا اور فرش کو مے خوارون کے شراب گرانے پر روتے اور سارے مکان کو روشنی دگانے بجانے سے گرم پا کر بہت افسوس کرتا اور کبھی اپنے آقا کے اس دیوانہ پن پر گوشہ مین چھپ کر گریہ و زاری بھی کرتا جہان اُسکے آنسو فضول خرچ بیپیون کی شراب سے بھی زیادہ جلد جلد ڈھلتے ۔ اور یہ خیال کرتا کہ جب ان مفت خورون کی تعریف کرنے کا سبب جاتا رہیگا تو دیکھنا کیسا جلد اُنکی چاپلوسیان اُنکے دم کے ساتھ اور کھانے کی تعریف کھانے کے ساتھ جاتی رہتی ہے ۔ ذرا موسم بہار کی ہوا سرد کا انتظار ہے ۔ تو پھر ایک ہی جھونکے مین ان مکھیون کا نشان تک نہین رہنے کا بارے وہ وقت آگیا کہ اپنے وفادار خانساماں کی عرضداشت پر اُسے توجہ کرنی پڑی روپیہ چُک گیا ۔ اور فلے ولیس کو اُسنے حکم دیا کہ تھوڑی سی زمین فروخت کر ڈالو ۔ فلے ولیس نے عرض کی کہ مین نے بہتیری دفعہ آپ کی خدمت مین اطلاع دی کہ اکثر حصہ زمین کا

لیسے ورہن ہو چکا اور جو اب موجود ہے وہ نصف زر قرضے کے ادا کو کافی نہین۔ یہ سُنکر تو ٹائمن کی آنکھین کُھلین اور گھبرا کے بولا۔ این میری زمین تو اتھنس سے لیسڈمین تک ہے فلے ویس نے کہا یہ کیا اگر ساری دنیا آپ کی ہوتی جب بھی کوئی انتہا ہوتی اور دینے پر آتے تو ایکدم مین ڈبڈا لیتے۔

ٹائمن اپنے دل مین سوچنے لگا کہ مین نے بُری جگہ اپنی دولت صرف نہین کی بیجا طور پر برباد نہین کی۔ زر بوزرون کے پیٹ بھرنے مین خرچ نہین کی۔ بلکہ دوستون کے پیچھے صرف کی۔ اور اپنے مہربان خانسامان کی طرف رجو کھڑا رو رہا تھا متوجّہ ہو کر بولا تم اتنا گھبرائے کیون جاتے ہو۔ خاطر جمع رکھو مین کبھی محتاج نہین ہونے کا۔ دیکھو کیسے کیسے امرا و شرفا میرے یارِ غار ہین۔ پھر اُس فریب وفا خوردہ نے اپنے دل مین سوچا کہ اسوقت مجھے صرف اتنا کفایت کریگا کہ مین قرض سے کام نکالون۔ اور ہر شخص کی مال و دولت سے (جسنے میرے جُود و کرم کا مزا اُٹھایا ہے) اسی حالت بیچارگی مین کچھ فائدہ اُٹھاؤن۔ اور ذرا تکلّف کو راہ نہ دون۔ چنانچہ بلا تامل بامید قوی لارڈ لوسی لیس لارڈ لیوکلس اور لارڈ سمپرونیس کے پاس جنکو بے حد و حساب تحفہ و ہدیہ زمانۂ گذشتہ مین اُسنے دیے تھے۔ اور وین ٹی ڈیس کے پاس جسکا قرضہ اپنے پاس سے ادا کرکے اُسے زمانۂ سابق مین چھوڑوا دیا تھا اور جو اپنے باپ کے [illegible] اب ایک بہت بڑی دولت کا مالک ہو گیا تھا اور ٹائمن کے سلوک کے عوض دینے کی قابلیت اُسے بخوبی حاصل ہو گئی تھی۔ الگ الگ قاصد روانہ کیے۔ وین ٹی ڈیس سے تو اُس پانچ ٹی لنٹ کی درخواست کی جو اُسکی طرف سے اُسنے ادا کیے تھے اور بقیہ تین امرا سے پچاس پچاس ٹی لنٹ بطور قرض طلب کیے۔ ٹائمن یہ سمجھے [illegible] تھا کہ پچاس ٹی لنٹ کیا اگر پچاس ہزار ٹی لنٹ کی بھی درخواست کرونگا تو [illegible] شکرانِ نعمت سے امید قوی ہے [illegible]

پہلے لکیوتس کے پاس آدمی گیا - اُس بدذات نے رات کو خواب دیکھا تھا کہ چاندی کا
کا ایک پیالہ میرے ہاتھ لگا ہے - جب ٹائمن کے آدمی کی اطلاع ہوئی تو اُس
بدطینت نے سمجھا کہ بیشک میرا خواب سچا ہوا - ٹائمن کا آدمی آیا ضرور نقرئی جام لایا
لیکن جب اُسکی زبانی سُنا کہ ٹائمن نے روپیہ طلب کیا ہے تو اُسکے ناپایدار و ناتوان
دوستی کی حقیقت کھُل گئی اور نہایت راست بازی کے ساتھ اُسنے اُس آدمی سے
یہ بیان کرنا شروع کیا کہ تمھارے آقا کی دولت کی بربادی کے آثار مجھے پہلے
ہی سے دکھائی دیتے تھے - بہتیری مرتبہ مین دوپہر کو اُسکے کھانے مین صرف اُسے
متنبہ کرنے گیا - اور پھر بارہا مین رات کے کھانے مین فقط اسیلیے شریک ہوا کہ
کم خرچی کی اُسے ترغیب دون - مگر میری باتون پر اُسنے ذرا دھیان نہ دیا - اتنا
تو سچ کہا کہ وہ ٹائمن کا وفادار دوست (بقول اپنے) تھا - اور اُسکے بدون اُسنے
خوب مزے اُڑائے - لیکن یہ امر کہ وہ بغرض نصیحت اُسکے پاس آتا تھا اور اُسکی
بھلائی کے لیے اصرار کرتا تھا سراسر کذب و خلاف - غرضکہ یہ سب کہہ سُنکر اُس نوکر
سے کیا مزے مین کہتے ہین کہ بھئی - ٹائمن سے کہہ دینا کہ لکیوتس سے ملاقات نہوئی
اور پھر اُسکے صلہ مین ہم تمھین خوش بھی کرینگے -

آدمی جو لارڈ لیوسی لیس پاس بھیجا گیا تھا - وہ بھی ناکامیاب لوٹا - اِس فضول گو
لارڈ نے جو ٹائمن کے کھانے سے پلا تھا اور قریب قریب ٹائمن ہی کے بیش بہا
تحفون نے اُسے مالدار بنایا تھا جب دیکھا کہ ہوا بدل گئی اور ایسے جود و کرم کا چشمہ
دفعۃً بند ہو گیا - تو پہلے اُسے یقین نہ آیا لیکن آخر مین اُسکے متیقن ہونے پر اُسنے
بڑے افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کیا کہ مجھ مین اُسوقت اتنی استطاعت نہین کہ لارڈ ٹائمن
کی کچھ خدمت کر سکون کیونکہ اپنی بدبختی سے (جو سراسر غلط و خلاف واقع بات تھی) مین نے
کلیہ ایک معاملہ خرید و فروخت کا ایسا کر گیا جس سے فی الحال میرے پاس کوئی ذریعہ

ٹائمن کی دستگیری کا باقی نہ رہا مجھ سا نالائق کیا کوئی ہوگا کہ مین اپنے پیارے دوست کے وقت پر کام نہ آسکا۔ اور اپنے باتون سے ایسا ظاہر کیا گویا اُسکو اِس امر کا سخت صدمہ ہے کہ ایسے ایک ذی رتبہ نواب کی خدمت سے وہ قاصر رہا۔

کیا صرف ایک جا کھانے پینے سے کوئی کسی کا دوست ہوجاتا ہی۔ ہرگز نہین۔ خوشامدیون کی بالکل یہی کیفیت ہوتی ہے۔ دیکھو سب جانتے تھے کہ ٹائمن نے باپ کی طرح لارڈ لوسی لیس کی سرپرستی کی۔ جب لارڈ لوسی لیس کی خودبینی نے آسے ایک عمدہ مکان بنانے کی ترغیب دی تو ٹائمن نے نہایت سیرچشمی سے اُسکے بنانے مین اپنی دولت صرف کی۔ لیکن ہماکو کوئی کیا کرے کہ ناشکر گذار رہنے پر انسان شیطان سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ مقام غور ہے۔ کہ اِس لارڈ لوسی لیس نے ٹائمن کے مقابلے مین اتنی تھوڑی مقدار کے لیے صاف انکار کیا جو باعتبار ٹائمن کے احسانات کے اتنا بھی نہ تھا جتنا سخی لوگ گداگرون کو دے ڈالتے ہین۔

سمپرنیس ونیز دیگر خودغرض امرا نے بھی جنکے جنکے پاس ٹائمن نے درخواست بھیجی تھی۔ جواب فریب آمیز یا انکار صاف کہلا بھیجا حتی کہ وین ٹی ڈیس نے جسے ٹائمن نے زر دیکر چھوڑا یا تھا اور جو اب باپ کے مرنے پر مالدار ہوگیا تھا اُسنے پانچ ٹیلنٹ کو بطور قرض دینے سے بھی انکار کیا۔ جسکو ٹائمن نے بطور قرض نہین بلکہ اُسے مصیبت مین گرفتار دیکھ فیاضانہ طور پر دے ڈالا تھا۔

ٹائمن کے اچھے دنون مین لوگ جتنی تپاک سے اُس سے ملتے تھے و بکثرت آمدورفت رکھتے تھے اتنے ہی اب اُسکے بُرے دنون مین اُس سے دور بھاگنے لگے وہ السنہ جو اُسکی تعریفون مین پہلے بلند آواز تھین جنکے ہر دو کرم اور سخا کی ثناخوان تھین اب یہ کہتے شرماتی نہ تھین کہ بہت سلوک کرنا حماقت ہے اور زیادہ سخاوت کرنی اسراف و فضول خرچی ہے۔ گو سلوک کی حماقت اُس سے زیادہ کسی دوسرے

امرمین نہ تھی کہ اُسنے اُنکے ایسے نالائقون کو اپنے لیے منتخب کیا۔ اب تائمن کا وہ شاہانہ محل خالی و سنسان پڑا رہتا۔ اب وہ بات کہان کہ آیند و روند آئین۔ ٹھہرین۔ مہینون تکلف کرین۔ ہان اُودھر سے راستہ البتہ جاری تھا۔ یا بجاے سامان ضیافت اور مہمانون کی بھیڑ بھاڑ کے بے صبر و غوغائی قرضخواہ سود خور ستمگر اور بیرحم و سخت گیر لوگون کا ہجوم البتہ رہتا۔ کوئی تمسک لیے چلا آتا ہو۔ کوئی سود کا ذکر چھیڑ رہا ہے کوئی رہن کی بحث پیش کرتا ہے۔ غرضکہ ان سنگدل طلبگارون سے کہ نہ وہ ٹالے سے ٹلتے نہ انکار سے انتے تائمن سخت عاجز آیا۔ اُسکا مکان اُسکے لیے محبس ہوگیا۔ نہ باہر جانے کی صورت نہ اندر رہنے کی حالت نہ اُنکے ٹالنے کی مقدرت ابھی ایک اپنے پچاس ٹی لنٹ کا تقاضا اچھی طرح کرنے نہین پایا کہ دوسرا پانچ ہزار کرون کا حساب لے پہونچا۔ اور بھی ایسی حالت مین کہ وہ اپنے خون کے قطرے بھی اُنھین دینا چاہتا تو اتنے قطرے اُسکے بدن مین نہ نکلتے جو اُنکے مطالبہ کو پورے اُترتے۔

اس گئی گذری حالت پر بھی اُس ڈوبتے ہوے آفتاب نے تھوڑی دیر کے لیے ایک ایسی نئی روشنی اپنی دکھلائی کہ جس سے تمام لوگون کو حیرت سی ہوگئی۔ یعنی ایک مرتبہ پھر تائمن نے سامان ضیافت درست کیا جسمین تمام معمولی امرا اور اُنکی بیبیان اور جتنے بڑے و باوضع لوگ اتھنس مین تھے سب مدعو کیے گئے۔ لارڈ لوسی لیس و لکیوس۔ وتی دلیس۔ وسمپرونیس و دیگر احباب سب کے سب آموجود ہوئے۔ اُن بدذات خوشامدیون سے زیادہ کسے رنج ہوتا جنکو یہ گمان ہوا کہ تائمن کی مفلسی حیلتہً ظاہر کی گئی تھی جس سے مقصود اُن لوگون کا امتحان لینا تھا۔ افسوس کہ یہ چال سمجھ مین نہ آئی ورنہ وہ کیا چیز تھے جو تائمن نے طلب کی تھی اور پھر ایک اتفاق اُتنے سے اُتنے زیادہ ... کسی کو حاصل نہین ... دیکھا

کہ چشمہ بہبود و کرم جسے وہ سمجھتے تھے کہ خشک ہوگیا ہنوز ویساہی تازہ و رواں ہے۔ آنے
پر اُنھون نے بہت شرم اور رنج سے اِس بات کو ظاہر کیا کہ جب ٹائمن کا آدمی اُنکے پاس
پہونچا اُسوقت اُنکے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا جس سے اپنے معزز دوست کی
ضرورت وہ رفع کرسکتے۔ ٹائمن نے اِسپر کہا کہ آپ صاحب اِسکا خیال نہ کرین مجھے
یاد بھی نہین کہ مین نے کب روپے مانگے تھے۔ اِن بدذات و بیحیا امیرون کو دیکھیے
کہ اُسکی تباہی کے وقت تو یون کھنچ بیٹھے۔ اور جب اُسکے دن پھرے یون سب لے تا کل
آموجود ہوئے۔ ایسے لوگون کا دستور ہے کہ یہ اہل دول کے پیچھے ایسی خوشی سے
دوڑتے ہین جیسے ابابیل موسم گرما کے تعاقب مین۔ اور پھر جہان ذرسی صورت انقلاب
نظر آئی تو ایسے جلد الگ کہ ابابیل بھی جاڑون [illegible] اُنکا ساتھہ نہ پاسکے۔ اب
ناچ ورنگ و دیگر سامان ضیافت کے ساتھہ گرما گرم کھانے چُنے گئے۔ سب کے
سب حیران تھے کہ اِس دیوالیے نے ایسی عمدہ ضیافت کے سامان کیونکر بہم پہونچائے
بعضون کو یہ شبہہ تھا کہ فی الواقع جیسا مین دیکھتا ہون ویسا ہی ہی۔ یا کہین آنکھ خطا تو
نہین کرتی۔ کہ اِتنے مین سرپوش کے اُٹھنے سے ٹائمن کی غرض ظاہر ہوئی۔ یعنی بجاے
نادر و مزیدار چیزون کے جنکی اُنھین اُمید تھی اور جنھین وہ ہمیشہ ٹائمن کی وسیع میز پر پاتے
تھے۔ وہ لوگ کیا دیکھتے ہین رکابیون مین کچھ مختصر سامان ٹائمن کے افلاس کے مناسب
کچھ نہین صرف تھوڑا تھوڑا گرم پانی بھاپ دیتا ہُوا رکھا ہی۔ یہ دعوت ٹائمن نے اُن
مُنھ دیکھے دوستون کے واسطے جنکا شیوہ مثل دُخان۔ اور دل مثل شیر گرم پانی
کے تھا خوب تجویز کی۔ اور اُنکے رُکنے پر کہا۔ کُتّو دیکھتے کیا ہو مُنھ کھول کر جھپڑ جھپڑ
چاٹتے جاؤ۔ ہنوز اُنکی حیرت کم نہوئی تھی کہ اُنکے مُنھ پر تمام اُسنے وہ پانی اُٹھا کر چھڑک دیا تا
اچھّی طرح وہ اُسکا اِستعمال کرلین۔ اور جب وہ یہ کیفیت دیکھ اپنی اپنی ٹوپیان سنبھال گھبرا کر
وہان سے نکل بھاگے تو آسنے د کا بیان نیز دیگر اشیا اُنکے پیچھے پھینکنی شروع کین اور تھوڑی دیر مین

اُسنکے تعاقب مین رکابی مذہب ۔ قاتل خوش اخلاق گرگ متین ۔ خرس حلیم ۔ دولت کے مسخرے ۔ کھانے کے دوست اور وقت کی مکھی سب کے نام سے اُنھین پکارتا ہوا خود بھی بھاگا اِن سب نے اپنے آنے کی بہ نسبت زیادہ خوشی سے اُسکے پاس سے چلا جانا مغتنم سمجھا گو اُس جلدی مین کوئی اپنا کپڑا کوئی ٹوپی کوئی زیور بھی بھول گیا مگر اُس دیوانہ نواب سے اور اُسکی جھوٹی دعوت سے بامن وامان نکل جانے پر سب محظوظ تھے ۔

ٹائمن کا یہ آخری جلسہ تھا ۔ اور اُسی کے ساتھ وہ ایتھینس اور تمام انسان کی صحبت سے مستعفی ہوگیا ۔ کیونکہ اُسکے بعد اُسنے جنگل مین اپنی سکونت جاکے اختیار کی شہر اور نوع انسانی کی طرف سے مُنھ پھیر لیا ۔ دُعائین مانگتا تھا کہ خدایا یہ شہر غارت ہوجائے اُسکے مکانات تلے دبکر باشندگان شہر نیست و نابود ہوجائین ۔ نوع انسانی کی ایذارسان بلائین ازقسم جنگ بلوہ افلاس عوارض مہلکہ باشندگان شہر پر نازل ہوئین شہر کے چھوٹے بڑے امیر غریب سب کے سب مُتبلائے آلام ہون غرضکہ یہ سب بددُعائین دیتا وہ جنگل کی طرف روانہ ہُوا جہان وہ کہتا تھا کہ وحشی چوپائے نوع انسانی سے کہین زیادہ مجھے مہربان معلوم ہونگے ۔ وہان پہونچکر اُسنے کپڑے پھاڑ برہنگی اختیار کی تا نوع انسانی کی وضع اُسمین باقی نہ رہے ۔ اور ایک گڑھا کھود اُسمین رہنے لگا ۔ چوپایون کی طرح تنہا پڑا رہتا ۔ بھوک لگتی تو جنگلی درختون کی جڑین کھاتا اور اوپر سے پانی پی لیتا ۔ اپنے ہمجنسون کو دور سے دیکھکر بھاگتا ۔ جنگلی جانورون کے ساتھ خوشی خوشی دوڑتا پھرتا اور بہ نسبت انسان کے اُنھین زیادہ مہربان حال و بے ضرر تصوّر کرتا ۔

واہ کیا انقلاب زمانہ ہے ۔ کہان ٹائمن مالدار ۔ ٹائمن انسان دوست اور کہان اب ٹائمن عریان ٹائمن انسان دشمن کہان گئے اُسکے خوشامدی کیا ہُوا اُسکا تزک و احتشام ۔ کیا جنگل کی تیز و سرد ہوائین اُسکے جسم کو سردی سے بچانے مین قمیص کا

کام دینگی کیا عقاب کے بسیرے لینے کے وہ سخت درخت اُسکی خدمت و پیغام لیجانے کے لیے جھک کر چھوٹے غلام کی صورت مین آجائینگے۔ جب رات کے زیادہ کھاجانے سے اُسکی طبیعت کچھ بدمزہ ہوجائیگی تو کیا وہان کے چشمون کا سردی سے جما ہوا پانی گرم شوربے کا کام دیگا۔ یا وہان کے وحشی جانورون مین یہ سلیقہ آجائیگا کہ پاس آ آ کے ہاتھ چومین اور خوشامد کی باتین کرین۔

ایک روز وہ اپنے کھانے کو کسی چیز کی جڑ کو کھود رہا تھا کہ اُسکا پھاوڑہ کسی سخت چیز سے رُکا۔ جو دیکھنے سے ایک بہت بڑا ڈھیر سونے کا نکلا۔ جسے غالباً کسی بخیل نے کسی آفت کے وقت یہ سمجھ کر دفن کیا ہوگا کہ یہان کسی کو خبر تو ہونے ہی کی نہین جب موقع ہوگا چپکے سے آ کھود لیجائینگے۔ اور پھر موقع ہاتھ آنے سے پہلے وہ مرگیا۔ اور یہان وہ زیر زمین (جیسے مان کے پیٹ مین لڑکی) اسطرح بے پروائی سے خاموش پڑا تھا گویا ٹائمن کے ناگہانی پھاوڑہ کھائے بغیر باہر آنا ہی نہین۔

اس خزانے کی مقدار اتنی تھی کہ اگر ٹائمن کا اگلا سا دل ہوتا تو وہ اُسکے دوستون اور خوشامدیون کے پھر جمع ہوجانے کو بہت تھا مگر ٹائمن اس بیوفا دنیا کا ایسا غیر معتقد تھا اور مال و دولت کی طرف سے اُسے ایسی نفرت ہوگئی تھی کہ قریب تھا کہ وہ پھر اُسے وہین دفن کردیتا لیکن صرف اس خیال سے اُسنے ایسا نہ کیا کہ لاانتہا و بلائین انسان پر زر و مال کے سبب سے نازل ہوتی ہین لوٹ۔ ظلم۔ ناانصافی۔ رشوت۔ جبر۔ خانہ جنگی یہ سب برائیان اسی سے پیدا ہوتی ہین۔ اگر اُسکے ذریعہ سے مین چاہونگا تو باآسانی تمام ذیمعلوم اپنے ہمجنس سے کیا ایسی عداوت اُسے ہوگئی تھی) نوع انسانی کو انواع انواع تکالیف و ایذا پہونچا سکونگا۔

چند فوجی سپاہی اُسی زمانے مین اُنکے غار کی طرف سے ہوکر گذرے۔ اور بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ وہ السی بیڈیس سپہ سالار اتھنس کے فوجی جوان ہین جو

اتھنس کے اہالی مجلس سے کسی بات پر بگڑ کر کہ اتھنس والے اپنے سرداروں اور اچھے دوستوں کے مقابلے مین اپنے ناشکر گزار و بیوفا ہونے مین سدا سے مشہور رہتے اُنکے مقابلے مین وہی فوج ساتھ لیکر جار ہا تھا۔ جنکی سپہ سالاری مین پہلے اُسنے ایک مرتبہ اُنکی طرف سے دشمنون کا مقابلہ کیا تھا۔ ٹائمن اُنکا ارادہ سُن بہت خوش ہوا اور وہ سارا سونا اُٹھا کر اُنکے سپہ سالار کے حوالہ کیا۔ کہ وہ اپنی فوج کا خرچ اُس سے چلائے۔ اور یہ درخواست کی کہ وہ اپنے لشکر ظفر پیکر سے سارے شہر کو میدان کردے۔ اُسکے تمام باشندون کو جلا بھنا کاٹ چھانٹ برابر کردے۔ ایسا نہو کہ کوئی آمین سے بچ جائے۔ اور اُس سے کہا کہ تم وہان کے بڈھون کی سفید داڑھیون کا ذرا خیال نکرنا کیونکہ وہ سب کے سب سود خور ہین۔ اور نہ ننھے بچون پہ جانا کیونکہ بڑھنے پر وہی بغاوت پہ کمر باندھینگے۔ ایسا نہو کہ لڑکیون لڑکون اور ماؤن کا شور و غل تمھین خونریزی سے باز رکھے۔ بلکہ اُنھین بھی تہ تیغ کرنا۔ اور جب وہ بارادہ فتح آگے بڑھے تو یہ خدا سے اُنکے لیے دعائین مانگنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ خدایا تو اُنکے شامل حال رہیو۔ اب اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ شہر اتھینس باشندگان اتھینس بلکہ تمام نوع انسانی کی طرف سے ٹائمن کے دل مین کس درجہ نفرت مستقر ہو گئی تھی۔

ایک دن وہ اسی حالت بیکسی مین وحشیون کی طرح اپنے غار مین بیٹھا تھا کہ درِ غار پہ ایک آدمی بحیرت نگران اُسے نظر پڑا جسے دیکھکر اُسے سخت حیرت ہوئی یہ آدمی اُسکا وفادار خانساماں فلیے وِیُس تھا جو اپنی دلی محبت و سچی وفاداری کی رہنمائی سے اپنے آقا کو ڈھونڈھتا کھوجتا اُس کمبخت غار تک پہونچا کہ اپنا حق خدمت ادا کرے۔ اور اول ہی نگاہ مین جب اپنے آقا کو جو کسی زمانے مین عالی مرتبہ ٹائمن تھا اُسنے ایسی بُری حالت مین دیکھا کہ بدن پہ ایک سوت تک نہین ننگا مادر زاد

حیوانون کی صحبت وحشیون کی سی بود و باش آنکھون مین وہ وحشت و اداسی جیسے اپنی تباہی و ویرانی کی یادگار - تو اُسے سکتا سا ہوگیا اور یہ ایک عالم حیرت ٹامن کی طرف دیکھتا رہا - اخیر مین جب اُس خانساماں نے کچھ بولنا چاہا تو فرط گریہ سے اُسکی آواز گلے مین ایسی پھنسی کہ ٹامن کو اُسکے پہچاننے مین یا اسباب کے جاننے مین کہ یہ کون شخص (دیکھو نوع انسانی کے پہچاننے سے بھی اُسکی طبیعت کس درجہ دور بھاگتی تھی) میری حالت ناچارگی مین میرا ساتھ دینے آیا ہے - بڑی دقت اٹھانی پڑی - اور چونکہ شکل و صورت اُسکی انسان کی تھی اِسلیے ٹامن نے اُسکی باتون کو مکر اور آنسوؤن کو جھوٹھا تصور کیا - لیکن اُس خیرخواہ ملازم نے جب اپنی نمک حلالی کے ثبوت پیش کیے اور ٹامن پر اچھی طرح ثابت کر دیا کہ صرف آقا کی محبت و خیرخواہی اُسے اتنی دور لائی تو ٹامن کو بمجبوری یہ اقرار کرنا پڑا کہ ہان دنیا مین ایک اچھا آدمی بھی ہے - لیکن چونکہ وہ آدمی کی صورت و شکل مین تھا - اِسلیے اُسکی طرف وہ نفرت کیے بغیر نہ دیکھ سکا اور نہ اُسکے انسانی ہونٹھون کی باتین کراہت کیے بغیر سُن سکا - اور وہ وحید العصر ملازم بجبر اُسکے پاس سے رخصت کیا گیا کیونکہ گو اُسکا دل بہ نسبت اور آدمیون کے زیادہ ملائم و پُر درد تھا مگر اُسکے ظاہری چہرے کو کیا کیا جاتا کہ وہ انسان ہی کا سا مکروہ تھا

اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد اُس بیچارے خانساماں سے کہین بڑے بڑے ملاقاتیون نے ٹامن کے اُس چپ چاپ و تنہائی کی گوشہ نشینی مین خلل اندازی شروع کی - کیونکہ وہ دن آگیا کہ اتھینس کے ناشکر گذار امرا کو اپنی اُن بے انصافیون پر جو بمقابلہ ٹامن اُنھون نے کی تھین پشیمان ہونا پڑے - السی بیڈیس نے وہان پہونچکر جنگلی سور کی طرح اُنکی شہر پناہ پر حملہ کرنا اور اپنے سخت محاصرے سے اُنکے شہر کی خاک تک اڑا دینے کی دھمکی دینی شروع کر دی اب یہ کیفیت دیکھکر ٹامن کی پہلی قوت و جنگی طبیعت جسے عرصے سے اُنکے دلون نے بھلا دی تھی پھر اُنھین یاد پڑی - کیونکہ سابق مین

ٹائمن انکا سپہ سالار رہچکا تھا اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ ایک بہادر و واقفکار سپاہی ہے حتی کہ انکے نزدیک اُن محاصرین کے مقابلہ کرنے کو جو یون انھنین دھمکیان دے رہے تھے اور السی بیڈیس کے سے سخت حملے کے رد کرنے کو جو یون بڑھتا چلا آتا تھا وہ تنہا کافی تھا اس آفت مین وہان کے اہالی مجلس نے ٹائمن کے پاس حاضر ہونا ضرور سمجھا ۔ دیکھیے جب اپنے اوپر پڑی تو یون ڈورے آئے اور جب اُس غریب پر دقت تھا تو کسی نے بھی توجہ نہ کی ۔ اُنکی سمجھ تو دیکھیے کہ جسکو یون رنجیدہ کیا اُس سے اُمید خیر رکھتے تھے ۔ اور اپنی ایسی کج خلقی و بدسلوکی پر بھی اُس سے نیکی کی چشم داشت رکھتے تھے ۔

اُنھون نے آکر بہتیری منتین کین اور کتنا چاہا کہ وہ شہر کیطرف چل کر شہر و باشندگان شہر کو بچائے ۔ وہی شہر جہان سے اُنکی ناسپاسیون نے یون بُری طرح اُسے نکالا تھا ۔ مال و دولت و عزت کا لالچ دکھایا گیا ہان ماسبق پر ندامت بھی ظاہر کی ۔ ہر شخص کی نظرون مین اُسکی وقعت دلون مین اُسکی محبت اُسے جتائی گئی سب نے اپنی ذات ۔ زلیست ۔ مال و دولت اُسکے قابو مین دینے کا وعدہ کیا بشرطاین کہ وہ اُنکے ساتھ چلکر اُنکو دشمنون سے بچائے ۔ لیکن ٹائمن کا وہ اگلا دل کہان تھا جس سے وہ معدن جود و زیب شجاعت خیال کیا جاتا تھا ۔ زرم مین اُنکی پناہ بزم مین اُنکی زینت سمجھا جاتا تھا ۔ ابتو اُسکی یہ کیفیت تھی کہ نوع انسانی سے اُسے قلبی عداوت تھی وحشیون کی طرح تن عریان رہتا تھا ۔ اگر السی بیڈیس اُسکے سارے ہموطنون کو تہ تیغ کردے تو اُسے ذری پروا نہین ۔ اگر آتھنیس کو برباد کردے اُسکے چھوٹے بڑون کو قتل کردے تو بجائے غم کے بلکہ اُسے مسرت ہو ۔ غرضکہ اُسنے اُنھین ایسا ہی جواب صاف سُنایا اور یہ بھی کہا کہ لشکر مین کوئی بھی چھری ایسی نہوگی جسے مین آتھنیس کے بڑے بڑے لوگون نے گلو سے زیادہ موقر نہ سمجھون ۔

وہ نامراد اہالی مجلس یہ جواب سُنکر چلنے لگے۔ تو ٹامُن نے اُنسے کہا کہ اہل شہر سے میرا ذکر کرنا اور کہنا کہ اس حالت یاس و اضطراب سے بچیئے۔ ایسی بدذِس خونخوار کے قہر سے نجات پانے کی ایک صورت اُسے معلوم ہے۔ کچھ ہی ہو پھر بھی اپنے ہموطنون سے اُسے اتنی محبت ہے جس سے وہ چاہتا ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے اُنکے ساتھ کچھ بھلائی کرجائے۔ اُسکے سُننے سے اہالی مجلس کو کچھ تسکین ہوئی اور سمجھے کہ وطن کی محبت نے اُسکے دل مین جوش کیا۔ پھر ٹامُن اُنسے کہنے لگا کہ میرے غار کے پاس ایک درخت ہے جسے عنقریب مین کاٹنے والا ہون مین چاہتا ہون کہ اُسکے کٹنے کے پہلے تمام میرے رفقاے اہلِ تنعیں چھوٹے بڑے جو اِس مصیبت سے بچنا چاہتے ہین آکر اُسکا مزہ چکھین۔ یعنی آئین اور گلے مین پھانسی لگا لگا اُسی درخت پر لٹک جائین تا اِس طریقے سے اُنھین مصیبتون سے نجات مِلے۔

انسان کے ساتھ یہ ٹامُن کا آخری اِحسان تھا اور اپنے ہموطنون سے اخیر ملاقات کیونکہ اُسکے تھوڑے ہی دن بعد ساحل دریا پر گذر کرتے جو ٹامُن کے جنگل سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا ایک سپاہی نے ایک قبر دریا کے کنارے دیکھی جسکے کتابہ سے معلوم ہوا کہ یہ ٹامُن انسان دشمن کا مزار ہے جو جیتے جی تمام آدمیون سے دلی عداوت رکھتا تھا اور مرنے پر ایک ایسے وبال کی تمنا دل مین لے گیا جو تمام مردون کی بربادی کا سبب ہوا۔

یہ امر کہ آیا وہ بجبر و ظلم ہلاک کیا گیا۔ یا زیست کی بے لطفی و استکراہ نوع انسانی نے اُسے اِس حال کو پہونچایا۔ ظاہر نہو سکا۔ تاہم اُسکے کتابہ کی درستی اور اُسکے انجام کے بخیر ہونے پر سب کو حیرت رہی کہ مرنے پر بھی آدمیون سے ویسی ہی عداوت اُسنے ظاہر کی جیسے جیتے جی تھی۔ اور بعضون کے نزدیک ساحل بحر پر قبر بنانے مین یہ اشارہ تھا کہ دریا ہمیشہ میری قبر پر آنسو گرا کر اس مکار و دغاباز انسان کی ظاہر پرستی و چند روزہ اشک کی اہانت و تحقیر کرتا رہیگا۔

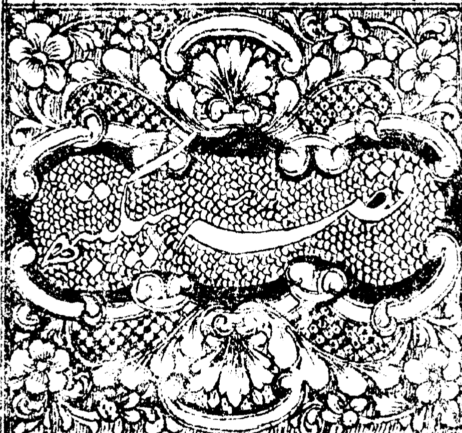
# خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصّون مین کا چوتھا قصہ جو مجموعۂ مذکور کی ساتھ پہلے اِس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی **نولکشور** صاحب سی۔آئی۔ای مین زیور طبع سے آراستہ ہو چکا اب شاخ مطبع موصوف القدر واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی **بھگواندیال** سلمہ المتعال سے بصحت تمام طبع ہو کر مطبوع طبائع خاص وعام ہوا



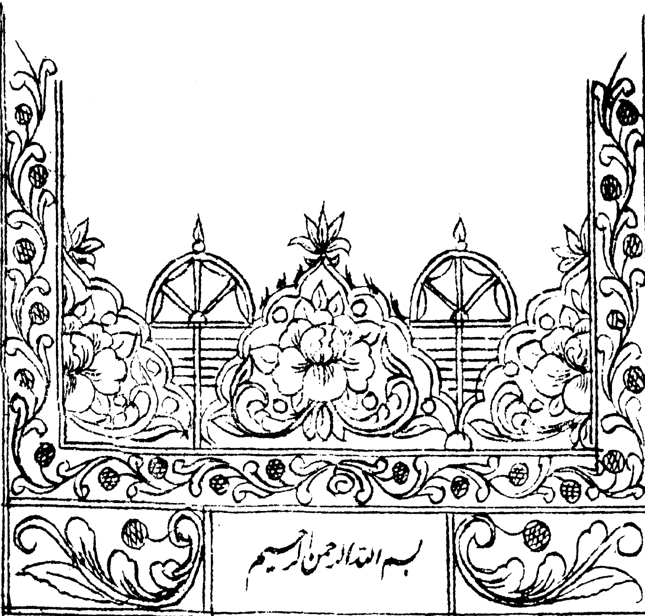
# بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شیکسپیر کی مجموعۂ افسانہ دلپذیر کے بیس قصوں مین کا پانچواں
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز اور یگانۂ زمانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب عباسی گورکھپوری وکیل منصفی بانسگاؤں
ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحسن زیبائی چھپا




اسکاٹلینڈ کے بادشاہ ڈنکن رحم دل کے وقت مین میکبتھ نامے ایک امیر سلطنت تھا۔ میکبتھ بادشاہ کا رشتہ دار تھا۔ اور اپنی شجاعت و جنگی طبیعت واقع ہونے سے دربار مین معزز خیال کیا جاتا تھا چنانچہ اُسکی شجاعت کی ایک تمثیل فی الحال یہ تھی کہ باغیون کی فوج کو جنکی کمک پر ناروے کی فوج کثیر ساتھ تھی دم کے دم مین شکست دے دی۔

میکبتھ اور بنکو یہ دو سپہ سالار اس لڑائی سے ظفر یاب ایک غارت شدہ جنگل کی راہ سے آ رہے تھے کہ اُنھین تین عجیب الخلقت عورتین دکھائی دین جنکے ساتھ اور بھی چند داڑھی والے مرد تھے کہ اُنکے چہرے کی جھریان و متوحش صورتین صاف کہے دیتی تھین کہ دنیا کی پیدایش کے لوگ یہ نہین ہین۔ میکبتھ یہ کیفیت دیکھکر ٹھہر گیا۔ اور اُن عورتون کی طرف جو ظاہرا خوف زدہ انگشت بلب کھڑی تھین۔ مخاطب ہوا۔ اُن تینون مین سے پہلے ایک نے میکبتھ کو بلقب وزیر گلیمس پکار کر سلام کیا۔ میکبتھ کو

Scotland
Duncan
Macbeth
Norway
Banquo
[illegible]

آنکے اس غیبی معلومات سے تھوڑا تعجب ہوا پھر دوسری نے وزیر کاوڈر کہکر سلام ۸۱
کیا جسے سُنکر اُسکی حیرت اور بڑھی کیونکہ یہ خدمت اُسے تفویض ہوئی تھی ۔ اسکے بعد
تیسری بولی مبارک بادشاہ سلامت کہ عنقریب آپ بادشاہ ہوا چاہتے ہین ۔
یہ بشارت سُنکر تو اُسے حد سے زیادہ تعجب ہوا اور اُسنے سوچا کہ بادشاہ
کے لڑکون کے ہوتے ہوے مجھے تخت سلطنت ملنے کے کیا معنی ۔ پھر بنکو کی طرف
مخاطب ہو وہ معمے مین کہنے لگین کہ تو میکبتھ سے چھوٹا اور بڑا ہے ویسا خوش نہین
اور ایک اعتبار سے اُس سے بھی زیادہ اور پھر یہ بشارت دی کہ تم تو نہین مگر
تمھارے بعد تمھارے لڑکون کی قسمت مین اسکاٹلینڈ پہ سلطنت کرنا لکھا ہے ۔ یہ
کہ وہ سب ہوا ہوئین اور نظرون سے غائب ہوئین جس سے اُن سردارون کو
معلوم ہوا کہ یہ جادوگرنیان تھین ۔

اس حیرت انگیز ماجرے پر وہ دونون غور کر رہے تھے کہ بادشاہ کے قاصد نے
کاوڈر کی صوبہ داری کا مژدہ میکبتھ کو سُنایا ۔ اس واقعہ کو جو اُسنے جادوگرنیون کی
پیشین گوئی سے معجزانہ طور پر مطابق پایا ۔ تو اُسے حیرت سی ہوگئی ۔ اور فرط انبساط
سے اُن قاصدون کو جواب تک نہ دے سکا ۔ اور اُسی حالت مین اُسے یہ اُمید
قائم ہوئی کہ تیسری جادوگرنی کے قول کی بھی اُسی طرح ایک نہ ایک دن صداقت ظاہر
ہوگی اور اسکاٹلینڈ کے تخت پر کسی زمانے مین بیٹھنا نصیب ہوگا ۔

پھر بنکو کی طرف مخاطب ہو کہنے لگا میرے لیے جو پیشین گوئی جادوگرنی نے کی وہ تو
تمنے دیکھ لی ۔ کیا ایسی صورت مین تمھین یہ اُمید نہین ہوتی کہ تمھارے لڑکون کو سلطنت
نصیب ہوگی ۔ اُسنے جواب دیا تمھین سریر سلطنت کا خیال اُس اُمید پہ پیدا ہو
لیکن اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ جھوٹی جھوٹی باتون کو یہ سچ بنا دیتی ہین جس سے بڑے
بڑے کامون مین دھوکا دینے کا اُنھین موقع ہاتھ لگے ۔

لیکن اِن جادوگرنیون کی بے اصل باتون نے اُسکے دلمین ایسا وثوق پکڑا کہ وہ
اُنکو کو لاتقنطوا کا سبق دیتا اسی وقت سے اُسکے تمام خیالات اس بات کی طرف
متوجہ ہوئے کہ کسطرح اسکاٹلینڈ کی سلطنت ہاتھ آئیگی۔

میکبتھ نے اپنی بی بی سے جا جادوگرنی کی حیرت افزا پیشین گوئی سنائی۔ اور ساتھ ہی
یہ بھی کہا کہ اُسکے ایک جزو کی صداقت دیکھنے مین آئی۔ وہ عورت بڑی عالی حوصلہ تھی
اور ہمیشہ اس فکر مین رہتی کہ کسی طرح اپنے اور اپنے شوہر کو اعلی درجے پر پہونچائے یہ خبر
سنکر اُسنے میکبتھ کو جو خون ناحق سے ڈرتا تھا یہ ترغیب دی کہ اس پیشین گوئی کے
پورے اُترنے کے لیے ضرور ہے کہ تو بادشاہ کو قتل کرے۔

اتفاق سے اُنھین دنون مین ڈنکن شاہ اسکاٹلینڈ جو نہایت فروتنی سے اپنے
اُمرا کے ساتھ پیش آتا مع اپنے دو لڑکون **میلکام** اور **ڈونلبین** و دیگر چند وزرا
مصاحبین کے میکبتھ کے مکان پر جشن ظفریابی کی شراکت کو آیا۔

Malcolm Donalbain

میکبتھ کا مکان نہایت فرحت افزا مقام پر واقع تھا۔ قرب وجوار کی ہوا بڑی خوشگوار
و مفرح تھی۔ کیونکہ اُسکے بیرونی جانب کو تمام اونچی جھالرون اور رُفتون پر جہان
کہین موقع پایا ابابیلون نے اپنے گھونسلے بنا لیے تھے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہان ان پرندون
کی آمدورفت و بود و باش ہوتی ہے وہان کی آب و ہوا نہایت پاکیزہ ہوتی ہے۔ بادشاہ
وہان پہونچکر مکان و مصاحبین و اپنے سردار میکبتھ کی بی بی کی آؤ بھگت سے بہت خوش
ہوا۔ اور اس عورت نے اپنے ارادون کے چھپانے کے لیے اخلاق و خندہ پیشانی
مین بڑا مبالغہ کیا۔ اور بظاہر بادشاہ کو ایک خوشنما پھول کی صورت مین دکھائی دی
جسکے زہردار خار سے وہ مطلع نہ تھا۔

بسبب ماندگی سفر کے سویرے ہی بادشاہ سونے گیا۔ اور سونے کے کمرے
مین دو پاسبان جیسا کہ دستور تھا اُسکی محافظت کو پاس سوئے۔ بادشاہ اُنکی مہمانداری

پر اُس روز بہت خوش تھا۔ اور قبل سونے کے اپنے خاص خاص عہدہ وارونکو تحائف دیے تھے۔ اور ایک بیش قیمت ہیرا میکبتھ کی بی بی کے پاس اُسنے بڑے تپاک سے بھیجا تھا

یہ رات کا وقت تھا آدھی دنیا سے زیادہ مُردہ معلوم ہوتی تھی۔ کمبخت نیند ہر شخص پر غالب تھی بجز بھیریے اور خونیون کے کوئی گھر سے باہر نہ رہا ہوگا۔ کہ میکبتھ کی بی بی بادشاہ کے قتل کو اُٹھی۔ وہ ایسا کام جو اُسکی زنانی حالت کے بالکل نامناسب تھا وہ ہرگز اختیار نکرتی اگر اپنے شوہر کی طبیعت سے اُسے کھٹکا نہوتا کہ اُسکی حلیم و مہربان طبیعت مبادا اس قتل مین ہرج و تامل کرے۔ اِسکے بہادر ہونے مین اُسے شک نہ تھا۔ مگر ساتھ ہی اُسے پرلے سرے کا وہمی بھی جانتی تھی اور سمجھتی تھی کہ اتنا بڑا جرم جسے ذی حوصلہ اخیر مین کر بیٹھتے ہین اس سے نہو سکیگا۔

ممکن تھا کہ اس قتل پر وہ اُسے راضی کرلیتی۔ مگر اُسکے ارادے پر اُسے اطمینان نہ تھا اور ڈرتی تھی کہ کہین اُسکی طبیعت کا فطرتی حلم جسے اپنی طبیعت مین کہین کم پاتی تھی مانع ہوا تو سارا کھیل بگڑ جائیگا۔ غرضکہ یہی سب سوچ سمجھ خود تلوار لے وہ بادشاہ کے بالین پر جا کھڑی ہوئی۔ اور پاسبانون کا ذرا بھی ڈر نہ کیا جنھین پہلے ہی شراب پلوا کے مدہوش نبار کھا تھا اور وہ اپنے کار منصبی سے غافل پڑے سو رہے تھے۔ ڈنکن بادشاہ سفر کی وجہ سے غافل پڑا خراٹے لے رہا تھا اُسکے چہرے کو جو بغور اس عورت نے دیکھا تو ایسا معلوم ہُوا کہ خاص اُسکا باپ وہان سو رہا ہے۔ ڈنکن کی صورت اپنے باپ سے مشابہ پاکر اُس عورت کے پیر ڈگے۔ اور اُسکی ہلاکت پر وہ جرات نکر سکی۔

لوٹ کر یہ کیفیت اُسنے اپنے شوہر سے بیان کی جسے سُنکر اُسکی ہمت پست ہوئی اور سمجھا کہ بیشک اِسکی کوئی بڑی علت ہے۔ مین کچھ بادشاہ کا ماتحت ہی نہین بلکہ اُسکا قریبی رشتہ دار ہون۔ اور آج مین اُسکا میزبان ہون۔ شرط مہمانی یہ ہے کہ اگر کوئی اُسکے قتل کا ارادہ کرے تو مین روکون نہ کہ مین خود ہی خون کا پیاسا بنجاؤن

پھر اُسے یہ خیال آیا کہ ڈنکن کیسا رحم دل و منصف مزاج بادشاہ ہے - اپنے ماتحتون کی کیسی رعایت مد نظر رکھتا ہے - سردارون پر کیسا التفات - مجھپر کیسی خاص توجہ رکھتا ہے - ایسے پادشاہون پر خدا کا سایہ رہتا ہے - رعایا اُنکے قتل کا ضرور انتقام لیتی ہے - علاوہ ازین صرف پادشاہی کی توجہ سے ہمچشمون مین میری وقعت بڑھی سب کی نظرون مین معزز معلوم ہوتا ہون اگر مین قتل سلطان کا مرتکب ہوا تو میری ساری وقعت خاک مین ملجائیگی -

اپنے شوہر کے اِن تخیلات سے وہ عورت سمجھی کہ راہ راست پر یہ مائل ہوا اور اسبارے مین کوئی سعی اِس سے نہو سکیگی - مگر وہ عورت نہایت مستقل مزاج تھی - ایسی باتین کرنی شروع کین جس سے اُسکے خاصہ طبیعت کا کچھ اثر اُسکے دلپر پڑے - اور بہتیری دلیلین اِس امر پر پیش کین کہ اُسے اپنے ارادے سے پھرنا نچاہیے - اور کہنے لگی دیکھ کتنا ذرا سا کام ہے - ذرا دیر مین طے ہو سکتا ہے - آج رات کی ذراسی ہمت مین کتنے ایام و لیالی تک مستقل حکومت و سلطنت کرنے کی بنیاد قائم ہو جاتی ہے - اور پھر اخیر مین اُسکی نا استقلالی پر ملامت کی - اُسکی تلون مزاجی و نامردی پر افسوس کیا - اور کہا کہ اچھی طرح مجھے معلوم ہے کہ ماؤن کو اپنے بچون سے کیسی اُلفت ہوتی ہے - لیکن مین اگر اپنے شیرخوار بچے کے مار ڈالنے کی ایسی قسم کھاتی جیسی تمنے پادشاہ کے ہلاک کرنے پر کھائی تو تم دیکھتے کہ ہنستا کھیلتا بچہ مین اپنی گود سے پٹک دیتی جس سے اُسکا سر پاش پاش ہو جاتا - اور ذرا تامل نکرتی - اور پھر کہا ایسا موقع جلد ہاتھ نہین آنے کا کہ الزام قتل اُنھین میخوار پاسبانون کے سر پڑیگا - غرضکہ اپنی طلاقت لسانی سے اُسکے دبے ہوے ارادے کو اُسنے ایسا اُبھارا کہ ایک مرتبہ پھر اُسکے دلمین اِس فعل قبیح کے ارتکاب کی جرأت پیدا ہوئی -

غرضکہ میکبتھ اپنی بی بی کی یہ باتین سن اُٹھا اور خنجر بکف دبے پانون شب تاریک کے پردے مین اُس کمرے کا رخ کیا جسمین ڈنکن سو رہا تھا - وہان پہونچنے پر ایک تلوار خون آلودہ معلق لٹکتی ہوئی اُسے دکھائی دی جسکا قبضہ اُسکے ہاتھون کی طرف جھکا ہوا تھا -

اُسکے پکڑنے کو ہاتھ لپکایا تو بجز ہوا کے کچھ نہ تھا - اور معلوم ہوا کہ اُسکے دل مین وہ باغ مین جس کام کا خیال جم رہا ہے اُسی کے مناسب تخیلہ نے ایک صورت وہمی قائم کر رکھی تھی -
میکبتھ کچھ اِس سے ہراسان ہوا اور بے تکلف اندر جا کر ایک ہی ہاتھ مین بادشاہ کا کام تمام کیا - اتفاکا بہ قتل کے ساتھ ہی اُن پاسبانون مین سے ایک سوتے مین ہنسا اور دوسرا چلایا "قتل کیا قتل کیا" جس سے دونون کی آنکھین کھل گئین - اور جاگنے پر دونون نے خدا کو یاد کیا - ایک نے کہا خدا ہمین محفوظ رکھے - دوسرے نے کہا آمین -
اسی کے مناسب کوئی لفظ میکبتھ بھی کہتا - مگر اُسکی آواز کچھ ایسی بیٹھ گئی کہ وہ ادا نہین کر سکا
میکبتھ اپنی بی بی کے پاس جو یہ آوازین سن رہی تھی ایسا منتشر و پریشان آیا جس سے وہ سمجھی کہ یہ سب شغل درہم ہو گیا اور کسیقدر اُسے حصول مطلب کی طرف سے مایوسی ہوئی -
لیکن قریب آنے پر اُسکے ہراس و پریشانی پر خفا ہوئی - اور کہا خون آلودہ ہاتھون کو ابھی جا کر دھو ڈالو تا ہمین کوئی نہ پکڑے وہ تو اپنے ہاتھ دھونے گیا اور یہ خنجر خون آلودہ کو لیے اُسی کمرے مین چلی گئی - اور اُسکا خون پونچھ اُن پاسبانون کے مُنھ پر مل دیا جس سے وہ ہمین پر جرم قرار پائے -
بادشاہ کی ہلاکت کب چھپنے والی تھی صبح ہوتے ہی اُسکی تفتیش ہونے لگی - میکبتھ اور اُسکی بی بی نے بڑا غم والم ظاہر کیا اور پاسبانون پر الزام قائم ہوا - جنکے پاس سے تلوار نکلی اور جنکے چہرے خون سے بھرے تھے (بہت ہی قرین قیاس تھا - مگر لوگون کو گمان قوی میکبتھ پر ہوا کیونکہ میکبتھ کو اس قتل کا باعث و مرتکب ٹھہرانا بہ نسبت اُن غریب ولا واسطہ پاسبانون کے کہین دل لگتی بات تھی - یہ کیفیت دیکھ کر ڈنکن کے دونون لڑکے بھاگ گئے بڑے لڑکے میلکام نے دربار انگلستان کا راستہ لیا اور چھوٹے لڑکے ڈونلبین نے آئرلینڈ مین جا کے پناہ لی -
شاہزادون کے بھاگ جانے سے جو اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوتے تخت سلطنت

خالی رہگیا۔ اور بجز میکبتھ کے جنکو اُنکے بعد حق سلطنت پہونچتا تھا اور کوئی فرمانروائے اسکاٹلینڈ کا مستحق نہ رہا۔ چنانچہ میکبتھ کے تخت نشین ہونے پر جادوگرنیون کے قول کی پوری پوری تصدیق ہوئی۔

اس عروج پر بھی میکبتھ اور اُسکی بی بی کے دلمین جادوگرنیون کے اس قول کا خیال بندھا رہا کہ میکبتھ بادشاہ ہوجائیگا مگر اُسکی اولاد مین سلطنت نہ رہیگی اور اُسکے بعد بنکو کی نسل کی طرف منتقل ہوجائیگی۔ اس خیال نے اور نیز اس امر کے سوچ نے کہ اُنھون نے جو اپنے ہاتھ خون ناحق سے بھرے اور اتنا بڑا گناہ کیا گویا وہ نسل بنکو کو تخت سلطنت ملنے کے لیے مساعدات تھے اُنکے دلون پر ایسا سخت صدمہ پہونچایا کہ وہ بے تکلف بنکو اور اُسکے لڑکے کے خون کے پیاسے ہوے اور اس فکر مین ہوے کہ اُنھین مارکر جادوگرنیون کی پیشین گوئی کو جسکا سچا ہونا اُنھون نے اپنے حق مین پورے طور سے دیکھ لیا تھا غیر ممکن التصدیق بناوین

اس غرض کے لیے ایک دن اُنھون نے بڑی دھوم سے کھانا کیا جسمین بڑے بڑے امرا و وزرا مدعو کیے گئے۔ اور بخلاف اور دن کے بنکو اور اُسکا لڑکا فلینس دونون بڑے تپاک وعزت سے اُنمین بُلائے گئے۔ بنکو کے آنے کا جو راستہ تھا وہان میکبتھ نے چند قاتلون کو معین کردیا تھا جنھون نے بنکو کا کام تو تمام کیا۔ مگر شب تاریکی کی وجہ سے فلینس کسی طرح اُس کشمکش مین بچ گیا۔ فلینس سے بہت بڑی شاہی خاندان کی ابتدا پڑی۔ آگے چلکر یہ اسکاٹلینڈ کا بادشاہ ہوا۔ اور اُسکی نسل مین جیمس ششم اسکاٹلینڈ و جیمس اول انگلینڈ کا اخیر بادشاہ ہوا۔ اور وہ اپنے عہد مین اسکاٹلینڈ اور انگلینڈ دونون پر ساتھ حکمران تھا۔

کھانے پر ملکہ بھی بیٹھی۔ اُسکے انداز بڑے مشفق و شاہانہ تھے۔ جس سے تمام مہمان محظوظ و دلشاد ہوے۔ میکبتھ شرفا و امرا سے بڑے اخلاق سے باتین کرتا۔ اور کہتا کہ اس ملک کی جتنی عمدہ اور اچھی چیزین ہین وہ سب اسوقت یہان موجود ہین بجز ایک میرے پیارے دوست بنکو کے کہ جسکی غیر حاضری پر تنبیہ کرنی پڑی مبادا کوئی حادثہ تو

اُسکا مانع ہوا ہو جسکا ہم سب کو رنج کرنا پڑے ۔

یہ باتین ہو رہی تھین کہ بنکو مقتول کی روح کمرے مین داخل ہوئی اور جس کرسی پر میکبتھ بیٹھنا چاہتا تھا اُسپر جا بیٹھ گئی۔ گو میکبتھ بڑا جری آدمی تھا ایک مرتبہ شیطان سے بھی مقابلہ پڑتا تو منھ نہ موڑتا۔ مگر اس دہشت ناک ماجرے سے اُسکے چہرے کا رنگ اُڑگیا اور لب بسکوت دیر تک اُس صورت کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ اُسکی ملکہ وغیرہ دیگر سردار اُسکی یہ کیفیت دیکھکر کہ خالی کرسی کی طرف اسطرح جیسا کہ اُنھین معلوم ہوا ٹکٹکی باندھے بڑے غور سے دیکھ رہا ہے گھبرائے۔ اور اُسکی بی بی نے جھک کر اُسکے کان مین کہا ڈرتے کیا ہو یہ اُسی قوت متخیلہ کا اثر ہے جسنے ڈنکن کے مارتے وقت ہوا مین خنجر لٹکا دکھایا تھا۔ لیکن میکبتھ نے اُس صورت کی طرف سے نظر نہ پھیری اور کسی بات پر کچھ دھیان نہ کیا۔ بلکہ اُسی گھبراہٹ مین اُس صورت کو مخاطب ٹھہرا دو چار ایسے کلمے مُنھ سے نکالے جس سے اُسکی بی بی کو افشاے راز کا کھٹکا ہوا اور جلدی سے اُن مہمانون کو یہ کہکر رخصت کیا کہ اکثر بھیڑ مین ضعف و ناتوانی سے یہ کیفیت اِسپر طاری ہو جاتی ہے —

اِسی وقت سے میکبتھ کے دلمین خیالات فاسد اپنا گذر کرنے لگے۔ اِسکی اور اِسکی بی بی کی نیند وحشت انگیز خوابون سے بالکل بے لطف تھی۔ بنکو کی ہلاکت تو مضرت رسان تھی ہی فلیئنس کا بچ جانا اُنکے لیے اور بھی ستم تھا۔ جسے وہ جانتے تھے کہ شاہون کا ایک سلسلہ اُسکی ذات سے شروع ہوگا۔ جو ہماری اولاد کو تخت سے اُتارنے کے باعث ہونگے۔ اُنھین سب خیالات سے وہ بیچین تھے۔ اور میکبتھ کے دلمین آیا کہ ایک مرتبہ پھر اُن جادوگرنیون سے ملنا چاہیے۔ جنسے اس اپنی خراب حالت کی کچھ کیفیت کھلے۔

اُسنے کھوجتے کھوجتے اُنھین ایک جنگل کے غار مین پایا۔ جہان وہ اُسکے آنے کی خبر پہلے سے دریافت کرکے اپنے طلسم و افسون کی تیاری مین مشغول تھین۔ جسکے ذریعے سے پلید روحین اُسکے پاس مُستقل حالات کی خبر دیتین۔ اُنکے طلسم و افسون کے

اجزا مینڈک - چمگادڑ - سانپ - گرگٹ کی آنکھین - کتون کی زبان - چھپکلیون کے پانون چغد کے بازو - اژدہے کی کھال - بھیڑیے کے دانت - ڈائن کی مومیائی - زہریلے درخت کی جڑ - (جسکو زیادہ اثر کے لیے اندھیرے مین کھودتے ہین) - بکری کا زہرہ - یہودی کا کلیجہ ایسے درخت کے پتے پر جو عموماً قبر مین ہوتا ہے - طفل مُردہ کی انگلی یہ سب چیزین بڑی سی دیگ مین اُبالی جاتی تھین اور خوب جوش کھانے پر سورون کے خون سے ٹھنڈی کیجاتی تھین - اور اُسمین ایک ایسی مادہ سور کا خون بھی چھوڑتی تھین جو اپنے بچے کو کھا چکی تھی - اور آگ مین قاتلون کے بدن کی چربی ٹپکاتی تھین اور انھین اجزا طلسمات سے پلید روحین تابع ہو کر اُنکے سوالات کے جواب دیتی تھین -

میکبتھ سے استفسار کیا گیا کہ آیا وہ اپنے شبہون کو انسے دریافت کرنا چاہتا ہے یا روحون سے جو اُنکے اُستاد ہین - اُنکے ظاہری اسباب دہشت ناک دیکھکر وہ ذرا نہ ڈرا - اور نڈر ہو کر جواب دیا - وہ روحین کہان ہین دکھاؤ تو سہی - اُنھون نے روحون کو آواز دی جو شمار مین تین تھین - اُنمین سے پہلے ایک ہتھیار بند جوان کی صورت مین دکھائی دی اور میکبتھ کا نام لیکر اُسنے متوجہ کیا اور کہنے لگی کہ رئیس فائف سے خبردار رہنا - جسے سُنکر میکبتھ نے اُسکا شکریہ ادا کیا کیونکہ میکڈف رئیس فائف کی طرف سے میکبتھ کو ہمیشہ خطرہ رہتا تھا -

اسکے بعد دوسری روح ایک خونخوار لڑکے کی صورت مین دکھائی دی - اور میکبتھ کا نام لیکر پکاری اور کہنے لگی کہ تم دل مین کچھ خوف نہ رکھو بلکہ لوگون کی قوتون پر ہنسا کرو اور سب کو ہیچ سمجھو - کیونکہ معمولی پیدائش کا آدمی تمھین کوئی ایذا نہین پہونچا سکتا بے خوف و خطر مردانہ وار زندگی بسر کرو - بادشاہ یہ سُنکر کہ اُٹھا میکڈف لے رہ - مجھے تجھسے ڈرنے کی کوئی وجہ نہین - مگر مزید اطمینان کے لیے

Macduff

تجھے زندہ نچھوڑونگا - زرد روخوف سے کہونگا کہ تو جھوٹا ہے - بادل گرجے یا تڑپے
اب میری نیند مین خلل نہین آنے کا -

ازان بعد تیسری روح ایک تاجدار لڑکے کی صورت ہاتھ مین ایک درخت
لیے نمودار ہوئی اور میکبتھ سے کہا کہ تم سازشون سے گھبراؤ نہین تاوقتیکہ برنم کا جنگل
ڈن سنین پہاڑ پر تمھارے مقابلے مین نہ آئیگا - تم مغلوب نہوگے - میکبتھ نے کہا یہ
تو خوب علامت اتفاقی - بھلا جنگل کون اُکھاڑ سکتا ہے جسکے درختون کی جڑین اسطرح
زمین مین پیوستہ ہین - معلوم ہوتا ہے کہ مین عمر طبعی کو پہونچ کر مرونگا - بیچ مین کوئی ناگہانی
موت مجھے نہین پہونچا سکتی - لیکن ایک بات پوچھنے کو میرا بہت دل چاہتا ہے اگر
اپنے علم کے زور سے تم بتا سکو تو بتاؤ - وہ یہ کہ آیا بنکو کی اولاد کبھی حکمران ہوگی - اتنے مین
دیگ زمین مین سماگئی - اور ایک عمدہ نغمے کی آواز سنائی دی جسکے بعد آٹھ صورتین
بادشاہون کے لباس مین میکبتھ کے پاس سے گذرین جسکے پیچھے بنکو ایک بلورین
جام لیے ہوے نکلا اور اُس جام مین اور بھی بہتیری صورتین نظر آتی تھین - بنکو اپنی
خونخوار آنکھون سے میکبتھ کی طرف دیکھکر ہنسا اور اُنکی طرف اشارہ کیا جس سے میکبتھ
کو معلوم ہوا کہ یہ بنکو کی نسل سے ہین جو میرے بعد تخت اسکاٹلینڈ پر حکمران ہونگی —
اور جادوگرنیان گاتی بجاتی تھوڑی دور تک تخلیا اُسے پہونچانے آئین اور پھر غائب
ہوگئین - اور اُسی وقت سے میکبتھ خوفناک و خونخوار حالت مین رہنے لگا -

جادوگرنیون کے غار سے نکل کر جو خبر پہلے اُسکے کان مین پڑی وہ یہ تھی کہ میکڈف
رئیس فائف بھاگ کر انگلینڈ چلا گیا - کہ وہان میلکام بادشاہ سابق کے بڑے لڑکے
سے مل جاے جو وہان میکبتھ کے مقابلے مین فوج جمع کر رہا تھا - میکبتھ کو یہ خبر سنکر
بڑا غصہ آیا اور محل فائف مین جا کر میکڈف کی بی بی اور اُسکے لڑکون کو جو پیچھے رہ گئے
تھے و نیز دیگر متعلقین میکڈف کو جنسے ذرا بھی رشتہ داری میکڈف کے ساتھ

Birnam
Dunsinane
England

ثابت ہوئی تہ تیغ کیا۔

اس سے اور نیز ایسی ہی اور چند حرکتون سے تمام اراکین سلطنت کے دل اُس سے پھر گئے۔ چنانچہ میلکام اور میکڈریف جب انگلینڈ سے اپنی فوج لیکر چلے تو بہت سے ملازمین سلطنت اُنسے مل گئے اور باقی جو میکبتھ کے خوف سے ایسی جرأت نکر سکے وہ دل سے اُنکی فتح کے لیے دست بدعا تھے۔ غرضکہ آہستہ آہستہ اُسکے نئے ملازم چھٹتے گئے۔ ہر شخص اس ظالم سے نفرت کرنے لگا۔ کوئی اُسکا پیار یا اعزاز نکرتا تھا۔ ہر شخص اُسکی طرف سے مشکوک رہتا۔ اب ایسی حالت انتشار مین بادشاہ گرفتار ہوا کہ اُسے ڈنکن مقتول کی حالت پر رشک آتا اور دلمین خیال کرتا کہ کیسا مزے مین سو رہا ہے کہ جسکے حق مین پوشیدہ سازشون کا کوئی اثر نہین پہونچ سکتا۔ نہ تلوار سے اُسے کھٹکا نہ زہر کا غم۔ نہ خانگی عداوتون سے تشویش نہ بیرونی فوج کا ہراس۔

اسی حالت مین ملکہ جو اُسکے خباثت کی جزو اعظم تھی اور جسکی گود مین ڈبک کر رات کے دہشت انگیز خوابون سے جو اُن دونون کو بیچین کرتے تھے وہ اطمینان و راحت پاتا تھا رہگرائے ملک عدم ہوئی۔ یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ اپنے گناہ کی پشیمانی و نیز عام لوگون کے استکراہ و کشیدگی سے وہ آپ اپنی ہلاکت کی باعث ہوئی۔ اُسکے مرنے سے یہ بالکل تنہا پڑ گیا۔ دور تک دیکھتا تھا مگر کوئی شخص اُسکا شفیق و خبرگیران نظر نہین آتا تھا۔ کوئی دوست ایسا نہین ملتا تھا۔ جسپر اپنے برے ارادون مین کسیطرح کا وہ بھروسہ کرے۔

میکبتھ زیست سے بالکل مایوس ہوا۔ اور ہر دم اُسے موت ہی کا خیال رہتا لیکن جب میلکام کی فوج قریب پہونچی تو اُسکی پرانی شجاعت نے عود کیا اور اُسنے چاہا (جیسا کہ اُس سے ظاہر ہوتا تھا) کہ ہتھیار لگا کر جان دینی چاہیے۔ علاوہ برین اُن روحون کی پر دغا باتون پر بھی اُسے کسی قدر یقین تھا۔ اور اُسے روحون کا یہ قول یاد آیا

کہ معمولی پیدائش کا آدمی تمھین ہرگز ایذا نہین پہونچا سکتا۔ اور یہ کہ جبتک برنم کا جنگل تمھارے مقابلے مین ڈنسی نن پہاڑی پر نہ آئیگا تم مغلوب نہو سکوگے جسکو وہ سمجھتا تھا کہ غیر ممکن الوقوع ہے۔ یہ سمجھ کر آشنے اپنے قلعہ مین جگہ لی جسکی ناممکن التسخیر مضبوطی محاصرین کی ہمت توڑ دیتی تھی۔ اور بے تکلف میکام کے حملہ کا منتظر رہا۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ ایک ملازم اُسکا خوف سے لرزان رنگ چہرے کا فق اُسکے پاس آیا کہ مارے خوف کے مُنھ سے بات تک نہ نکلتی تھی اور یہ بیان کیا کہ پہاڑی پر مین کھڑا پہرا دیتا تھا مجھے دفعتہً ایسا معلوم ہُوا گویا جنگل اُکھڑا میری طرف چلا آتا ہے۔ میکبتھ نے کہا تو جھوٹا ہے۔ اچھا مین دیکھتا ہون اگر تیری بات غلط ٹھہری تو زندہ درخت مین ٹنکا دونگا کہ مارے بھوکون کے تیری جان نکل جائے۔ اور اگر یہ بات صحیح نکلی تو مین جانونگا کہ تو میرا خیرخواہ ہے۔ اب میکبتھ کے ارادے ضعیف ہوئے اور روحون کی ذومعنی تقریر سے اُسوقت بڑا شک اُسے پیدا ہُوا۔ اُسے یہ اعتقاد تھا کہ جبتک ڈنسی نن پر برنم کا جنگل نہ آئیگا مین مغلوب نہونگا۔ اب جنگل کو بھی متحرک دیکھ لیا۔ اور دلمین کہا۔ خیر یہ سب صحیح۔ مگر جب نہ جاے ماندن و نہ پاے رفتن کا مُعاملہ ہے تو لامحالہ نکل کر مقابلہ ہی کرنا مناسب ہے۔ اور اپنی زندگی کو مردانہ وار اخیر تک نباہ دینا اولی ہے۔ غرضکہ مایوسی کی حالت مین وہ محاصرین کے مقابلے کو بڑھا جو بالکل ہی زیر قلعہ آچکے تھے۔

اُس ملازم نے جو جنگل کے چلنے کا ایک نیا مضمون حیرت افزا سُنایا اُسے یون بآسانی ذہن قبول کر لیگا کہ حملہ آور فوج جب برنم کے جنگل مین سے ہو کر چلی تو میکام نے باین سپہ سالاری اپنی فوج کو یہ حکم دیا کہ ہر ایک جوان فوج کا ایک ایک ٹہنی جنگل مین سے کاٹ کر اپنے مُنھ کے سامنے لگالے تا فوج کی پوری تعداد کسی کو معلوم نہو سکے چُنانچہ فوج ٹہنی لگائے ہوئے جو بڑھی تو دور سے میکبتھ کا ملازم دیکھ کر ڈر گیا۔ چُنانچہ اسطرح روحون کا کہا دیکھنے مین آیا۔ جسکے مفہوم کے سمجھنے مین میکبتھ نے مغالطہ کھایا۔

اب ایک خاصی لڑائی شروع ہوئی۔ میکبتھ گو اپنے ہمراہیون کی طبیعت سے خوب واقف
تھا کہ ظاہر مین وہ اُسکے دوست تھے لیکن باطن مین اُسے بُرا جانتے تھے اور ملیکام
اور میکڈف کی طرف میلان خاطر رکھتے تھے۔ مگر پھر بھی بڑی بہادری سے حملہ آور ہوا۔
جو سامنے آیا اُسے دو نیم کیا۔ اور اسی طرح مارتے کاٹتے وہان پہونچا جہان میکڈف
لڑ رہا تھا۔ میکڈف کو دیکھکر اور روح کا قول یاد کر کہ میکڈف سے ہمیشہ خبردار رہنا
وہ چاہتا تھا کہ لوٹ جائے مگر میکڈف کہ اُسکی تلاش ہی مین تھا اُسے کب لوٹنے دیتا۔
میکڈف دیکھتے ہی اُسکے سامنے آیا اور لڑنے پر اپنی آمادگی ظاہر کی۔ اپنی بی بی اور
لڑکے کے غم کا بخار اُسے گالیان دیکر خوب نکالا۔ میکبتھ نے جسکی طبیعت خون سے
بھر گئی تھی چاہا کہ ٹال لیجائے۔ مگر میکڈف نے اُسے ظالم۔ خونی۔ جہنمی۔ حرامزادہ
وغیرہ کہکر اپنے ساتھ لڑنے پر برانگیختہ کیا۔

میکبتھ کو اُسوقت روح کا قول یاد آگیا کہ معمولی پیدایش کا کوئی آدمی تمھین مار
نہین سکتا۔ اور باستقلال تمام مسکرا کر میکڈف سے کہنے لگا اپنی کوشش کیون
برباد کرتے ہو۔ میرا مارنا اور ہوا پر خنجر سے نقش کرنا ایک ہے۔ میری زیست مین
طلسمی تاثیر ہے جس سے معمولی پیدایش کا کوئی شخص مجھے ایذا نہین پہونچا سکتا۔
میکڈف نے جواب دیا کہ طلسم کا خیال نکال ڈالو اور جن روحون نے تمھین
بہکا رکھا ہے اُنسے کہدو کہ میکڈف معمولی پیدایش کا آدمی نہین ہے۔ انسان
کی پیدایش کا جو دستور ہے اُسکے خلاف اُسکی پیدایش ہے یعنے قبل از اختتام
مدت حمل مین پیدا ہوا ہون۔

میکبتھ جسکا یہ آخری مضمون بھی غلط نکلا میکڈف سے کہنے لگا۔ لعنت ہے اُسپر
جسنے مجھ سے کہا۔ آیندہ سے مین جانتا ہون کہ ہرگز جادوگر یا روح کی ذومعنی
تقریر پر اعتماد نکرنا چاہیے۔ دیکھو کیسا مجھے دھوکا دیا۔ وہ ایک بات ایسی کہکر

اخیر مین کیسا اُس پیچ دار لفظ سے نااُمید کیا۔

میکڈف نے بہ تحقیر تمام اسکا جواب دیا۔ رہیے۔ میرا قصد ہے کہ شیطان کی طرح آپ کی شہرت دون۔ اور ایک تختے پر آپ کی تصویر کھنچوا کر اور یہ لکھوا کر کہ ظالم کی صورت دیکھتے جاؤ شارع عام پر لٹکوا دون۔

ایک مرتبہ پھر مایوس میکبتھ کے دلمین جرات پیدا ہوئی اور کہنے لگا مین ایسی زندگی پسند نہین کرتا کہ تمھارے میلکام کے قدمون کی خاک چومنی پڑے۔ اور عام خلقت کی بدگوئیان سُنون۔ گو برنم ڈلسی نن پر آگیا اور میرے مقابلے کو بھی وہ شخص موجود ہے جو معمولی پیدائش کا نہین ہے۔ لیکن ایک مرتبہ مین آخری کوشش ضرور کرونگا۔ غرضکہ اِس مجنونانہ الفاظ مین آشے اکبارگی میکڈف پر وار کیا۔ جو لب تھوڑی دیر لڑنے کے آخرش غالب آیا اور اُسکا سر کاٹ کر میلکام کو نذر گذرانا۔ جسنے اِس ذریعہ سے وہ سلطنت حاصل کرلی جو غاصب کی فطرت سے اِتنے دنون اُسکے پاس نہ تھی اور تمام رعایا و ارکین کی خوشی سے وہ ڈنکن حلیم المزاج کے تخت پر جلوہ افروز ہُوا۔

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا پانچوان قصہ جو مجموعہ مذکور الصدر مین شامل ہے اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب جناب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مین چھپا اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین باہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب ماہ جنوری ۱۸۹۵ء مین پہلی مرتبہ چھپکر زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہُوا۔

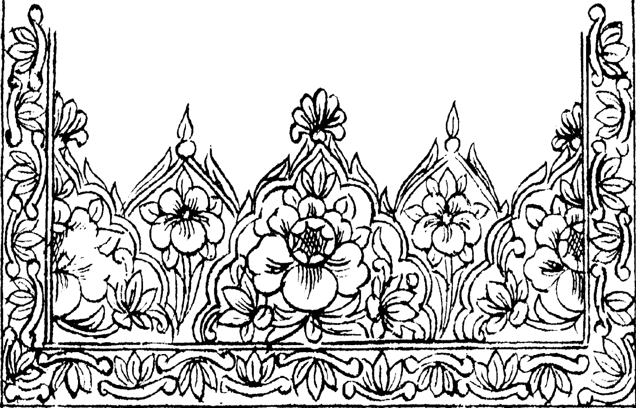
بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام شکسپیر کی مجموعۂ افسانہ دلپذیر کے بیس ۲۰ قصوں مین کا چھٹا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ




جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاکوٹی وکیل منصفی بانسگانو
ضلع گورکھپور نے بایماء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحسن ترتیب چھپا




وینس مین شائلاک نامے ایک بخیل تاجر تھا کہ انگریزی تاجرون کو سودی روپیے
دے دے کر بہت کچھ دولت جمع کرلی تھی اور اپنے سود وصول کرنے مین ایسی قسی القلبی و سخت گیری
کو کام فرماتا کہ جس سے سارے شہر والون کو اُس سے نفرت ہو گئی تھی اور خاص کر اینتھانیو
کو وینس کا ایک نوجوان تاجر تھا اُسے بہت ہی ذلیل و ناپاک سمجھتا تھا۔ اینتھانیو ایک سخی و رحم دل
تاجر تھا عند الحاجت بلا سود لوگون کو روپیے دیدیا کرتا تھا اِسلیے شائلاک بھی اُس سے
خار کھاتا تھا۔ جب کبھی اُن دونون مین کسی جگہ ملاقات ہو جاتی تو اینتھانیو اُسکی توہین مین
دریغ نکرتا۔ اور حریص و سخت گیر اُسے ضرور کہتا جسے سُنکر بظاہر تو شائلاک صبر کر جاتا اور
کچھ جواب نہ دیتا مگر در پردہ اُن سخت کلامیون کے عوض لینے کی فکر مین ہمیشہ رہتا۔

وہان کے سارے باشندون مین اینتھانیو زیادہ رحم دل اور عہد و پیمان کا سچا تھا
اور اُسکی طبیعت خلق و تواضع سے کبھی سیر نہوتی۔ خلق و رحم دلی مین پُرانے رومن کا
پیرو اُنسے بڑھکر ملک اٹلی مین کوئی دوسرا نہ تھا۔ یون تو سب ہی اُسکے دوست تھے

Venice
Shylock
Anthonio
Italy

Bassanio.

مگر زیادہ مقرب اور پیارا دوست اُسکا بی سینیا شہر کا ایک شریف زادہ تھا جسنے تھوڑی
سی ارث اپنے باپ کی جو اُسے ملی تھی فضول خرچی مین برباد کر کے جیسا کہ بگڑے ہوے
امیرزادون کا دستور ہے مفلس بن بیٹھا تھا - اور جب کبھی خرچ کی ضرورت اُسے آن
پڑتی تو این تھانیو بلا تامل اُسے دیا کرتا - غرضکہ دیکھنے مین وہ دو تھے ورنہ باعتبار جان
و مال کے ایک ہی تھے -

ایک دن بی سینیا نے آکر این تھانیو سے کہا کہ ایک عورت سے مجھے کمال الفت ہے
جی چاہتا ہے کہ اُس سے بیاہ کر لون ظن غالب ہے کہ یہ بیاہ رفع افلاس و تنگدستی کا باعث
ہو کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اُسکا باپ بہت کچھ مال و دولت چھوڑ کر مرا ہے جسکا وارث
سواے اُس لڑکی کے اور کوئی دوسرا نہین ہے - مین اُسکے باپ کے زمانہ حیات مین
اُسکے گھر جایا کرتا تھا - ایکدن مین نے اُس سے بیاہ کی درخواست کی جسے سُنکر اُسنے سر ہلایا
اور معلوم ہُوا کہ وہ راضی ہے - مگر مین اپنے پاس روپیہ نہین دیکھتا کہ بمقابلہ اُس مالدار
عورت کے سامان شادی مُہیا کر سکون اِسلیے تمھارے پاس آیا ہون کہ اِسوقت اگر
کچھ خرچ سے مدد کرو اور تین ہزار روپیہ قرض دو تو کمال نوازش ہے -

این تھانیو کے پاس اُسوقت روپیہ نہ تھے کہ اُسکو قرض دیتا البتہ تھوڑے دنون
مین اُسکے چند جہاز مال تجارتی سے بھرے ہوے آنیوالے تھے جسکے بھروسے پر بی سینیا سے
کہا چلو شائلاک سے کہ ایک بڑا بھاری سیٹھ ہے تین ہزار روپیہ تمھین قرض دلا دون جب
شائلاک کے پاس وہ دونون گئے اور این تھانیو نے تین ہزار روپے قرض مانگے
اور کہا جو کچھ مناسب سمجھو اِسپر سود لگا لو - میرے مال تجارتی سے بھرے ہوے چند
جہاز آتے ہین جب وہ آئینگے تب تمھارا روپیہ واجب الادا ہوگا اسباب سے لینا
یا نقد روپیے سے لینا - یہ سُنکر وہ یہودا اپنے دلمین کینہ ہاے دیرینہ کو سوچنے لگا اور
خیال کرنے لگا کہ اِسنے میرے ساتھ ایسی ایسی برائیان کی ہین کہ اگر اِسکا کچا گوشت

کاٹ کر کھائے تو روا ہے - اسکو فرقۂ یہودی سے کمال نفرت ہے - یہ فقط میرے جلانے کیواسطے
یہ بلا کسی عوض کے لوگون کو روپیہ دیتا ہے - اور سوداگرون مین بیٹھ کر میرے انتفاع جائز
کو سود ناجائز سے تعبیر کرکے ہمیشہ توہین بھرے کلمون سے مجھے ہمیشہ یاد کیا کرتا ہے -
لعنت ہے میری ذات پر اگر مین ان سب باتون کو مقبول جاؤن اور اُسے روپیہ
دیدون - این تھانیو نے دیکھا کہ یہود کچھ جواب نہین دیتا اور کچھ بیٹھا سوچ رہا ہے تو اُس سے
صبر نہو سکا اور کہا میان سُنتے ہو - دوگے یا نہین - اسپر تو یہود سے بھی نہ رہا گیا اور کہا
دو این تھانیو، جماعت تجار مین کئی بار اور یون گلی کوچے مین تو اکثر تمنے مجھ پر اور میری
بخیلی پر لعن وطعن کیا ہے - جب سُنکر حسب دستور قوم (کہ صبر وشکیب یہود کی علامت ہے)
مین نے بردباری وتحمل سے کام لیا - اور بارہا تمنے مجھے بے ایمان اور سگ خونخوار
بھی کہا ہے اور یہودون کی وضع پر نفرت ظاہر کی ہے دو چار بار تمنے میری طرف
لات بھی اُٹھائی ہے گویا مین آدمی نہ تھا - بلنڈی کتا تھا - اب کہ تمھین میری مدد کی ضرورت
آن پڑی ہے تو کہتے ہو شائلاک کچھ روپیہ قرض دو، تم ہی سمجھو کہین کتون کے پاس
بھی روپیہ ہوتے ہین تمھاری عقل مین یہ بات آتی ہے کہ بلنڈی کتا تین ہزار روپیہ تمھین
قرض دیدیگا - چہارشنبہ کی بات ہے کہ تم مُجھے گالیان دے رہے تھے اور دو ہی ایک
دن گذرے ہونگے کہ تمھین کُتا کہتا ہوا مین نے اپنے کانون سُنا ہے - کیا آپ کی خوش
اخلاقیان اسبات کی مقتضی ہین کہ مین آپ کو روپیہ حوالہ کرون - این تھانیو نے جواب دیا
تمھاری نسبت مین جو کچھ کہتا ہون ہمیشہ کہتا رہونگا اور ہمیشہ تمھاری توہین وتذلیل مین
ساعی رہونگا - روپیہ جو تُمسے قرض لینے آیا ہون تو کچھ دوست بن کے نہین آیا ہون
قرض لینے سے اور دوستی دشمنی سے کیا نسبت بلکہ سچ پوچھو تو قرض دشمن ہی بن کے
لیا جاتا ہے فرض کیجیے کہ مین آپ کا دوست ہون مگر جب مین نے قرض لیا تو اُسیوقت
یہ خیال کر لیا اگر مدت معینہ کے اندر ادا نہوا تو آپ نالش کیجیے اور تاوان سیلیے بغیر

نہین

نہین رہنے کے۔ شائلاک نے کہا کہ میری باتون سے آپ ایسا خفا کیون ہو گئے مین آپ کا دوست ہون اور ہمیشہ مجھے آپ اپنا خیرخواہ تصور کیا کیجیے۔ مین نے آپ کی ساری باتون کو دل سے بھلا دیا اور خاطر جمع رکھیے کہ مین آپ کو بلا سود روپیہ قرض دونگا اور آپ کا کام ہرج نہین ہونے کا۔ ان بناوٹ کی باتون سے این تھانیو بڑا متعجب ہوا اور یہودی نے پھر اپنی مہربانیون کا چاپلوسی بھرے فقرون مین اظہار کرنا شروع کیا اور کہا مین نے جو چند شکایتین آپ کی آپ کے منھ پر کین اس سے صرف آپ کا متوجہ کرنا مقصود تھا ورنہ دلمین میرے اسکا کچھ بھی اثر نہین ہے۔ مجھ سے تین ہزار روپیے ابھی لیجیے اور مین آپ سے سود بھی نہین لینے کا۔ ہان اگر مناسب سمجھیے تو کسی وکیل کے پاس چلیے اور ایک دستاویز باین اقرار لکھ دیجیے کہ اگر مدت معینہ کے اندر مدیون زر قرضہ ادا نکرے تو دائن کو اختیار ہے کہ آدھ سیر گوشت جس مقام سے چاہے اسکے بدن سے کاٹ لے کیونکہ لکھا پڑھی اور اس شرط سے معاملہ خوب مستحکم ہو جائیگا ورنہ زبانی معاملے قابل اطمینان نہین ہوا کرتے۔

این تھانیو نے کہا مجھے منظور ہے آپ دستاویز لکھا لائیے مین اپنے دستخط کر دونگا اور آپ کی اس نوازش پر بہت کچھ شکریہ ادا کرونگا۔

بی سینیا نے اپنے دوست کو ایسی دستاویز کے لکھنے سے منع کیا مگر اسنے نمانا اور کہا کہ جتنا مین قرض لیتا ہون اس سے کہین زیادہ کا اسباب میرے جہاز مین آتا ہے جو میعاد معینہ کے اندر آجائیگا تو پھر ایسے اقرار نامہ لکھنے مین کیا ہرج ہے۔

شائلاک یہ بحث سنکر ہنسا اور کہا واہ بابا ابراہیم یہ لوگ کیسے شکی ہین چونکہ اپنے کاروبار مین یہ لوگ سخت وہمی ہین اسی لیے دوسرون سے بھی بدگمان رہتے ہین ،،بی سینیا،، کیا تم سمجھتے ہو کہ درصورت انقضاء میعاد فی الحقیقت مین گوشت کاٹ لونگا۔ آدمی کا آدھ سیر گوشت لیکر مین کیا کرونگا۔ کٹے گوشت مین کچھ ایسی برکت وعظمت بھی نہین۔ بھیڑ کا یا گائے کا بھی نہین ہے کہ کھانے ہی کے کام آئیگا۔ احتیاطاً

یہ شرط بنظر استحکام معاہدہ لکھائے لیتا ہون۔ آئندہ تمھاری خوشی چاہو لو یا نہ لو۔ اتحاد دیرینہ کے قائم رکھنے کے لیے یہ روپیہ تمھین دیتا ہون لو تو بھی واہ واہ اور نہ لو تو بھی واہ واہ۔

یہود کی اِن باتون سے ایک بھی بی سینیا کو پسند نہ آئین اور ہرگز اُسکی رائے نہ تھی کہ اسکا دوست اُسکے لیے اپنے کو ایسی سخت شرط کا پابند کرے۔ مگر اینٹھانیو نے بی سینیا کی ایک نہ سُنی اور یہ سمجھ کر کہ یہ لکھ دینا ایک قسم کی تفریح ہے (جیسا کہ یہود نے بیان کیا تھا) دستاویز پر اپنے دستخط بنا دیے۔

وینیس کے قریب بیل منٹ ایک جگہ ہے جہان وہ عورت جسکے ساتھ بی سینیا نکاح کرنے والا تھا رہتی تھی اور پورشیا نام تھا لیکن یہ وہ پورشیا نہین ہے جسکے باپ کا نام کیٹو اور شوہر کا نام بروٹس ہے اور جنکی کہانی تلوک روز کہا کرتے ہین۔

اینٹھانیو نے اپنی جان پر بازی لگا کر سب کچھ سامان درست کر دیا اور بی سینیا گریشیانو نامے ایک مرد شریف کو ساتھ لے بڑے تزک و احتشام سے بیل منٹ کی طرف روانہ ہوا۔

بی سینیا کے پہونچنے کے تھوڑے ہی عرصے بعد اُن دونون مین عقد ہو گیا۔

بی سینیا نے پہلے جا کر پورشیا سے کہا۔ میرے پاس مال و دولت تو ایسی بہت کچھ نہین ہے البتہ شرافت و اعزاز خاندانی ایک ایسی چیز میرے پاس ہے جسپر فخر کرنا مجھے زیب دیتا ہے۔ وہ عورت کہ صرف اُسکے حسن و خوبی کی طالب تھی مال و دولت سی تو آپ ہی اُسکا گھر بھرا تھا دولت شوہر کی اُسے کیا تمنا ہوتی بولی مجھے مال و دولت کی اگر ہزار حصے تمنا ہو تو دس ہزار حصے حسن و خوبی کی تلاش ہے۔ اور پھر ایک بڑے انداز سے شرما کر اپنی انکساری و خاکساری کا اظہار کرنے لگی کہ گو مین ایک نا تربیت یافتہ و غیر تعلیم یافتہ عورت ہون اور بالکل نا تجربہ کار ہون۔ مگر جائے شکر ہے کہ عمر کچھ ایسی

Belmont
Portia
Cato
Brutus
Gratiano

بہت پختگی پر ابھی نہین آئی کہ صحبت نیک اپنا اثر مجھ مین نہ دکھا سکے - میری دلی آرزو ہی کہ مین اپنے آپ کو بالکل تیرا تابع و مقلد بنا کر رہون اور بلا ہدایت تیرے کوئی کام نکرون کیونکہ مین خوب اچھی طرح جانتی ہون کہ مجھ مین تجھ مین آج کو ایک نیا تعلق پیدا ہوا اور ایک نئے قسم کا انتظام دنیاوی ہمارے متعلق ہوا - کل تک تو مین اس مکان کی مالک اور ان نوکرون کی آقا تھی اور اپنے کامون مین اپنی ذات کی خود مختار تھی - مگر آج سے یہ مکان اور یہ خوادم اور مین غرضکہ سب کچھ تیرے ملک خاص ہین - اور ایک چھلا دیکر کہا کہ اسی چھلے کے ساتھ سب چیزین تیری ہو گئین -

بی سینا بہت متحیر ہوا کہ ایسی مالدار شریف زادی مجھ ایسے ناچیز آدمی پر یون مہربان ہو اور اسطرح وقعت کے ساتھ مجھے خاوندی مین قبول کرے اور اسکی نوازش و کرم کا اپنے دلمین بہت ممنون ہوا - پورا پورا تو اظہار اس مسرت کا جو اسوقت اسے حاصل ہوئی غیر ممکن تھا مگر موافق دستور محبت آمیز فقرون مین اسکا شکریہ ادا کیا اور چھلا لیکر کہا کہ تا زیست مین اپنے پاس سے اسکو جدا نکرونگا -

نی رسیا نامے ایک سہیلی تھی کہ پورشیا کے ساتھ ہمیشہ رہا کرتی چنانچہ جب وہ میان بی بی مین یہ باتین ہو رہی تھین تو نی رسیا بھی وہان موجود تھی - گریٹی آنو (بی سینا کے ہم جلیس) نے بی سینا اور پورشیا کو خوش و خرم دیکھکر یہ کلمہ زبان پہ لایا کہ اگر آپ لوگ مجھے بیاہ کرنے کی اجازت دیتے تو کیا خوب تھا -

بی سینا نے کہا "گریٹی آنو" اگر کہین سے تجھے بھی ایک بی بی ملجاتی تو عین میری خوشی تھی -

گریٹی آنو نے کہا مین پورشیا کی سہیلی نی رسیا سے بیاہ کرنا چاہتا ہون جسنے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میری بی بی نے بی سینا سے نکاح کیا تو مین ضرور تیرے ساتھ عقد کر لونگی - پورشیا نے نی رسیا سے پوچھا کیون ری یہ سچ ہے - نی رسیا نے کہا ہان

مین نے تو وعدہ کیا ہے مگر جب آپ بھی اُسے پسند کرین۔ پورشیا نے اپنی رضامندی ظاہر کی اور بی سینا کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ریسیا کو فخر کرنا چاہیے کہ تمھارا اگریشی آنو آپنے اپنے نکاح مین قبول کرتا ہے۔

اُن دونون عاشق و معشوق کا لطف ملاقات اینٹ تھانیو کے ایک قاصد نے آکر کھو دیا جسنے ایک ایسا وحشت انگیز خط لاکر بی سینا کے ہاتھ مین دیا کہ جسے دیکھتے ہی اُسکی رنگت بدل گئی اور چہرے پر مُردنی چھا گئی۔ یہ کیفیت دیکھکر پورشیا سمجھی کہ کسی پیارے دوست کے مرنے کی خبر اِس خط مین لکھی ہو گی جس سے اُسکو ایسا صدمہ پہونچا اور پوچھا کونسی بات اسمین لکھی ہے جسکے پڑھتے ہی تم ایسا پریشان ہو گئے۔ بی سینا نے کہا کہ اسمین ایک ایسی بات لکھی ہے کہ مجھی کو نہین بلکہ کاغذ کے دلمین بھی اسکے غم نے داغ ڈال دیا ہوگا۔ دوبی بی، تمکو یاد ہوگا کہ پہلے ہی ملاقات مین اپنی ناداری کا حال تم سے مین نے بیان کر دیا تھا کہ جو کچھ دولت و مال میرے پاس تھا سب مین نے لٹا پٹا کر برابر کر دیا اور اب میرے پاس ایک حبّہ بھی نہین۔ یہ سب جو مین نے سامان و تیاری کی ہے مین کہان سے لایا۔ مین نے اینٹ تھانیو اپنے دوست سے روپیہ قرض مانگا کہ یہ سب سامان درست کرون۔ اتفاق دیکھیے کہ اُسوقت اُسکے پاس بھی کچھ نہ تھا مگر اُسنے میری خاطر سے شائلاک سے تین ہزار روپیے قرض لیے اور وقت پر میری ضرورت اٹکی نہ رہی۔ اُس بدذات یہودی نے تمسک مین یہ شرط لکھائی کہ اگر مدت معینہ کے اندر اینٹ تھانیو شائلاک کا روپیہ ادا نکرے تو شائلاک مجاز ہے کہ اینٹ تھانیو کے سارے جسم مین سے جس جگہ کا گوشت چاہے آدھ سیر کاٹ لے۔ اور پھر اینٹ تھانیو کا خط پڑھکر سُنانے لگا جسکو بجنسہ مین یہان نقل کرتا ہون۔

میرے پیارے بی سینا۔ میرے تمام جہاز ضائع گئے۔ یہودی کے مقابلے مین شرط ہارا۔ کیا خوب تھا کہ مرتے دم مین تجھے ایک دفعہ دیکھ لیتا۔ مگر تم میرے غم مین اپنا عیش منغص نکرنا۔ اور اگر تمھارا سے یہان آنے کی اجازت نہو تو سمجھنا کہ خط ہی نہین آیا تھا۔

پورشیا نے کہا ''او پیارے حبیب''، کوئی تردد کا مقام نہین ہے وہان تم جاؤ اور اشرفیان
اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔ زرِ مقروضہ سے اگر بیس حصہ بھی زیادہ صرف ہو جائے تو مضائقہ نہین
مگر تمھارے سبب سے ایک بال بھی اسکا بیکا نہونے پائے۔ اشرفیون کے خرچ کرنے مین
کچھ پس و پیش نکرنا۔ بلکہ جتنا ہی زیادہ روپیہ دیکر اُسے چھوڑا لاؤگے اُتنا ہی زیادہ مین
خوش ہونگی۔ اور یہ بھی کہا کہ تم ناحق سودی روپیہ لینے گئے۔ گو میرے ساتھ تمھارا نکاح
نہین ہوا تھا مگر تم مجھسے جائز طور پر روپیہ مانگ سکتے تھے۔ اُسی دن اُن دونون کا نکاح
ہوا تھا اور نریسا بھی اُسی وقت گریشیانو کے ساتھ بیاہی گئی تھی کہ بسینا اور
گریشیانو وینس کی طرف روانہ ہوئے جہان پہونچکر کیا دیکھتے ہین کہ انٹونیو محبس مین قید ہے
بسینا نے بہتیرا اس بے رحم یہود کے سامنے روپے رکھدیے مگر اُسنے نہ لیے اور
کہا کہ میعاد معینہ کے اندر کیون نہین داخل کیا اب مین بجز آدھ سیر گوشت کے اور کوئی
چیز نہین لینے کا۔ نواب وینس کے سامنے اس مقدمے کے پیش ہونے کی ایک تاریخ مقرر
ہوئی۔ اور بسینا نہایت مضطر و پریشان وہان ٹھہرا کہ دیکھین اس بارے مین کیا تجویز ہوتی ہے
جب بسینا رخصت ہونے لگا تو پورشیا نے اُسے تسلی اور تشفی دیکر کہا کہ لوٹتے ہوئے
اینٹونیو کو بھی اپنے ساتھ لیتے آنا۔ کہنے کو تو یہ کہ دیا مگر پیچھے سے سوچی کہ جب وہ
اپنی جان دے چکا ہے تو کیونکر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ خلاصی پائیگا کہ میرے پاس آسکے
اور تنہائی مین خیال کرنے لگی اور سوچنے لگی کہ مین بسینا کے دوست کی جان کسی طرح
بچا بھی سکتی ہون۔ ہر چند کہ اُسنے بسینا سے بڑی لجاجت اور نرمی سے (جیسا کہ عام
دستور عورتون کی گفتگو کا ہے) کہا تھا کہ مین بلا پوچھے اور بلا اُسکے لیے تیرے کوئی
کام نہین کرنے کی مگر اُسوقت اُسکی سچی ہمت اور انصاف پسند عقل نے اُسکی رہنمائی کی
اور اُسے مجبور کیا کہ وہ بلا اپنے شوہر کے پوچھے اُس وفادار دوست کو اُس حالت
خوفناک سے چھوڑانے و نجات دینے کے لیے کوشش کرے۔ چنانچہ اُسنے قصد کیا کہ

تم و ہ چلکر وینیس کی کچہری مین این تھانیو کی جان بچانے کے لیے بحث کرنی چاہیے۔
بیلیریا نامی ایک شریف زادے کو جو مشیر مجلس قانونی اور پورشیا کا قریبی رشتہ دار
تھا اُسنے ایک خط لکھا جسمین ساری کیفیت مع اپنے دلی ارادے کے مندرج کردی۔
اور لکھا کہ اگر تم مناسب سمجھو تو اپنا درباری لباس بھیج دو۔ بیلاریا نے خط دیکھتے ہی اُس
قاصد کو جواب خط جسمین سارے انداز کارروائی جلسے کے مندرج تھے حوالہ کیا اور
ساری ضروری چیزین جو اُسے درکار تھین دیدین۔

پورشیا اور اُسکی سہیلی نی ریسا دونون نے مرد کا بھیس بدلا۔ پورشیا خود تو مشیرون کا
جبہ پہنکر مشیر بنی اور نی ریسا کو اپنا محرر بنایا اور وینیس کی طرف روانہ ہوئی۔ اور وینیس مین
پہونچتے ہی معلوم ہوا کہ اُس مقدمے کی پیشی کا آج ہی دن ہے۔ عدالت العالیہ مین باجلاس
نواب وینیس مقدمے کی سماعت ہو رہی تھی۔ اور وکلا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے تھے کہ اتنے مین
پورشیا وہان پہونچی اور بیلیریا کا خط جو اپنے ساتھ لیتی آئی تھی نواب کے سامنے پیش کیا
جسمین لکھا تھا کہ۔ مین خود این تھانیو کی طرف سے وکیل ہوکر بحث کرنے آتا مگر مجبور ہون
کہ میری طبیعت اچھی نہین ہے۔ مین اپنی طرف سے اس نوجوان ذی علم و فضل
بالتھی سر حکیم کو (اُس عورت کا نام ہو بدل دیا تھا) حضور مین روانہ کرتا ہون
کہ بجاے میرے این تھانیو کے معاملے مین بحث کرنے کی اجازت اسے حضور سے تفویض ہو
نواب نے اُس نوجوان کو کہ درباری جبہ و دستار پہنے ہوے اُسکے پاس کھڑا تھا
دیکھکر بہت تعجب کیا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ کوئی عورت ہے کہ مردانہ لباس پہن میرے پاس
آئی ہے اور بحث کرنے کی اُسے اجازت دیدی۔

اب اچھی طرح مقدمے کی تنقیح شروع ہوئی پورشیا نے پہلے چارون طرف نظر پھیر کر
دیکھا تو ایک طرف وہ بے رحم یہود اُسے نظر پڑا اور ایک طرف بی سینا کہ اپنے دوست
این تھانیو کی بغل مین بحالت غضب اُسکی مصیبت پر کھڑا رو رہا تھا۔ بی سینا نے پورشیا کو

Bellario

دیکھا تو بھی مگر یہ نہ پہچان نہ سکا کہ یہ اُسی کی بی بی پورشیا ہے کہ وکیلون کا لباس پہنے ہوئے اُسکی دوست کی جان بچانے پہ آمادہ کھڑی ہے۔

ہرچند کہ وہ ایک ننھی اور کمزور عورت تھی مگر اس کام نے (جسے اُسنے اپنے سر اُٹھا لیا تھا) اُسے بہت کچھ جرأت دلائی اور اُسنے ایسی بیباکی اور دلیری سے اپنے کار منصبی کو انجام دیا کہ کسیکو ہرگز اُس سے اُمید نہ کیجاتی تھی۔ پہلے وہ شائلاک کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ مطابق قانون وینس یہ یہود مجاز اسبات کا ہے کہ حسب شرائط مندرجۂ دستاویز اینٹ ہانیو کے بدن مین سے آدھ سیر گوشت کاٹ لے۔ اور پھر ایسی شیرین زبانی سے کرم بخشش کی تعریف و توصیف کرنے لگی کہ سارے حاضرین جلسہ کے دل بھر آئے مگر اُس سنگ دل یہود کا ذرا سا بھی دل نہ پسیجا۔ کہنے لگی کہ کرم فائدہ رسانی مین مینہ کے قطرون سے جو سطح زمین پہ گرتے ہین کم نہین۔ کرم بھی کیا عمدہ شے ہے کہ جسکا فائدہ کرم کرنے والے کو اور جسکے ساتھ کرم کیا جاسے دونون کو پہونچتا ہے۔ بادشاہون کو جتنی زینت سر پہ تاج رکھنے سے ہوتی ہے اُس سے کہین زیادہ زیبائش کرم و رحم کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور کیونکر نہ حاصل ہو جب یہ بات مسلم ہے کہ اوصاف کردگاری مین سے یہ ایک وصف ہے۔ اِس جسم خاکی کو ذات کردگاری سے قربت حاصل کرنے کے لیے اس سے زیادہ عمدہ کوئی ترکیب نہین کہ عدل و انصاف کے وقت ہمیشہ رحم و کرم مدنظر رکھے اور اُسنے شائلاک سے کہا کہ ہم لوگون کو چاہیے کہ اللہ سے دعا کرین کہ وہ ہمکو رحم و کرم کی توفیق دے کیا تعجب کہ ہماری دعائین قبول ہوجائین۔ اِن سب باتون کو سُنکر وہ یہود صرف اتنا بولا کہ میری دلی خواہش یہ ہے کہ حسب شرط مندرجۂ دستاویز اینٹ ہانیو کو سزا دون۔ پورشیا نے کہا کیا وہ روپیہ نہین دے سکتا کہ تم اُسکی جان لوگے اور یہ سُنکر بسینانیو بول اُٹھا کہ تین ہزار کیا مین کئی تین ہزار دینے کو تیار ہون مگر یہ یہود قبول بھی کرے۔ مگر شائلاک نے روپیے کے لینے سے انکار کیا اور اُسکے گوشت کاٹنے پہ

اصرار کرتا رہا۔ بی سینا نے اُس وکیل سے التجا کی کہ اگر اسوقت اجراے قانون مین تھوڑی
سی تخفیف آپ لوگ مدنظر رکھیے تو این تھانیو کی جان بچ جاتی ہے۔ پورٹیا نے جواب دیا
کہ قانون مجریہ سکے خلاف ورزی ہرگز روا نہین۔ پورٹیا کا بیان سُنکر یہود بھی کہنے لگا
ہان خلاف ورزی قانون مجریہ گورنمنٹ ہرگز جائز نہین ہے۔ اور یہ سمجھ کرکہ پورٹیا
اُسکی طرف سے بول رہی ہے وہ بولا کہ آج انصاف کرنے کے لیے ڈانیل یہان
آیا ہے "او منصف مزاج وکیل" مین کسطرح تمھاری عزت و توقیر کرون دیکھنے
مین تو تم ایک نوجوان معلوم ہوتے ہو مگر تمھاری عقل نہایت ہی تجربہ کار و دیرینہ ہے
پورٹیا نے چاہا کہ دستاویز کے الفاظ و معنی سے پوری پوری طرح اس یہود
کو واقف کردے اور دستاویز کو پڑھکر کہا کہ اس دستاویز کے اندر جو میعاد روپیہ
کے ادا کرنے کی مندرج تھی وہ منقضی ہو گئی اور اب یہود کو اسبات کا اختیار حاصل ہے
کہ این تھانیو کے سینے سے آدھ سیر گوشت کاٹ لے۔ مگر رحم عجیب چیز ہے میرے
نزدیک عمدہ بات تو یہ ہے کہ وہ اپنا روپیہ لے لے اور مین دستاویز کو چاک کر ڈالون
یہ سب سُن گیا لیکن اُسکا دل ملائم نہوا اور کہا قسم ہے مجھے اپنی روح و روان کی کہ
کوئی کتنا ہی سمجھائیگا مگر مین اپنے ارادے سے باز نہ آؤنگا۔ پورٹیا نے جب دیکھا
کہ یہود نہین مانتا تو این تھانیو سے کہا عالم مجبوری ہی کیا کروگے یہود نہین مانتا اپنا
سینہ کھولو اور اُسے گوشت کاٹ لینے دو۔ یہ سُنتے ہی اس یہود نے فوراً بڑی سی
ایک چھری نکالی اور اُسے تیز کرنے لگا۔ پورٹیا نے این تھانیو سے کہا کہ تمھارا وقت
آخیر آن پہونچا کسی سے جو کچھ کہنا سُننا ہو کہ سُن لو۔ این تھانیو نے اپنا دل کڑا کر کے
جواب دیا کہ سوا اسکے مجھے اور کچھ کہنا نہین ہے کہ مرنے کے لیے مین نے اپنے کو
مستعد و آمادہ بنا رکھا ہے۔ اور بی سینا سے ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ بڑھا کر کہا تمکو
خدا ہمیشہ سلامت رکھے دیکھو ہرگز یہ افسوس نکرنا کہ میرے سبب سے میرے

دوست کی جان گئی اور اگر کبھی تمھاری مقرر بی بی کی مجلس مین میرا ذکر آجائے تو میری محبت والفت کا اظہار (جو ہمیشہ تمھارے ساتھ سچے دل سے رہا کی) کر دینا۔ بی سینا نے رو کر کہا مین نے جس عورت کے ساتھ بیاہ کیا ہے اُسکو جان سے بھی زیادہ عزیز جانتا ہون لیکن تمھاری جان پر سے اپنی اور اپنی بی بی اور تمام دنیا کی جان صدقہ کرتا ہون یہ مت سمجھنا کہ تمھارے بعد مین بہ آسایش زندگی بسر کرونگا۔ تمام چیزون کو چھوڑ کر ایک جگہ بیٹھ رہونگا اور دیوتاؤن کی پرستش مین مشغول اور تمھاری نجات کے لیے اُنسے دعا مانگتا رہونگا۔

اس نیکبخت عورت نے اپنے شوہر کے بڑے بول سنکر اپنے دلمین کچھ برا تو مانا مگر اتنا کہے بغیر بھی نہ رہ سکی کہ اگر بی سینا کی بی بی یہان موجود ہوتی اور اپنے شوہر کو اسطرح کہتے ہوئے سُنتی تو بڑی شکر گذار ہوتی۔ گرتی ٹی آنو نے کہ ہر بات مین اپنے آقا کی تقلید کیا کرتا تھا اپنے دلمین سوچا کہ اس وقت میرے تئین بھی کچھ کہنا چاہیے چنانچہ اُسنے کہا میری بھی ایک بی بی ہے جسے مین بہت پیار کرتا ہون مگر اپنے تھانیو کی محبت سے اُسکی محبت کو کچھ نسبت نہین۔ حتی کہ میری بی بی مر جائے اور مین یہ سمجھون کہ اُسکا مرنا اس سنگدل یہود کے دل کے ملائم کرنے کے لیے کچھ موثر ہوگا تو مجھے ذرا بھی غم نہو۔ نی رلیسا کہ پورٹیا کے پاس محررون کا لباس پہنے ہوئے لکھ رہی تھی اپنے شوہر کی یہ گفتگو سُنکر بولی شکر کرو کہ یہ بات نی رلیسا کے پیٹھ پیچھے تمھارے منہ سے نکلی کہین اُسکے روبرو ایسی بات تم کہتے تو عمر بھر وہ تمھارا منھ نہ دیکھتی۔

شاملاک اسوقت گھبرا کر بولا کہ ناحق تم لوگون کی تضیع اوقات ہوتی ہے۔ جلدی مجھے حکم سنا دیا جائے کہ مین اپنا کام کرکے گھر کا راستہ پکڑون۔ اب سب کے سب اس ہولناک واقعہ کے وقوع کے منتظر ہوئے اور اپنے تھانیو کے درد والم سے سب کے دل گھبرا گئے پورٹیا نے پوچھا کہ گوشت تولنے کے لیے ترازو موجود ہے۔ اور شاملاک سے کہا

تمکو اپنے ساتھ کوئی جراح لانا تھا اگر گوشت کاٹنے مین یہ مرگیا تب کیا ہوگا۔ شالاک کہ اُسکا
مرجانا اُسکی عین مراد تھی بولا کہ وہ مرجائیگا تو میرا کیا کیا دستاویز مین کہین لکھا ہے کہ اسطرح
گوشت کاٹے کہ جان تلف نہونے پائے یا سا بچے کے لیے اپنے ساتھ جراح لیتا آئے
پورشیا نے کہا نہین لکھا ہے تو کیا۔ شان فیاضی سے بالکل خلاف ہے اگرچہ تم
اُسکا لحاظ نکرو۔ شالاک نے بجز اِسکے اور کچھ جواب نہین دیا۔ "ہم نہین جانتے
دستاویز مین اِسکا کچھ ذکر نہین"۔ پورشیا نے کہا ہان اِسمین تو کچھ شک نہین ہے کہ
اِسکے بدن کا آدھ سیر گوشت تیرا ہے۔ قانون بھی اِسکا شاہد ہے اور عدالت بھی اِسکو
تسلیم کرتی ہے اور عدالت اور عدالت کے قوانین دونون تمکو اجازت دیتے ہین کہ ادھ سیر گوشت
اِسکے بدن مین سے تم کاٹ لو۔ یہ سنکر شالاک خوش ہوا اور چلاکر کہا او عاقل
وذی فہم منصف آپ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دانیل فیصلہ کرنے کو یہان آیا ہے۔ اور
دوبارہ پھر اُسنے چھری کو تیز کیا اور اینٹ تھانیو کی طرف دیکھکر کہا مستعد ہو بیٹھو۔
پورشیا نے اُس یہودی سے کہا ذرا ٹھہر جا ابھی کچھ اور کہنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دستاویز
کی رو سے تمکو خون نہین ملنا چاہیے کیونکہ صاف لکھا ہے "آدھ سیر گوشت" اور خون کا
کہین ذکر نہین۔ پس اگر گوشت کاٹنے مین خون کا ایک قطرہ بھی ٹپکا تو حسب منشاء
قانون وغیرہ تمہارا سارا مال واسباب ونقد وجنس گورنمنٹ مین ضبط ہوجائیگا اور یہ
صریحی غیر ممکن تھا کہ شالاک آدھ سیر گوشت کاٹتا اور خون نہ بہتا۔ پورشیا کی اِس
معقول گرفت نے کہ دستاویز کے اندر گوشت کا لفظ لکھا ہے جسکے اندر خون داخل
نہین ہے اینٹ تھانیو کی جان بچائی۔ اور اِس نوجوان وکیل کی اِس فراست پر جسنے
اینٹ تھانیو کی جان بچانے کے لیے ایسی عمدہ تدبیر سوچی سارے حاضرین دربار متحیر
ہوگئے اور ہر طرف سے صدائے شادباش آنے لگی۔ اور جسطرح یہودی نے دوبار
آواز دی تھی اسی طرح اب گریشیانو نے پکار کر کہا او عاقل وذی فہم منصف

آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈانیل فیصلہ کرنے کو یہان آیا ہے۔
شا ملاک نے دیکھا کہ وہ اپنے ارادے پر کامیاب ہوتا نظر نہین آتا۔ اور حسرت سے کہا خیر لاؤ روپیہ ہی دیدو۔ پردۂ غیب سے جو دفعتہً اپن تھانیو کی جان بچنے کی یہ صورت نکل آئی تو بی سینا کو حد سے زیادہ مسرت حاصل ہوئی اور خوشی مین آکر جلدی سے بول اُٹھا لو یہ روپیہ رکھا ہے۔ اسپر پورٹیا نے بی سینا کی طرف مخاطب ہو کر کہا جلدی کیا ہے ٹھہرو شا ملاک کو مطابق شرط دستاویز اپن تھانیو کا گوشت لینا چاہیے اور شا ملاک سے کہا لو جی کاٹنا شروع کرو انتظار کس بات کا ہے لیکن اتنا مدنظر رہے کہ خون نہ بہنے پائے اور نہ وہ پاؤ سیر سے کم یا زیادہ ہو بلکہ ٹھیک آدھ سیر ہو اگر کچھ کم و بیش ہوا تو مطابق قانون گورنمنٹ وینس کے تم قتل کیے جاؤگے اور سارا نقد و جنس تمھارا گورنمنٹ مین ضبط کر لیا جائیگا۔ شا ملاک نے کہا میرا روپیہ دو مین جاتا ہون ایسے گوشت کاٹنے سے مین باز آیا۔ بی سینا نے کہا لو نہ مین تو دینے کو تیار ہون۔
شا ملاک روپیہ لینے کو جا رہا تھا کہ پورٹیا نے اُسے روکا اور کہا یہ تو بات رفت گذشت ہوئی مگر ایک نیا مقدمہ یہ قائم ہوا کہ تمنے بلا وجہ اس شہر کے ایک باشندے کی جان لینے کے لیے سازش کی جسکے پاداش مین حسب قانون وینس تمھارا سارا مال و اسباب ضبط ہونا چاہیے اور بجز اسکے کہ نواب تمھارے خون سے درگذر کرے اور کوئی صورت تمھاری جان بچنے کی نہین ہے۔ نواب سے معافی چاہو اور التجا کرو کہ تمھارے خون سے وہ درگذرے۔
نواب نے کہا "شا ملاک" دیکھو عیسائیون مین اور یہودیون مین اتنا فرق ہے کہ تم اپن تھانیو کی جان لینے کے لیے کتنا بجد تھے اور مین نے قبل اسکے کہ تم معافی کی درخواست کرو تمھاری جان بخشی کی ہے مگر تمھارے مال و دولت کی نسبت میری تجویز یہ ہے

کہ اسمین نصف سرکار مین ضبط کر لیا جائے اور نصف این تھانیو کو دیا جائے۔
این تھانیو (کہ اُسکی علو ہمتی نے اس مال لینے کی اُسے اجازت نہ دی) بولا جو کچھ شالاک کے مال مین سے مجھے حصہ ملنے والا ہے مین شالاک کو اس شرط سے ہبہ کرتا ہون کہ وہ ایک دستاویز اس مضمون کی لکھ دے کہ اُسکے بعد اُسکے ترکہ کی وارث اُسکی لڑکی ہو۔ کیونکہ این تھانیو جانتا تھا کہ شالاک کی ایک ہی لڑکی ہے جسنے میرے دوست لورنزو اسے جو قوم کا عیسائی ہے بلا باپ کے کہے بیاہ کر لیا ہے۔ اور اُسکے باپ نے ناخوش ہو کر اُسے عاق اور اپنے ترکے سے محروم کر دیا ہے۔
شالاک نے اس مضمون کی دستاویز لکھنے سے اقرار تو کیا۔ مگر اپنی اس ناکامیابی و دولت کے ضبط ہو جانے سے وہ کچھ ایسا نادم ہوا کہ بحیلۂ مرض اُس مقام سے اُٹھ جانے کی درخواست کی اور کہا دستاویز میرے گھر پر بھیج دیجائے مین اپنے دستخط کر کے بھیج دونگا۔ نواب نے کہا تھہر و اپنے ہی ساتھ لیتے جاؤ دستخط کر کے بھیج دینا۔ اور کہا کہ اگر اپنے تعصبات بالکل دل سے نکال ڈالوگے اور دین عیسائی قبول کر لوگے تو دوسرا نصف بھی جو سرکار مین ضبط ہو گیا ہے تمھین واپس ملجائیگا۔
اب کچہری برخاست ہوئی اور این تھانیو رہا کر دیا گیا۔ چلتے وقت نواب نے اس وکیل کے عقل و فہم کی بڑی تعریف کی۔ اور چاہا کہ اپنے گھر لیجا کر اُسکی ضیافت کرے۔ مگر پورشیا نے کہ اُسکو قبل بی سینا کے گھر پر پہونچ جانا چاہیے تھا یہ حیلہ کر کے اُسکو گھر پر ایک ضروری کام ہے اُسکی دعوت کو رد کیا۔ یہ سُنکر نواب نے پورشیا سے کہا کہ تجھ سا شخص اور ایک دن بھی میرے گھر مین مہمان نہوا اور این تھانیو سے کہا کہ تمھاری جان بچنے کا بڑا باعث یہی وکیل ہے تمکو بہت کچھ احسانمند ہونا چاہیے اور جتنا روپیہ بطور شکرانہ تمسے دیا جائے اُسے دو۔
نواب اور وہ کلا و کچہری سب کے سب روانہ ہوئے تب بی سینا نے پورشیا سے کہا

"اور مرد شریف آج تیری ہی عقل نے مجھے اور میرے دوست آین تھانیو کو سرخ رُو کیا اب مین التجا کرتا ہون کہ وہ تین ہزار روپے جو یہودی کو پانے چاہئین آپ قبول کیجیے۔ اور این تھانیو نے کہا کہ ہم لوگ ہمیشہ آپ کے احسانمند رہینگے اور ہمیشہ آپ کی محبت اور خدمت مین سرگرم۔

پورشیا اُن روپیون کی طرف کچھ بھی ملتفت نہوئی مگر بی سینا نے اُسکا پیچھا نچھوڑا اور باصرار کہتا رہا کہ آپ کوئی شے بطور نذر یا حق المحنت ضرور قبول کیجیے آخر مجبور ہوکر پورشیا بولی آپ اپنے دستانے مجھے دیدیجیے کہ جب مین انکو پہنونگا (اگرچہ وہ عورت تھی مگر بلباس مردانہ مردانی بولی بولتی تھی) تو آپ یاد آجایا کرینگے بی سینا جب دستانے اُتارنے لگے تو اُسکا چھلا جو پورشیا نے اُسے نکاح کے وقت دیا تھا (جیسا کہ عیسائیون کا دستور ہے کہ وقت نکاح کے زن وشوہر آپسمین انگوٹھیان بدلتے ہین اور اُسے حتی الوسع تا مرگ اپنے پاس سے جدا نہین کرتے) دکھائی دیا۔ اور جسے دیکھکر وہ ہوشیار عورت اس فکر مین ہوئی کہ اس چھلے کو کسی طرح لے لینا چاہیے کہ ایک وقت یہ بڑا لطف دکھائیگا۔ چنانچہ بی سینا اپنے دستانے اتار کر دیا چاہتا تھا کہ پورشیا نے کہا اپنی انگلی کا چھلا بھی اُتار دو کہ تمھاری محبت کا یہ نشان ہمیشہ میرے پاس رہیگا۔ یہ سُنکر بی سینا بہت گھبرایا کہ اس وکیل نے ایسی ہی شے مانگی جسکو مین اپنے پاس سے جدا نہین کرسکتا۔ اور بحالت اضطراب نواب سے کہا کہ مین چھلا دے نہین سکتا کیونکہ یہ میری بی بی کی نشانی ہے اور مین نے قسم کھائی ہے کہ مین اسے ہرگز اپنے پاس سے جدا نکرونگا۔ ہان رئیس مین اس سے اچھے اچھے چھلے بکتے ہین۔ اشتہار دیکھ کر جیسا پسند کیجیے دلا دون۔ پورشیا نے یہ سُنکر اپنا مُنہ بنا لیا اور یہ کہتی ہوئی آگے بڑھی کہ ایسی باتین کسی فقیر کو سنائیے۔

این تھانیو نے بی سینا سے کہا کہ بھائی جب وہ چھلا مانگتا ہے تو دے ہی دو۔

کیونکہ اسکی عنایت و شفقت میرے حال پر ایسی نہین ہوئی ہے کہ بمقابلہ اسکی خواہش کے تم اپنی بی بی کی رنجیدگی کا خیال کرو - بسینا کو اپنی اس احسان فراموشی پر شرم آگئی اور انگلی سے چھلا نکال کر گریشیانو کو دیا اور پورشیا کے پیچھے اُسنے دوڑایا کہ جا کر دیدے اور پورشیا کی محرم نریسا نے (کہ گریشیانو کو اُسنے بھی بوقت نکاح ایک چھلا دیا تھا) اسکے ہاتھ مین چھلا دیکھکر کہا کہ تم اپنا مجھے عنایت کرو - گریشیانو نے (کہ اُسکے آقا سے جب پورشیا لے چکی تھی تو اُسے کیا تامل ہوتا) اپنا چھلا فوراً انگلی سے اتار دیا - چھلے لیکر وہ دونون عورتین بہت خوش ہوئین اور آپس مین ہنستی چلین کہ گھر پر چلکر اپنے شوہرون کو خوب ملزم کرینگے اور چھلے دیدینے پر خوب انھین شرمندہ کرینگے - اور قسم کھائینگے کہ تمنے اپنے چھلے مرد کو نہین بلکہ کسی عورت کو دیے ہین -

پورشیا جب لوٹی تو ایسی خوش و خرم تھی اور اسکا دل ایسا مسرور تھا کہ گویا وہ اُس کار خیر کے انصرام کو کبھی بھول نہین سکتی - اور جب اسکی طبیعت مسرور رہتی تو جو چیز دیکھتی اُسے بھلی معلوم ہوتی اور اسمین زیادہ کیفیت اُسے نظر آتی - چنانچہ چاند کو دیکھکر وہ متعجب ہوئی کہ آج اتنا اور راتون سے زیادہ روشنی کیون نظر آتی ہے - ابر کا ایک ٹکڑا جو چاند پر آگیا تو بیلمونٹ کے چراغ (جنکی روشنی چاند کی روشنی سے اب تک چھپی تھی) - دکھائی دینے لگے اور پورشیا نے نریسا سے کہا دیکھو وہ ہمارے گھر مین چراغ جل رہا ہے کیسی صاف روشنی ہے کہ اتنی دور سے دکھائی دیتی ہے - اسی طرح نیک کام کی روشنی اس دنیائے ناپائدار مین پھیلتی ہے - اور گانے کی آواز جو اُسکے مکان سے آئی تو اُسنے کہا کہ ایسا خوشگوار گانا تو مین نے کبھی نہین سنا تھا -

پورشیا اور نریسا دونون گھر پہونچ گئین اور وہان پہونچ کر اُن درباری کپڑون کو اتارا اور اپنے معمولی کپڑے پہنکر اپنے شوہرون کا انتظار دیکھنے لگین کہ اتنے مین اُنکے پیچھے لگی بسینا اور گریشیانو بھی انٹونیو کو ساتھ لیے ہوئے آپہونچے -

اور این تھائیو اور پورٹیا مین بہت کچھ مبارک و سلامت کی ٹھہری۔ اور پورٹیا این تھائیو کی تشریف آوری کی تہنیت خوان تھی کہ گریشی انو مین اور اُسکی بی بی مین کچھ تھتک ہونے لگا جسے سنکر پورٹیا بولی اوتے کیون ہو۔ خیر تو ہے۔ گریشی انو نے کہا کہ بی بی ایک چھوٹا سا مطلا چھلا تھا کہ نی ریسا نے مجھے دیا اور اُسکے ساتھ یہ تاکید کی تھی کہ اپنے پاس سے جدا نکرنا۔ جیسا کہ آپ نے شاید دیکھا ہوگا کہ ایک لوہار سے کہ اپنی ساری چھریون پہ یہ مصرع کندہ کردیتا ہے ع ہون الفت کن و مگزار مارا۔ اُسی چھلے کی بابت یہ گفتگو ہو رہی ہے۔

نی ریسا نے کہا اس مصرع یا اُس چھلے کی چھوٹائی بڑائی سے کیا بحث گفتگو تو اسمین ہے کہ چھلا لیتے وقت تم نے قسم کھائی تھی کہ تادم مرگ مین اُسے جدا نہین کرنے کا اور اب یہ کہتے ہو کہ مین نے ایک وکیل کے محرر کو دے ڈالا۔ مین یہ جانتی ہون کہ تمنے کسی عورت کو دیا۔ یہ سنکر گریشی انو بولا۔ ایک نوجوان لڑکا کہ نہایت رحم دل اور ہوشیار اور قد میں ٹھیک ٹھیک تیرے ہی قد کے برابر تھا اُس وکیل کی محرری مین کام کرتا تھا جسنے صرف اپنے زور تقریر اور فطانت سے این تھائیو کی جان بچائی۔ اُس بیہودہ لڑکے نے اُس چھلے کو بطور محنتانہ مجھ سے طلب کیا جسکے دینے مین مین کوئی عذر نکر سکا۔ پورٹیا نے کہا کہ تم اس بارے مین ضرور قابل الزام ہو بھلا کوئی شخص اپنی بی بی کی پہلی نشانی اسطرح کسی کو دیتا ہے مین نے بھی تو ایک چھلا اپنے سردار بی سینیا کو دیا ہے لیکن مین سمجھتی ہون کہ ساری دنیا اُس سے مانگے جب بھی وہ نہ دے۔ گریشی انو نے بنظر تخفیف اپنی تقصیر کے یہ حجت پیش کی کہ جرف مین ہی نے تو یہ فعل نہین کیا بلکہ جب بی سینیا نے اپنی انگوٹھی وکیل کو دی تو اُس وکیل کے محرر نے (کہ جسنے بہت کچھ محنت کی تھی) میری بھی انگوٹھی مانگ لی۔

یہ سنکر غصے سے پورٹیا کے چہرے کی رنگت بدل گئی۔ اور بی سینیا کی طرف متوجہ ہوکر بولی میری انگوٹھی آپ لا دیجیے۔ مین ایک نہین سننے کی نی ریسا سچ کہتی ہے کہ تم

لوگون نے کسی عورت کو اپنی انگوٹھیان دے ڈالی ہین۔ بی سینا اپنی بی بی کو خفا پا کر ڈر گیا اور نہایت التجا سے کہا مین سچ کہتا ہون کہ کسی عورت نے اُسے نہین لیا۔ کچہری کے ایک وکیل نے تین ہزار روپیون سے انکار کیا اور بجاے اُنکے اُسنے میرا چھلا مانگا جب مین نے دینے مین تامل کیا تو وہ ناخوش ہو کر آگے بڑھا۔ آپ بتایئے کہ اُسوقت مین کیا کرتا۔ مجھے اُسوقت اپنی ناشکری اور بیوفائی پر ایسی شرم آئی کہ دیتے ہی بنی اور اُسی شرم نے مجھے مجبور کیا کہ مین نے ایک آدمی کے ہاتھ اُسکے پاس بھیج دیا۔ میرے قصور کو معاف کیجیے اور سچ تو یہ ہے کہ وہ ایسا وقت و موقع تھا کہ اگر آپ وہان موجود ہوتین تو خود مجھ سے لیکر اُسے دیدا الیتین۔

این تھانیو نے افسوس کر کے کہا مین ہی کمبخت اُن جھگڑون کا باعث ہوا۔

پورشیا نے این تھانیو سے کہا خیر جو ہوا سو اچھا ہوا آپ اپنا دل کیون رنجیدہ کرتے ہین۔ این تھانیو نے کہا مین نے بی سینا کے واسطے اپنی جان رہن رکھی تھی۔ اور بی سینا نے اُس شخص کو چھلا دیا جسنے میری جان بچائی۔ اب مین دوبارہ بہ بخیر ہونا اور مہلوک ہونا پسند کرتا ہون اگر اِس سے تم میان بی بی کے درمیان لطف و وفا ہمیشہ قائم رہے۔ پورشیا نے این تھانیو کو ایک چھلا دیکر کہا یہ اُنھین دیدو اور تم ضامن ہو کہ اِس چھلے کی طرح اُسکو بھی نہ پھینک دین۔ اور اُسکی حفاظت کے لیے اُنسے تاکید کرو۔

بی سینا اُس چھلے کو دیکھکر متحیر و متعجب ہوا اور کہنے لگا یہ تو وہی ہے جسے مین نے اُس وکیل کو دیڈالا تھا۔ تب پورشیا نے ساری کیفیت اپنے وکیل بننے کی اور نرسیا کے محرر بن کر ساتھ چلنے کی کہہ سنائی۔ جسے سُنکر بی سینا کو بڑا ہی تعجب ہوا۔ اور اپنے دلمین وہ بہت خوش ہوا کہ میری ہی بی بی کی جرأت و عقل کا یہ نتیجہ ہے کہ این تھانیو اِس بلا سے محفوظ رہا۔

ایّن تھانیو کو دوبارہ مبارکباد کہکر پورٹیا نے ایک خط دیا جو کسی طرح اُسکے ہاتھ لگ گیا تھا اور ایّن تھانیو کے جہازون کی کیفیت جسمین مندرج تھی اور ایّن تھانیو اُن جہازون کو سمجھتا تھا کہ ضایع ہو گئے اور حالانکہ وہ بندر پر اُسکے تھے۔ ایّن تھانیو کا حال ختم ہوا دیکھو ابتدا مین کیسی کیسی مصیبتین پڑین مگر اخیر مین بے سان و گمان کیسے اُنکی ہنسی خوشی کے اسباب مہیا ہو گئے۔ ہنسنے کا تو موقع ہی تھا۔ وہ لوگ چھلے کے مسخرا پن اور شوہرون کے بی بیون کو نہ پہچاننے پر خوب ہنسے۔ اور گریشیانو نے اُسی حالت ذوق شوق مین قسم کھائی کہ کچھ ہی ہو مگر مین تو یہ چھلا اپنے پاس سے ہرگز جدا نکرونگا۔

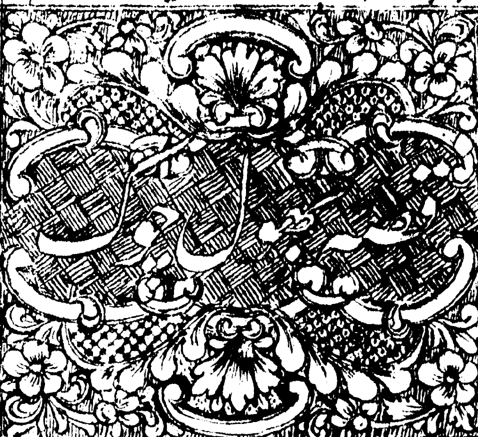
## خاتمة الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصہ مین کا چھٹا قصہ جو اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام جناب منصرم باکمال منشی بھگوان دیال صاحب سے بصحت تمام چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا۔



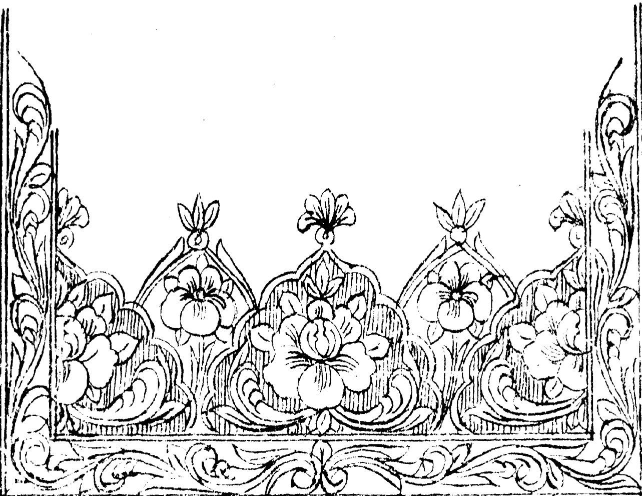
# بعون خالق کون و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شیکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصوں مین کا ساتوان دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاکوٹی وکیل منصفی بانسگاؤن ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اُردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بزیور حسن زیبائی چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی زمانے مین گورنمنٹ سائرے کس اور گورنمنٹ الفی سس مین نا اتفاقی تھی۔ اور گورنمنٹ الفی سس نے اس مضمون کا ایک اشتہار دیدیا تھا کہ سائرے کس کا کوئی تاجر اگر اس شہر مین کہین دیکھا جاے تو فوراً قتل کیا جاے الا اس صورت مین کہ ہزار روپیہ نقد تاوان کے دیکر وہ اپنی جان بچا لے۔

اے جین نامے ایک بڈھا تاجر سائرے کس کا الفی سس کی گلیون مین پھرتا ہوا پکڑا گیا۔ اور لوگ اُسے نواب کے پاس لائے کہ وہ ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے یا مقتول ہونا پسند کرے۔

اے جین کے پاس جرمانہ دینے کو کچھ نہ تھا۔ اور نواب نے قبل اُسکے کہ اُسکی گردن مارے جانے کا حکم دے چاہا کہ کچھ اُسکی سرگذشت سُنے۔ پوچھا کس لیے تمنے اس شہر مین آنے کا قصد کیا جہان کا آنا تم لوگون کے لیے موت ہے۔

اُسنے کہا کہ مرنے سے مین کچھ بھی نہین ڈرتا۔ کیونکہ رنج و غم نے مجھے ایسا تھکا ڈالا ہے

Syracuse
Ephesus
Aegeon

کہ اب بار زیست سے بھی نہین اُٹھ سکتا۔ ہرچند کہ اتنی کمبخت زندگی کی سرگذشت بیان کرنے سے زیادہ اہم میرے نزدیک کوئی کام نہین۔ مگر تعمیل ارشاد سے مجبور ہون۔ اور پھر اپنا حال از ابتدا اُسنے بیان کرنا شروع کیا۔

سارے کس مین ایک تاجر کے گھر مین پیدا ہوا اور وہین مین نے تربیت پائی۔ جب مین سن وشعور کو پہونچا تو ایک عورت کے ساتھ بیاہ کر لیا اور نہایت مسرت کے ساتھ ہم دونون زندگی بسر کرتے تھے۔ اتفاقاً کسی ضرورت سے ای پی ڈیم نیم مین میرا آنا ہوا جہان چھ مہینے تک رہگیا اور یہ دیکھکر کہ ابھی چند روز اور رہنا ہوگا مین اُنے اپنی بی بی کو بھی وہین بُلا لیا جسنے اپنے آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد دو لڑکے توام جنے اور بڑے تعجب کی یہ بات تھی کہ وہ دونون بالکل ایک سے تھے اور اُنمین ایک کو دوسرے سے امتیاز کرنا غیر ممکن تھا۔ اسی زمانے مین کہ میری بی بی کے دو توام لڑکے پیدا ہوئے تھے ایک غریب عورت کے بھی کہ میری فرودگاہ کے پاس ہی سرا سے مین رہتی تھی دو لڑکے ساتھ ہی پیدا ہوے اور میرے لڑکون کی طرح اُن لڑکون کی صورتین بھی باہم ممتاز نہوتی تھین۔ اور چونکہ اُنکے والدین نہایت مفلس تھے اسلیے مین نے اُن لڑکون کو اُنسے خرید کر اپنے لڑکون کے ساتھ رہنے کے لیے پرورش کی۔

میرے لڑکے نہایت اچھے تھے۔ اور میری بی بی ایسی نیک تھی کہ کبھی تھوڑا سا بھی تکبر اپنے دلمین نہ لاتی کہ یہ دونون لڑکے اچھے ہین۔ میری بی بی وطن چلنے کے لیے ہمیشہ کہا کرتی ایک روز تنگ آکر مین نے بھی اپنے چلنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور ایک ایسی بُری گھڑی مین ہملوگون کو جہاز پر سوار ہونے کا اتفاق ہوا۔ کہ تھوڑی دور بھی ہملوگ نگئے تھے کہ ایک طوفان عظیم اُٹھا۔ اور وہ آناً فاناً اسطرح رو بترقی تھا کہ جہاز والون کو اُسکے بچانے کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور وہ سب ایک چھوٹی سی کشتی مین بیٹھ کر اپنی جانون کے بچانے کی فکر مین ہوے اور ہملوگون کو تنہا جہاز مین چھوڑ دیا کہ جس سے ہم اپنے

Epidamnum

اُس طوفان کے ہاتھون مرنے کا پورا یقین ہوگیا۔

یہ واقعہ دیکھکر میری بی بی رونے لگی۔ اور وہ لڑکے جنکو اتنی بھی فہم نہ تھی کہ میری مان کیون روتی ہو۔ اُسکو روتا دیکھکر خود بھی شور مچانے لگے اور رونے لگے۔ ہرچند کہ مجھے اپنی موت کا کچھ بھی غم نہ تھا مگر اُنکے رونے نے مجھے ایسا پریشان کیا کہ اُنکے بچانے کی تدبیر سوچنے کے آگے مین سب کچھ بھول گیا اور ایک حکمت اُنکی جان بچانے کی جیسا کہ جہاز والے وقت طوفان کے کیا کرتے ہین سوچ نکالی۔ چھوٹے سے ایک مستول کے ایک کنارے سے مین نے چھوٹے لڑکے کو باندھا اور اُسکی دوسری طرف چھوٹے غلام کو باندھا اور اپنی بی بی سے کہا کہ ایک دوسرے مستول مین اسی طرح اُن بڑے لڑکون کو تو بھی باندھ لے۔ چنانچہ وہ بڑے لڑکون کی حفاظت کرنے لگی اور مین چھوٹے لڑکون کے پاس رہا اور سب لوگون نے بھی اپنے جسم کو اُن لٹھون مین باندھ لیا۔ اور اسطرح سب لوگون مین تفرقہ ہوگیا کہ وہ الگ ایک لٹھے مین بچون سمیت بندھی ہوئی پڑی تھی اور مین الگ ایک لٹھے مین اپنے آپ کو اور اُن بچون کو باندھے ہوے بیٹھا تھا۔ اتنے مین ایک بڑی بھاری چٹان سے جہاز نے ٹھوکر کھائی اور اُسکے پُرزے پُرزے اُڑ گئے اور سب لوگ انھین لٹھون کے سہارے سے پانی پر پیرنے لگے۔ مین اِن لڑکون کی حفاظت کرتا جو میرے ساتھ بندھے تھے یا اپنی بی بی کی اعانت کرتا غرضکہ وہ کسی اور طرف بہ گئی۔ اور جب وہ مجھ سے بہت فاصلے پر چلی گئی تو مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ماہی گیرون نے آسے اپنی کشتی پر بٹھا لیا اور نہین معلوم کہان لیگئے۔ مین آپ ہی اُن بچون کی حفاظت مین اُس بحر عظیم الشان کی موجون پر ڈبکیان کھاتا ہوا اُسی لٹھے کے سہارے سے بہا چلا جاتا تھا۔ اُنکو کون دیکھتا کہ مچھلی والے کسطرف لیگئے۔ غرضکہ مجھے بھی ایک جہاز ران نے اُس خطرے سے نجات دی اور چونکہ وہ میرا آشنا سا تھا اسلیے مجھے اُسنے بہت کچھ تسکین و تسلی دی اور اپنے جہاز پر بٹھا کر خشکی پر لا اُتارا۔ اور بہ آرام تمام سائرہ کس مین

پہونچا دیا اُس تاریخ سے آج تک مجھے کچھ خبر نہ ملی کہ وہ عورت اور وہ لڑکے کہاں ہیں اور کیونکر ہین
مین تھا اور اُس بچے کی پرورش جب وہ سنِ شعور کو پہونچا۔ اور اٹھارہ برس کی عمر ہوئی تو اُسکو اپنی ماں کی تلاش ہوئی اور اکثر مجھ سے کہتا کہ اگر مجھے اجازت دیجیے تو مین اس غلام کو ساتھ لیکر جسکا بھائی بھی گم ہو گیا ہے اپنی ماں اور بڑے بھائی کی تلاش مین نکلون۔ مین نے اُسکے اصرار پر اجازت تو دیدی مگر بیدلی سے۔ کیونکہ مجھے اپنی بی بی اور بڑے لڑکے کی خبر سُننے کا بہت کچھ اشتیاق تھا لیکن اُس چھوٹے لڑکے کے روانہ کرنے مین یہ خوف تھا کہ کہین یہ بھی ہاتھ سے جاتا نہ رہے۔ میرے پاس سے گئے ہوے اُسے سات برس کا عرصہ ہوا دو برس تک تو مین نے اُسکا انتظار دیکھا۔ اور پانچ برس سے مین اُسکی تلاش مین نکلا ہون۔ یونان کے پرلے سرے تک اُسے کھوج آیا۔ اُسکی بدولت ایشیا مین کچھ دنون تک قید بھی رہا۔ غرضکہ قریب پاس کے سارے ملک دو بار مین اُسکی جستجو کی مگر کہین پتہ لگا۔ اب مین نے ٹھان لی ہے کہ کوئی مقام جہاں انسان رہتے ہون اُسکی جستجو سے باقی نہ لگا رکھون۔ اسیلیے مین یہان بھی آ گیا تھا۔ آج زندگی کے ساتھ سارا جھگڑا ہی طے ہوا جاتا ہے۔ کیا لطف سے جان نکلتی اگر مرتے دم بھی یہ معلوم ہو جاتا کہ میری بی بی اور وہ لڑکے ابھی تک زندہ ہین۔

اُس بیچارے ایجین نے اپنی مصیبت کی ساری رام کہانی کہہ سنائی۔ جسے سُنکر نواب اس غریب و کمبخت باپ پر جسنے اپنے فرزند گمگشتہ کے پیچھے کیا کیا صدمے نہ اٹھائے تھے بہت غمگین ہوا اور اُسکے حال پر بڑا رحم کیا۔ اور کہا۔ اگر خلاف قانون نہوتا اور اپنے عہد و پیمان اور سوگند کو توڑ کر تجھے رہا کر دینا میری شان کے خلاف نہوتا تو ضرور مین تیرا خون معاف کر دیتا لیکن ہاں اتنی رعایت تیرے ساتھ کیجاتی ہے اگرچہ قانونی عبارت کا منشا بالکل اسکے خلاف ہے کہ اور ایک دن کی مہلت تجھے عطا ہوتی ہے کہ تو بھیک مانگ کر یا کسی سے قرض لیکر اداے جرمانہ کی فکر کرلے۔

اِس یوم مہلت مین اُسے کسی سے کچھ بھی وصول نہوا۔ اُس اجنبی شہر مین اِسے کون جانتا کہ یہ کون ہے۔ فقط یہ خیال ہی خیال تھا کہ کوئی اُسکی حالت پر رحم کھاکر ہزار روپیہ قرض یا بطور خیرات اُسے حوالے کردیگا غرضکہ بحالت یاس و بیچارگی نواب کے حضور سے داروغۂ محبس کی حراست مین وہ سپرد کیا گیا۔

اَے جین اتبک خیال کیے ہوے تھا کہ اِس شہر مین کوئی ایسا نہین ہے جو مجھے جانتا ہو اور حالانکہ جسوقت وہ اپنے چھوٹے لڑکے کی تلاش کی بدولت معرضِ ہلاکت مین گرفتار تھا اُسوقت اُسکے چھوٹے اور بڑے دونون لڑکے اُس شہر مین موجود تھے۔

اے جین کے لڑکے صرف صورت اور شکل ہی مین باہم متشابہ اور بالکل ایک سے نہ تھے بلکہ اُنکے نام بھی ایک ہی سے تھے اور وہ دونون این ٹی فولس کے نام سے پکارے جاتے تھے اور اُنکے دونون غلام بھی ایک ہی نام ڈرامیا سے تعبیر کیے جاتے تھے۔ اتفاق دیکھیے کہ جس دن اے جین وہان پہونچا اُسی دن اُسکا چھوٹا بیٹا این ٹی فولس بھی جسکی تلاش مین وہ بڈھا باپ یون سرگردان پھر رہا تھا اُس شہر مین وارد ہوا۔ اور چونکہ وہ بھی سائرے کس کا ایک تاجر تھا اسلیے ضرور تھا کہ جس خطرے مین اُسکا باپ گرفتار تھا وہ بھی گرفتار ہوتا مگر قسمتہً اُسکا ایک دوست اُس شہر مین مل گیا جسنے اُسے تعلیم کی کہ اپنے کو سائرے کس کا باشندہ نہ بتانا بلکہ ای پی ڈیم نیم مین اپنا گھر بتانا۔ کیونکہ ایک مرد ضعیف نے اپنے کو سائرے کس کا تاجر بتاکر عذاب الیم مین گرفتار کیا۔ چنانچہ اُسنے ویسا ہی کیا۔ گو اِس حکمت عملی سے اُسنے اپنی جان بچالی مگر یہ سنکر کہ اُسکا ایک ہموطن اِسطرح ذلت و خواری مین مبتلا ہے اُسے کمال صدمہ ہوا۔ اور یہ بھی ذہن مین گذرا کہ کہین ایسا نہو وہ تاجر میرا پدر ضعیف ہو اور میری تلاش مین نکلا ہو۔

اے جین کا بڑا لڑکا جسکو ہم آگے چلکر ای فی سس کا این ٹی فولس کہین گے تا وہ اپنے چھوٹے بھائی سائرے کس کے این ٹی فولس سے ممتاز ہوسکے اُبیس برس سے

ایفی سس مین رہتا تھا اور ایسا مالدار تھا کہ اپنے باپ کے جرمانے کو بآسانی ادا کر دیتا۔ مگر وہ اپنے باپ کو بالکل نہین پہچانتا تھا۔ کیونکہ جب ماہی گیر نے اُسکو اور اُسکی مان کو سمندر مین سے نکالا تھا تو اُسوقت وہ ایسا چھوٹا تھا کہ بجز اپنے نکالے جانے کے کہ کسطرح وہ سمندر مین سے نکالا گیا اور کوئی بات اُسوقت کی حتی کہ باپ مان کی یاد بھی اُسکے ذہن مین نہ تھی۔ ماہی گیر نے اس این ٹی فولس کو اور اُسکے غلام اور اُسکی مان کو پانی مین سے نکال کر اُن دونون لڑکون کو اُس عورت سے بنظر فروخت لے لیا۔ مقام غور ہے کہ اس علٰحدگی سے اُس عورت کو کتنا صدمہ ہوا ہوگا۔

اُن لڑکون کو نواب ایفی سس کے جنگ آزما چچا نواب منافون کے ہاتھ اُن ماہی گیرون نے فروخت کیا۔ اور ایکبار وہ نواب اپنے برادرزادے نواب ایفی سس کی ملاقات کو جب آیا تو اُن لڑکون کو بھی ساتھ لیتا آیا۔

نواب ایفی سس نے اُس نوجوان این ٹی فولس کو بہت پسند کیا۔ اور جب وہ سن شعور کو پہونچا تو نواب ایفی سس نے اپنی فوج کا سپہ سالار اُسے مقرر کر دیا۔ اور جہان اُسنے بڑے بڑے کارہاے نمایان دکھائے۔ اور ایکبار کسی لڑائی مین اپنے ولی نعمت نواب کی جان بچائی جسکے صلے مین ایفی سس کی ایک مالدار عورت ایڈریانا نامے سے نواب نے اُسکی شادی کر دی اور اُسکے ساتھ وہ بہ آسایش زندگی بسر کرنے لگا اور اُسکا غلام ڈرامیا بھی اُسکی خدمت مین موجود تھا۔ چنانچہ جسوقت اُسکا باپ وہان آیا وہ وہین تھا۔

سائرے کس کا این ٹی فولس جب اپنے دوست سے جسنے اُسے اپی ڈیم نیم کی سکونت ظاہر کرنے کی ہدایت کی تھی جُدا ہوا تو اپنے غلام ڈرامیا کو روپیہ دیکر کہا تم ان روپیون کو لیکر سراے مین جہسان مین آکر کھانا کھاؤنگا لیجاؤ تھوڑی ہی دیر مین شہر کی سیر کرکے اور یہان کے باشندون کے انداز و طریقے دیکھ بھال کر

مین بھی پہونچتا ہون —
ڈرامیا نہایت ہی خوش طبع آدمی تھا - اور جب کبھی این ٹی فولس سست یا رنجیدہ رہتا تو اُس غلام سے خوش طبعی و مسخرا پن کرکے اپنا دل خوش کرلیتا - اور اُسوقت اُن دونون مین ایسی آزادانہ گفتگو ہوتی کہ ہرگز امتیاز نہوتا کہ اُن دونون مین غلام و آقا کی نسبت ہے —
جب اُسنے ڈرامیا کو رخصت کیا تو تھوڑی دیر ایک جگہ ٹھہر کر اپنے دلمین سوچنے لگا کہ بیفائدہ مین اپنی مان اور بھائی کی تلاش مین تنہا ہر جگہ ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہون اور کتنے بندرون مین مین نے اُنکی جستجو کی مگر کہین پتہ نملا - افسوس ہے کہ میں نہ کے قطرے کی طرح مین زندگی بسر کرتا ہون - جسطرح مینہ کا قطرہ اپنے ساتھی قطرے کی تلاش مین سارا سمندر چھان ڈالتا ہے مگر کہین اسکا پتہ نہین ملتا - اسی طرح مین تمام دنیا مین اپنی مان اور بھائی کو تلاش کرتا پھرا - مگر اُنکا کچھ نشان نہ ملا —
یہ سب کھڑا سوچ رہا تھا اور اپنے بے سود سفر پر جسکا ابتک کوئی نتیجہ نہ نکلا افسوس کر رہا تھا کہ ڈرامیا (جیسا کہ اُسنے سمجھا) لوٹ کر اُسکے سامنے آیا - این ٹی فولس اُسکے ایسا جلد لوٹ آنے پر متعجب ہوا اور پوچھا روپے کیا کیے — یہ وہ ڈرامیا نہ تھا جسکو اُسنے روپے لیکر سرا مین بھیجا تھا - بلکہ یہ اُسکے غلام ڈرامیا کا بھائی تھا کہ این ٹی فولس باشندہ ایفی سس کی غلامی مین تھا اور اُسکا نام بھی ڈرامیا تھا - دونون ڈرامیا اور دونون این ٹی فولس جوان ہونے پر بھی باہم ایسے ہی متشابہ تھے جیسا حسب بیان اپنے باپ کے ایام طفلی مین وہ ایک سی صورتون کے تھے - اسلیے یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ این ٹی فولس نے اُسے اپنا ہی ڈرامیا سمجھکر پوچھا کہ تم سرا سے یون جلد کیون واپس چلے آئے —
ڈرامیا نے اُسے اپنا آقا سمجھکر جواب دیا کہ بی بی نے کھانا کھانے کے لیے آپ کو

بلّا یا ہے - مرغ بریان تیار ہے - اور سور کے گوشت کا کباب گل کر سیخ سے ٹپک رہا ہے - جلدی چلیے - ایسا نہو کہ کھانا ٹھنڈا ہو کر خراب جائے - این ٹی فولس نے کہا یہ مسخراپن کا کون سا وقت ہے سیدھی طرح بتاؤ کہ روپیے کہان رکھ آئے - ڈرامیا نے پھر وہی جواب دیا کہ بی بی نے مجھے بھیجا ہے کہ جاکر این ٹی فولس کو بلا لاوٗ - این ٹی فولس نے پوچھا بی بی کون - ڈرامیا نے جواب دیا کہ آپ کی زن منکوحہ اور کون - این ٹی فولس نے کہ اب تک کسی سے نکاح نہ کیا تھا یہ باتین سُنکر بہت خفا ہوا اور کہا کبھی کبھی جو دل بہلانے کو دو ایک باتین تجھ سے کر لیتا ہون تو تیرے ایسی مغز کو چڑھ گئی ہے اور یہانتک تو نے اپنے کلام مین آزادی کا استعمال کرنا شروع کیا کہ سیدھی طرح جواب بھی نہین دیتا - اسوقت میری طبیعت اچھی نہین ہے سچ بتا روپیے کیا کیے بڑا تعجب تو یہ ہے کہ میرے مقابلے مین اسطرح دل سے باتین گڑھنے پر تجھے اتنی جراٗت کیونکر ہوئی - ڈرامیا نے جب دیکھا کہ این ٹی فولس اُسکی باتون پر تعجب کرتا ہے اور ہنسی پر محمول کرتا ہے تو وہ بھی یہی سمجھا کہ میرا آقا اُسوقت مجھسے مسخراپن کرتا ہے اور اپنا مُنھ بنا کر کہا اسوقت تو چلیے بلکہ ایسا ہی ہے تو کھانا کھانے مین ہنسی مذاق کر لیجیے گا اور مین کوئی بات تو اپنے جی سے نہین گڑھتا فقط اتنا ہی کہتا ہون کہ بی بی اور بی بی کی بہن دونون منتظر ہین چلیے کھا لیجیے - اب این ٹی فولس صبر نہ کر سکا اور ڈرامیا کو خوب ٹھونکا جسنے جاکر بی بی سے کہا کہ میان نہین آتے اور کہتے ہین کہ میری کوئی بی بی نہین -

این ٹی فولس باشندۂ ایفی سس کی بی بی ایڈریانا ڈرامیا کی زبانی یہ سُنکر کہ اُسکے شوہر نے کہا ہے کہ میری کوئی بی بی نہین ہے بہت خفا ہوئی اور یہ سمجھی کہ میرے شوہر نے کسی اور عورت سے رشتۂ الفت جوڑا ہے اور بی بی نہ کہنے سے یہ مطلب رکھا ہے کہ اُس سے کہین اچھی عورت میرے ہاتھ لگی ہے کہ اب مجھے

اُسکی پروا باقی نہ رہی اور اپنے شوہر کو بُرا بھلا کہنے لگی اور اسکی شان مین ذلت اور بدگمانی کے نا سزا وار کلمے مُنھ سے نکالنے لگی - اور اُسکی بہن لوسی تاکہ اُسکے ساتھ ہی رہتی تھی دیر تک اس بے وجہ بدگمانی کو اُسکے دل سے نکالنے کے لیے بہت کچھ سمجھاتی رہی مگر کچھ بھی اثر پذیر نہوا -

اَینٹی فولس باشندۂ سارَسے کس سراے کی طرف روانہ ہوا جسان پہونچکر اُسنے دیکھا کہ ڈرامیا روپیون کو بحفاظت تمام اپنے پاس لیے ہوے بیٹھا ہے - وہ چاہتا تھا کہ اُسکے قریب چلکر اُس بیباکانہ مسخراپن اور خوش طبعی پر اُسے ڈانٹے کہ اتنے مین اُسکے بھائی کی بی بی ایڈریانا سامنے سے آئی اور اُسے اپنا شوہر سمجھ کر پہلے تو اُسکے اظہار حیثیت پر خوب اُسکے لتے پرزے لیے - اور کیونکہ وہ اجنبی نہ بنتا جبکہ اُسکے پہلے کبھی اُسنے اُس غضبناک عورت کو نہ دیکھا تھا - اور کہا اُس الفت کو یاد کرو جو قبل از نکاح تمکو میرے ساتھ تھی اور اب اپنی اس بے اعتنائی کو دیکھو کہ بجاے میرے تمنے کسی اور عورت سے محبت و الفت کا سلسلہ قائم کر لیا ہے - تمنے تو مجھ سے محبت کم کر لی ہے مگر مجھ سے کب یہ ممکن ہے کہ تمکو اپنے دل سے بھلا دون - اینٹی فولس نے حیرت زدہ ہو کر کہا کیا ثبوت اس بات کا تمھارے پاس ہے کہ مین تمھارا شوہر ہون - یہ بہتیرا کہا کیا کہ مین تیرا شوہر نہین ہون مجھے تو یہان آئے ہوے صرف دو ہی گھنٹے کا عرصہ ہوا ہے کچھ زیادہ بھی نہین - مگر اُس عورت نے ایک نہ سُنی اور اُسے اپنے گھر لیجانے پر اصرار کرتی رہی آخرش بہ مجبوری وہ اُسکے ساتھ ہوا اور اپنے بھائی کے گھر پہونچکر اندر ریانا اور اُسکی بہن کے ساتھ کھانا نوش کیا جسمین سے ایک اُسے میان اور دوسری بھائی کہکر پکارتی تھی اینٹی فولس یہ سب واقعے دیکھکر متحیر ہوا اور دل مین سوچنے لگا کہ مجھ سے اور اس عورت سے خواب مین تو نکاح نہین ہوا ہے یا ایسا تو نہین ہر کہ عالم رویا مین یہ کیفیت مین دیکھ رہا ہون - اور ڈرامیا نے کہ سراے سے اُسکے ساتھ ہو لیا تھا

باورچی خانے کی طرف رخ کیا۔ کھانا پکانے والی نے کہ اُسکے بھائی کی بی بی تھی ہ
اُسے میان کہکر پکارا جسے سُنکر وہ بھی اپنے آقا کی طرح سخت مُتحیر ہُوا۔
این ٹی فولس ساکن سائرے کس اپنے بھائی کی بی بی اور سالی کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا کہ اتنے مین اُسکا بھائی یعنے اُس عورت کا اصلی شوہر مع اپنے غلام ڈرامیا کے آن پہونچا لیکن نوکرون نے کواڑ نہ کھولے۔ کیونکہ اُنکی بی بی نے منع کر دیا تھا کہ جبتک ہملوگ کھانا کھاتے ہین کوئی آنے نہ پائے۔ مگر جب اُنھون نے بکر رسہ کر کُنڈی کھڑکھڑائی اور کہا کہ ہملوگ این ٹی فولس اور ڈرامیا ہین کواڑ کھول دو۔ تو وہ عورتین بہت ہنسین اور کہنے لگین کہ این ٹی فولس تو ہمارے ساتھ کھانا کھا رہا ہے اور ڈرامیا باورچی خانے مین بیٹھا ہے باہر سے یہ کون بول رہا ہے۔ ہرچند کہ وہ کواڑ پیٹتے رہے مگر کواڑ نہ کھولے اور آخر کار خفا ہو کر این ٹی فولس لوٹ گیا اور اپنے دلمین بہت متعجب ہُوا کہ کون ایسا شخص ہے کہ میرے گھر مین بیٹھا کھانا کھا رہا ہے۔
این ٹی فولس ساکن سائرے کس نے کھانا تو کھا لیا مگر اُس عورت کے باربار میان کہنے سے بہت پریشان ہُوا اور یہ سُنکر کہ کھانا پکانے والی ماما نے ڈرامیا کو اپنا خاوند بنایا ہے اور بھی مُنتشر ہُوا اور اِس فکر مین ہُوا کہ کوئی موقع ہاتھ لگے تو یہان سے چل دینا چاہیے۔ ہرچند کہ اُس عورت کی بہن کا مزاج اُسے بہت پسند آیا اور اُس سے ملکر یہ بہت خوش ہُوا مگر اُس عورت کی وہمی اور شکّی طبیعت سے ایسا کارہ ہُوا کہ وہان ٹھہرنے کو اُسکا دل نہ چاہا۔ اور اُدھر ڈرامیا بھی اپنی نئی بی بی سے ملکر کہ باورچی خانے مین مُلاقات ہوئی تھی کچھ ایسا خوش نہوا۔ چنانچہ وہ دونون اپنی نئی بیبیون کے پاس سے چلدیے اور جلدی جلدی قدم بڑھا کر تھوڑی دیر مین اُس مکان سے ایک فاصلہ معتد بہ پر نکل گئے۔

این ٹی فولس ساکن سائرے کس تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ ایک زرگر نے اُسے این ٹی فولس ساکن الیفی سس سمجھ کر (جیسا کہ اُس عورت نے سمجھا تھا) آواز دی اور کہا کہ اپنی زنجیر طلائی لیتے جاوٗ۔ این ٹی فولس نے اُس زنجیر کے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ یہ میری نہین ہے۔ جسکے جواب مین اُس زرگر نے کہا کہ تمھارے ہی حکم سے تو مین نے بنائی ہے اور اب تم کہتے ہو کہ میری نہین ہے۔ غرضکہ این ٹی فولس ہتیرا ہی نہین نہین کرتا رہا مگر اُس زرگر نے ایک نہ سُنی اور زنجیر اُسکے ہاتھ مین دیکر چلا گیا۔ این ٹی فولس نے اب اپنے آدمی ڈرامیا سے کہا کہ ایسے شہر مین جہان ایسے ایسے حیرت انگیز معاملے وقوع پذیر ہوتے ہین ٹھہرنا قرین مصلحت نہین نظر آتا۔ شاید ہملوگون پر کسی نے سحر کر دیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اسباب لیچل کر جہاز پر لادو کہ آج ہی اس شہر سے باہر ہوجائین۔

زرگر جسنے ابھی این ٹی فولس ساکن سائرے کس کو این ٹی فولس ساکن الیفی سس سمجھکر زنجیر طلائی دی تھی (اپنی زنجیر طلائی دینے کے تھوڑی ہی دیر بعد بعلت دین واجب الادا گرفتار کیا گیا۔ اتفاقاً اسوقت این ٹی فولس ساکن الیفی سس (جسے اپنی دانست مین اُس زرگر نے زنجیر طلائی دی تھی) جہان وہ زرگر گرفتار کیا جاتا تھا آن پڑا اور زرگر نے اُسے دیکھ کر زنجیر طلائی کی قیمت اُس سے طلب کی اور کہا تم جو زنجیر ابھی مجھ سے خرید کر لیگئے ہو جتنی اُسکی قیمت ہے اُتنے ہی دین کے لیے مین پابہ زنجیر ہون اگر اُسکی قیمت لادو تو مین ابھی چھوٹا جاتا ہون۔ این ٹی فولس نے زنجیر کے پانے سے انکار کیا اور زرگر نے کہا چند منٹ گذرے ہونگے کہ مین نے تمکو اپنے ہاتھ سے زنجیر دی ہے۔ غرضکہ اُن دونون مین یہ بات بڑھی اور ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ مین حق پر ہون۔ کیونکہ این ٹی فولس سمجھی جانتا تھا کہ زرگر نے مجھے زنجیر نہین دی اور چونکہ اُن دونون بھائیون کی صورتون مین سرِمو فرق نہ تھا اسلیے زرگر کو پورا

یقین تھا کہ مین نے ابھی اِسکے ہاتھ مین دی ہے۔ نوبت بانیجا رسید کہ زرگر کو عہدہ دار سرکاری بعلت قرضہ گرفتار کر کے قیدخانے مین لے گیا اور اُسی عہدہ دار سے جو اُسے گرفتار کرنے آیا تھا (اُس روپیے کی علت مین جو بابت زرثمن زنجیر طلائی این ٹی فولس کے ذمّے واجب الادا تھا) این ٹی فولس ساکن ایفی سس کو گرفتار کرا کر وہ زرگر اپنے ساتھ ہی محبس مین لیتا گیا۔ غرضکہ اِس جھگڑے کا خاتمہ یون ہوا کہ وہ دونون محبس مین قید کیے گئے۔

این ٹی فولس قید مین جا رہا تھا کہ راستے مین اُس سے ڈرآمیا ساکن سائرہ کس یعنی اُسکے بھائی کے غلام سے ملاقات ہوئی اور جبسے دیکھکر اُسنے اپنا ہی آدمی سمجھا اور اُسے حکم دیا کہ انڈریانا (یعنی میری بی بی) سے کچھ روپیے کہ جسکے لیے مین قید ہون مانگ لا۔ اُسنے یہ سُنکر تعجب کیا کہ میرا آقا مجھے اُسی عجائب خانے مین بھیجتا ہے جہان جانے کی جرأت مجھے نہین پڑتی اور جہان سے ہم لوگ کس عجلت سے ایک بار بھاگ چکے ہین۔ ہرچند کہ وہ جہاز پر سے یہ خبر لایا تھا کہ جہاز عنقریب کُھلنے والا ہے مگر وہ موقع ہی ایسا تھا کہ جہاز کی خبر کہنے کی بھی اُسے مہلت نہ ملی اور یہ سمجھکر کہ میرا آقا فی الواقع اُس عورت کے پاس بھیجتا ہے کیونکہ مسخر کا یہ کوئی مقام نہین ہے۔ بعجلت اُس مکان کی طرف روانہ ہوا۔ اور آپ ہی آپ بکتا چلا۔ کہ پھر مجھے ایڈریانا کے مکان پر آنا پڑا جہان ڈاسی بل مجھے اپنا خاوند کہیگی مگر کیا کیجیے حکم حاکم مرگ مفاجات نوکرون کو اپنے آقاؤن کی تعمیل حکم ضروریات سے ہے۔

ایڈریانا نے اُسے روپیے دیے اور وہ لیے ہوے واپس آتا تھا کہ راستہ مین این ٹی فولس ساکن سائرے کس سے ملاقات ہوئی جو گھبرایا ہوا ہر طرف بحیرت نگران اِدھر اُدھر پھر رہا تھا۔ کیونکہ اُسکا بھائی تو ایک بڑا مشہور آدمی تھا اور ہر خرد و کلان اُسے جانتے تھے اور یہ بالکل اپنے بھائی کے مشابہ تھا۔ اِسلیے ہر ایک

شخص جو راستہ مین اس سے ملتا بڑے ہی تپاک سے سلام کرتا گویا اُسکا پورا آشنا ساہی کوئی کہتا کہ آپنے جو مجھے روپیے قرض دیے تھے لیتے جائیے۔ کوئی یہ کہتا حضرت ذرا بات سُنتے جائیے۔ کوئی صاحب اُسکی عنایتون کا شکریہ ادا کرتے اور کہتے جناب فلان روز آپ نے نہایت ہی آڑے وقت میرا ساتھ دیا تھا۔ ایک درزی نے کہا کہ حسب فرمایش آپ کے مین نے ریشم خرید لیا ہے لیتے جائیے اور مین نے جو آپ کے کپڑے سی دیے تھے ابتک اُسکی اُجرت نہین پائی اُسوقت مجھے روپیون کی اشد ضرورت ہے میری مزدوری چکاتے جائیے۔ غرضکہ جو دیکھتا دھوکا کھاتا اور اُسے اینٹی فولس ساکن الفی سس سمجھتا۔

اینٹی فولس کو شک گذرا کہ یہ جادوگرون یا ڈاکوؤن کا شہر تو نہین ہی اور اُسکے نوکر ڈرامیا نے یہ پوچھ کر کہ آپ نے قید نہاتے کیونکر رہائی پائی اور اشرفی کی تھیلی دیکر اور یہ کہکر کہ ایڈریانا نے اُس زرگر کا قرضہ ادا کرنے کو دیا ہے جسکے لیے آپ گرفتار تھے اُسکے شک کو حق الیقین کے مرتبے تک پہونچا دیا۔ اور گرفتاری اور قید۔ اور ایڈریانا کے پاس سے روپیے لانے کی کیفیت سُنکر اُسنے سمجھا کہ کسی نے ڈرامیا پر سحر کر دیا ہے اور اپنے دلمین خیال کرنے لگا کہ مین ناحق یہان بھٹکتا پھرتا ہون۔ غرضکہ اُن خیالات متوحشہ سے وہ بہت ہی پریشان ہوا اور آزردہ دل ہو کر بولا کہ محافظ حقیقی مجھے اس مقام متوحش سے جلد باہر نکالے۔

اب ایک اور حیرت افزا واقعہ وقوع پذیر ہوا وہ یہ کہ ایک عورت نے آسے اینٹی فولس کہکر پکارا اور کہا کہ آج کھانا کھاتے وقت جو زنجیر دینے کو تمنے کہا تھا اگر لائے ہو تو دیتے جاؤ۔ یہ سُنکر اینٹی فولس کو طاقت ضبط باقی نہ رہی اور جھنجھلا کر کہا کہ ڈائن مین نے کب تیرے ساتھ کھانا کھایا ہے اور کب تجھ سے زنجیر دینے کو کہا ہی مینے تو اس سے پہلے تیری صورت بھی کبھی نہین دیکھی تھی۔ وہ عورت بولی کہ آج ہی کی

تو بتاتا ہے کہ تم نے نہین میرے ساتھ کھانا کھایا ہی اور کھاتے وقت تمنے کہا کہ ایک زنجیر طلائی مین تمھارے واسطے لاؤنگا۔ مگر وہ یہی کہے گیا کہ مین نہین جانتا تو کون ہے۔ اُس عورت نے کہا مین نے تو تمھین ایسا بیش قیمتی چھلا دیڈالا اور تمسے ایک سڑی سی زنجیر نہین دیجاتی خیر اگر زنجیر نہین دیتے تو میرا چھلا ہی واپس کر دو۔ اُس عورت کی یہ باتین سُنکر تو اینٹی فولس کے ہوش بجا نہ رہے۔ اور اُسے جادوگرنی اور ساحرہ بنایا اور یہ کہتا ہوا کہ دور ہو مین تجکو جانتا نہ تیرے چھلے کو، وہان سے اپنی جان چھوڑا کر بھاگا۔ اینٹی فولس کی باتین سُنکر اور اُسکے انداز متوحش دیکھکر اُس عورت کو نہایت ہی تعجب ہوا کیونکہ وہ صریحی جانتی تھی کہ مین نے اُسے کھانا کھلایا ہی اور ایک چھلا دیا ہی جسکے بدلے مین اُسنے وعدہ کیا تھا کہ مین ایک زنجیر طلائی تمھین لاؤنگا۔ مگر اِس مقام پر اُس عورت نے وہی غلطی کی جو اورون نے بھی کی تھی اور اسکو افی سیفس کا اینٹی فولس سمجھا جسنے واقعی وہ سب باتین کی تھین جسکے ارتکاب کی نسبت وہ یہ غلطی اینٹی فولس کی طرف نسبت کرتی تھی۔

جب ایڈریانا نے اپنے شوہر اینٹی فولس کو گھر مین نہین آنے دیا اور یہ خیال کرکے کہ وہ تو میرے ہی ساتھ کھا رہا ہے باہر سے کوئی دوسرا شخص اپنے کو اُسی نام کا پکارتا ہے، تو اُسکو بہت ناگوار گذرا اور سمجھا کہ یہ بھی اُس عورت کے وہم و شک کا نتیجہ ہے کہ مین گھر مین آنے سے باز رکھا جاتا ہون اور پھر یاد کیا کہ اکثر میری بی بی جھوٹا الزام مجھپر لگایا کرتی تھی کہ تو دوسری عورتون سے بھی ربط و ضبط رکھتا ہے کیا عجب کہ آج اپنے خیال فاسد مین میرے جرم کی سزا یہی تجویز کی ہو کہ مین آج گھر مین نجانے پاؤن یہ سب باتین سوچ کر ایک عورت کے گھر کھانا کھانے کو چلا آیا جسنے بڑے خلوق سے اُسکی تواضع و تکریم کی۔ اُس عورت کی اِس انسانیت سے اینٹی فولس بہت خوش ہوا اور ایک زنجیر طلائی جسے اُسنے اپنی بی بی کیواسطے بنوائی تھی اُسے دینےکا

وعدہ کیا۔ یہ وہی زنجیر تھی جسے اُس زرگر نے اُسکے بھائی سائرس کے ایبن ٹی نوس کو دے ڈالی تھی۔ اُس عورت نے سونے کی زنجیر پانے کی جو خبر سُنی تو بہت خوش ہوئی اور حالت شوق مین اپنا چھلا اُتار کر ایبن ٹی نوس کو دیدیا۔ اور اُسی چھلے کا مطالبہ اُس عورت نے اُسکے بھائی سے کیا تھا جسے سُنکر وہ متعجب ہوا اور کہا مین یہ نہین جانتا کہ تو کون ہو اور تیرا چھلا کیسا ہو۔ اور کہا مین آج ہی اِس شہر مین آیا ہون مجھ سے تجھ سے واسطہ۔ اُسکی باتون سے اِسے ایسی حیرت ہوئی کہ جس سے اُسکو پورا یقین ہوگیا کہ ایبن ٹی نوس کے دماغ مین کچھ خلل ہوگیا ہے اور فوراً ایڈریانا کے گھر کی طرف روانہ ہوئی کہ چلکر اُسکی بی بی کو مطلع کرے کہ اُسکا شوہر پاگل ہوگیا ہے۔ وہ عورت ایڈریانا سے اُسکے شوہر کی کیفیت بیان ہی کر رہی تھی کہ اُسکا شوہر بھی داروغہ محبس کو ساتھ لیے اپنے گھر پر آیا تاکہ اپنے گھر پہ چلکر داروغہ محبس کو زر ثمن زنجیر کا دیکر قید سے چھٹکارا پائے کیونکہ ڈرامیا کے ہاتھ جو تھیلی اشرفی کی ایڈریانا نے بھیجی تھی وہ تو اُسکے شوہر کے بھائی کے ہاتھ لگی۔ ایبن ٹی نوس نے آکر شکایت کی کہ کھانے کے وقت ہم آئے مگر تمنے کواڑ نہ کھولے اور ہم واپس چلے گئے۔ یہ بات سُنکر ایڈریانا کو اُس عورت کی باتون پہ پورا یقین ہوگیا اور سمجھی کہ فی الواقع یہ پاگل ہوگیا ہے۔ اور پھر کھانا کھانے کے وقت کی باتون کو یاد کرکے (کہ مین تیرا شوہر نہین ہون اور آج ہی مین اِس شہر مین آیا ہون پہلے کبھی ایفی سس کی صورت بھی مین نے نہ دیکھی تھی) اُسکو یقین کامل ہوگیا کہ بیشک اُسکے دماغ مین خلل ہوگیا ہے۔ روپیے دیکر داروغہ محبس سے تو اُسے چھوڑا لیا مگر اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ اُسکے ہاتھ پانوٗن رسّی سے باندھکر کسی اندھیرے مکان مین بند کر دو اور جاکر کوئی طبیب بلالاؤ کہ وہ آکر اُسکے دماغ کا علاج کرے۔ غرضکہ جتنی باتین اُسکے بھائی نے کی تھین سب کا الزام اِسی پر لگایا گیا۔ اور اِس اتہام بیجا پر یہ نہایت ہی غضب و غصہ مین چلاتا اور شور مچاتا تھا۔ اور زیادہ غصہ اُسکو اِس بات پر آتا تھا

کہ وہ اچھا بھلا اور لوگ اسے مجنون و پاگل کہتے تھے اور ڈرامیا بھی کہ اپنے آقا کے سخن کی تائید کرتا تھا مجنون و پاگل سمجھا گیا۔ اور وہ دونون آقا و غلام دست و پابستہ ایک مکان مین جو کسی قدر فاصلے پر تھا بند کرنے کے لیے روانہ کیے گئے۔

انکے قید مین بھیجنے کے تھوڑی ہی دیر بعد ایک نوکر یہ خبر لایا کہ این ٹی فولس اور ڈرامیا دونون قید سے بھاگ گئے اور ایک دوسرے راستے پر آزادی تمام گھوم رہے ہین۔ یہ سنتے ہی ایڈریانا انکے پکڑنے کے لیے چلی اور اپنے ساتھ دو چار آدمی اور لیتی گئی کہ انکے پکڑ کر گھر لانے مین آسانی ہو۔ اور پیچھے لگی اسکی بہن بھی چلی۔ پڑوس مین ایک خانقاہ تھی وہان پہونچکر وہ کیا دیکھتی ہے کہ این ٹی فولس اور ڈرامیا دونون اسی خانقاہ کے دروازے پر ٹہل رہے ہین۔ یہان بھی اس عورت کی آنکھ نے بہ سبب ان بھائیون کے تشابہ کے دھوکا کھایا کہ اپنے شوہر کے بھائی اور بھائی کے غلام کو اپنا شوہر اور اپنے شوہر کا غلام تصور کیا۔

این ٹی فولس ساکن سائرے کس ان مصیبتون کو جو اس تشابہ نے اسپر عائد کر رکھی تھین ابھی تک بھولا نہ تھا اور اسی کے غوط مین تھا۔ کہ زرگر نے وہ زنجیر جو صبح اسے دی تھی اسکے گلے مین دیکھکر اسے ملامت کرنے لگا (یہ ملامت دام پانے کے لیے نہ تھی کیونکہ معرفت داروغہ مجلس وہ زرشن پاچکا تھا۔ بلکہ جھوٹ بولنے پر تھی کہ وہ کہتا تھا کہ مین نے زنجیر نہین لی) اور کہنے لگا کہ زنجیر تو آپ کے گلے مین پڑی ہوئی ہے اور اسوقت آپ کہتے تھے کہ مین نے زنجیر لی ہی نہین قیمت کس چیز کی تمکو دون،،۔ این ٹی فولس نے اپنے دلمین کہا کہ زنجیر تو مین نے بیشک لی کیونکہ آج صبح کو جب مین ادھر سے جاتا تھا تو آپنے زبردستی میرے گلے لگائی لیکن اسکے بعد تو پھر مجھ سے اس سے ملاقات ہی نہین ہوئی انکار کرنے اور قیمت نہ دینے کا مضمون یہ کیسا سُنا تا ہے۔

اب آئیڈریانا این ٹی فولس کے پاس آئی اور اسے اپنا پاگل شوہر سمجھکر جو اسکی

قید سے بھاگا تھا آواز دی - اُن لوگون نے جنھین وہ اپنے ساتھ لیگئی تھی این ٹی نولس اور ڈرامیا کے گرفتار کرنے کو ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ دونون خانقاہ مین گھس گئے اور خانقاہ کی بڑھیا سے بالتجا کہا کہ بڑھیا ہمین اپنے مکان مین چھپنے دے -

شور وغل سنکر بڑھیا اپنے آپ خانقاہ کے باہر نکل آئی تا دریافت کرے کہ سبب اس ہنگامہ کا کیا ہے - بڑھیا نہایت سنجیدہ و بزرگ عورت تھی اور جھگڑا و قضیہ چکانے کے لیے عقل سلیم رکھتی تھی چنانچہ اُسنے ایسا نہ کیا کہ اُن مردون کو جو اُسکے مکان مین پناہ گزین ہوئے تھے دیوانہ سمجھکر باہر نکال دیتی بلکہ بخوش اسلوبی تمام ایڈریانا سے پوچھا کہ سبب اُسکے شوہر کے دفعتہً دیوانہ ہوجانے کا کیا ہے - آیا کچھ اُسکا اسباب سمندر مین ڈوب گیا ہے یا اُسکا کوئی عزیز مرگیا ہے جسکی موت نے اُسے اس حالت کو پہونچایا ہو ایڈریانا نے کہا ہمین سے تو کوئی سنہین - پھر بڑھیا نے پوچھا سوا اُسے تیرے کسی اور عورت پر اُسکی طبیعت تو نہین آگئی ہے جسکے فراق نے اُسکی یہ حالت بنا رکھی ہے -

ایڈریانا نے کہا ہان تو مین بہت دنون سے خیال کرتی ہون کہ کسی عورت سے اُسنے تعلق پیدا کیا ہے کیونکہ اُسکو دیکھتی ہون تو بسا اوقات اُسے گھر سے غیر حاضر پاتی ہون اُسکی غیر حاضری مکان سے سچ پوچھو تو کسی عورت پر فریفتہ ہونے کی وجہ سے نہ تھی بلکہ ایڈریانا کے تنک وبدمزاجی کی باتین اُسے گھر سے غائب رہنے پر مجبور کرتی تھین - چنانچہ ایڈریانا کے انداز طبیعت سے اُسنے مستنبط کیا کہ اُسکی بدمزاجی نے اُسے پاگل بنا رکھا ہے - اور صحت قیاس کے لیے اُس سے پوچھا کہ تم گھر سے غائب رہنے پر اُسے ملامت کرتی ہو یا نہین - ایڈریانا نے جواب دیا کیون کرتی کیون نہین - بڑھیا نے کہا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ خوب نہین - ایڈریانا نے بخوشی یہ ظاہر کرنا چاہا کہ مین بخوبی اُسکو لعنت ملامت کرتی ہون - چنانچہ اُسنے کہا اُٹھتے سوتے - کھاتے - چلتے - پھرتے اُسے نصیحت ہی کرتی رہتی ہون جس سے اُسکا دم ناک مین رہتا ہے - جب مین اُسکے پاس تنہا ہوئی تو سوا اسے اس ذکر کے اور کوئی

ذکر نہین کرتی۔ اور جب کبھی تنہا ہوئی تو اشارے ہی سے کہتی رہتی ہون مثلاً کسی دوسری عورت سے محبت کرنے مین وہ جتنا بڑا ہے اُتنا ہی اُسکی لعنت ملامت مین مین بڑی ہوئی مگر نہ مانے تو کیا کیا جائے۔

اُس بدظن عورت کی ساری تقریر بڑھیا سُن گئی اور اخیر مین بولی۔ یہی تو باعث ہے تیرے شوہر کے پاگل ہوجانے کا۔ کیونکہ بدظن وشکی عورتون کی زہر آلودہ باتین کتون کے دانت کے زہر مہلک سے کہین بڑھکر ہوتی ہین۔ تمھاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ تمھاری ملامتون نے اُسکی نیند حرام کر رکھی تھی۔ کیا عجب کہ کم خوابی نے اُسکا دماغ خالی کر دیا ہو۔ تمھارے نزدیک سرزنش کیے بغیر اُسکے کھانے کا ذائقہ ہی نہین درست ہوتا تھا اور حالانکہ حالت اطمینان مین جو کھانا نہین کھایا جاتا وہ اچھیطرح ہضم نہین ہوتا اور جب اچھی طرح ہضم ہوا تو حرارت پاس ہی رکھی ہے۔ تمھارا ہی بیان ہے تمھارے جھگڑے فساد نے اُسکی مسرت کھو دی تھی اور تمھارے سبب سے وہ لوگون مین بیٹھنے اُٹھنے ہنسنے بولنے سے مجبور تھا تم ہی انصاف کرو کہ ایسی حالت مین بجز مایوسی وخفقان کے آسودہ دلی وخرمی ہو تو کیونکر ہو۔ اِن سب باتون کا نتیجہ اخیر یہ نکلا کہ تمھارے ہی خیالات باطلہ وقیاسات غیر صحیح نے تمھارے شوہر کو پاگل بنا رکھا ہے۔

لِشنا نے چاہا کہ اپنی بہن کی طرف سے کچھ جواب دے اور کہا اپنے شوہر کو جو یہ چھیڑتی تھی تو اُس سے رنجش تراوش نہین کرتی تھی بلکہ وہ پیار کی باتین تھین کہ مہربان ہوکر یہ کہا کرتی تھی۔ بہن بڑھیا کی یہ عتاب کی باتین سنتی ہو اور خاموش بیٹھی ہو کچھ تم بھی بولو۔ مگر اُس بڑھیا نے اُسکے قصور کو ایسا صاف صاف ثابت کر دیا کہ ایڈریانا سوائے اُسکے اور کچھ جواب نہ دیسکی کہ تمنے تو بڑا ہی قصور ثابت کیا اور میری ہی جھڑکیون اور ملامتون کو اِسکا باعث ٹھہرایا۔

ایڈریانا اپنے چال چلن پر شرمائی تو سہی مگر اپنے شوہر کے پانے کی تمنا کم کی اور یہی کہے گئی کہ اُسے میرے حوالہ کردو۔ لیکن بڑھیا نے نہ تو کسی کو اندر جانے دیا اور نہ اُن بیچارون کو اُس بدظن عورت کے پاس آنے دیا۔ اور یہ قصد کیا کہ مزاج دانی و آرام رسانی سے اُنکی طبیعت کو حالت اصلی پر لائے۔ اور نوکرون کو حکم دیا کہ خانقاہ کا دروازہ بند کردیا جائے۔ تا وہ عورت اندر نہ آنے پائے۔

اُسی دن حسین برادران توام کے ہمشکل ہونے سے یہ سب غلطیان واقع ہوئی تھین وہ بڈھا اسے جین اپنا یوم مہلت جسکی انتہا غروب آفتاب تک تھی گذران رہا تھا۔ اور بصورت نہ مہیا ہونے زرتاوان کے عند الغروب اُسکے قتل کا فتوی دیا جاتا۔ مقتل اُس خانقاہ کے پاس ہی تھا۔ جسوقت کہ بڑھیا نے کواڑ خانقاہ کے بند کرائے اُسی وقت اسے جین کو لوگ مقتل مین لائے۔ نواب نے یہ دیکھکر کہ زر تاوان اس سے مہیا نہو سکا خود خانقاہ مین ذکر کہ ایسے مقام پر خدا ترس لوگ اکثر رہتے ہین ہ آیا کہ اب سے بھی اگر کوئی اُسکے حال پر رحم کرے اور زرتاوان اُسکی طرف ادا کردے تو مین اُسے چھوڑ دون۔

ایڈریانا نے شور غل کم کیا اور نواب سے دادخواہ ہوئی اور عرض کرنے لگی اس خانقاہ کی بڑھیا نے میرے شوہر کو جو دیوانہ ہوگیا ہی اس خانقاہ مین چھپا رکھا ہے اور نہ مجھے نہین دیتی۔ وہ بادشاہ سے یہ عرض کر رہی تھی کہ اُسکا اصلی شوہر اینٹی فولس ساکن ایفی سس اور اُسکا غلام ڈرامیا سامنے سے آئے۔ اور نواب کے پاس یہ فریاد لائے کہ ناحق مجھے دیوانہ اور پاگل بنا کر مجھے میری بی بی نے قید کردیا تھا بڑی بڑی مشکلون سے جان بچا کر مین آپ کے پاس نظر انصاف گستری حاضر ہوا ہون۔ ایڈریانا کو بڑا تعجب ہوا کہ مین نے تو یہ سمجھا تھا کہ یہ دونون خانقاہ مین ہین اور یہ تو باہر سے چلے آتے ہین۔

اسے جین نے جو دیکھا تو سمجھا کہ یہ میرا وہی لڑکا ہی جو اپنی مان اور بھائی کی تلاش مین مجھے تنہا چھوڑ کر نکلا تھا اور مطمئن ہوا کہ زرتاوان میری طرف سے یہ ابھی ادا کر دیگا۔ چنانچہ اُسنے این ٹی فولس کو بہ شفقت پدری نہایت خوشی و مسرت سے باین اُمید کہ وہ اُسکو اس حالت پر خطر سے نجات دیگا آواز دی۔ مگر اسے جین کی آواز سُنکر اُسکا بیٹا متحیر ہوا اور کہا مین نہین جانتا تم کون ہو۔ کیونکہ اس این ٹی فولس نے جین تفرقہ سے (جو بسبب طوفان کے واقع ہُوا تھا اور جب یہ بالکل ہی بچہ تھا) اپنے باپ کو نہین دیکھا تھا۔ مگر بیچارہ اسے جین نے یہ سمجھا کہ بسبب فکر و مصیبت کے جسمین وہ گرفتار ہے اسنے مجھے نہ پہچانا اور متحیر ہو کر کہا کہ تم کون ہو مین تمکو نہین جانتا یا یہ کہ اس پریشان حالی مین سے یہ اقرار کرتے ہوے کہ یہ میرا باپ ہے شرم آئی ہے۔ بیچارہ وہ اپنے کو پہچنوا تا رہا اور کہتا رہا مین تیرا باپ ہون۔ اسی حالت پریشانی مین خانقاہ کی بڑھیا اور دوسرا این ٹی فولس و دوسرا ڈرامیا بھی خانقاہ سے باہر نکلے اور اڈریانا نے دیکھا کہ وہ شوہر اور دو ڈرامیا سامنے کھڑے ہین۔

اب وہ غلطیان جسنے سب کو پریشان کر رکھا تھا آشکارا اور ہویدا ہو گئین جب نواب نے دو این ٹی فولس اور دو ڈرامیا کو ایک سی صورت کا دیکھا تو اس راز کی پوری کیفیت دفعتہً اُسکے خیال مین آگئی۔ اور صبح کی کہانی جو اسے جین کی زبانی سنی تھی یاد آگئی اور کہا یقیناً یہ دونون اسے جین کے لڑکے ہین اور وہ دونون اُسکے غلام ہین جو توام تولد ہوے تھے۔

اب اسے جین روناد یدہ شادی کا سال پُر اختلال اسطرح ختم ہُوا۔ اور وہ قصہ جو صبح کو کہا گیا تھا اور جو مصائب سفری و خوف قتل سے بھرا ہُوا تھا قبل اسکے کہ آفتاب غروب ہو اُسکا انجام بخیر ہوا اور اُس بڑھیا نے بھی اپنے کو بتا دیا کہ مین اسے جین کی زن گم گشتہ اور دونون این ٹی فولس کی

مادرجان نثار ہون —

جب ماہی گیرون نے این ٹی فولس کلان اور ڈرامیا کو اُس عورت سے چھین لیا تھا تو وہ عورتون کی خانقاہ مین کسی طرح پہونچ گئی جہان بسبب اپنی عقل و دینداری کے معزز خیال کی جانے لگی اور رفتہ رفتہ اُس خانقاہ کی رہنے والی عورتون مین سردار بن بیٹھی تھی اور جہان نادانستگی مین ایک ایسے اجنبی شخص کی مہمانداری کی جو درحقیقت اُسی کا لڑکا تھا

والدین اور اُنکے لڑکون مین ایسی مبارک و سلامت کی گھڑی اور آمدنی سے ایسی خوشیان کین کہ تھوڑی دیر تک یہ بھی بھول گئے کہ اُسے جین کے یہ مرنے کا وقت ہے — لیکن جب وہ لوگ ملنے ملانے سے فارغ ہوئے تو اُنکو اُسے جین کے قتل کی یاد آئی اور این ٹی فولس ساکن الفی سس نے نواب کے سامنے اپنے باپ کی طرف سے زرتاوان لا رکھا۔ مگر نواب نے اُسے بلا کچھ لیے ہوئے چھوڑ دیا اور کہا مین تم سے روپیہ نہین لے سکتا — اور نواب خانقاہ کی بڑھیا اور اُسکے نو یافتہ شوہر اور لڑکون سمیت خانقاہ مین گیا تا اُنکی زبانی اُنکے حالات جس کا انجام اُنکے بخت برگشتہ کے خلاف ظہور پذیر ہوا تھے — دونون ڈرامیا کی عجیب معاملے کی خوشی ناقابل فروگذاشت ہے کہ کیسی ہنسی خوشی سے آمین صاحب سلامت ہوئی اور دونون اپنے بھائیون کو دیکھ کتنا مسرور ہوئے —

ایڈریانا کو اپنی ساس کی صحبت سے یہ فائدہ ہوا کہ اُسکے شک و وہم مین تخفیف ہوئی اور اُسکے شوہر نے اُسکی بدگمانیون سے نجات پائی —

این ٹی فولس ساکن سائرے کس نے ایڈریانا کی بہن لشیا سے اپنی شادی کر لی اور اُسے جین مع اپنی بی بی اور لڑکون کے مدت تک وہین رہا — ایسا نہ تھا کہ ان پریشانیون کے رفع ہوجانے کے بعد آئندہ کے لیے اُن غلطیون کے وقوع کا بالکل انقطاع ہو جاتا۔ بلکہ زمانہ مافات کے یاد کرانے کے لیے کبھی کبھی پھر بھی خوش طبع بھول چوک

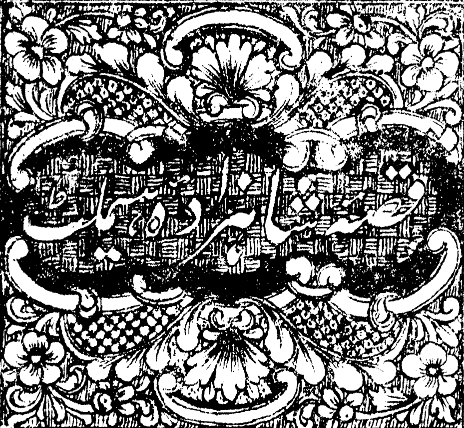
واقع ہوجایا کرتی اور اپنی ٹی فونس اور ڈرامیا کے بھائیون مین بسبب عدم امتیاز صورت وشکل دیکھنے والون کو دھوکا ہوجایا کرتا جسے سنکر وہ بہت ہنستے اور اُس
نقل غلط فہمی پہ باہم خوش طبعی ومسخراپن کرتے

## خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بتیس قصون مین کا ساتوان قصہ جو مجموعہ کے ساتھ پہلے اِس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ مملوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مین زیور طبع سے آراستہ ہوا تھا اب شائق مطبع موصوف
کانپور مین پہلی مرتبہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۹۰ع مین باہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سے بصحت تمام طبع ہوکر مطبوع طبائع خاص وعام ہوا۔

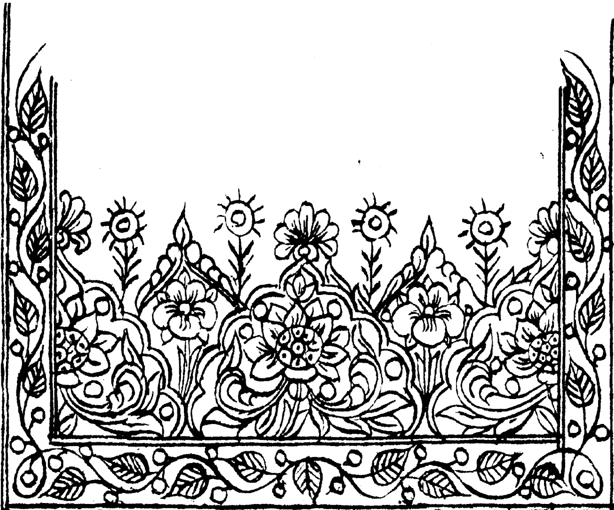
ہون خالق کون و مکان کا فضل و خلائق مین از روز ماسی

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا آٹھوان
عجیب فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ




جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاکوٹی وکیل منصفی بانسگانو
ضلع گورکھپور نے بپابندی مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحسن زیبائی چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرٹرلیوڈ ملکہ ڈنمارک اپنے شوہر ہملیٹ شاہ ڈنمارک کے مرجانے سے بیوہ ہوگئی
اور اپنے بیوہ ہونے کے تھوڑے ہی دنون بعد اپنے شوہر کے بھائی **کلاڈیس** سے
دوسرا نکاح کرلیا کلاڈیس بڑا ہی بدتمیز و بے رحم تھا اور ساری خلقت اُسے بُرا کہتی
تھی - اور شاہ سابق کے اخلاق ظاہری و عادات باطنی سے اُسے کوئی نسبت
نہ تھی - اُسکی بدمزاجی و خبث باطنی نے سب کی نظرون مین اُسے ذلیل و خوار بنا رکھا
تھا - ہملیٹ کا دفعۃً مرجانا اور دو مہینے کے اندر ہی اُسکی بی بی کا کلاڈیس کے ساتھ نکاح
ہوجانا لوگون کو شک و بدگمانی کا باعث ہوا - چنانچہ لوگ یہی سمجھے کہ کلاڈیس اپنے بھائی
کے مرنے کا باعث ہوا ہے تاکہ اُسکی زوجہ سے نکاح کرکے اور اُسکے ولیعہد شاہزادہ ہملیٹ
وارث تاج و تخت کو محروم کرکے خود سلطنت ڈنمارک پر قبضہ و تسلّط کرے -

لیکن بیگم کے اس فعل خلاف مصلحت کا اثر جیسا شاہزادے کے دل پر ہوا کسی اور
پر نہوا - یہ شاہزادہ اپنے باپ سے بہت ہی الفت رکھتا تھا چنانچہ بعد اُسکی وفات کے

Hamlet Prince of Denmark
Gertrud

اُسکی بُت پرستی کو ذریعۂ تسکین جانتا تھا۔چونکہ یہ نہایت صائب الراے و بدرجۂ غایت شائستہ تھا اِسلیے اپنی ماں کی اُس حرکت زبون کو دلمین گرہ باندھا۔باپ کے غم نے اور ماں کی شادی کرلینے کی شرم نے اُسے ایسا سخت صدمہ پہونچایا کہ فرحت و انبساط سے ایک بخت اُسکا دل پھر گیا۔کتب بینی سے کہ اُسے کمال رغبت تھی اب کلیہ نفرت ہوگئی۔سیر و تماشے مین کہ عالم شباب کے لیے ضروریات سے ہے تھوڑے دنون تک بھی وہ نوجوان شاہزادہ مشغول نہ رہ سکا۔ غرضکہ شادی وخرمی اُسکے پاس نہ آتی اور دُنیا اُسکی نظرون مین ایسی معلوم ہوتی گویا کسی نے چمن مین سے اچھے اچھے پھول توڑ لیے ہون اور درختان خودرو چھوڑ دیے ہون۔ایسا نہ تھا کہ ازروے تخت نشینی و حقداری وراثت نے اُسے ایسا سخت صدمہ پہونچایا ہو (گو اُس نوجوان و بلند حوصلہ شاہزادے کے دلمین اُسکا بھی زخم رہا ہوا اور محرومی سلطنت کو وہ باعث اہانت سمجھتا ہو) بلکہ اندر ہی اندر چھیدنے والا اور اُسکی روح روان کا گھلانیوالا یہ امر تھا کہ اُسکی ماں نے اُسکے باپ کی یاد کو دل سے ایسا جلد بھلادیا گویا کچھ واسطہ ہی نہ تھا۔اور باپ بھی کیسا کہ جس نے اپنی بی بی کے عشق و محبت مین جیتے جی کبھی فرق نہ آنے دیا اور جسکے سامنے وہ بیگم بھی ہمیشہ اُسکی محبت کا اظہار کیا کرتی تھی اور تابع فرمان رہتی۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بجز بادشاہ کے اور کسی سے اُسکو اُلفت ہی نہین ہے۔اور اب دو ہی مہینے مین اور شاہزادہ ہیملٹ کے نزدیک تو دو مہینے سے بھی کم مین اُسکے چچا اپنے شوہر مردہ کے بھائی سے اُس عورت نے نکاح کرلیا۔ہرچندکہ فی نفسہ ایسے قریبی رشتہ دار سے بیاہ کرنا نامناسب وغیر مشروع تھا اُسپر سے یہ ناشائستہ عجلت اور اُس مرد کی بیرحم طبیعت جسنے اُسنے اپنے تخت سلطنت و بستر خواب کا شریک بنایا تھا اور بھی باعث خرابی ہوئی۔اُس نوجوان وذی رُتبہ شاہزادہ کے دل پر جتنا رنج والم اِس واقعہ سے ہوا اگر ایسی ایسی دس سلطنتین اُسکے قبضہ سے نکل جاتین تو اتنا صدمہ نہوتا۔

اُسکی ماں گرٹریوڈا اور بادشاہ جدید نے اُسکے بہلانے کے لیے بہتیری تدبیرین کین

مگر ایک بھی کارگر نہوئی اور ماتمی لباس جو اُسنے ایک دن پہنا تو آجتک اُسے اُتارنا نصیب نہوا
اور نہ وہ اپنی ماں کی شادی کے دن مبارکبادی کے لیے آیا - اور نہ اُس نامبارک دن مین
(جیساکہ وہ سمجھتا تھا) وہ محفل عیش و نشاط مین شریک ہوا -

اسکا زیادہ دل تو اس سے کڑھتا تھا کہ باعث موت اچھی طرح کھلتا نہ تھا - کلاڈیس کا
یہ بیان تھا کہ سانپ کے کاٹنے سے اُسکا باپ ہلاک ہوا مگر اُسکو یقین نہ آتا اور کہتا میرے
باپ کے لیے کلاڈیس سانپ بنگیا - اور صاف صاف کہتا کہ کلاڈیس نے تاج و تخت کے
لیے میرے باپ کو ہلاک کیا ہے - اور وہ سانپ جسنے میرے باپ کو کاٹ کھایا ہے جسکا
جی چاہے جاکر دیکھ لے کہ اسوقت اُسکے تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا ہے -

جو کچھ اُسکے دلمین تخیلات تھے اور اپنی ماں کی نسبت وہ جو کچھ سمجھتا تھا کہ میرے باپ کی
ہلاکت مین یہ رازدان ضرور تھی عام ہے اس سے کہ اُسکی حکمت اور رضامندی سے ہلاکت وقوع پذیر
ہوئی یا نہوئی ہو ایسے شبہے تھے جس سے اُسکی روح پر صدمہ تھا اور بڑا ہی بیچین تھا -

ہیملٹ کو یہ خبر پہونچی کہ ایک صورت بالکل اُسکے باپ شاہ متوفی کے مشابہ دو تین رات سے
علی التواتر محل شاہی کے نیچے آدھی رات کے وقت سپاہیون کو دکھلائی دیتی ہے - سر سے
پیر تک وُہی ہتھیار لگائے جو شاہ متوفی لگاتا تھا - اور دیکھنے والون نے (جسمین سے ایک
ہیملٹ کا دوست ہوراشیا بھی تھا) اپنے منظر کی صورت و وقت ظہور کی بابت اپنا اتفاق
ظاہر کیا - کہ وہ صورت ٹھیک بارہ بجے رات کو دکھائی دیتی ہے - رنگت زرد ہوتی ہے - اُسکے
چہرے سے بہ نسبت غصہ کے رنج زیادہ ظاہر ہوتا ہے - داڑھی ہیبتناک اور رنگ مین
سبل سلورڈسی جیسی زیست مین دیکھی گئی تھی - اور ہماری باتون کا کچھ جواب نہین دیتا -
ایک روز اپنا سر اُٹھا کر کچھ کہا چاہتا تھا مگر مرغ سحر کی آواز سُنی کچھ نہ بولا اور جلدی جا نظرونسے غایب ہوگیا
اُنکی باتون پر شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اور خیال کیا کہ بیشک وہ میرے باپ کی
روح تھی - اور یہ ارادہ کیا کہ ایک روز خود اُن سپاہیون کے ساتھ جا رات کو یہ کیفیت دیکھے

اور یہ تصور کیا کہ اسطرح ظاہر ہونا بلا کسی وجہ کے نہین ہے - ضرور ہو کہ کوئی بات کہنے کو اسکا جی چاہتا ہو - اور گو وہ آنسے کچھ نہ بولا - مگر مین جاؤنگا تو مجھ سے ضرور کچھ کہیگا - یہ سوچ سمجھکر وہ اُس انتظار مین بیٹھا کہ رات ہو تو چلکر اُسکا مشاہدہ کرے -

جب رات ہوئی شاہزادہ ہیملیٹ ہوراٹیا اور ایک شخص مرسلس نامے کو اپنی محافظت کے لیے ساتھ لے اُس فصیل پر پہونچا جہان کئی بار وہ صورت دکھلائی دی تھی جاڑے کی رات تھی اور خلاف دستور اُس رات ایسی سرد و تیز ہوا چلتی تھی جیسے کوئی شے بدن مین چُبھ رہی ہو - ہیملیٹ اور ہوراٹیا اور وہ تیسرا ساتھی تینون باہم کچھ سردی کی شکایت اور ہوا کے تذکرے کر رہے تھے کہ ہوراٹیا بولا دیکھا وہ سایہ کی طرح کچھ آرہا ہے اور یہ سُنکر سب خاموش ہو بیٹھے -

اپنے باپ کی روح دیکھکر پہلے تو شاہزادہ متحیر و خوف زدہ ہوا - اور ملائک آسمانی سے استمداد چاہی کیونکہ اُسے کیا علم تھا کہ وہ پاک روح ہے یا ناپاک - اچھائی کے لیے آئی ہے یا بُرائی کے لیے - لیکن رفتہ رفتہ اُسکی جرات بڑھنے لگی اُسکے باپ نے (کہ وہ روح اُسکے باپ کی شکل مین اُسکے پاس آئی تھی) ایسی توجہ و مہربانی سے اُسکی طرف دیکھا کہ گویا کچھ کہا چاہتا ہے - اور ویسا ہی پیش آیا - جیسا حالت زیست مین - یہ دیکھکر شاہزادے سے سکوت نہو سکا اور کہا بابا ہیملیٹ شاہ پہلے یہ تو تبلائیے کس وجہ سے آپ نے اپنی قبر کو جہان ہم لوگون نے آپ کو دفن کیا تھا چھوڑدیا اور کیون سطح ارض پر چاندنی کے کھیت مین آپ سیر کر رہے ہین - اگر ممکن ہو تو اسکا بھی جواب دیجیے کہ بعد مرنے کے آپ مین قوت رفتار پھر کیونکر حاصل ہوئی تا ہم لوگون کا انتشار رفع ہوا اور طمانیت حاصل ہو - اور آپ کی روح کے آرام رسانی کا کوئی ذریعہ اگر ہم لوگون کے ہاتھ مین ہو تو آپ فرمائیے کہ ہم لوگ دریغ نکرینگے - اس شکل نے شاہزادہ ہیملیٹ سے اشارہ کیا کہ چلو ہم تم کچھ دور نکل چلین جہان کوئی تیسرا نہو -

ہوڑاٹیا اور رمطلس ڈرے کہ ایسا نہو کہ یہ کوئی خبیث روح ہو اور شاہزادے کو دریا کے کنارے یا کسی خوفناک ٹیلے پر لیجا کر کسی ایسی متوحش صورت مین دکھائی دے کہ شاہزادہ ڈر جائے یا بیہوش ہو جائے اور شاہزادے کو اُسکے ساتھ جانے سے منع کیا مگر اُنکی زاری اور التجا مین شاہزادے کو اُسکے قصد سے نہ پھیر سکین۔ اور شاہزادے کو اپنی جان کا ذرا بھی خطرہ نہ آیا اور کہا جب یہ روح اور میری روح لافانی ہونے مین دونون برابر ہین تو پھر ایک دوسرے کو کیا صدمہ پہونچائیگی۔ اُنھون نے بہتیرا چاہا کہ پکڑ رکھین جانے نہ دین مگر وہ نہ تھما اور اُنھین جھٹکار کر بہادرانہ شیرون کی طرح آگے بڑھا اور سایہ کی طرح اُس سایہ کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔

اور جب وہ دونون دور نکل گئے تو اُس صورت نے بیان کیا کہ مین تیرے باپ شاہ ہیملیٹ مقتول کی روح ہون جسے تیرے چچا ہیملیٹ مقتول کے بھائی نے بہ طمع تاج و فراش قتل کیا۔ شاہزادے نے اِس بیان سے اپنے قیاس کی تصدیق پائی اور صورت قتل یہ ہے کہ وہ مُوافق دستور خانہ باغ مین دن ڈھلے سو رہا تھا کہ اُسکا دغاباز بھائی آیا اور ایک ایسا زہر ملا عرق اُسکے کان مین چھوڑا جو مزاج انسانی کے بالکل معاند اور جسنے کان مین پہونچتے ہی سیماب کی طرح فوراً تمام رگ و پے مین اپنا اثر پھیلا یا اور خون کو جلا دیا جسکے اثر سے تمام بدن کی کھال پھٹ گئی اور مجذوم ہو گیا اور ہنوز خواب سے بیدار بھی نہونے پایا تھا کہ اُس سریع التاثیر دوا نے تخت و فراش و جان عزیز سے اُسکی مُفارقت کرائی۔ اور اُس صورت نے شاہزادے سے بتاکید کہا کہ اگر تمکو کچھ بھی جان بادشاہ مقتول سے اُلفت ہو گی تو اِس قتل ناحق کا بدلہ لیے بغیر تم نہ رہو گے۔ اور یہ بھی کہا کہ جاسے افسوس ہے کہ تمھاری مان نے اپنے شوہر قدیم کے احسانات کو بالکل دل سے بھلا دیا اور اُسکی موت سے خوش ہوئی کہ اُسکے قاتل سے بہ طیب خاطر اپنا بیاہ کر لیا۔ اپنے چچا سے تم جسقدر مستعدی سے

اِس قتل کا بدلہ لے سکو بدلہ لینا و دریغ نکرنا مگر اپنی مان سے نہ بولنا اور اُسکو اللہ کے حوالے کرنا کہ بروز قیامت اُس سے اُسکا عوض لیا جائیگا لیکن اُس سے یہ بھی مطلب نہین ہے کہ تم اُسے بُرا و بد کار نہ جاننا بلکہ ہمیشہ اُسکی طرف سے اپنے دلمین خار رکھنا۔ شاہزادے نے اِس صورت سے وعدہ کیا کہ جمیع ہدایات مندرجہ بالا مین ود اُسکے حکم کا کار بند ہوگا اور وہ صورت یہ سب کہ سُنکر نظرون سے غایب ہوگئی۔

جب ہملیٹ تنہا رہگیا تو اُسکی عجب کیفیت ہوگئی کہ جتنی باتین اُسکے خیالمین تھین اور جو کچھ تجربے کتب بینی اور اپنے ذاتی غور و فکر سے حاصل کیے تھے سب ایکدم سے فراموش ہوگئے اور بجز اُس سایہ کی فہمائشون کے اور کوئی شے اُسکے دل و دماغ مین باقی نرہی۔ اسکے بعد ہملیٹ کو وہ باتین یاد پڑین جو ہوراشیا سے ہوئی تھین اور ہوراشیا اور مارسلس دونون کو تاکید کی کہ یہ راز ہرگز فاش نہونے پائے۔

ہملیٹ سُست و آزردہ دل تو تھا ہی اُس وحشت انگیز صورت کے دیکھنے سے اور بھی رہی سہی عقل کھوکر خاصہ مخبوط الحواس بن بیٹھا اور یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر میرے چچا کو معلوم ہوا کہ ہملیٹ میرے برخلاف کوئی تدبیر کر رہا ہے یا یہ کہ ہملیٹ کو اپنے باپ کے مرنے کی کیفیت جسکو مین نے مخفی رکھنا چاہا تھا کسیطرح معلوم ہوگئی تو بہت ہی بانتیجہ پیدا ہوگا اور یہ علم ہمیشہ کے لیے میری طرف سے اُسے بدگمان و خائف رکھنے کے لیے وجہ کافی ہوگا۔ اب ہملیٹ نے بمصلحت وقت اپنے آپ کو پاگل بنانا نہایت ہی مناسب سمجھا کیونکہ اضطراب دل کے مخفی رکھنے کے لیے اِس سے عمدہ دوسری کوئی تدبیر نہ تھی اور مقاصد دلی تک پہونچنے کے لیے اِس سے بہتر کوئی دوسری صورت نہ تھی۔

اُسی وقت سے ہملیٹ نے طرز لباس لہجہ گفتگو و انداز رفتار کو ایسا بدل دیا جس سے صاف وحشت، دیوانہ پن برسنے لگا اور بادشاہ و بیگم کو دھوکا ہوا اور وہ بھی سمجھی

کہ یہ واقعی پاگل ہوگیا ہے - بھلا وہ اس رمز کو کیا سمجھتی کہ باپ کے غم و ماتم نے اُسکی یہ کیفیت بنا رکھی ہے کیونکہ اُس سایہ کی کیفیت سے (جو اُسکا اصلی باعث تھا) وہ بالکل ہی ناواقف تھی بلکہ وہ یہ سمجھی کہ مرض عشق نے اُسکی یہ صورت بنائی ہے اور یقین کر لیا کہ میری تشخیص صحیح ہے -

قبل اسکے کہ ہملیٹ اس آفت مین (جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین) گرفتار ہوتا ایک حسین عورت اوفیلیا نامے کی طرف جو پولونیس وزیر اعظم کی دختر تھی اُل ہو گیا تھا - حتی کہ ایک بار ہملیٹ نے چھلے و دیگر نشانات محبت کے ساتھ اُسکے پاس ایک خط بھی بھیجا تھا - غرضکہ بعنوان شایستہ عشق و محبت کے چرچے فیمابین آچکے تھے اور اُس عورت کو یقین ہو گیا تھا کہ شاہزادہ سچے دل سے مجھے چاہتا ہے - اب یہ آفت جسمین شاہزادہ مُبتلا تھا ایسی بیڈھب نکلی کہ اُسنے اُس عورت کی یاد کو بھی اُسکے دل سے بھلا دیا - و بانیجا رسید کہ جبسے اُس مصنوعی جنون کی تجویز اُسنے اپنے دل مین ٹھانی تب سے بڑی ہی کج خلقی و نامہربانی کو کام فرمانے لگا - مگر وہ نیک نہاد عورت بجاے اُسکے کہ ان بے اعتنائیون پر کچھ بُرا بھلا کہتی - اُسکی نامہربانیون کو ناپایدار جانتی و سمجھتی کہ یہ محض اُسکی بیماری کا سبب ہے کہ بہ نسبت پہلے کے اب میرے حال پر کسی قدر بے التفاتی و کم توجہی رکھتا ہے - اور اُسکی جودت طبع و خوبی ذہن کو خوشگوار گھنٹون کی آواز سے نسبت دیتی اور کہتی کہ گو گھنٹیان فی نفسہ ایک بڑی ہی عمدہ نغمہ سرود پیدا کرتی ہین - مگر جب شور و غل ہو یا بے احتیاطی سے اُنپر ہاتھ پڑے تو اُسوقت بجز اسکے کہ ایک سخت و ناگوار آواز نکالین وہ اور کیا کر سکتی ہین -

ہملیٹ کا اپنے دل مین یہ ٹھان لینا کہ خون پدر کا بدلہ لے - گو ایک ایسا قصد اہم تھا جس نے اُسے اس امر کی اجازت نہ دی کہ کچھ روز اُس عورت کے ساتھ رہکر لطف زندگی حاصل کرے یا اِس فعل لغو مین جسیا کہ اب وہ عشق کو سمجھنے لگا تھا

اپنے آپ کو مشغول کر کے چند روز آسایش بسر کرے مگر پھر بھی اُسے اپنے دل پر ایسا
قابو نہ تھا کہ اُسمین آوفیلیا کا خیال خوشگوار آنے نہ پاتا چنانچہ اُنھین دنون مین اُس
نیک نہاد عورت کے مقابلے مین اپنے اِس عتاب ناحق کو غیر مناسب سمجھکر نادم و
پشیمان ہوا اور بڑے تپاک کے ساتھ ایک خط اُسکے نام تحریر کیا جسکی عبارت سے
کاتب کی وحشت و دل سوزی ٹپکی پڑتی تھی اور جسکے دیکھنے سے آوفیلیا کو بڑی خوشی حاصل
ہوئی اور وہ سمجھی کہ اِس گئی گذری حالت پر بھی اُنکے دلمین ابھی میری عزت و
وقعت ہے دوسرے کی نہین ۔ اُس خط مین لکھا تھا کہ ستارون کو تاریک و
آفتاب کو غیر متحرک مان لینا آسان ۔ صدق کو کذب سمجھ لینا سہل مگر یہ سمجھنا کہ ہملٹ
آوفیلیا کا عاشق زار نہین ہے محال وغیرہ ممکن ہے اور ایسے ہی اور بھی بہت سے
لمبے چوڑے فقرے اُس خط مین لکھے ہوے تھے ۔ آوفیلیا نے حسب دستور اُس
خط کو اپنے باپ کی خدمت مین پیش کیا جسنے بادشاہ بیگم کی خدمت مین اِس خط کا
پیش کرنا نہایت ہی ضروری سمجھا ۔ بادشاہ و بیگم کو اِس خط کے دیکھنے سے حق الیقین
کا مرتبہ حاصل ہو گیا اور وہ سمجھے کہ بیشک اِس جنون کی علت یہی عشق خانہ خراب ہے
اور بیگم اُسوقت یک گونہ مسرور بھی ہوئی کیونکہ آوفیلیا کی حسن طبیعت کو وہ اِس قابل
سمجھتی تھی کہ اُسکا اثر صحبت شاہزادے کو اصلی حالت کی طرف بآسانی پھیر سکتا ہے ۔
مگر شاہزادے کا جنون ایسا نہ تھا جیسا کہ آوفیلیا نے سمجھا تھا یا جسکا دفعیہ اسطرح
ممکن ہوتا کیونکہ صورت پدری کا خیال اُسکے دلمین ایسا نہین جما تھا کہ اُسمین
دوسرے خیالات کو گنجایش ہو سکتی ۔ اور قصاص خون پدر کا تصور ایسا ذہن نشین
نہین ہوا تھا کہ بدلہ لیے بغیر اُسے چین ملتا ۔ اور اُسی تاثیر کے سبب ظلمون کو
بڑی معصیت و حکم پدر کی بڑی نافرمانی نہ سمجھتا ۔ لیکن بادشاہ کا قتل کرنا جسکے ساتھ
ہر وقت ہزارون محافظ تھے کوئی آسان امر نہ تھا اور اگر یہ آسان ہوتا تو بیگم یعنے

ہیملٹ کی ماں کا مرحوم پادشاہ کے پاس رہنا اور ایک لحظہ کے لیے بھی اُس سے
جدا ہوتا ایک ایسا مانع قوی تھا جسکا علاج شاہزادے کے اختیار سے باہر تھا
کبھی کبھی شاہزادے کو اپنے اِس ارادے سے کسیقدر ندامت بھی اُٹھانی پڑتی تھی جب
وہ یہ خیال کرتا تھا کہ غاصب سلطنت کسکی ماں کا شوہر ہے۔ غرضکہ انھیں موانع
سے اُسکے مقصد دلی کی عمر روز بروز گھٹتی جاتی تھی۔ ماسوا اِسکے ایک بنی آدم کا
قتل کرنا ہی ایک ایسا فعل مذموم تھا کہ شاہزادے کے فطرتی حسن طبیعت کے بالکل
منافی و سراسر خلاف ایک تو وہ بیمار تھا ہی دوسرے اِس پژمردگی نے جو اُسکے ذہن
جا بجا پکڑ گئی تھی اُسے متردد و بیقرار بنا رکھا تھا اب ایسا ضعیف و ناتوان کردیا
کہ بجز صاحب فراش ہونے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ پڑے پڑے ایک دوسرا
شبہہ یہ لاحق ہوا کہ جس صورت کو مین نے دیکھا تھا کیا فی الواقع وہ میرے ہی باپ
کی روح تھی۔ کہیں ایسا تو نہو کہ وہ کوئی خبیث آیا ہو جسکی نسبت مین نے سُنا ہے
کہ تبدیل صورت کی ایک ایسی قوت دیجاتی ہے کہ جس ہیئت مین وہ چاہے اپنے کو
ظاہر کر سکتا ہے تو کیا عجب ہے کہ میرے باپ کی صورت مین آکے اپنے آپ کو
ظاہر کیا ہو تا چند روز تک مجھے حیران و پریشان کر کے قتل ایسے فعل شنیع کا مجھ سے
ارتکاب کرا دے۔ اور اب شاہزادے کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ علاوہ ان واہیات
تصورات کے کہ محض ایک خیالی باتین تھین خون پدر کے قصاص کے لیے اور
بھی چند ثبوت اور دلیلون کو بہم پہونچا کر خوبی اطمینان خاطر کر لینا ضروریات سے ہے
اُنھین دنون مین کہ ہیملٹ کو یہ سب ترددات لاحق تھے اتفاقاً نقالون کا ایک
گروہ اُس شہر مین وارد ہوا جنکی نقلین سُنکر وہ بہت کچھ حظ اُٹھاتا بالخصوص جب
کبھی انمین سے کوئی ایک خاص حکایت یعنی شاہ ٹرای مسمی پریم کی موت کا حال
مع اُسکی بی بی ہیکوبا کی گریہ وزاری کے بیان کرتا۔ شاہزادے نے

اس حکایت کو سنکر نقالون کے طرز بیان کی داد دی اور قند مکرر کا مزہ لینے کے لیے دوبارہ سُننے کی التجا کی ۔ نقالون نے تعمیل ارشاد کی اور دوسری بار ایسے لطف کے ساتھ اُس بیچارہ بڈھے بادشاہ کا مارا جانا آتش زدگی شہر و باشندگان شہر کا برباد ہوجانا اور پھر اُسکی بڈھی بیگم کی گریہ وزاری کہ کس طرح وہ برہنہ پا کوسٹھے پر دوڑتی پھرتی تھی اور اُسی حالت مین کبھی کبھی جھرا کہ کس سراسیمگی کے ساتھ نیچے اُتر آیا کرتی تھی جس سر سے تاج خسروانی کبھی جدا نہوا تھا اُسوقت ایک پھٹی سی دھجی کپڑے کی اُس سر پر کس طرح غم و ماتم برسا رہی تھی جس بدن سے لباس شاہانہ کو زیب و زینت حاصل ہوتی تھی ۔ اُس حالت مین ایک کملی سے جس سے پورے طور پر کمر بھی نہین ڈھپ سکتی تھی کسطرح اُسکے بدن پر غربت و پریشانی چھا رہی تھی ۔ غرضکہ اس عنوان سے بیان کیا کہ جسے صرف حصار انجمن ہی کی آنکھ سے جنکے سامنے اُنکے طرز بیان نے گویا اس واقعہ کی تصویر لا کھڑی کردی تھی آنسو نہین ٹپکے بلکہ خود اُن نقالون کا بھی دل بھر آیا اور بے اختیار آنسو نکل آئے ۔ شاہزادے نے سوچا کہ نقالون کی محض طاقت لسانی تو سُننے والون کے دلمین ایسا ولولہ و جوش پیدا کردے کہ بے دیکھے بھالے ایک ایسے شخص کے حال پر رونے کے لیے مجبور کرے جسکو مرے ہوے کئی سو برس کا عرصہ گذرا ۔ واے بر حال مجھ ایسے کم ہمت و بے مصرف شخص کے جسکے پاس جوش دلانے والے اصلی اسباب، و سچے دلوسے یعنے بادشاہ کی موت اور بادشادبی کیا کہ پدر جان نثار موجود ہین مگر میرے دلمین تھوڑی سی بھی حرکت پیدا نہوا اور قصاص قتل پدر اپون نہ یا ان کے کشمکش و پیچ مین پڑا ہے ۔ شاہزادے نے جب اُس نقل اور اُن نقالون پر بغور لحاظ کیا اور اُس اثر کو جو اچھی نقلون سے سامعین کے دل پر ہوتا ہے بنظر سوچا تو اُسے چند قاتلون کے حالات یاد پڑے کہ جنھون نے کوئی مقتول دیکھا اور محض

اُسکے دیکھنے سے اور اُسمین اپنے فعل مرتکبہ کے مشابہ پانے سے اُنکی کیفیت ایسی بدل گئی کہ گویا زبان حال سے وہ اپنے جُرم کا اقرار کیے دیتے ہین۔ اور اُسنے قصد کیا کہ اُن نقالون سے اپنے والد کے موت کی ایسی کوئی نقل چچا کے سامنے کرائے اور بغور دیکھے کہ اُسکے سُننے سے چچا پر کیا اثر ہوتا ہے کیونکہ اگر اُسنے قتل کیا ہوگا تو اُس سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہو جائیگا۔ چنانچہ اُسنے حکم دیا کہ ایسی نقل آج کیجائے اور اِس محفل مین بادشاہ و بیگم بھی بُلائے جائین۔

نقالون نے ایک قتل کی نقل کی جو واٹیا کے ایک نواب پر ہُوا تھا نواب کا نام گانزیگو اور اُسکی بیگم کا نام بیپ لٹسٹا تھا۔ نقل مین یہ بیان کیا گیا تھا کہ لشی لنس نے کہ نواب کا ایک قریبی رشتہ دار تھا سلطنت لینے کی طمع سے باغ مین بحالت خواب کسطرح نواب کو زہر دیا اور پھر اُس قاتل نے تھوڑے ہی عرصے مین کیونکر اُسکی بیگم سے بیاہ کر لیا۔

جسوقت یہ نقل شروع ہوئی اُسوقت بادشاہ کہ اُس حکمت عملی سے بالکل ناواقف تھا مع اپنی بیگم وجمیع ارکین دولت کے اُس مقام پر موجود تھا اور شاہزادہ اُسکے پاس بیٹھا ہوا بغور اُسکے چہرہ کو دیکھ رہا تھا کہ اُسکا کیا رنگ ہے۔ ابتداے نقل مین گانزیگو اور اُسکی بیگم کی اختلاط کی باتین بیان کی گئین جسمین بیگم نے بڑی شد و مد سے اپنی اُلفت کا اظہار کیا اور کہا تیرے جیتے جی تو کیا تیرے مرنے پر بھی کبھی دوسرے مرد کا منھ دیکھنا مین حرام سمجھتی ہون۔ لعنت ہے مجھپر اگر تیرے بعد کسی دوسرے شوہر کی منھ دیکھنے کا ارادہ میرے دل مین ہو کیونکہ اُنھین بدذات عورتون کا یہ فعل ہے کہ جو شوہر جدید کی خوشی مین اپنے شوہر قدیم کے ہلاک کرنے مین بے باک ہوتی ہین۔

شاہزادے نے جو بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ اِس سُننے سے بادشاہ کی رنگت مین کسیقدر فرق آگیا اور شاہ و بیگم دونون اِس عنوان نقل سے ایسے بددل ہوئے جیسا کہ کرم چوبی

دیکھنے سے کسی کی طبیعت متنفر ہوجاتی ہے۔ لیکن وہ نقال جب وہان پہونچے جہان لُشی نس نے گانزیگو کو بحالت خواب خانہ باغ مین زہر دیا تو اُس غاصب سلطنت کے دل پر اس مصنوعی قصہ نے جو اُسکی اصلی سرگذشت یعنی اپنے بھائی کو زہر دیکر مارڈالنے سے بالکل مشابہ تھا ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ اس قابل نہ رہا کہ تا اختتام قصہ اُس محفل مین بیٹھا رہتا۔ چنانچہ دفعتہً اپنے کمرے مین روشنی کرنے کا حکم دیکر اُٹھ کرتا اور علالت طبع کا بہانہ کرتا ہُوا یکبارگی تماشہ گاہ سے اُٹھ گیا۔ بادشاہ کے اُٹھ جانے سے وہ نقل تو بند ہوگئی مگر شاہزادے کی پوری تشفی و دلجمعی ہوگئی کہ اُس سایہ کی باتین بالکل صحیح یقین اور اُسمین کوئی دھوکا نہ تھا۔ اور بحالت خوشی کہ کسی وہم وشک کے رفع و دفع ہوجانے سے انسان کو عموماً لاحق ہوتی ہے ہوراشیا سے قسم کھاکر کہا کہ مجھے اِس سایہ کی باتون پر پورا پورا اعتماد آج حاصل ہُوا۔ مگر قبل اِسکے کہ وہ قصاص پدر کے لیے کوئی تدبیر نکالتا اُن تذکرون نے جو ماں کے کمرے مین ماں بیٹے مین ہوئے پوری طرح بوضاحت بتادیا کہ اُسکے چچا نے جسے اُسکی ماں نے بھیجا تھا خانہ باغ مین سوتے ہوے اُسکے باپ کا کام تمام کیا۔

اِس امر کے دریافت کرنے کے لیے کہ ہملیٹ ہم دونون آدمیون سے بخلاف دستور قدیم آج کل کیون آزردہ دل رہا کرتا ہے بیگم نے بہ ایمار شاہ ہملیٹ کو بلوایا اور چونکہ بادشاہ کو یہ تمنا تھی کہ جو کچھ تذکرے وہان ہون اُنھین مین بھی سنون اور یہ بھی کھٹکا تھا کہ شاید اُسکی ماں نقل ماجرے مین طرفداری کو راہ دے اور صاف صاف کھلنے دے کہ ہملیٹ کے منھ سے کیا کیا الفاظ نکلے اور وہ ہملیٹ کے دلی ارادون کا حال سننا نہایت ضروری سمجھتا تھا اِسلیے اُسنے پولونیس نامے ایک پیرانہ مشیر سلطنت کو حکم دیا کہ بیگم کے حجرے مین جاکر پردون کی اوٹ مین چھپ رہے اور سُنے کہ کیا باتین ہورہی ہین۔

اِس قسم کی چالاکیان کے لیے پولونیس گویا خاص کر موضوع تھا کیونکہ اِنھین بھید گیونین

آپنے اپنی عمر گذاری تھی اور اوائل عمر سے سلطنت ہی کے کاروبار سے اُسے تعلّق تھا اور مکر و فریب کے ساتھ کام نکالنے مین اسکا بہت جی لگتا تھا۔

ہملیٹ آیا تو بیگم نے اُس سے ایسی باتین شروع کین جس سے در پردہ ہملیٹ کے افعال و چال چلن پر الزام عائد ہوتا تھا۔ اور کہنے لگی کہ تم اپنے باپ کے مقابلے مین بڑی بے ادبی و گستاخی کرتے ہو کیونکہ جب مین نے تمھارے چچا سلطان وقت سے نکاح کر لیا تو تمکو چاہیے کہ اُسے مثل اپنے باپ کے تصوّر کرو۔ ہملیٹ باپ کا نام سُنکر بہت آزردہ دل ہوا اور کہا کہ باپ ایسے معزز و پیارے لفظ کو تم ایسے خبیث کی شان مین استعمال کرتی ہو جسکا درجہ میری نظرون مین قاتل پدر کے درجہ سے ہرگز بڑھکر نہین و ترش رو ہوکر جواب دیا کہ مین تو نہین مگر تم البتہ میرے باپ کے مقابلے مین ایک بہت بڑی بے ادبی کی مُرتکب ہو چکی ہو۔ یہ سُنکر بیگم بولی کہ تمھارا جواب محض بیہودہ و ناقابل لحاظ ہے جسکے جواب مین ہملیٹ نے کہا تمھارے لیے ایسا ہی جواب مناسب ہے بیگم نے کہا کیا تم یہ بھی بھول گئے کہ تمھارا مخاطب کون ہے۔ ہملیٹ نے کہا مین بھولا تو نہین مگر چاہتا ہون کہ بھول جاؤن۔ مین جانتا ہون کہ تم بیگم ہو اپنے برادر شوہر کی بی بی ہو اور میری ماں ہو مگر بہتر ہوتا کہ آپ میری ماں نہوتین۔ بیگم نے کہا کہ اگر تم ایسی ہی بے ادبی سے پیش آتے ہو تو جاکر ایسون کو بھیج دیتی ہون کہ بخوبی تمھارے ساتھ گفتگو کر سکین اور اُٹھ کھڑی ہوئی کہ بادشاہ یا پولونیس کو جاکر بھیج دے۔ لیکن ہملیٹ اُسے کب جانے دیتا اُسکی دلی خواہش یہ تھی کہ جبتک اُسکو تنبیہ نکر دے کہ کتنی بُری حالت مین اُسکی زندگی ہے اُسکو اُٹھنے نہ دے۔ چنانچہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر شاہزادے نے روک لیا جس سے خواہ مخواہ بیگم کو بیٹھنا پڑا۔ شاہزادے کے ابتدائی برتاؤ سے تو بیگم متعجب تھی ہی اب یہ حرکت دیکھکر کسی قدر خوف زدہ بھی ہوئی کہ مبادا اپنے جنون مین کسی حرکت خلاف شان کا مرتکب نہو اور بہ نظر استمداد شور مچایا۔ بیگم کے

شور مچاتے ہی پردہ کی اوٹ سے وہ بیگم کو بچا بیگم کو بچاؤ" کی آواز آئی جسے سنکر ہیملیٹ کو گمان قوی ہوا کہ بادشاہ اِس پردے کی اوٹ مین چھپا کھڑا ہے اور فوراً تلوار کو سوت لیا اور جس طرف سے یہ آواز آئی تھی اُسی طرف لپک کر ایسا ایک وار کیا کہ بھاگتے چیتے پر بھی کوئی اسطرح بیدریغ ہاتھ نہ چھوڑیگا حتیٰ کہ اُس آواز کا آنا بند ہُوا اور ہیملیٹ نے سمجھا کہ زخم کاری لگا۔ مگر جب قریب آکر لاش کو پہچانا تو معلوم ہُوا کہ یہ بادشاہ نہین ہے بلکہ پُرانا مشیر سلطنت پولونیس ہے کہ جاسوسی کے لیے پردے کی اوٹ مین آکھڑا تھا۔ بیگم یہ ماجرے دیکھکر گھبرائی اور بولی ہے ہے کیسا بیدردی و بیباکی سے قتل کیا۔ ہیملیٹ نے کہا ان کیا بیدردی کا قتل ہے کچھ ہی ہو مگر پھر بھی تمھارے فعل سے اچھا ہے کہ بادشاہ کو مار کر تمنے بے تکلف اُسکے بھائی سے نکاح کر لیا۔ بادشاہزادے نے صاف صاف کہنا شروع کیا اور اب یہی دلمین ٹھان لی کہ جو کچھ کہنا ہو بے تکلف کہ ڈالیے۔ والدین کے قصور گو ایسے قابل ہوتے ہین کہ اُس سے چشم پوشی لڑکون کے لیے سعادت مندی خیال کیجائے مگر جب وہ کسی بڑے جرم کے مرتکب ہو جائین تو اُنکے مقابلے مین اُنکے لڑکون کا بہ سختی پیش آنا قابل عفو ہے کیونکہ وہ سختی اُنکی بہتری کا عمدہ ذریعہ و راہ راست پر لانے کے لیے اچھا وسیلہ ہے۔ اور اُس سختی کو ملامت و توہین پر محمول کرنا بڑی غلطی ہے۔ اِس خداترس شاہزادے نے بڑی دل سوزی سے بیگم کو نصیحت کرنی شروع کی کہ شاہ مرحوم کی وفات کے بعد باین عجلت نکاح کر لینا تم ایسی عورت کے لیے کہ اپنے پہلے شوہر سے کیا کیا قول و اقرار و عہد و پیمان اِس بارے مین تمنے کیے تھے ایسا غیر مناسب ہُوا کہ میرے دل سے تمام عورتون کے قول و فعل کا اعتبار جاتا رہا اور معلوم ہُوا کہ اُنکی ساری خوبیان بناوٹ و مردم فریب ہین اور اُنکی باتین جواریون کی قسم سے بھی زیادہ تر ناقابل وثوق ایمان کو یہ سب محض ایک کھلواڑ و

عام پسند باتون مین سے خیال کرتی ہین۔ تمھاری اِس حرکت پر آسمان و زمین بھی خجالت زدہ و مکدر ہے یہ کہکر دو تصویرین نکال کر سامنے رکھین جسمین سے ایک شاہ مرحوم اُسکے شوہر قدیم کی قدیم شبیہ تھی اور دوسری سلطان وقت اُسکے شوہر جدید کی اور کہا "بیگم" اِن دونون کو مقابلہ کر دیکھو تو میرے باپ کی آبرو سے کیسے آثار متانت و بزرگی پیدا ہین۔ واہ کیا نورانی چہرہ ہے۔ بال کیا ہین اپیلو[1] کی زلفین ہین۔ پیشانی کو دیکھیے گویا ستارۂ زہرہ چمک رہا ہے۔ چشم خونین کے آگے جلّاد فلک بھی مات ہے ذرا چہرے کو تو بغور دیکھیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوہ فلک منزل کی اوٹ سے عطارد نے منھ نکالا ہے۔ دیکھو یہی تمھارا پہلا شوہر ہے۔ اور پھر دوسری تصویر کی طرف اِشارہ کرکے کہا کیا ایسے کو تمنے اُسکی جگہ قبول کیا ہے کہ جسکی صورت دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بلا یا از قسم خبیث ہے اور کیا ایسے بدہیئت کے لیے اُسکے خوبصورت بھائی کے خون کو روا رکھا بیٹے کی اِن بیباکانہ گفتگوؤن سے بیگم بہت ہی شرمندہ ہوئی اور بیٹے کی نظرون مین اپنے کو ذلیل و خوار دیکھکر بہت ہی نادم ہوئی۔ شاہزادے نے پھر کہا ایسے آدمی کی صحبت جس نے تمھارے شوہر کو قتل کرکے مغصب سلطنت کا مالک بن بیٹھا تم کیونکر روا رکھتی ہو اور اُسکی بی بی بننا کیونکر گوارا کرتی ہو۔ یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعتًہ ایک مرد بجنس اُسکے باپ کی سی صورت جیسا کہ پہلے بھی ایک بار وہ دیکھ چکا تھا اُس مکان مین سامنے سے آیا۔ ہملیٹ نے ڈرتے ڈرتے اُس سایہ سے پوچھا کہ آپ کا یہان کیونکر آنا ہوا۔ سایہ نے جواب دیا کہ مین تمھین یاد دلانے آیا ہون کہ باوجود قول و اقرار و وعدہ مستحکم کے تمنے ابتک میرے قتل کا بدلا نہ لیا۔ شاید تمکو میری تاکید کا خیال نہ رہا۔ دیکھو اپنی ماں کی خبر لو ایسا نہو

[1] اپیلو۔ ایک یونانی دیوتا کا نام ہے کہ ایام جاہلیت مین اہل یورپ بنظر خوبان کو اُس سے مشابہت دیتے تھے چنانچہ وہی دستور ابتک چلا آتا ہے کہ بعض بعض مصنفین اِس تشابہ کا استعمال اپنی تصنیف مین روا رکھتے ہین۔

کہ اس رنج و یاس مین یہ اپنی جان دے - یہ کہکر وہ صورت نظرون سے غائب ہوگئی -
مگر بجز شاہزادے کے وہ کسی کو دکھائی نہ دی - اور یہ ایک ایسی حالت تھی کہ دکھاکر یا
مُش کرا کر کسی طریق سے شاہزادہ اپنی مان کو جسنے شاہزادے کو بلا کسی مخاطب کے اپنے
آپ باتین کرتا ہوا دیکھکر متحیر و متعجب ہوئی تھی یقین نہ دلا سکا کہ میرے باپ کی روح آجتک
یہان آئی تھی - اور بیگم نے شاہزادے کی اس حرکت کو خلل دماغی پر محمول کیا -
شاہزادے نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ بیگم صاحبہ آپ میری اس حرکت کو جنون سے
تعبیر نہ کیجیے بلکہ سمجھے کہ یہ آپ ہی کی خطاؤن کا نتیجہ ہے کہ میرے باپ کی روح کو پھر دنیا مین
آنا پڑا - اگر میری بات پر وثوق نہو تو نبض دیکھ لیجیے دیکھیے دیوانون کی نبض کی ایسی ہی
رفتار ہوتی ہے - تمھارے لیے اسی مین بہتری ہے کہ اپنے گناہون سے توبہ کرو اور
آئندہ کے لیے بادشاہ کی صحبت سے احتیاط کرو اور اُس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو جب
تم میرے باپ کا خیال اپنے دلمین رکھوگی اور مین اپنے اوپر تمھاری شفقت دیکھونگا
تو مین بھی تمھاری خیرخواہی و دلجوئی مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھونگا - غرضکہ ملکہ بادشاہ
کی صحبت سے تائب ہوئی اور خوشی خوشی شاہزادے نے اُسے رخصت کیا -

شاہزادہ جب اِدھر سے مطمئن ہوا تو سوچا کہ آج کس بیچارے کا مجھ سے خون ہوا اور
قریب آکر اپنی معشوقہ اوفیلیا کے باپ پولونیس کی نعش کو اُٹھا لیا اور بہت رویا دستور ہے
کہ جب غصّہ مین کوئی فعل مذموم کسی سے سرزد ہوجاتا ہے تو اپنے کیے پر بعد فرو ہوجانے
غصّہ کے خواہ مخواہ نادم ہونا پڑتا ہے -

پولونیس کے مارے جانے سے شاہ کو یہ موقع ہاتھ لگا کہ شاہزادے کے ملک بدر
کیے جانے کا حکم دے سکتا کہ بادشاہ شاہزادے سے اپنے دلمین خوف رکھتا تھا
اور جس درجہ اُسکی زیست کو اپنے حق مین مُضر سمجھتا تھا اُسکا یہ اقتضا تھا کہ شاہزادہ
قتل کیا جاتا مگر اس خیال نے کہ لوگ اُس سے عموماً محبت رکھتے ہین اور نیز اس گمان نے

اُکو ملکہ نے یہ سب حرکات کی ہین مگر پھر بھی وہ اپنے بیٹے پر بہت بھروسہ رکھتی ہوگی ۔ شاہزادے کے خون سے بادشاہ کو باز رکھا۔ اب اس مکار بادشاہ نے یہ حیلہ کیا کہ شاہزادے کا اس ملک مین رہنا اندیشہ سے خالی نہین ہے اگر کوئی شخص پولونیس کے بوجہ قتل کیے جانے پر برانگیختہ ہو مناسب ہے کہ یہ کسی دوسرے ملک مین بھیج دیا جائے چنانچہ اُسنے حکم دیا کہ کسی انگلینڈ جانے والے جہاز پر یہ شاہزادہ چڑھا دیا جائے اور دو امیر اُسکی حفاظت کے لیے تعینات کیے جائین ۔ اور جب وہ جہاز چلنے لگا تو چپکے سے اُن امیرون کو بلا کر حاکم انگلینڈ کے نام کہ اُسوقت انگلینڈ ملک ڈنمارک کے ماتحت اور اُسکا باج گزار تھا ایک خط دیا جسمین لکھا تھا کہ ہیملٹ تمھارے پاس جاتا ہے اسکے پہونچنے کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو کوئی اتہام رکھکر اُسے مار ڈالنا ۔ ہیملٹ کہ بادشاہ سے کھٹکتا ہی رہتا تھا رات کو اُٹھا اور خط کو کھوج کر نکالا اور اپنے نام کو چھیل کر اُسکی جگہ پر اُنھین دونون امیرون کا نام جنکی حفاظت و امانت مین وہ قتل کے لیے بھیجا گیا تھا قائم کر دیا ۔ اور پھر اُس خط کو بند کر کے جہان سے اُسے اُٹھایا تھا وہین اُسے چپکے سے رکھدیا ۔ تھوڑی دیر بعد بحری ڈاکوؤن کے ایک جہاز نے اُس جہاز پر حملہ کیا اور دونون جہازون مین بحری لڑائی شروع ہوئی ۔ اثنائے کارزار مین ہیملٹ کہ اُسے اظہار بہادری کا بڑا شوق تھا خنجر بکف تختہ لگا کر دشمنون کے جہاز مین تنہا گھس گیا ۔ ڈنمارک والون کا جہاز تاب مقابلت نہ لا کر پیچھے ہٹا ۔ اور اُن امیرون نے شاہزادے کو دشمنون کے پنجہ مین چھوڑ کر انگلینڈ کا راستہ پکڑا ۔ اور وہ خط جسکے مضمون کو نامون کے بدلنے سے ہیملٹ نے بدل دیا تھا اُنھین کے پاس رہا ۔

ڈاکوؤن نے جنکے قبضۂ قدرت مین اُسوقت یہ بادشاہزادہ آگیا تھا بڑی ہی انسانیت کو راہ دی اور مہذب دشمنون کی صورت مین دکھائی دیے اور یہ جان کر کہ یہ ایک آفت زدہ شاہزادہ ہے اُنھون نے تصور کیا کہ اگر اِسوقت ہم اسکے ساتھ سلوک کرینگے

اور اخلاق کے۔ تم پیش آئینگے تو اپنے شہر میں پہونچکر یہ ہمارے ساتھ بہت کچھ احسان کریگا۔ چنانچہ سرحد ڈنمارک کے قریب پہونچکر کسی ساحل پر اپنے جہاز کو لنگر دیا جہان سے شاہزادے نے بادشاہ کو ایک خط لکھا اور اُسمین ساری کیفیت اِس عجیب واقعہ کی جو اُسکے لوٹ آنے کا باعث ہُوا مندرج کر دی اور لکھا کہ مین کل کسی وقت دردولت پر حاضر ہونگا مقام تاسف ہے کہ اپنے شہر مین پہونچکر پہلے پہل جو شے شاہزادے کو دکھائی دی وہ ایسی غم و ماتم کی محفل تھی جسے دیکھکر شاہزادے کو سخت صدمہ ہوا۔

یہ اُسی حسین عورت اوفیلیا کی تجہیز و تکفین کا مجمع تھا جو کسی زمانے مین ہیملیٹ کی معشوقہ دلربا تھی۔ اور صورت موت اُسکی یہ تھی کہ جبسے اُسکے باپ نے وفات کی تب سے روز بروز اُسکے غم و الم نے اُسکی عقل و فہم کا گھٹانا شروع کیا۔ باپ کی مرگ مفاجات نے اور پھر وہ ایسے شخص کے ہاتھ سے جس پر وہ ہمیشہ اپنی جان نثار کرتی تھی۔ اِس نازک و کم سن عورت کے دل پر ایسا صدمہ پہونچایا کہ وہ بالکل مخبوط الحواس ہوگئی۔ ایک دن بادشاہی محل مین جاکر بعض عورتین تھین سب کو پھول تقسیم کر آئی و کہ آئی کہ تم سب میرے باپ کے تعزیہ دارون مین سے ہو کہ اُسکے جنازے کے ساتھ تم لوگ گئے تھے۔ اور بحالت اضطراب عشق و محبت کی غزلین اور مرثیہ کے اشعار پڑھتی اور کبھی ایسے الفاظ منھ سے نکالتی جسکا کچھ بھی مفہوم نہین۔ غرضکہ اُسکے حرکات و سکنات سے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے حالات سے خبر رکھتی ہے۔ اوفیلیا نہ کے مکان کے پاس کوئی چشمہ تھا جسکے کنارے پر ایک ایسا جُھکا ہُوا درخت واقع تھا جسکی شاخین عین دھارے کے سامنے لٹکی ہوئی تھین۔ اتفاقاً ایکروز اُس چشمہ کی طرف سے اوفیلیا کا گذر ہُوا اور وہ بھی ایسی حالت مین کہ اُسوقت اُسکے ساتھ کوئی دوسرا نہ تھا اور گل بہار و گل لالہ کے ہار گوندھے ہوے اور نیز مختلف اقسام کے پھول و خس خاشاک جمع کیے ہوے بحالت جنون کہین سے چلی آرہی تھی۔ وہان پہونچکر دفعۃً اُسکے دلمین آیا کہ

اِن سب کو اس درخت کی شاخون مین باندھا کر تماشا کرے ۔ چنانچہ اُن بارون و گھاس پات کے گٹھے کو لیے ہوے اُس درخت پر چڑھ گئی اور ایک شاخ پر بیٹھکر وہ سب باندھ رہی تھی کہ یکبارگی وہ شاخ ٹوٹی اور اوفیلیا اور اُسکے ذخیرۂ وحشت کو لیے ہوے پانی مین گری مگر کپڑون مین ہوا بھر جانے سے تھوڑی دیر تک وہ سطح آب پر مرغان آبی کی طرح تیرتی ہوئی پرانے گیتون کو خوش الحانی سے گارہی تھی اور بالکل بے خبر تھی کہ مین کہان ہون اور کیونکر ہون لیکن یہ حالت تھوڑی ہی دیر تک رہی اور جب اُسکے کپڑے اچھی طرح تر ہوگئے تو بہت جلد یہ نغمہ و سرود موت کی کلفت و کدورت سے مبدل ہوگیا چنانچہ اُسکے بھائی کو جب یہ خبر پہونچی تو اُسنے اس خبر کو عام کرکے شاہ و ملکہ و دیگر اراکین سلطنت کو جمع کیا اور تجہیز و تکفین کی فکر ہی ہو رہی تھی کہ آفت کا مارا ہملیٹ بھی وہان آن پہونچا ۔ اور ان رسمون مین جو وہان ہو رہی تھین اپنے کو شریک کرنا خلاف مصلحت سمجھکر الگ کھڑا ہوکر دیکھنے لگا کہ یہان کیا ہو رہا ہے ۔ دیکھا کہ ایک قبر کھدی ہوئی ہی اور لوگ اُسمین پھول بکھیر رہے ہین کیونکہ اس ملک کا دستور تھا کہ جب کوئی کنواری عورت مرتی تھی تو اُسکی قبر مین پھول بچھائے جاتے تھے ۔ اور خاصکر اُسوقت ملکہ بڑے ہی اہتمام سے اُسکی قبر آراستہ کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے "لڑکی" مین تو سمجھی تھی کہ ایک روز اُن ہاتھون سے تیرا بستر عروس آراستہ کرونگی نہ کہ انھین ہاتھون سے تیری قبر کا اہتمام مجھے کرنا پڑا ۔ اور اُسکا بھائی کہہ رہا ہے کہ بعید نہین کہ اُسکے حسن و خوبی پر بنفشہ خود بخود یہان اپنی بیل پھیلائے غرضکہ یہ سب ہو ہی رہا تھا کہ دفعتہ اُسکے بھائی کے ہوش و حواس مین اُسوقت کے غم و الم کے جوش نے فرق ڈال دیا اور وہ بے اختیار ہوکر قبر مین کود اور کہنے لگا کہ اوپر سے آپ لوگ مجھ پر مٹی ڈال دیجیے کہ مین بھی اپنی بہن کے ساتھ دفن ہوجاؤن ۔ اب اسوقت تو ہملیٹ کی محبت نے بھی جوش مارا اور وہ نہ یہ دیکھ سکا کہ اُسکا بھائی اسطرح اپنے رنج و غم کا اظہار کرے اور مین کہ

میری محبّت ایسے ہزارون بھائیون کی محبت پر فوقیت رکھتی ہے اسوقت چپکا کھڑا رہون۔ اور بے کھٹکے قبر مین جہان لیرٹس کھڑا تھا اپنے کو بھی گرا یا اور بعینہ لیرٹس کی سی باتین کرنے لگا بلکہ کسی قدر اُس سے بھی بڑھکر رنج وغم کی کیفیت پیدا کی لیرٹس نے جو دیکھا کہ یہ وہی ہملیٹ ہے جو میرے باپ اور بہن دو عزیزون کی ہلاکت کا باعث ہوا تو سب رنج وغم بھول کر اُسکی طرف متوجہ ہوا اور ایسے زور سے اُسکے گلے کو دبایا کہ اگر لوگ چھڑا نہ دیتے تو اُسکی جان ہی گئی تھی اور جب تجہیز و تکفین سے لوگ فارغ ہوے تو بہ نظر رفع الزام و اتہام ہملیٹ نے لوگون سے یون ظاہر کیا کہ مین محض اسوجہ سے قبر مین کودا تا لیرٹس کو غصّہ دلا کر رنج و اتم کی تکلیف سے اُسے نجات دون اور اُسی وقت اُن دونون نوجوان لڑکون مین پورا پورا مصالحہ ہوگیا۔

لیرٹس کو باپ اور بہن کی ہلاکت کا غم وغصّہ تھا ہی مگر ہملیٹ کا خبیث چچا ہمیشہ اُسی فکر مین رہتا تھا کہ ہملیٹ کو کسی تدبیر سے ہلاک کرے۔ چنانچہ ایک روز بیٹھا بیٹھا لیرٹس کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تم مین اور ہملیٹ مین مصالحہ تو ہو ہی گیا ہے ہم چاہتے ہین کہ تم لوگ کسی دن اکھاڑے مین آؤ تو ذرا تمھارے ہاتھون کی صفائیان اور ہنر بون کی مشاقیان دیکھین۔ غرضکہ دونون نے اُسے منظور کیا اور اِسلیے ایک دن مقرر کیا گیا تاریخ مقررہ کو شاہ و بیگم و جمیع ارکین سلطنت جمع ہوے و بہ ایما بادشاہ ایک زہر کی بجھی ہوئی تلوار لیکر لیرٹس بھی میدان کارزار مین آیا۔ چونکہ ہملیٹ اور لیرٹس دونون اِس خصوص مین بہت مشہور تھے اِسلیے دور دور کے امرا تماشہ دیکھنے آئے اور اِس ذریعے سے اِنعام کے لیے بہت سا روپیہ اکٹھا ہوا۔ وہان بہت سی زنگ آلودہ تلوارین رکھی تھین اُنمین سے ہملیٹ نے بھی ایک تلوار اُٹھالی اور لیرٹس کے مکر و فریب کا کچھ بھی خیال نہ کیا کہ بخلاف دستور اکھاڑہ کے اُسکے رو بہ زنگ آلود و خراب تلوارون کا اِستعمال ہونا چاہیے یہ نوک دار تلوار جو فی الحقیقت زہر سے بجھی ہوئی تھی

کیون لایا۔ پہلے لیرٹس نے وار کرنا شروع کیا جسے ہیملیٹ بڑی خوش اسلوبی سے دفع
کرتا جاتا تھا۔ اُس مکار بادشاہ نے یہ دیکھکر حد سے زیادہ تعریف و توصیف کی اور
ہیملیٹ کو بڑھاوا دیا بہت سا انعام ایک طرف رکھا اور کہا دیکھین اسے کون لیتا ہی
یہ سُنکر لیرٹس نے جو گرما کر ایک ہاتھ مارا تو پھر ہیملیٹ اسے نہ سنبھال سکا اور زخم کاری
کھا کر طیش مین آیا اور بلا علم اُن حکمتون کے جو اُسکے مقابلے مین کی گئین جانے کیا
اُسکے جی مین آیا کہ لیرٹس کو اپنی پاک صاف تلوار دیکر اُسکی زہر کی بجھی ہوئی تلوار خود
لے لی اور لپک کر ایک ایسا ہاتھ دیا کہ جس سے فوراً ہی اپنے مکر و فریب کا پورا معاوضہ
اسے مل گیا ادھر تو یہ سب ہو رہا تھا اُدھر اُسکی مان کی آواز آئی کہ مین تو زہر دیگئی۔ دریافت
سے معلوم ہُوا کہ بادشاہ نے ہیملیٹ کے لیے ایک پیالے مین پانی رکھوا دیا تھا کہ ہیملیٹ
جب تھکیگا تو پانی ضرور مانگیگا اور اُسمین زہر گھلوا دیا تھا کہ شاید لیرٹس کے ہاتھ سے بچ گیا
تو اُسکے پینے سے تو خواہ مخواہ ہلاک ہوگا ملکہ کو جو پیاس معلوم ہوئی تو دھوکے سے
وہی پیالہ جو ہیملیٹ کے لیے رکھا گیا تھا پی گئی اور جسکے پیتے ہی اُسکی کیفیت ایسی جلد متغیر
ہوگئی کہ سوا اُسکے کہ "مین زہر دیگئی" اور کوئی لفظ وہ اپنے مُنہ سے نہ نکال سکی ہیملیٹ یہ دیکھکر
چونکا اور حکم دیا کہ دروازے بند کر دیے جائین اسپر لیرٹس نے کہا کہ تم ناحق اسقدر مشوش
ہوتے ہو مجھ سے پوچھو کہ یہ سب میرا ہی کیا ہُوا ہی۔ اور یہ سمجھکر کہ اس زخم سے جان بر ہونا تو
ممکن ہی نہین جو کچھ حال تھا صاف صاف بیان کر گیا کہ اسطرح میری نیت فاسد ہوئی
اور اسطرح مین نے نوک خنجر کو زہر مین بجھایا۔ مجھے یقین ہے کہ آدھ گھنٹہ بھی تم زندہ
نہ رہسکوگے کیونکہ وہ ایسا زہر نہ تھا کہ جسکی سمیت کو کسی دوا سے تم دفع کر سکو۔ خیر جو کچھ
ہونا تھا سو ہو گیا مگر مین اپنے کیے ہوے سے پشیمان ہون اور اپنی خطاؤن سے معافی
چاہتا ہون۔ یہ سب کہہ ہی رہا تھا کہ اُسکی روح قالب سے پرواز کر گئی اور مرتے دم یہ آخیر
فقرہ اُسکی زبان پر تھا کہ بادشاہ نے مجھے ناحق فعل بد کی ترغیب دیکر برباد کیا۔ لیرٹس کا یہ

انجام دیکھکر ہملیٹ نے تلوار جو اُٹھائی تو کسیقدر اثر سم اُسمین موجود پایا اور اپنے وعدے کا خیال کرکے جو اپنے باپ کی روح سے کیا تھا اپنے دغاباز چچا کی طرف متوجہ ہوا اور لپک کر نوک خنجر اُسکے شکم مین اس زور سے چبھوئی کہ فوراً اُسکی جان ہی نکل گئی اور یون ہملیٹ نے حکم پدر کی تعمیل کی کہ جس سے پورا پورا عوض اپنے قتل ناحق کا قاتل کو مِل گیا تھوڑی دیر بعد جو ہملیٹ نے دیکھا کہ بدن سنسنا رہا ہے اور روح قالب سے نکلا چاہتی ہے تو اپنے دوست ہوراٹیا کی طرف جو دیر سے کھڑا اِس ہنگامے کا تماشا دیکھ رہا تھا مُخاطب ہوا اور بحالت جان کنی دبی ہوئی آواز سے کہا کہ خیر مین تو اِس جہان سے رخصت ہی ہوتا ہون مگر تمکو اللہ سلامت رکھے کہ تمھارے ذریعے سے یہ حکایت دنیا مین شہرت پکڑتی رہیگی پہلے تو ہوراٹیا نے یہ تمنا ظاہر کی کہ وہ بھی اپنے کو ہلاک کرکے سفر آخرت مین شاہزادے کا ساتھ دے مگر ہملیٹ کو یون آرزومند پاکر اپنے ارادے سے پھرا اور کہا بہتر مین بہت اچھی طرح اِن واقعات اور حالات کو شہرت دونگا اور چونکہ یہ حالات میرے چشم دید ہین اِسلیے میرا بیان بہت جلد اِسکی شہرت پکڑ جانے کا باعث ہوگا۔ ہوراٹیا کا یہ بیان ابھی پوری طرح ختم بھی نہین ہونے پایا تھا کہ ہملیٹ کی روح قالب سے پرواز کرگئی اور ہوراٹیا اور جمیع تماشہ بینون نے روکر اُس نیک سیرت شاہزادے کی روح کو ملائک آسمانی کی امانت مین سپرد کیا۔ چونکہ ہملیٹ ایک خوش اخلاق و حلیم الطبع شاہزادہ تھا اور جو کچھ اوصاف شاہزادون مین ہونے چاہئین وہ سب اُسمین موجود تھے اِسلیے عموماً لوگ اُس سے محبت رکھتے تھے۔ اور اگر وہ زندہ رہتا تو بلاشک کسی زمانے مین ڈنمارک کے عظیم الشان و بیدار مغز بادشاہون مین شمار کیا جاتا

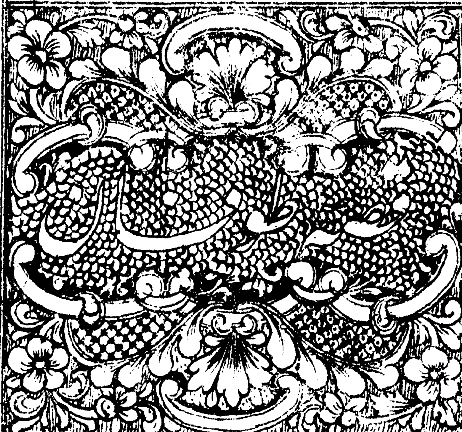
خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بائیس قصّون مین کا آٹھوان قصّہ جو مجموعۂ مذکور الصدر کے ساتھ اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مقام لکھنؤ مملوکۂ جناب مُنشی **نول کشور** صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہُوا تھا اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ع مین اِہتمام مُنصرمِ باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سلّمہ المتعال سے بہ صحت کمال طبع ہوکر مطبوعِ طبائعِ خاص و عام ہُوا۔



بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان سی

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام شکسپیر کے مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا نواں دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزیکا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاکوٹی وکیل منصفی بانسگانو ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار محاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن زیبائی چھپی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمندر مین کوئی ایسا جزیرہ تھا جسکی آبادی صرف ایک پیر مرد **پیروس پیرو** اور اُسکی نوجوان و خوبصورت لڑکی **مالی زنڈا** دو ہی باشندون پر منحصر تھی - اور ایسی صغرسنی مین وہ لڑکی اُس جزیرہ مین آئی تھی کہ اُسکو یہ بھی یاد نہ تھا کہ سوا اپنے باپ کے کسی اور مرد کی صورت دیکھنے کا کبھی اُسے اتفاق ہوا ہے -

اپنے رہنے کے لیے چٹانون اور پتھرون سے گھیر کر متعدد قلعہ مکانات کے اُنھون نے بنائے تھے اور اُسمین سے ایک گھر مین علم سحر کی بہت سی کتابین رکھی تھین جسے پروس پیرو اپنا کتب خانہ کہا کرتا تھا - اُس زمانہ کے حکیمون مین علم سحر کا بہت رواج تھا اور خاصکر پروس پیرو کے لیے تو بہت ہی ضرور تھا کیونکہ یہ جزیرہ جسمین اتفاق سے اُسکا آنا ہوا اسا ئے **کورکس** نامے ایک ڈائن کے قبضہ مین (جو اُسکے پہونچنے کے تھوڑے ہی روز پہلے مری تھی) مدت دراز تک رہچکا تھا -

پروس پیرو نے اپنے علم کے زور سے اُن تمام پاک روحون کو جنھین اُس کمبخت ڈائن نے بسبب نہ ماننے اُسکے فرمان ناجائز کے درختون مین قید کر دیا تھا

آزاد کر دیا جسکے سبب سے وہ سب کی سب اُسکی تابعدار ہوگئین اور جسمین آے ریل
سب کی سردار تھی —

اس چالاک و تیزدست آے ریل مین سوا اسکے اور کوئی بدی نہ تھی کہ
کے لی بین نامے ایک راکھس کی طرف سے اپنے دلمین وہ بہت کینہ رکھتا تھا
اور اُسکے چھیڑنے سے بڑا حظ اُٹھاتا تھا اور وہ بھی اسوجہ سے کہ اُسکے دشمن قدیم
سارے کورکس کا وہ راکھس بیٹا تھا —

پر اوس پیرو نے اس بدہیئت کے لی بین کو جسکو ہیئت انسانی کے ساتھ
بوزنیہ کی اتنی بھی مشابہت نہ تھی جنگل مین پڑا پاکر گھر اُٹھا لایا اور بولنا سکھلایا۔ اول
اول تو اُسپر بڑی مہربانی کی مگر جب دیکھا کہ اُسکی بدطینتی جو اُسنے اپنی مان سے ورثہ
مین پائی تھی اچھے کامون کی طرف اُسے مائل نہین ہونے دیتی اور سوا لکڑی
اُٹھانے اور موٹے موٹے کامون کے وہ اور کسی لائق نہین ہے تو اُسکی حسب
لیاقت غلامون کی طرح اُس سے کام لینے لگا۔ اور آے ریل کو تعینات کیا کہ
خدمات مفوضہ کو بخوبی اُس سے انجام کرائے —

جب کبھی کے لی بین اپنے کام مین سستی یا غفلت کرتا تو آے ریل (سب جسے بجز پر اوس پیرو
کے اور کوئی دیکھہ نہ سکتا تھا) چپکے سے آکر اُسکے بدن مین چٹکی بھر لیتا۔ اور کبھی کیچڑ مین
گرا کر کھڑا ہنسہ بنا کر نقلین کرتا۔ اور کبھی اپنی صورت بدل کر بصورت خار پشت راہ
مین لیٹ جاتا جسے دیکھکر کے لی بین ڈرتا کہ کہین میرے ننگے پیرون مین اُسکے
کانٹے چبھہ نہ جائین۔ غرضکہ جب پر اوس پیرو کے تعمیل احکام مین کے لی بین غفلت
کرتا تو انواع انواع ایذا رسان شرارتون سے آے ریل اُسکو اذیت پہونچاتا —

ایسی ایسی زبردست روحین جسکے تابع فرمان ہون اُسکے نزدیک آب و باد کا
مسخر کر لینا کیا بڑی بات ہے۔ چنانچہ ایک بار پر اوس پیرو کے حکم سے اُن روحون نے

ایک بڑا طوفان اُٹھایا جسمین بحالت تباہی ایک جہاز دور سے نظر پڑا - کہ سمندر کی موجون
سے ٹکراتا ہوا قریب ہے کہ غرق آب ہو جائے - اور پر وس پیرو نے اپنی لڑکی کی طرف
مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو اسمین بہتیرے جاندار ہم تم ایسے سوار ہین - لڑکی نے کہا
"او میرے پیارے باپ" اگر تمھارے ہی علم سحر کا یہ اثر ہے کہ یہ بیچارے اسطرح
معرض ہلاکت مین گرفتار ہین تو تم پر ضرور ہے کہ انپر مہربان ہو کر اِس رنج و مصیبت سے
انھین نجات دو - کاش میرا اختیار ہوتا تو بجاے تباہ ہونے اِس عمدہ جہاز کے اور
غرق آب ہو لے اُن آدمیون کے ایسے پانی کا جذب ہو جانا سطح ارض مین مناسب تصور کرتی
پر وس پیرو نے کہا بیٹی مائی رنڈا" تم اتنی متحیر کیون ہوتی ہو اسمین کچھ برائی نہین ہے
مین نے پہلے ہی سے ایسا حکم دے رکھا ہے کہ کسی کو کچھ ضرر نہ پہونچنے پائے - اور
جو کچھ کہ تم دیکھتی ہو یہ سب تمھارے ہی واسطے کیا گیا ہے - تمھین یہ تو معلوم ہی نہین کہ
تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو اور مجھے سواے اسکے کہ مین تمھارا باپ ہون اور
اس غربت کدہ مین رہتا ہون اور کیا جان سکتی ہو - بھلا تمھین اپنے یہان آنے کی کیفیت
یاد ہے - مین تو ایسا جانتا ہون کہ تمھین یاد نہو گی کیونکہ اسوقت تمھاری عمر پوری تین
برس کی بھی نہ تھی -
مائی رنڈا نے کہا بیشک مین بتا سکتی ہون - پر وس پیرو نے یہ سُنکر کہا کیا علاوہ
میرے اور اِس مکان کے کوئی دوسرا آدمی یا مکان بھی یہان ہے جہان سے پوچھ
آکر مجھے بتا دو گی - اچھا بتاؤ تو سہی کیا کیا باتین اُسوقت کی تمھین یاد ہین - مائی رنڈا نے
کہا کچھ کچھ خیال مین آتا ہے کہ کسی زمانے مین چار پانچ عورتین میرے پاس رہا کرتی
تھین - پر وس پیرو نے کہا کہ چار پانچ کیا بلکہ اِس سے بھی زیادہ تھین - مگر اِس
کہ دینے سے یہ نہین ثابت ہو سکتا کہ اُسوقت کی باتین تمھین یاد ہین - ہان اگر
یہ بتا دو کہ یہان تم کیونکر پہونچین تو البتہ جانون - مائی رنڈا نے کہا کہ سواے اُسکے

Milan
Antonio

تو مین اور کچھ نہین بتا سکتی ۔

اب پراسپرو نے ابتدا سے اپنی کیفیت یون بیان کرنی شروع کی ۔ کہ بارہ برس کا عرصہ گذرا کہ مین مائی لین کا نواب تھا ۔ اور وارث ملک صرف تو ہی ایک لڑکی تھی ۔ اور انٹونیو نامے میرے ایک بھائی بھی تھا جسپر مین بڑا بھروسہ رکھتا تھا ۔ اور چونکہ گوشہ نشینی اور کتب بینی کی طرف مجھے کمال رغبت تھی اسلیے تمام انتظامات امور سلطنت تمھارے چچا پر جو پیچھے سے میرا بڑا ہی دغا باز بھائی نکلا مین نے چھوڑ رکھا تھا ۔ اور امورات دنیوی سے غافل کتب بینی کی طرف راغب ہر وقت دل کی صفائی مین مین مشغول رہتا ۔ میرے بھائی کے جو ہر طرح اختیارات بڑھے تو اپنے کو وہ فی الواقع وہان کا نواب سمجھنے لگا ۔ اور میرے ماتحتون پر حکمرانی کا جو موقع ہاتھ لگا تو اُسکی نیت فاسد ہوئی اور میری حکومت چھین لینے کے لیے بڑے بڑے منصوبے اُسکے دلمین پیدا ہونے لگے ۔ اور چونکہ میرا دشمن جانی نواب نیپلس اُسکی مدد پر تھا اسلیے اپنے منصوبون پر وہ بہت جلد کامیاب ہو گیا ۔

Napoli

مائی رنڈا نے کہا جب ایسا ہی تھا تو اُنھون نے ہمین زندہ کیون چھوڑا ۔ اسکے جواب مین پراسپرو نے کہا ۔ چونکہ عام خلقت کی محبت میرے ساتھ بہت بڑھی چڑھی تھی اسلیے ہمارے قتل پر وہ جرأت نکر سکے ۔ مگر ہان یہ ہوا کہ ایک روز انٹونیو نے مجھے اپنے ساتھ ایک جہاز پر بٹھا کر اُسکا لنگر اُٹھا دیا اور جب دیکھا کہ ایک فاصلہ معتدبہ پر ہلوگ نکل آئے تو جہاز سے جبراً اُتار کر اور ایک چھوٹی سی کشتی مین جسکا بادبان و مستول تک درست نہ تھا بٹھا کر وہین چھوڑ دیا ۔ اور سمجھے کہ یہان سے بچکر کہان جائیگا ۔ اتفاق سے گانزیلو نامے ایک سردار جو مجھ سے کمال محبت رکھتا تھا وہان موجود تھا ۔ یہ کیفیت دیکھکر اُسنے پانی اور کچھ کھانے کی چیزین اور پہننے کے کپڑے اور چند کتابین جنکو مین بادشاہت سے کم عزیز نہین سمجھتا تھا چپکے سے لا کر کشتی مین رکھدیا ۔

Gonzalo

مائی رنڈا نے کہا اسوقت کا میرا ساتھ رہنا تو یقین بڑا ہی گران گذرا ہوگا - پر وس پیرو نے کہا "نہین بیٹی" اسوقت کی تمھاری ہمراہی ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا کوئی فرشتہ حفاظت کے لیے ساتھ ہے - اور جب کبھی تمھین ہنستا دیکھتا تو سارا رنج والم بھول جاتا - غرضکہ اس ریتیلے جزیرے کے پہونچنے تک آب و دانہ نے وفا کیا اور جب سے یہان آیا ہون تب سے تمھاری تعلیم مین اپنی اوقات صرف کرتا ہون اور یہ میری تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کو ایسی مہذب و شایستہ بنا دیا - مائی رنڈا نے کہا کہ جو کچھ کیا تمنے اچھا کیا اللہ جزا ئے خیر عطا کرے مگر مین یہ پوچھتی ہون کہ اس طوفان سے تمنے کیا فائدہ سوچ رکھا ہے - اسکے باپ نے کہا کہ اس سے کتنا بڑا کام نکلا کہ اسوقت نواب نے پلس اور میرے برادر دغا باز دونون صاحب اس ساحل پر موجود ہین -

یہ کہکر ایک جادو کی قمچی اس لڑکی کو چھلا دی جس سے فوراً اسے نیند آگئی - اور ایک لمحہ بھی نگذر نے پایا تھا کہ آے ریل آن موجود ہوا کہ پادشاہ سے طوفان کی کیفیت و جہاز والون کی حالت بیان کرے - مائی رنڈا کی نظر سے چھپ کر باتین کرنی اے ریل کے لیے کوئی بات نہ تھی کیونکہ اسکی نظرون سے وہ عموماً غائب ہی رہتا تھا لیکن پر وس پیرو نے اسے پسند نہ کیا کہ اسکی لڑکی دیکھے کہ خالی ہوا سے اجبیا کہ اسے دکھلائی دیتا، میرا باپ باتین کر رہا ہے -

پر وس پیرو نے کہا کہ "مرو بہادر موکل" بتاؤ تو سہی تمنے کیا کام کیے - اے ریل نے نہایت لطف کے ساتھ طوفان کی کیفیت اور ملاحون کے اضطراب کی حالت بیان کی اور کہا کہ اول بادشاہ کا لڑکا فرڈی ننیڈ دریا مین گرا جسکے دیکھنے سے اسکے باپ کو یقین ہوگیا کہ بیشک غریق لجہ بحر فنا ہوا اور حالانکہ وہ زندہ ہے اور مَین اسے لیجا کر اسی جزیرہ کے ایک کنارہ پر بٹھلا آیا ہون جہان بحالت یاس اپنے باپ کے غم مین جسکے مرجانے کا اسے یقین کامل ہے سر زانو بیٹھا آنسو بہا رہا ہے - اور مین نے اس شاہزادے کے

نکالنے مین ایسی صفائی کی ہے کہ اُسکا ایک بال بھی بیکا نہونے پایا۔ اور گو اُسکے کپڑے تر ہوگئے ہین مگر خراب نہوے بلکہ پانی سے دھل کر کسیقدر صاف ہوگئے ہون تو عجب نہین۔
پروس پیرو نے اسّے ریل سے کہا کہ یہی تو مین چاہتا تھا۔ لے جا اور جلدی سے اُس شاہزادے کو اُٹھالا۔ کہ مین اپنی لڑکی سے اُس سے ملاقات کراؤن اور پھر پوچھا کہ بادشاہ اور میرے بھائی یہ دونون کہان ہین۔ اسّے ریل نے کہا کہ گو شہزادے کے ملنے کی اُنھین اُمید تو نہین ہے کیونکہ اُنھون نے اپنی آنکھون سے اُسے پانی مین گرتے دیکھا مگر پھر بھی احتیاطاً اُسی کی جستجو مین مصروف ہین۔ اور جہاز والون کی تو اُسوقت عجب کیفیت ہی کہ اُنمین سے کسی کو صدمہ تو نہ پہونچا اور سب کے سب صحیح سلامت ہین مگر ہر ایک اپنے کو یہی سمجھتا ہے کہ صرف مین ہی ایک ایسا ہون کہ اس بلا سے صحیح سلامت رہا۔ اور جہاز گو اُنکی آنکھون سے نہان ہے مگر بحفاظت تمام بندر پر کھڑا ہے
یہ سُنکر پروس پیرو نے کہا "اے ریل" اِس کام کو تو نے بحسن تمام انجام کیا لیکن ابھی کچھ اور بھی کرنا پڑیگا۔ اسّے ریل نے کہا کیا ابھی کچھ باقی ہے۔ خیر مین کام کو تو حاضر ہی ہون مگر میری اتنی عرض سن لیجیے کہ آپ نے میرے آزاد کرنے کا وعدہ کئی بار کیا ہے۔ یاد رکھیے کہ آج مین نے کتنا بڑا کام آپ کا کر دیا اور کام کرنے مین نہ مین کچھ جھوٹ بولتا اور نہ کوئی قصور کرتا۔ کیسے سچے دل سے مین آپ کی خدمت کرتا ہون کہ کیسا ہی سخت کام کیون نہو مگر مین ذرا بھی ناگوار نہین سمجھتا۔
پروس پیرو نے کہا یہ کیسی گفتگو ہے۔ کیا تم وہ زمانہ بھول گئے کہ تم مبتلائے رنج و آلام تھے اور مین نے تمھین نجات دی تھی۔ اور کیا اس خبیث ساحرہ سای کرکس کا وقت تمھین یاد نہ رہا کہ وہ بڑھیا کس درجہ رشک وحسد سے بھری ہوئی تھی۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کہان کی رہنے والی تھی۔ بولو۔ خاموش کیون ہو اسے ریل نے کہا حضور اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ اُسکا مقام پیدائش الجیرس مین تھا۔ پروس پیرو نے کہا

ہان وہ ایل جیرس کی رہنے والی تھی۔ اچھا سنو کہ جسوقت مین نے تمھین یہان پایا اُسوقت تمھاری کیا حالت تھی۔ شاید تمھین اپنی کیفیت یاد نہو جب اُس بدذات ساحرہ کا سحر ایل جیرس مین مشہور ہوا تو وہان کے باشندے ڈرے اور اُسکے شہر بدر کرنے پر آمادہ ہوے چنانچہ وہین کا ایک ناخدا اس جزیرے مین اُسے لاکر اُتار گیا چونکہ تم ایک ننھی روح تھے اور اُسکے فرمان ناجایز کی تعمیل پوری طرح نکرسکے اسلیے تمھین بھی لیجاکر اُس ایک درخت مین بند کردیا جہان مین نے تمھین روتا ہوا پایا۔ یاد رکھو کیسی سخت مصیبت سے مین نے تمھین نجات دی کہ وہان سے نکال لایا۔

اے ریل اپنی بیوفائی و ناشکرگزاری پر شرما گیا اور عفو تقصیر کی درخواست کی اور کہا حضور مجکو تعمیل احکام مین کچھ عذر نہین۔ پروس پیرو نے کہا کہ تمکو ہمیشہ ایسا ہی خیال کرنا چاہیے اور میری بھی نیت مین ہے کہ تمکو آزاد کردون۔ اور پھر بتایا کہ یہ یہ کام تمکو اور کرنے ہونگے۔ اے ریل یہ سُنکر رخصت ہوا اور پہلے وہین گیا جہان فرڈی نینڈ کو چھوڑ آیا تھا۔ اور دیکھکر کہ اُسی طرح حالت رنج و غم مین ابھی تک وہ بیٹھا ہوا ہے کہا شاہزادے مین تمھین اسی وقت یہان سے اُٹھا لیجانے کی فکر مین ہون کہ مائی رنڈا کو تمھاری صورت دکھاؤن۔ اُٹھو اور میرے پیچھے ہولو۔ اور پھر یہ کہکر ایک گیت گایا جسکا مضمون یہ ہے۔

پانچ فیدم کے فاصلے پر تیرا باپ پڑا ہے۔ اُسکی ہڈیون کی مرجان بنائی گئی — اور آنکھون کے گوہر۔ اُسکا کوئی عضو بدن خراب نہین گیا۔ ہان کچھ اختلاف و تبدیل البتہ واقع ہوئی جس سے اُسکی قیمت و منزلت بڑھ گئی۔ دریا کی دیبی اُسکے کفن کے گھنٹے بجاتی ہے۔ دیکھو وہ آواز ٹن ٹن کی آرہی ہے۔

شاہزادے نے اپنے پدر گم گشتہ کی یہ حیرت انگیز خبر سُنکر اُس رنج و آلام سے جسمین وہ مبتلا تھا فوراً نجات پائی۔ اور بحالت استعجاب اے ریل کی آواز پر ساتھ ساتھ چلا حتی کہ اے ریل نے اُسے پروس پیرو اور مائی رنڈا کے پاس کہ کسی سایہ دار

درخت کے نیچے دونون لیٹے ہوئے تھے پہونچا دیا۔ مائی رنڈا سے (کہ اسکے پہلے سوا اپنے باپ کے کسی اور مرد کی صورت اُسنے نہ دیکھی تھی) پروس پیرو نے کہا اِدھر کیا دیکھ رہی ہو۔ مائی رنڈا نے کہا بیٹا سا یہ کوئی سایہ ہے۔ اے اللہ کسطرح تاک رہا ہے سچ بتاؤ یہ تو ایک بڑا ہی خوبصورت مخلوق معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ سایہ نہین ہے اُسکے باپ نے کہا "نہین بیٹی" یہ کھاتا ہے سوتا ہے اور جیسی عقل و فہم ہملوگ رکھتے ہین ویسی ہی یہ بھی رکھتا ہے۔ جہاز مین یہی نوجوان سوار تھا۔ رنج و غم سے اسکا رنگ کسی قدر بدل گیا ہے۔ یا یون کہو کہ تم اسی کو خوبصورتی خیال کرتی ہو۔ اسکے ساتھی جو کھو گئے انھین کے تلاش مین یہ اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔

مائی رنڈا جو سمجھی ہوئی تھی کہ تمام انسان کے چہرے میرے ہی باپ کے اسی سادے اور سب کی داڑھیان میرے ہی باپ کی سی خاکی رنگ کی ہوا کرتی ہین اُس نوجوان شاہزادے کا چہرہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اور فرڈی نینڈ نے کہ اتنے ریل کی وحشت انگیز سُنکر پہلے ہی سے متحیر تھا اور سمجھتا تھا کہ یہان پہ طرح طرح کے متعجبات دیکھنے مین آئینگے اب اس ویرانے مین ایسی خوبصورت عورت دیکھکر خیال کیا کہ غالباً یہ کوئی جادو کا جزیرہ ہے۔ اور یہ عورت یہان کی پری ہے۔ چنانچہ اُسنے اسی خطاب سے اُس عورت کو مخاطب کرنا چاہا۔

مائی رنڈا نے جواب دیا مین کوئی پری نہین ہون جیسی عورتین ہوتی ہین ویسی ہی مین بھی ہون۔ اور اپنی ساری کیفیت بیان کیا چاہتی تھی کہ پروس پیرو نے اُسے روک دیا۔ ہرچند یہ دیکھکر کہ انھین سے کتنی حیرت کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہے وہ بہت ہی خوش ہوا کیونکہ انکی طرز گفتگو سے ایسا معلوم ہوتا تھا (کہ گویا) اول ہی نگاہ مین تیر عشق سے دونون کا دل چھید اُٹھا۔ مگر اِس بات کے دریافت کرنے کے لیے کہ اُسکی بیٹی کے دلمین کتنا استقلال ہے اُسنے چاہا کہ انکی صحبتون کو منغص کردے اور

بڑھکر بدرشتی شاہزادے کو آواز دی - اور کہا تو مجھے مخبر معلوم ہوتا ہے اور یہان جاسوس
لینے آیا ہے کہ یہ خبر یہ یہان کے پادشاہ کے قبضہ سے نکل جائے - چلیے - دیکھیے - آپکے
پیرون کو گردن سے باندھکر ایسی جگہ چھوڑتا ہون جہان آب شور پینے کے لیے ملے -
اور گھونگے اور سوکھی سوکھی جڑین اور بلوط کی چھال کھانے کے لیے فرڈی نینڈ نے کہا
"نہین نہین" جبتک مین اپنے مین طاقت پاؤنگا تب تک بھلا ایسی ضیافت مین کب کا
قبول کرنیوالا - اور یہ کہکر تلوار میان سے نکال کر آگے بڑھا - اُسکا بڑھنا تھا کہ پروس پیرو
نے جادو کی قمچی ہلا کر اُسکے پیر ایسی صفائی سے باندھ دیے کہ جہان وہ کھڑا تھا وہین کا ہو رہا
اِنی رنڈا یہ کیفیت دیکھکر باپ سے چمٹ گئی اور کہنے لگی کہ کیون ایسی بیرحمی کرتے ہو
اسکی حالت قابل ترحم ہے - مین اُسکی کفیل ہوتی ہون اُسے چھوڑ دو - یہ دوسرا شخص ہے
جسکو مین نے فی عمرہ دیکھا ہے - میری نظرون مین تو بڑا پاک باطن معلوم ہوتا ہے -
اُسکے باپ نے کہا خبردار اگر پھر کبھی ایسی بات تمنے اپنے مُنہ سے نکالی تو مین تمسے
بدل آزردہ ہو جاؤنگا تعجب ہے کہ تم اس دغا باز کی طرف سے وکالت کرتی ہو چونکہ
سوائے اسکے اور کے لی بین کے تمنے اپنی ساری عمر مین کوئی دوسرا مرد نہین
دیکھا ہے اسلیے تم سمجھتی ہو کہ یہ بہت خوبصورت ہے اور حالانکہ دنیا مین بہتیرے ایسے
نکلینگے کہ انکے سامنے یہ ایسا ہی بدصورت معلوم ہوگا جیسا اسکے سامنے کے لی بین بدہیئت
معلوم ہوتا ہے - ان سب باتون سے پروس پیرو کو اپنی لڑکی کی آزمایش مدنظر تھی -
غرضکہ یہ سب سُنکر لڑکی بولی کہ جیسی مین عاجز ہون ویسی ہی میری محبت بھی
ہے - اس سے زیادہ حسین آدمی دیکھنے کی مین تمنا نہین رکھتی -
پروس پیرو نے شاہزادے سے کہا - سیدھے چلے آؤ - تم مین اتنی طاقت نہین ہے
کہ میرے حکم کو ٹال سکو - شاہزادے نے کہا بیشک مجھ مین اتنی طاقت نہین - اور اس
واقعے سے اپنے دلمین کمال متحیر ہوا کہ کیون مین اُسکے ساتھ چلنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہون

اور یہ نہ سمجھا کہ اُسکے جادو کے اثر نے تاب مقابلہ اُس سے سلب کر لی ہے۔ غرضکہ پروس پرو اُسے غار کی طرف لے چلا۔ اور وہ مائی رنڈا کی طرف دیکھکر کہ اُس سے ایک فاصلے پر کھڑی تھی کہنے لگا کہ اسوقت میرے حواس درست نہین ہین ایسا تو نہین کہ مین خواب دیکھ رہا ہون کچھ ہی ہو مگر مین اِس زن نازنین کو اپنے قیدخانے مین سے ہر روز ایک نگاہ دیکھ لیا کرتا تو اُس پیر مرد کے عتاب اور اِس میری حالت زار کی پوری مکافات ہو جایا کرتی۔

پروس پیرو نے تھوڑے ہی عرصہ تک وہان اُسے رکھا۔ اور باہر لاکر ایک بڑی ہی دشوار خدمت اُسکے سپرد کی تا اُسکی بیٹی اپنی آنکھون سے دیکھ سکے کہ فرڈی ننینڈ کو کیسا دشوار گذار کام دیا گیا۔ اور پھر بحیلہ کتب بینی مکان مین چلا گیا اور اوٹ سے دیکھنے لگا کہ اُنمین کیا باتین ہوتی ہین۔

پروس پیرو نے اُسے حکم دیا کہ جتنے موٹے موٹے لٹھے آس پاس پڑے ہون سب کو ایک جگہ تو دہ کر دے۔ شاہزادہ اور ایسی سخت محنت۔ مائی رنڈا نے یہ دیکھکر کہ ایسی سخت محنت اُسکی جان لیے بغیر نہین رہنے کی بڑا افسوس کیا۔ اور کہا بابا تو مکان مین چلے گئے۔ وہان بیٹھکر دو تین گھنٹہ تک کتاب دیکھینگے اتنی دیر تم بھی آرام کرو۔

فرڈی ننینڈ نے کہا "او پیاری عورت" مین اپنے مین اتنی جرأت نہین پاتا کہ بلا کام ختم کیے تھوڑی دیر تک بھی آرام کرون۔ مائی رنڈا نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو تمھاری عوض مین کام کرتی ہون تم بیٹھ جاؤ۔ مگر فرڈی ننینڈ نے اُس سے کسی طرح اتفاق نہ کیا۔ اور بجاے اسکے کہ اُسکے کام مین وہ مدد دیتی اور حارج ہوئی کیونکہ اُنکی باہمی گفت و شنود سے لٹھے اُٹھانے مین بڑا فتور پڑا اور کام بڑی سستی سے ہونے لگا۔

پروس پیرو جسنے امتحاناً فرڈی ننینڈ کو ایسی دشوار خدمت تفویض کی تھی کتبخانے مین نہ تھا جیسا کہ اُسکی لڑکی نے خیال کیا بلکہ اُنھین کے پاس بیٹھا ہوا وہ سن رہا تھا

کہ انہین کیا کیا باتین ہوتی ہین مگر وہ اُسے دیکھ نہ سکتے تھے کہ ہمارے پاس بیٹھا ہوا ہے

فرڈی نینڈ کے پوچھنے پر مائی رنڈا نے اپنا نام بتایا اور کہا محض تمھاری خاطر سے مین نے اپنے باپ کی نافرمانی کی کیونکہ اُسکے پہلے تمھین یاد ہوگا کہ مین نے اپنا حال کہنا اور اپنا نام بتانا تمسے چاہا تھا تو اُسنے مجھے روک دیا تھا۔

اُسنے یہ اول ہی مرتبہ اپنے باپ کی نافرمانی کی تھی جسے دیکھکر اُسکا باپ ہنس پڑا اور چونکہ اُسی کے علم سحر کا یہ اثر تھا کہ وہ ایسا جلد اُس شاہزادے پر فریفتہ و ازخود رفتہ ہوگئی اسلیے اُسنے اپنے دلمین کچھ برا نمانا کہ اُسکی لڑکی نے ایسا جلد اُسے اپنے دل سے بھلا کر بخلاف اُسکے حکم کے یون اُس شاہزادے سے اظہار محبت کیا اور فرڈی نینڈ کی تقریر عشق آمیز کو اُسنے بڑی ہی مسرت کے ساتھ سنا جسمین اُسنے یعنی ظاہر کیا کہ جتنی عورتین مین نے ابتک دیکھی ہین سب مین زیادہ محبوت سے ساتھ اس تھوڑے عرصے مین اُلفت ہوگئی۔

فرڈی نینڈ کے اس مبالغے پر کہ تمام دُنیا کی عورتون مین مائی رنڈا اُسے زیادہ پیاری معلوم ہوئی مائی رنڈا نے کہا کہ گو مجھے یاد نہین آتا کہ مین نے کبھی کسی عورت کی صورت دیکھی ہے اور نہ کبھی سوائے اپنے باپ کے اور تمھارے کوئی دوسرا اور دیکھا مجھے تو معلوم ہی نہین کہ گول چہرہ کیسا ہوتا ہے مگر مین اتنا کہہ سکتی ہون کہ اگر مردون کی صورتین مین نے دیکھی ہوتین تو بھی سب مین تمھین فوقیت دیتی اور تمسے مُفارقت گوارا نکرتی۔ اور پھر کہا کہ مین تمسے اسطرح بیباکانہ گفتگو کر رہی ہون مگر ایسا نہو کہ میرا باپ سُنتا ہو کیونکہ اُسنے بالکل اُسکے خلاف حکم دے رکھا ہے۔

یہ سُنکر پروس پیرو مُسکرایا اور اسطرح اپنا سر ہلایا گویا کہا چاہتا ہے کہ میری دلی آرزو یہی تھی کہ میری لڑکی نے پلس کی ملکہ کہلائے۔

اتنے مین فرڈی نینڈ نے بڑی ہی فصاحت و بلاغت کے ساتھ رجھیا کہ شاہزادو نکا

دستور ہے کہ وہ ہماری زبان مین باتین کیا کرتے ہین) اُس نیک بخت مائی رُنڈا سے
کہا کہ تم میری بی بی و ملکہ نے پلس ہو۔
اُسنے جواب دیا کہ جناب مین محض ایک نادان و کم فہم عورت ہون۔ مُجھے بھلے بُرے
مین تو پہچان ہی نہین مین اِسے کیا سمجھون۔ سیدھی سیدھی طرح سے پوچھو تو یہ ہے
کہ اگر اپنے نکاح مین مجھے قبول کرو تو مین حاضر ہون۔
بعد اس ایجاب و قبول کے فرڈی نینڈ اُس عورت کا شکریہ ادا کیا چاہتا تھا کہ
پراوس پیرو نے اپنے کو ظاہر کرکے شکریہ ادا کرنے سے اُسے باز رکھا۔
اور کہا لڑکی کوئی ڈر کی بات نہین۔ تم لوگون مین جو باتین ہوتی تھین مین نے سب
سن لی ہین اور وہ سب مُجھے بدل قبول و منظور ہین۔ "فرڈی نینڈ" جس محنت و
مُصیبت مین تم اول اول گرفتار کیے گئے میری لڑکی مل جانے سے اُسکی پوری
پوری مکافات ہو جائیگی۔ جتنی سختیان تم پر ڈالی گیئن اُس سے محض تمھارا امتحان
مقصود تھا۔ اور معلوم ہُوا کہ تم نہایت ہی شریف و نیک طینت ہو۔ اسلیے اپنی لڑکی
جسے تمھاری محبت نے پہلے ہی سے مستوجب الحصول ٹھہرا رکھا ہے بطور انعام
تمھارے حوالہ کرتا ہون اور پھر کہا کہ مُجھے چند کام ایسے ہین کہ بے میرے گئے بن
نہین سکتے۔ جبتک کہ مین لوٹ نہ آؤن تم لوگ یہین بیٹھے ہوے باتین کیا کرو۔
بھلا مائی رُنڈا کے لیے یہ حکم کب قابل عدول ہوتا۔
پراوس پیرو نے اُنکے پاس سے اُٹھکر اُسے ریل کو بُلایا۔ اور وہ بُلانے کے
ساتھ ہی اُسکے پاس حاضر ہُوا کہ شاہ نے پلس اور اُسکے بھائی کی حالت بیان کرے
کہ اُسکے ساتھ اُسنے کیا کیا۔ اُسنے بیان کیا کہ عجیب و غریب صورتون کے دکھانے
سے اور مستوحش صداؤن کے سُنانے سے مین نے اُنکو بالکل ہی خوف زدہ و
حواس باختہ بنا رکھا ہے۔ جب وہ اِدھر اُدھر پھرتے پھرتے تھکے اور بسبب

شدت گرسنگی کے جان بلب ہوسے تو اچھے اچھے کھانون کا ایک خوان مین نے اُنکے سامنے لاکر رکھدیا۔ اور جب اُنھون نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو بشکل دیوزاد دونون بازوؤن پر پر جمائے کہ جسکے دیکھنے سے خوف معلوم ہو مین نے اپنے کو ظاہر کیا اور اُنکے سامنے سے وہ خوان اُٹھالیا۔ اور اُنکے متعجب ہونے پر مین کہ اُسوقت مصنوعی دیو تھا بولا کہ تم اپنی بیدردی کو یاد نہین کرتے کہ کسطرح تمنے پروس پیرو کو اُسکی سلطنت سے نکال دیا اور مع اُسکی شیرخوار لڑکی کے اُسے سمندر مین چھوڑ دیا کہ وہ مرکر رہجائین۔ یہ اُسی بیرحمی کا عوض ہے کہ تمکو اسطرح اذیتین پہونچائی جاتی ہین۔

یہ سُنکر شاہ نےپلس اور اینٹانیو دونون اپنے کیے ہوسے پر بہت پشیمان ہوے اور اےرئیل نے کہاکہ اُن دونون نے ایسے خلوص دلی سے توبہ کی ہے کہ ایسی صورت مین مجھ ایسا بھی بجز مُعاف کردینے کے اور کچھ نکر سکے۔

پروس پیرو نے کہا اچھا انھین یہان اُٹھالاؤ تم غیر جنس ہوکر اُنکی مُصیبت نہین دیکھ سکتے تو مین ہمجنس ہوکر اُنکی حالت پر کیونکر ترس نہ کھاؤن میرے پیارے اےرئیل اُنھین جلدی سے اُٹھا تو لاؤ۔

تھوڑی دیر کے بعد شاہ اینٹانیو اور گانزیلو تینون کو لیے ہوسے اےرئیل آن پہونچا باین ہیبت کہ ہر ایک تبرتیب اُسکے پیچھے بحیرت نگران اُسکی آواز سحر سے دکہ معلق ہوا مین کھڑا وہ پرانے نغمون کو چھیڑ رہا تھا خود بخود کھینچتے ہوسے چلے آتے تھے یہ وُہی گانزیلو تھا جسنے پروس پیرو کے لیے جبکہ اُسکے بدذات بھائی نے اپنی دانست مین ہلاک کرنے کے لیے کھلی ہوئی کشتی مین بٹھاکر سمندر مین چھوڑ دیا تھا خوراک اور اُسکے مطالعہ کی کتابین مُہیا کردی تھین۔

اُسوقت رنج وغم نے اُنھین ایسا مسلوب الحواس بنا رکھا تھا کہ وہ پروس پیرو کو

نہ پہچان سکے۔ اول اُسنے گانز یلو پر خوش خصال سے اپنا نام بتا کر اپنے کو پہچنوانا اور کہا میری زندگی کے سبب تھین ہو۔ اور پھر تو اُسکے بھائی اور پادشاہ سب ہی نے پہچان لیا کہ یہ وُہی پر وس پیرو منظلوم ہے۔

اینٹانیو اسوقت رو پڑا اور بحالت آزردگی و پشیمانی بہت سے کلمے افسوس کے اپنے منہ سے نکالے اور سچے دل سے اپنے بھائی سے مُعافی چاہی۔ اور بادشاہ نے بلس نے بھی بخلوص اپنی پشیمانی کا اظہار کیا اور کہا ناحق پروس پیرو کی حکومت چھیننے مین مین نے اُسکے بھائی کی اعانت کی۔ پروس پیرو نے یہ حالت دیکھکر اُنکے قصور معاف کیے۔ اور لی ہوئی حکومت کے واپس کرنے پر انھین آمادہ پاکر شاہ نے بلس سے کہا کہ تمھارے لیے بھی ایک تحفہ میرے خزانے مین موجود ہے۔ اور یہ کہکر کواڑ جو کھول دیے تو کیا دیکھتے ہین کہ اُسکا لڑکا فرڈی نینڈ بیٹھا ہوا مائی رنڈا سے شطرنج کھیل رہا ہے۔

اس ملنے سے جتنی خوشی فرڈی ننینڈ اور اُسکے باپ کو حاصل ہوئی دُنیا کی کوئی خوشی اُسکا مُقابلہ نہین کر سکتی کیونکہ انھین کب ایسی اُمید تھی ہر ایک انمین سے دوسرے کو یہی سمجھتا تھا کہ نذر طوفان ہوا۔

انھین دیکھکر مائی رنڈا نے بڑا تعجب کیا اور کہا جس دُنیا مین ایسے شریف لوگ رہتے ہین اے اللہ وہ کیسی ہو گی۔

مائی رنڈا کا حسن اور اُسکے چہرے کی صفائی دیکھکر قریب قریب وہ ویسا ہی متحیر ہوا جیسا اوّل اوّل اُسے دیکھکر اُسکا بیٹا متعجب ہوا تھا۔ اور پوچھا یہ کون عورت ہے شاید اس جزیرہ کی یہ پری ہے اور یہی مجھے یہان اُٹھا لائی ہے فرڈی ننینڈ اپنے باپ کی تقریر پر ہنس پڑا۔ اور سمجھا یہ وُہی غلطی ہے جسمین اوّل مرتبہ مین بھی گرفتار ہو چکا ہون اور کہا نہین باپ یہ از قسم بنی انسان ہے اور اب جو پوچھو تو ایک اعتبار سے

بعنایت خدا ے لایزال اسے پری سمجھنا چاہیے۔ مین نے بلا تمسے پوچھے اِسے پسند کر لیا ہے کیونکہ یہ کسے اُمید تھی کہ تم صحیح وسلامت ہوگے یہ اسی پروس پیرو کی لڑکی ہے جو کسی زمانے مین مائی لن کا مشہور نواب تھا۔ اور اُسکی ناموری تو مین نے بہت سُنی تھی مگر اِس سے پہلے کبھی دیکھا نہ تھا۔ اور اُسکے سبب سے مین نے نئے سر سے زندگی پائی اور اپنی ناکتخدا لڑکی اُسنے میرے حوالہ کی جس سے مین اُسے اپنے باپ کی جگہ سمجھتا ہون۔

بادشاہ نے کہا پھر تو مین بھی مائی رنڈا کا باپ ہُوا۔ مگر یہ کتنا غیر مُرتب ہوگا کہ مین اپنی لڑکی سے خواستگار مُعافی ہون۔

پروس پیرو نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہے۔ جب ہمارے بُرے دن گذر گئے تو پھر اِس خوشی مین اُسکی یاد دلانے سے کیا فائدہ۔ اور اُٹھکر اپنے بھائی سے بغل گیر ہُوا۔ اور اُسے دوبارہ اِسبات کا یقین دلایا کہ مین نے تیرے سارے قصور مُعاف کر دیے۔ اور کہا میری تقدیر مین یون ہی لکھا تھا اور مشیّتِ ایزدی اسی طرح پر تھی کہ ایک مرتبہ مین اپنی ریاست سے نکال دیا جاونگا اور اِس ذریعہ سے میری لڑکی سنراوار تاج نےپلس ہوگی کیونکہ اِس ویران جزیرہ مین ایک دن یہ ہونا تھا کہ ہم سب آپسمین ملینگے اور شاہزادہ مائی رنڈا پہ عاشق ہوگا۔

اِن مہربانی بھرے فقرون کو جو پروس پیرو نے اپنے بھائی کی تسلّی کے لیے استعمال کیے تھے سُنکر اُسکا بھائی ایسا شرمندہ و پشیمان ہُوا کہ بے اختیار اُسکی آنکھون سے اشک خجالت نِکل پڑے اور دم بخود ہوکر رہگیا اِس مصالحہ پر ریاست کے پُرانے ہوا خواہ گانزیلو نے خوش ہوکر آنکھون سے اشک شادی بہائے اور اُس نوجوان نوشاہ کو بہت کچھ دُعائین دین۔

اب پروس پیرو نے کہا کہ تمھارا جہاز بحفاظت تمام بندر پر کھڑا ہے اور ملّاح سب کے سب اُسکے تختہ پر بیٹھے ہین کل صبح اپنی لڑکی بمعیت تملوگون کو وطن کی طرف لیچلونگا۔

اور تھوڑی دیر کے بعد کہا جو کچھ اِس غربت کدہ میں میسّر آیا حاضر ہے اُٹھو کھاتے جاؤ
اور اپنی کیفیت کہ مین اس ویران جزیرے مین کیونکر پہونچا اور جیسے مین یہان پہونچا کیونکر
بسر ہوئی رات کو بیان کرونگا تا تمھارا جی نہ گھبرائے اور دل لگی مین رات کٹ جائے اور
پھر کے ای بین کو بلا کر مکان صاف کرنے اور کھانا چننے کے لیے حکم دیا۔ اِس بدشکل راکھپس
کی متوحش صورت وبیڈول ہئیت کو دیکھکر وہ لوگ بہت متعجب ہوئے اور پروس پیرو نے
یہ کہکر صرف یہی ایک خدمتگار ہے جسکی صحبت مین مین نے اتنا زمانہ بسر کیا اور بھی اُنکے
تعجب اور حیرت کو بڑھا دیا۔

پروس پیرو نے روانہ ہونے سے پہلے اسے ریل کو اپنی خدمت سے علٰحدہ کیا
جس سے اِس خوش اخلاق روح کو بڑی ہی مسرت حاصل ہوئی۔ کیونکہ گو وہ اپنے
آقا کے کامون کو بڑی ہی وفاداری سے انجام دیتا تھا مگر آزادانہ بسر کرنے کی اُسے
ہمیشہ سے تمنا تھی۔ اور صحرائی پرندون کی طرح بلا تعرض غیرے ہوا مین اُڑنے۔ شاداب
درختون کے سایہ مین بیٹھنے۔ خوشنما پھلون اور خوشبودار پھولون کے سیر کرنے کی اُسے
کمال آرزو تھی۔ جب اُس روح کو پروس پیرو نے آزاد کرنا چاہا تو بلا کر کہا اور باریک بین
اسے ریل مین تمکو رخصت کرتا ہون۔ اور آج سے تم اپنے کو بالکل آزاد سمجھو۔ اے ریل
نے یہ سنکر اپنے آقا کا شکریہ ادا کیا اور کہا اس وفادار تابعدار کی یہ آرزو ہے کہ ہوا موافق
اُٹھا کر تمھارا جہاز تمھارے وطن مین پہونچا ئے تب تمسے جدا ہو۔ اور پھر کہا کہ خود مختار
ہونے پر کس لطف سے زندگی بسر کرونگا۔ اور یہ کہکر ایک گیت گایا جسکا مفہوم یہ تھا۔
شہد کی مکھی کی جو غذا ہے وہی میری غذا ہے۔ گو سلپس پل مین اُلّو بولنے کے وقت
مین جاکر سوتا ہون۔ اور سپر کی پشت پر اُڑتا ہون۔ اب ایام گرما کے بعد مین پھول مین
ہونگا جو شاخ سے لٹکا ہو۔

اب پروس پیرو نے سحر کی قمچی اور کتابون کو کھود کر زمین مین دفن کر دیا اور عہد کیا

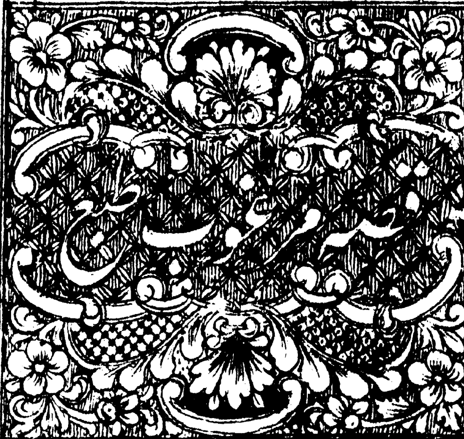
کہ پھر کبھی اُنکا استعمال نہ کرونگا - اور دُشمنون پر جو یون فتح یاب رہا اور بھائی اور شاہ نے پلس سے جو اِسطرح مصالحہ ہوگیا - تو پھر بجز اسکے اور کوئی تمنا نہ رہی کہ وطن مین چلکر لوگون سے ملے اپنی ریاست پر قبضہ کرے اور شاہزادہ فرڈی ننڈ اور اپنی لڑکی مائی رنڈا کے جشن شادی کا لطف دیکھے جیساکہ پادشاہ نے پلس نے وعدہ کیا تھا کہ نے پلس مین پہونچتے ہی مین اُنکی رسوم شادی کو بڑی دھوم دھام سے ادا کرونگا - غرضکہ بہمراہی اِتے ریل وہ سب اپنے وطن کی طرف روانہ ہوے - اور بحفاظت تمام سمندر کی سیر کرتے ہوے تھوڑے ہی عرصے مین وہان پہونچ گئے -

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنتہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بتیس قصون مین کا نوان قصہ کہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مقام لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی **نول کشور** صاحب سی - آئی - ای - مین چھپا تھا اور قدردانون نے بہت پسند کیا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع شہر کانپور ماہ فروری ۱۸۹۰ء عیسوی مین پہلی مرتبہ بہ صحت کمال زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوا

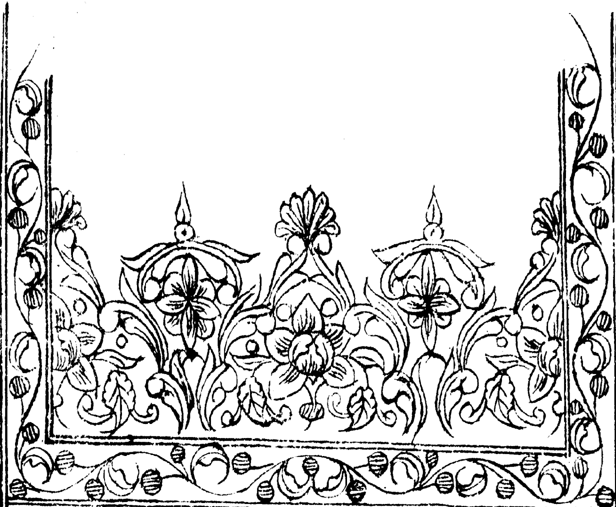
بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان سے

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس ۲۰ قصون مین کا دسوان دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ




جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانسگانو ضلع گورکھپور نے بایماء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اُردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحسن و زیبائی چھپا




جس زمانے مین **فرانس** صوبون مین دیاریاستون مین جیساکہ اُسوقت بولتے تھے منقسم ہوا اُس زمانے مین کسی صوبہ پر ایک غاصب ریاست نے اپنے بڑے بھائی حق دار ریاست کو محروم و شہر بدر کرکے قبضہ کرلیا تھا۔

France

نواب جو اپنی ریاست سے اِسطرح نکال دیا گیا تھا اپنے رفیق وفادار دوستون کو لیے ہوے **ارڈن** کے جنگل مین ہونچا۔ اور یہان ہوپنچ کر اُس نیک بخت نے اپنے پیارے دوستون سمیت جنہون نے اُسکی خاطر سے از خود شہر بدر ہونا اختیار کرلیا تھا مستقل سکونت اختیار کی۔ اور اُنکی آراضی و محاصل آراضی نے اُس کمبخت غاصب ریاست کو دولتمند بنادیا۔ اور تھوڑے ہی دِنون مین عادی ہوجانے پر وہ اِس بےفکری ولاپروائی سے گذران کرنے کو جو اُنھون نے اختیار کیا تھا کچھری والون کی بےآرام شان وشوکت یعنی جاہ وجلال سے گذران کرنے پر ترجیح دینے لگے۔ انگلستان کے پُرانے **رابن ہد** کیطرح وہ یہان زندگی بسر کرتے تھے۔ علاوہ اُنکے اور بھی بہتیرے

Ardin

Robinhood

نوجوان شہزادے سیر و تماشے کے لیے اِس جنگل مین روز آتے اور سیر و تماشے مین اوقات بسر کرتے جیسا کہ شایستہ قومون کا دستور ہے - ایام گرما مین وہ بڑے بڑے جنگلی درختون کے نیچے قطار باندھکر بیٹھتے اور جنگلی ہرنون کی چوکڑیان بھرنے کا تماشا دیکھتے - اور اُن غریب و بیوقوف ابلق ہرنون کو جو جنگل کے خاص باشندون مین شمار کیے جاتے تھے دیکھکر بدرجۂ نہایت خوش ہوتے - حتی کہ جب کبھی اپنی غذا کے لیے گوشت مہیا کرنے اور اُنکے شکار کرنے پر وہ مجبور کیے جاتے تو انھین سخت صدمہ پہونچتا - جب جاڑون کی سرد ہوائین نواب کو اُسکے بخت برگشتہ کا اختلاف جتاتین تو وہ صبر و استقلال سے کام لیتا اور کہتا کہ ٹھنڈی ہوائین جو میرے جسم سے لگتی ہین میری سچی مشیر کار ہین چاپلوسی سے حذر رکھتی ہین اور ٹھیک ٹھیک میری حالت مجھے بتاتی ہین - اور گو یہ بڑی تیزی سے بدن مین گھستی ہوئی معلوم ہوتی ہین مگر پھر بھی نامہربانی و ناشکری کے دانتون سے اُنکی تیزی کہین کم ہے - ہر چند کہ انسان سختی کو بہت بُرا جانتے ہین مگر میرے نزدیک کچھ نہ کچھ عمدہ باتین اس سے ضرور نکل سکتی ہین زہر مہرہ دواؤن مین کیسا کام آتا ہے مگر دیکھیے تو یہ زرد مینڈک ایسے زہردار و حقیر جانور کے سر سے نکالا جاتا ہے - غرضکہ جتنی چیزین نواب کے سامنے آتین اُنسے ایک ایک مُفید نتیجہ وہ نکال لیتا - اور رجا آمد و رفت عام سے دور پڑا ہوا اپنی قوت منتجہ کی مدد سے اپنے آپ درختون مین زبان چشمہاے روان مین کتابین پتھرون مین نصیحتین اور اِسی طرح ہر چیز مین ایک نہ ایک بہتری وہ ضرور معلوم کر لیتا -

نواب معضوب منہ کے صرف ایک ہی لڑکی روسی لائنڈ نامے تھی جسے غاصب ریاست نواب فریڈرک نے اُسکے باپ کے شہربدر کرتے وقت اپنی لڑکی سی لیا کی سہیلی سمجھکر اُسے محل شاہی مین رکھ لیا تھا - اِن لڑکیون مین باہم ایسی مستحکم محبت جگہ پکڑ گئی تھی کہ اُنکے باپ کے باہمی نفاق سے اُسمین ذرا بھی فرق نہ آیا - روسی لائنڈ کے

باپ کے محروم الارث کر دیے جانے سے جو بے انصافی وقوع پذیر ہوئی تھی اُسکے
مکافات کے لیے کوئی مہربانی ایسی نہ تھی جسے روسی لائنڈ کے مقابلہ مین سی لیا
باقی لگا رکھتی اور جب کبھی باپ کے شہر بدر کر دیے جانے کا خیال اور دغاباز غاصب
کے قبضہ اقتدار مین اپنے رہنے کا تصور روسی لائنڈ کا دل دُکھاتا تو سی لیا بہ کمال توجہ اسکی
دلجمعی و تسکین کی طرف متوجہ ہوتی۔

حسب دستور ایک روز سی لیا بیٹھی ہوئی روسی لائنڈ کے ساتھ دل بستگی کی باتین
کر رہی تھی۔ اور سمجھا رہی تھی کہ بہن ہر وقت ملول خاطر نہ رہا کرو کہ اتنے مین نواب
کے پاس سے ایک آدمی آیا۔ کہ پہلوانوں کی کشتی ہونے والی ہے اگر دیکھنا چاہتی ہو
تو چلو دربار عام مین محل کے سامنے لوگ جمع ہوتے ہین۔ چنانچہ روسی لائنڈ کے دل
بہلانے کے خیال سے سی لیا اٹھی اور اُسے لیکر تماشہ دیکھنے چلی۔

اُس زمانے مین پہلوانون کی لڑائی جو آجکل صرف گنوارون مین رہگئی ہے دل بہلانے
کے لیے ایک نہایت عمدہ شے خیال کیجاتی تھی حتیٰ کہ شاہزادون کے محلون مین بیگمات
و شاہزادیون کے سامنے اسکا تماشہ ہوتا تھا۔ اسلیے سی لیا اور روسی لائنڈ کا اُس
مجمع تماشہ بینان مین شریک ہونا کوئی نئی بات نہ تھی۔ وہان پہونچنے پر اُنھین معلوم
ہوا کہ اِس تماشے کی حالت رنج و افسوس سے خالی نہین ہے۔ کیونکہ ایک قد آور
و زبردست آدمی کو جسنے عرصہ سے اس فن مین مشاقی پیدا کر رکھی تھی اور کتنون کو
اس قسم کی کشتی مین ہلاک کر چکا تھا اُنھون نے ایسے ایک کمسن جوان سے لڑنے پر
آمادہ پایا جسکی کمسنی و ناآزمودہ کاری سے ہر شخص کو اُسکے ہلاک ہونے کا یقین کامل تھا
جب نواب کی نظر سی لیا اور روسی لائنڈ پر پڑی تو اُسنے کہا۔ لڑکیو۔ کیا تم بھی
تماشہ دیکھنے آئی ہو۔ آئی تو ہو مگر کچھ لطف نہ پاؤگی کیونکہ جوڑا اچھا نہین ہے اُس
نوجوان پر مجھے بڑا ترس آتا ہے اگر یہ نہ لڑتا تو بہتر تھا تم لوگ بھی سمجھاؤ دیکھو اگر

ٹل جائے تو اچھا ہے۔

نظر بہ ہمدردی قومی اُنھون نے نواب کے کہنے کو بخوشی منظور کیا اور پہلے سی لیا نے اُس جوان ناآشنا کو بہ روز تقریر باز رکھنا چاہا اور پھر روسی لائنڈ نے ایسی مہربانی و دل سوزی سے آسے اُس خطرے سے جسمین عنقریب وہ گرفتار ہونے والا تھا آگاہ کیا کہ بجاے آسکے کہ اُسکی شایستہ تقریرون کو سنکر وہ اپنے ارادے سے باز آتا اُسکے سارے خیالات اس امر کی طرف متوجہ ہوے کہ اپنی بہادری و دلیری سے اس خاتون پاک صورت کی آنکھون مین اپنی وقعت پیدا کرنی چاہیے۔ سی لیا اور روسی لائنڈ کی درخواستون کو اُسنے ایسے لطیف و شایستہ فقرون مین رد کیا۔ جسکے سُننے سے انکے رنج و افسوس کو اور بھی ترقی ہوئی۔ چنانچہ اُسنے کہا کہ آپ لوگون کی سی ذی اخلاق و معقول بیبیون کی تعمیل ارشاد مین قاصر رہنے کا مجھے کمال افسوس ہے مگر آپ لوگونکو چاہیے کہ اپنی خواہشون اور نظرون کو میری کُشتی دیکھنے کی طرف متوجہ کرین جسمین اگر مین مغلوب رہا تو وہ شرمندہ ہون جو کبھی معزز نہو ا اور مارا گیا تو وہ مردہ ہون جو موت کا طلبگار تھا۔ دوسرون کے غم کا بھی خیال نہین کیونکہ کوئی ایسا دوست مین نہین رکھتا جسے میری موت کی خبر سے صدمہ ہو۔ اور نہ میرے جانے سے دنیا کا کوئی ہرج جب مین دیکھتا ہون کہ اُسمین میرا کوئی حصہ نہین۔ مین دنیا کے جس حصہ مین ہون۔ وہان میرے مرنے پر مجھ سے بہتر کوئی دوسرا آجائیگا۔

غرضکہ ان دونون مین اب کشتی ہونے لگی۔ گو سی لیا یہی چاہتی تھی کہ وہ نوجوان اجنبی مغلوب نہو۔ لیکن روسی لائنڈ اُس سے زیادہ دلسوزی کے ساتھ اُسکی کامیابی کی خواہش رکھتی تھی۔ اُسکی بیکسی کی حالت سُنکر جیسا کہ اُسنے بیان کیا تھا اور اُسے مرنے پر آمادہ دیکھکر روسی لائنڈ نے خیال کیا کہ یہ بھی میرا ہی سا بدبخت و کم نصیب ہی اور بدرجۂ غایت اُسکی حالت زار پر اُسے ترس آیا اور اُس خطرہ جانکاہ مین اُسے

اپنے آپ گرفتار ہوتا دیکھ کر ایک عجیب طرح کی کیفیت اُسکے دل پر طاری ہوئی کہ اگر اسوقت اُسے عاشق زار کا خطاب دیدیا جاتا تو غیر قریب نہ تھا۔

اُن شریف وذی اخلاق عورتون کی باتون نے اُس جوان اسم نامعلوم کو ایسی جرات وتوانائی بخشی کہ جسے دیکھکر سب کے سب متحیر رہگئے۔ اور انجام کار وہ اپنے حریف پر پورے طور پر غالب رہا۔ جسکو اتنا صدمہ تھا کہ تھوڑی دیر تک حرکت وسکون کی بھی طاقت نہ تھی۔

اس جوان اجنبی کی طاقت وجرات دیکھکر نواب فروڑک بہت خوش ہوا۔ اُسکا اور اُسکے خاندان کا نام دریافت کیا اور چاہا کہ اپنے ہی ساتھ اُسے رکھ لے۔ اُس جوان نے اپنا نام اُرلنڈو تبلایا اور کہا کہ مین سر رالنڈ ڈی بائز کا چھوٹا بیٹا ہون۔

اُرلنڈو کا باپ سر رالنڈ ڈی بائز چند سال پہلے مرچکا تھا۔ مگر حالت حیات مین نواب مغصوب مُنہ کا وفادار ماتحت اور پیارا دوست تھا۔ اِسلیے نواب فروڑک نے جب یہ سُنا کہ اُرلنڈو نواب مغصوب مُنہ کے دوست کا بیٹا ہے تو اُسکا سارا تپاک نفرت کے ساتھ مبدل ہوگیا۔ اور ناخوش ہوکر اُس تماشہ گاہ سے اُٹھ گیا۔ ہرچند کہ اپنے بھائی کے دوست کا نام سُننے سے اُسکو کمال نفرت ہوئی مگر پھر بھی اُس نوجوان نے ایسی بہادری نہ کی تھی جس سے نواب کو تعجب نہ آتا چنانچہ چلتے چلتے یہ بھی کہہ پڑا کہ بہتر تھا کہ اُرلنڈو کسی دوسرے آدمی کا لڑکا ہوتا۔

روزلنڈ یہ سُنکر بہت خوش ہوئی کہ اُسکا نیا دوست اُسکے باپ کے پرانے دوست کا بیٹا ہے۔ اور سیلیا سے کہا کہ میرا باپ سر رالنڈ ڈی بائز کو بہت چاہتا تھا اگر مین پہلے سے جانتی کہ یہ جوان اُسی کا بیٹا ہے تو مین اس قسمت آزمائی کے پہلے گریہ وزاری اُسے اس قصد سے باز رکھنے کے لیے عرض ومنت کرتی

اسکے بعد وہ دونون نوجوان کے پاس گیئن - اور اسے نواب کے دفعتہً ناخوش ہوجانے سے خجل پاکر نہایت مہربانی اور بڑھاوے کے فقرون مین اس سے مخاطب ہوئین - اور باہر جاکر روسی لائنڈ اس بہادر نوجوان کے پاس جو اُسکے باپ کے پرانے رفیق کا بیٹا تھا تنہا لوٹ کر آئی اور پہلی مرتبہ سے زیادہ اخلاق کے ساتھ پیش آئی اور ایک طلائی زنجیر اپنے گلے سے اُتار کر بولی کہ میان شریف زادے اسے پہن لو - اُسوقت قسمت نے مجھے مجبور کر رکھا ہے ورنہ مین اس سے کہین زیادہ قیمت کی نشانی دیتی - جب وہ دونون عورتین تنہا بیٹھین تو روسی لائنڈ نے ارلنڈو کا ذکر شروع کیا جسے سنکر سی لیا کو یہ گمان ہوا کہ اُسکی بہن اُس خوبصورت و نوجوان پہلوان پر فریفتہ ہوگئی ہے - اور کہا بہن کیا یہ ممکن ہے کہ یون دفعتہً کوئی کسی پر فریفتہ ہوجائے - روسی لائنڈ نے جواب دیا کہ بہن میرا باپ اُسکے باپ سے کمال درجہ کی محبت رکھتا تھا - سی لیا نے کہا یہ صحیح مگر اُس سے یہ نہین لازم آتا کہ تم اُسکے لڑکے سے بھی محبت کرنے لگو دیکھو میرا باپ اُسکے باپ سے کتنی عداوت رکھتا ہے تمھاری تقریر سے لازم آتا ہے کہ مین بھی اس سے عداوت رکھون اور حالانکہ میرے دلمین اُسکی طرف سے ذرا بھی کدورت نہین - فرڈرک نے کہ سر ارلنڈ ڈی بائز کے لڑکے کو دیکھکر غصے مین آگیا تھا یہ خیال کیا کہ بہتیرے امرا اس دربار مین ایسے ہونگے جنکو نواب مغصوب منہ کے ساتھ ابھی تک عقیدت باقی ہوگی - اور اُسکے پہلے بھی کئی مرتبہ امرار دربار کو اپنی بھتیجی کی حسن طبیعت کی تعریف کرتے ہوئے اور بپاس خیر خواہی اُسکے باپ کے اُسکے حال زار پر رحم کھاتے ہوئے دیکھکر وہ متنفر ہوچکا تھا - اسلیے اُسکی طرف سے بھی اُسکے دلمین کینہ جگہ پاپڑ گیا - اور درحالیکہ روسی لائنڈ اور سی لیا دونون بیٹھی ہوئین ارلنڈو کا ذکر کر رہی تھین نواب فرڈرک اُنکے پاس آیا اور بنگاہ غضب سے روسی لائنڈ کی طرف دیکھکر کہا کہ تو ابھی مکان چھوڑ دے اور جہان

تیرا باپ چلا گیا ہے وہین تو بھی چلی جا۔ سی لیا نے بہتیری سفارش کی مگر اسنے ایک نہ مانی اور کہا کہ اتنے روز تک مین تمھاری ہی خاطر سے اِسے رکھے ہوے تھا۔
سی لیا نے کہا مین نے تم سے کب رکھنے کو کہا تھا کیونکہ اُسوقت مین ایسی کمسن تھی کہ اسکی قدر اچھی طرح پہچان نہین سکتی تھی ہان اب کہ مین اسکی خوبیون سے اچھی طرح واقف ہوگئی ہون۔ اتنے عرصہ تک ساتھ رہ آئی ہون ساتھ کا سونا ساتھ کا جاگنا ساتھ کا پڑھنا ساتھ کا کھیلنا۔ ساتھ کا کھانا مجھسے چھوٹ نہین سکتا۔ فرڈرک نے یہ سنکر کہا۔ کہ اُسکا ساتھ رہنا تمھارے لیے مضرت سے خالی نہین ہے۔ کیونکہ اسکی نرمی اور خموشی و صبر و استقلال سے رہنا لوگون کی توجہ و رحم کا باعث ہوتا ہے یہ تمھاری سادہ لوحی ہے جو تم اِسکے رہنے پر اون مُصر ہو۔ کیونکہ اُسکے چلے جانے پر تمھاری قدر و منزلت لوگون کی نظرون مین زیادہ ہوگی تھین چاہیے کہ اسکے بارے مین اب لب نہ ہلاؤ کیونکہ جو حکم مین نے ایک مرتبہ دیدیا وہ ٹل نہین سکتا۔
جب سی لیا نے دیکھا کہ روسی لائنڈ کے بارے مین کوئی بات پیش رفت نہین جاتی اور میرا باپ میری عرضداشت کی طرف مخاطب نہین ہوتا تو یہ دلیری روسی لائنڈ کی ہمرہی کا قصد اُسنے اپنے دلمین ٹھانا۔ اور کچھ رات گئے محل شاہی سے نکل کر روسی لائنڈ کو ساتھ لیے ہوے آرڈن کے جنگل کی طرف اُسکے باپ نواب معذوب منہ کی تلاش مین روانہ ہوئی۔
اپنے روانہ ہونے سے پہلے سی لیا نے سوچا کہ ایسے لباس فاخرہ مین دونون جوان عورتون کو اتنے دور و دراز کا سفر کرنا اندیشہ سے خالی نہین اِسلیے ارادہ کیا کہ دیہات کی عورتون کا سا لباس بدل کر اپنی علامات امارت کو ظاہر ہونے دے۔ روسی لائنڈ نے کہا کہ اگر ہم مین سے کوئی مردانہ لباس بدل لے تو اور بھی زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ فوراً اُن دونون مین یہ بات طے پائی کہ روسی لائنڈ جو کسی قدر

Yanimida
Aliena

لانی تھی نوجوان دہقان کی صورت بنے اور رسی لیا دہقان کی چھوکریون کا سا لباس پہنے اور دونون اپنے کو بھائی بہن راستہ مین ظاہر کرین اور روسی لانڈ نے اپنا نام گنیمڈ رکھا اور رسی لیا نے اپنے لیے الینا کا نام پسند کیا۔

وہ دونون لباس بدلے ہوئے خرچ کے لیے روپیے وجواہرات ساتھ لیکر اُس دور و دراز سفر پر کمر ہمت چست باندھے گھر سے نکلین۔ اِسلیے کہ جنگل آرڈن حدود ریاست سے باہر دارالحکومت سے بہت دور و دراز فاصلے پر تھا۔

روسی لانڈ (یا گنیمڈ جیسا کہ اب اُسکو کہنا چاہیے) کے چہرہ پر مردانہ لباس پہننے سے مردون کی طرح جرات و رعب بھی معلوم ہونے لگا۔ سی لیا کی وفاداری و رفاقت جو اِتنے دور و دراز و تکلیف رسان سفر مین روسی لانڈ کا ساتھ دینے سے ظاہر ہوئی تھی اُسے دیکھکر اُسکا نیا مصنوعی بھائی ایسا سچا دوست اور اُسکی خوشنودی مزاج کے لیے ایسا کوشش کرتا ہوا معلوم ہوتا تھا گویا فی الحقیقت گنیمڈ پاک طینت گاؤن کی چھوکری الینا کا ایک دہقانی و دلیر بھائی ہے۔

آخرکار جب وہ جنگل آرڈن مین پہونچے تو نجلاف اور مقامات کے جو راستہ مین ملتے گئے تھے نہ وہان کوئی معقول سرائے تھی اور نہ میل کا کوئی مکان۔ گرسنگی و بھینی سے بیتاب ہوکر گنیمڈ جو راستہ بھر اپنی بہن کو لطیف باتین وخوش کن تقریرین سُنا کر بہلاتا آتا تھا الینا سے کہنے لگا جی مین آتا ہے کہ لباس مردانہ کا پاس دل سے اُٹھا کر عورتون کیطرح دل کھول کر شور مچاؤن۔ الینا نے کہا میرا بھی سفر بس یہین تک تھا اب مین بھی ایک قدم آگے نہین بڑھ سکتی۔ پھر گنیمڈ نے سوچا کہ عورتون کی تسکین و دلجمعی کرنی خاص مردون کا کام ہے۔

چنانچہ یہ سوچ کر اپنے تئین بہن کی دلجمعی کے لیے اُسنے کہا بہن ادھر آؤ خاطر جمع رکھو ہم لوگون کا سفر ختم ہوا جنگل آرڈن مین داخل ہو چکے مگر مصنوعی مردانگی و زبردستی کی

جرأت کہانتک اُنھین توانائی بخشتی - کیونکہ گو جنگل آرڈن مین وہ پہونچ گئے تھے مگر یہ تو نہین معلوم ہوا کہ نواب سے کہان ملاقات ہوگی - اور اب اِس سفر مین اِن تھکی ہوئی عورتون کا انجام بد نظر آنے لگا کیونکہ مارے بھوک کے اُنکی حالت زار و ردی ہونے لگی - اسی حالت مین کہ وہ دونون بحالت یاس گھاس پر پڑی ہوئی قریب مرگ تھین کہ اتفاقاً ایک دہقان کا سامنے سے گذر ہوا گنمڈ نے اُسے دیکھکر ایک مرتبہ اور چاہا کہ قسمت آزمائی کرے - اور مردانہ آواز مین بہ دلیری کہا بھئی گڈریے اگر براہ سلوک اشرفی خرچ کرنے پر اِس ویرانے مین کوئی میری مہمان داری کرے تو براہ عنایت ہمین وہان پہونچا دو کہ ہمین اِس مصیبت سے نجات مِلے کیونکہ یہ عورت جو میری بہن ہے تکالیف سفر سے خستہ اور شدت گرسنگی سے بدحواس ہے -

اُسنے جواب دیا کہ مین صرف ایک گڈریے کا خدمت گذار ہون - اور چونکہ میرے آقا کا مکان تھوڑی دیر مین بکنے والا ہے اِسلیے مین یہ نہین کہ سکتا کہ آپ لوگون کا سامان ضیافت اچھی طرح ہملوگون سے مُہیّا ہو سکیگا - مگر پھر بھی اگر آپ لوگ میرے ساتھ چلین تو ماحضر مین کچھ دریغ نہوگا - اِس اُمید چارہ گری سے اُنکے جسم و جان مین کسیقدر توانائی حاصل ہوئی اور اُٹھکر اُس آدمی کے ساتھ ہو لین - اور وہان پہونچکر بھیڑ اور اُس بکاؤ مکان کو خرید لیا - اور اُس مرد رہنما کو خدمت گذاری کے لیے رکھ لیا - اِسطرح جو ایک ستھرا جھونپڑہ اُنکے ہاتھ لگا اور کھانے پینے کا ٹھکانا ہو گیا تو اُنھون نے چاہا کہ جبتک نواب کا پتہ نہ ملے کہ جنگل کے کس سمت مین وہ رہتا ہے تب تک یہان کا قیام چھوڑنا نچاہیے -

مصائب سفر ہی سے جو اُنھون نے نجات پائی تو گذران زیست کا یہ نیا طریقہ اُنھین بہت بھلا معلوم ہونے لگا - اور قریب قریب وہ اپنے کو گڈریا اور گڈریے کی بہن جیسا کہ وہ دیکھنے سے معلوم ہوتی تھین تصوّر کرنے لگین - لیکن کبھی کبھی گنمڈ کو یہ ضرور خیال آتا کہ مین وہی روسی لائنڈ ہون جو اپنے باپ کے دوست سر رالنڈ ڈی بائز کے لڑکے

آرلانڈو پہلوان پر سچے دل سے فریفتہ تھی۔ اور گو وہ سمجھتی تھی کہ آرلنڈو یہان سے بڑے بڑے
خاص محلے پر ہے اور نیز اُس دشوار گذار فاصلہ کا خود بھی تجربہ کر چکی تھی مگر جب اُسکی یاد اُسکے ذہن مین
آتی تو قوت متخیلہ ایسی غالب آجاتی کہ جنگل آرڈون مین آرلنڈو کا بھی رہنا اُسے متیقن ہوجاتا
چنانچہ کئی مرتبہ اِس واہمہ مین وہ گرفتار ہو چکی تھی۔

آرلنڈو سر رالنڈڈی بائز کا سب سے چھوٹا لڑکا تھا۔ جب وہ مرا تو آرلنڈو کو کہ
اُسوقت وہ محض خردسال تھا اُسکے بڑے بھائی آلویر کی ولایت مین چھوڑتا گیا اور
بہت سمجھا گیا اور تاکید کر گیا کہ اپنے بھائی کی تربیت و پرورش بہت اچھی طرح کرنا
جسمین ہمارے خاندان کی ناموری و عزت مین کسی قسم کا فرق نہ آنے پائے۔ مگر
اُسکے مرنے پر وہ ایک دغاباز بھائی نکلا اور اپنے پدر متوفی کی وصیت کا ذرا بھی پاس
نہ کیا۔ اور کبھی اُسکی تعلیم کی طرف متوجہ نہوا جس سے وہ بالکل جاہل و ناخواندہ رہگیا۔ مگر
چونکہ اُسکے اطوار و افتاد طبیعت اپنے پدر خوش خصال سے بہت ملتی تھی اسلیے اُسے
دیکھکر کوئی یہ امتیاز نہین کرسکتا تھا کہ یہ ایک ناتربیت یافتہ نوجوان ہے۔ آلویر اپنے ناتعلیم یافتہ
بھائی کی خوش اطواری و سرفرازی دیکھ نہ سکتا تھا حتی کہ اُسکی ہلاکت کا درپے ہوا اور چند
آدمیون سے ترغیب دلواکر اُسے ایسے مشہور پہلوان سے لڑوا دیا جسکا ذکر ہم اوپر بیان
کرچکے ہین کہ اُسنے بہتیرون کو کشتی مین ہلاک کیا تھا اور اُسی بھائی کی بےحمیتی پر آرلنڈو
نے لڑتے وقت کہا تھا کہ مجھ ایسے بیکس کا مر ہی جانا بہتر ہے۔

جب بخلاف آلویر کی آرزو و کوتہ اندیشی کے اُسکے بھائی کو اُس کشتی مین کامیابی حاصل
ہوئی تو اُسنے خیال کیا کہ اب کوئی تدبیر کارگر نہوگی اور باشتعال آتش رشک و حسد
اُسنے ارادہ کیا کہ آرلنڈو جہان رات کو سوتا ہے اُس مکان مین آگ لگادینی چاہیے یہ
چرچا کرتے ہوے اُسے ایک ایسے ضعیف آدمی نے سن پایا جو آسکے باپ کا ایک
پرانا و وفادار خدمتگار تھا۔ اور سا آرلنڈو کو کہ اپنے باپ سر رالنڈڈی بائز سے بدرجہ کمال

مشابہ تھا بہت پیار کرتا تھا۔ جب نواب کے دربار سے ارلنڈو لوٹا تو یہ مرد ضعیف اُسکے
پاس گیا اور اُس خطرہ کو جسمین وہ عنقریب گرفتار ہونے والا تھا خیال کر کے بحالت
بے اختیاری و دلسوزی شور مچایا۔ کہ او میرے آقا نامدار و الا سعادت اطوار اپنے
باپ سر الندڈی بائز کے یادگار۔ تم ایسے نیک و شریف مزاج کیون ہو۔ ایسے توانا و دلیر کیون
ہو۔ ایسے مشہور پہلوان سے فتحیاب ہونے پر تم کیون آمادہ ہوے کہ تمھاری تعریف تمھارے
پہونچنے سے کہین پہلے یہان پہونچگئی۔ یہ سب باتین سُنکر ارلنڈو کمال متحیر ہوا اور پوچھا
کہ ان باتون سے تمھاری مراد کیا ہے۔ اُس مرد ضعیف نے بیان کیا کہ لوگون کو تمھاری
طرف مائل و متوجہ دیکھکر تمھارے خبیث النفس بھائی کی آتش رشک و حسد مشتعل ہوتی ہی
اور اب جو تمنے نواب کے دربار مین ایک کشتی ماری ہے تو اُسکی شہرت سُنکر وہ اس فکر مین
ہے کہ تمکو کسیطرح ہلاک کرے چنانچہ تمھاری ہلاکت کے لیے اُسنے یہ تدبیر سوچی ہے کہ
آج کی رات تمھاری محل سرا مین آگ لگا دیجائے اور اخیر مین یہ ہدایت کی کہ اس خطرہ سے
بچنے کے لیے سواے اِسکے کہ تم دفعتہً یہان سے بھاگ جاؤ اور کوئی صورت نہین ہے اور
یہ سمجھکر کہ ارلنڈو کے پاس خرچ نہوگا آدم (کہ اُس پیر خوش خصال کو لوگ اُسی نام سے
پکارتے تھے) اپنے ساتھ کچھ جمع بھی لیتا آیا تھا۔ اور کہا میرے پاس ساڑھے بارہ سو
روپیے ہین جسے بہ کفایت تمھاری تمھارے باپ کے عہد مین مین نے جمع کیا تھا۔ اور
رکھ چھوڑا تھا کہ جب میرے ہاتھ پیر جواب دینگے اور کسی کی خدمت کے قابل نہ رہینگے
تو یہ روپیے کام آئینگے۔ خیر تم اسے لو جنگلی کوے تک کو جو روزی پہونچاتا ہے
کیا وہ میری خبر نہ لیگا۔ دیکھو یہ اشرفیان ہین اور مین سب کی سب تمھین دیے دیتا ہون
بہتر ہے کہ سفر مین تم مجھے اپنے ساتھ لے لو۔ گو مین دیکھنے سے ضعیف معلوم ہوتا ہون
مگر تمھاری خدمت و رفاقت کے لیے جوانون سے کم نہین ہون۔ ارلنڈو نے اُنسے کہا
بڈھے میان تمھاری وفاداری و استواری دیکھکر اگلے زمانے کے لوگ یاد آتے ہین

تم مین اس زمانے کے لوگون کے سے انداز و اطوار نہیں - مین تمھین ضرور ساتھ لیچلونگا - اور دیکھو قبل اسکے کہ تمھاری جوانی کی کمائی ساری خرچ ہو جائے ہم دونون کے لیے کوئی نہ کوئی ذریعۂ رزق نکل ہی آئیگا -

وہ وفادار نوکر اور اُسکا پیارا آقا آدم اور اُرلنڈو دونون ساتھ روانہ ہوے اور بے سمجھے بوجھے اُنھون نے ایک ایسا راستہ پکڑ لیا جو جنگل آرڈون کی طرف جاتا تھا جہان پہونچکر شدت گرسنگی سے اُنھین ویسی ہی تکلیف اُٹھانی پڑی جیسی کہ گنمڈ اور الینا پر گذر چکی تھی وہان پہونچکر آدمیون کی بود و باش کی جگہ اُنھون نے بہتیری تلاش کی مگر کچھ پتہ نہ ملا اور شدت گرسنگی و مصائب سفری سے جان بلب ہونے کی نوبت آئی - اور آخر کار بیتاب ہوکر آدم بولا کہ میرے پیارے آقا مارے بھوک کے میری جان جایا چاہتی ہے اور ایک قدم آگے بڑھنے کی مجھ مین طاقت نہین - اور یہ کہتا ہوا زمین پر گرا کہ میان صاحبزادے اب یہی مقام میری قبر کا ہے - مین تم سے رخصت ہوتا ہون - کہا سنا معاف کرنا - اُرلنڈو نے اُسکی ایسی بُری حالت دیکھکر ہاتھون پر اُٹھا لیا اور ایک اچھے سایہ دار درخت کے نیچے لاکر لٹا دیا اور کہا - بڑے میان - تھوڑی دیر تک یہین چپ چاپ پڑے ہوے آرام کرو - اور مرنے جینے کا کچھ خیال ولمین نہ لاؤ -

یہ کہکر اُرلنڈو کھانے کی تلاش مین نکلا - اور اتفاقاً وہین پہونچا جہان نواب رہتا تھا - اور وہ بھی ایسی حالت مین کہ وہ اپنے دوستون کے ساتھ کھانا کھانے کو بیٹھا تھا - جہان اُس جلیل القدر نواب کو کسی سایہ دار درخت کے نیچے گھاس پر بیٹھا ہوا اُرلنڈو نے دیکھا نہ وہان کوئی شامیانہ تھا نہ کوئی سائبان -

اُرلنڈو کہ شدت گرسنگی سے بیباک ہو رہا تھا خنجر بکف اُنکی طرف لپکا کہ بزور اُنکا کھانا چھین لے اور کہا زیادہ نہ کھاتے جاؤ - چھوڑ دو - مین تمھارا کھانا ضرور لونگا - نواب نے پوچھا کہ مصیبت نے تمھین ایسا دلیر بنا دیا ہے یا واقع مین تم ایسے ہی بدخلق و آدمیت سے

خارج ہو۔ اسپر آرلنڈو نے کہا مجھے بھوک ایسی شدت سے معلوم ہوتی ہے کہ دم نکلا جاتا ہی
یہ سنکر نواب نے کہا بہت بہتر آئیے آپ بھی شریک ہو جائیے۔ نواب کی شیرین کلامی سے
آرلنڈو نے اپنی تلوار نیام مین کرلی۔ اور اپنے اُس ناراست طریقے پرجو طلب غذا مین اُسنے
استعمال کیا تھا بہت خجل و پشیمان ہوا۔ اور کہا۔ مین آپ لوگون سے معافی چاہتا ہون مین نے
یہ سمجھا تھا کہ اس ویرانے مین ایسے مہذب و شایستہ لوگ نہونگے۔ ورنہ ایسی کرختگی سے
مین کبھی گفتگو نکرتا۔ مگر تم کسطرح اس ویرانے مین اِن جنون افزا و سودا خیز شاخون کے
سایہ مین اپنی اوقات عزیزہ سے غافل زندگی خراب کرتے ہو۔ اگر کہین اچھّے دنون کو آپ
دیکھے ہوتے۔ گرجاؤن مین جاکر گھنٹون کی آوازین سنی ہوتین۔ کسی بھلے آدمی کے جلسے
مین شریک ہوے ہوتے۔ پلکون سے آنسو گرائے ہوتے۔ کبھی کسی کے حال زار پر رحم
کھائے ہوتے۔ یا ایسی حالت مین گرفتار ہوے ہوتے کہ دوسرے کی امداد کی ضرورت
پڑتی۔ تو البتہ میری سنجیدہ باتین آپ کا دل ہلا دیتین۔ اور انسانی حمیت و قومی ہمدردی
پر آپ کو مجبور کیے بغیر نہ رہتین۔ نواب نے کہا۔ بیشک مین ویسا ہی آدمی ہون
جیسا کہ تم کہتے ہو کہ مین نے اچھّے دن دیکھے ہین۔ اور گو مین بالفعل اس ویران
جنگل مین رہتا ہون۔ مگر قصبون اور شہرون مین بھی مین رہچکا ہون۔ اور پاک گھنٹون
کی آواز پر بارہا گرجا مین گیا ہون۔ اور اپنی آنکھون سے وہ قطرے بھی گرائے ہین
جو پاک رحم دلی نے آنکھون مین جمع کیے تھے۔ اسی لیے مین کہتا ہون کہ بیٹھو۔ کھانا موجود
ہے جتنا تم سے کھایا جائے کھاؤ۔ آرلنڈو نے کہا میرے ساتھ ایک بڈھا بھی ہے
جسنے خالص محبت سے میری ہمرہی مین اتنے دور و دراز سفر مین اپنے پیر تھکا دئیے ہین
اور اب گرسنگی و پیری و درد و کمزوریون سے دفعتہً اُسکی حالت متغیر ہوگئی ہے۔ جبتک
وہ آسودہ ہوکر کھا نہ لے مجھے کھانا نہ چاہیے۔ نواب نے کہا اچھا جاؤ اُسے بھی لاؤ ہم
انتظار مین بیٹھے ہین۔ جبتک وہ آنہ لیگا ہم کھانا شروع نہ کرینگے۔ یہ سنکر آرلنڈو اسطرح

چلا جیسے ہرنی دودھ پلانے کو اپنے بچّہ کے کھوج مین چلتی ہے۔ تھوڑی ہی دیر مین آدم کو ہاتھ پر لیے ہوے پھرا۔ نواب نے کہا۔ اِنھین ہاتھ سے اُتار کر بیٹھو۔ آج یہان تم دونون کی ضیافت ہے۔ غرضکہ اُنھون نے اُس بڈھے کو خوب کھلایا اور خوش کیا جس سے از سر نو اُسے تندرستی و توانائی حاصل ہوئی۔

جب دریافت کرنے سے نواب کو معلوم ہُوا کہ اُرلنڈو اُسکے یار قدیم سر الندی بائز کا بیٹا ہے تو اُسے اپنے پاس رکھ لیا اور اِسطرح اُرلنڈو اور اُسکا بڈھا نوکر دونون نواب کے ساتھ اُس جنگل مین رہنے لگے۔

گنمڈ اور الینا کے پہونچنے (جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے) اور گڈریے کا جھونپڑہ خریدنے کے تھوڑے ہی دنون بعد اُرلنڈو کا اِس جنگل مین آنا ہُوا تھا۔

گنمڈ اور الینا نے تمام درختون پر روسی لائنڈ کا نام لکھا ہوا دیکھ کر اور اُسکی شان مین غزلین اور قصیدے آویزان دیکھکر بڑا تعجب کیا۔ اور اِسی حالت اِستعجاب مین وہ دونون اُسکی حقیقت دریافت کر رہی تھین کہ اُرلنڈو سامنے سے آیا اور روسی لائنڈ کی دی ہوئی زنجیر اُسکی گردن مین دیکھی گئی۔

اُرلنڈو نے ذرا خیال نہ کیا کہ گنمڈ وہی روسی لائنڈ نواب زادی ہے جسکی شرافت وحلم و مہربانی اُسکے دل مین ایسی جگہ پکڑ گئی تھی کہ تمام دن درختون کے چھلکون پر اُسکا نام کھودتا اور اُسکے حسن کی تعریف مین غزلین لکھتا پھرتا تھا۔ لیکن اُس نوجوان گڈریے کی طرحداری دیکھکر بہت خوش ہُوا اور نہایت مسرت کے ساتھ ہمکلام ہُوا۔ گو اپنی معشوقہ روسی لائنڈ سے گنمڈ کو اُسنے بالکل مشابہ پایا مگر اُس نیک بخت عورت کا سا حلم و بردباری اُسمین نہ دیکھی۔ کیونکہ گنمڈ نے وقت کلام قصداً ایسی شوخیان کین جو عنفوان شباب مین امردون کو ہوتی ہین اور بڑی ظرافت و خوش طبعی سے اُرلنڈو اپنے عاشق صادق سے گفتگو کی لو کہاکون ہمارے جنگل مین شکار کھیلتا ہے۔ اور ہمارے جنگلی درختون کو اُنکے چھلکون پر

روسی لائنڈ کا نام لکھ لکھکر خراب کرتا ہے۔ اور کانٹے دار جھاڑیون مین اُسکی تعریف مین غزلین و مصائب ہجر ان کے اشعار لکھ لکھکر آویزان کرتا ہے۔ اگر اُس عاشق سے مجھ سے ملاقات ہو تو مین ایسے اچھے طور سے اُسے نصیحت کرون کہ فوراً مرض عشق سے وہ صحت پائے۔

آرلنڈو نے گنمڈ سے کہا کہ مین روسی لائنڈ پہ بجد سے فریفتہ ہون اگر تم مجھے اِس بلا سے نجات دو تو بہت اچھا ہے۔ گنمڈ نے کہا کہ جو دوا مین نے تمھارے واسطے تجویز کی ہے یا جس طریقے سے مین تمھارا عشق کھویا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ روز میرے اُس جھونپڑے مین جہان مین اپنی بہن آلینا سمیت رہتا ہون آیا کرو۔ اور مین اپنے کو روسی لائنڈ کی شکل مین ظاہر کرون اور تم مجھ سے ایسے اختلاط و پیار سے باتین کرو اور ملاقات رکھو گویا فی الحقیقت مین روسی لائنڈ ہون۔ اور مین اُسکے بدلہ مین ایسی بے پروائی کا برتاؤ رکھونگا جیسا کہ اپنے عاشقون کے ستانے کے لیے متلون المزاج عورتون کا دستور ہے۔ کچھ بعید نہین کہ میری کج خلقی و کج ادائی دیکھکر تمکو اپنے فعل پر ندامت و عشق کے نام سے نفرت ہو جائے میرے نزدیک کوئی دوسری تجویز اِس سے زیادہ تمھارے لیے مفید نہ پڑیگی۔ گو اُس دوا کا آرلنڈو معتقد نہوا مگر اُسنے تفریح طبع کے لیے یہ روز کا معمول باندھا کہ گنمڈ کے جھونپڑے مین جاکر ہنسی دل لگی مین دن گذراتا اور سارے دن بیٹھا ہوا گنمڈ اور الینا کی صورت دیکھا کرتا اور گنمڈ کو روسی لائنڈ کہکر پکارتا اور ویسی ہی بے تکلفانہ ہنسی نداق کی باتین کرتا جیسا کہ لوگ عورتون سے کیا کرتے ہین۔ یہ سب کچھ ہوا مگر اُس سے اُس محبت مین کسی قسم کا فرق نہ آیا جو آرلنڈو کو روسی لائنڈ کے ساتھ تھی۔ اور جسکے دفع کرنے کے لیے یہ تدبیر آرلنڈو کو بتائی گئی تھی۔

گو آرلنڈو جانتا تھا کہ سوا ے خوش طبعی اور دل لگی کے اسمین اور کچھ نہین ہے (کیونکہ اُسے کیا معلوم تھا کہ گنمڈ فی الواقع روسی لائنڈ ہے) تاہم اِن سب باتون سے

اُسکے دل کا حوصلہ نکل گیا۔ اور اُسے ویسا ہی لطف حاصل ہُوا جیسا گنمڈ کو حاصل ہوا جو جانتا تھا کہ یہ راز و نیاز کی باتین اُسی شخص کے مقابلے مین ہو رہی ہین جو فی الواقع اُسکا سزاوار ہے۔

غرضکہ اسی طرح بہت دن گذر گئے اور ایلینا خوش خصال نے جو دیکھا کہ اس سے گنمڈ کی دل بستگی رہتی ہے تو وہ بھی چپکی رہگئی اور اُن نقلی راز و نیاز پر کچھ معترض نہوئی اور نہ گنمڈ کو یہ یاد دلایا کہ جب روسی لانڈ کے باپ کا پتہ آرلنڈو کی زبانی معلوم ہُوا کہ وہ کس جگہ رہتا ہے تو روسی لانڈ کو اُس سے ضرور ملاقات کرنی چاہیے۔ عرصہ کے بعد ایک دن گنمڈ اپنے باپ نواب کے پاس ملاقات کو گیا۔ بعد دو چار باتون کے نواب نے اُس سے پوچھا کہ تم کس خاندان سے ہو۔ گنمڈ نے جواب دیا کہ مین اُسی عالی و شریف خاندان سے ہون جسکی نسل سے حضور بھی ہین۔ یہ سُنکر نواب کو ہنسی آگئی کیونکہ اُسے کیونکر اعتبار آسکتا تھا کہ یہ گڈریا شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر نواب کو مسرور اور اپنے حال پر متوجہ پاکر تھوڑے دنون تک گنمڈ نے شوخی سے اپنا پہچنوانا اور اپنا حال گزارش کرنا موقوف رکھا۔

آرلنڈو ایک دن صبح کے وقت حسب دستور گنمڈ کے مکان کی طرف جاتا تھا۔ راستہ مین دیکھا کہ ایک آدمی پڑا گھاس پر سو رہا ہے اور ایک بڑا سا سبز سانپ اُسکی گردن کے پاس گنڈلی مارے ہوئے بیٹھا ہے۔ آرلنڈو کو آتے دیکھکر وہ سانپ جھاڑی مین بھاگ گیا۔ آرلنڈو یہ کیفیت دیکھکر اُس آدمی کے پاس گیا جہان جانے پر اُسنے دیکھا کہ ایک مادہ شیر سر زمین پر رکھے اسطرح چُپ چاپ بیٹھی ہے جسطرح بلیان شکار کے وقت بیٹھتی ہین اور اُس آدمی کے جاگنے کا انتظار کر رہی ہے (کیونکہ یہ بات مشہور ہے کہ مرے ہوئے پر یا سوتے ہوئے پر شیر حملہ نہین کرتا) اُسوقت آرلنڈو کا پہونچ جانا ایسا معلوم ہُوا کہ گویا خدا نے اُس آدمی کو سانپ اور شیر کے

مُنہ سے بچانے کے لیے خاصکر اُس ویران جنگل مین اُسے بھیجا تھا۔ آرلنڈو کو مُنہ دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سونے والا جو اسطرح وو دو بلا ارلا دو امین مبتلا تھا خاص اُسکا بھائی الیور تھا جسنے اُسکے مقابلے مین اسطرح بے دردی کو کام فرمایا تھا اور گھر مین آگ لگاکر اُسکی ہلاکت کی فکر کی تھی یہ دیکھکر ارلنڈو کے جی مین آیا کہ اُسکو یہین چھوڑ دینا چاہیے جسمین اس مادہ شیر کا شکار ہو۔ مگر فوراً برادرانہ محبت اور اُسکی فطرتی نیک نہادی نے اُسے اس ارادے سے باز رکھا۔ اور تلوار سُونت کر اُس مادہ شیر کا مقابلہ کرنے اور اُسکے ہلاک کرنے پر آمادہ کیا ارلنڈو نے اپنے بھائی کی جان زہریلے سانپ اور غضبناک مادہ شیر سے اسطرح بچائی توسہی مگر اُس مادہ شیر پر غالب آنے سے پہلے اُسکے تیز پنجون سے اپنا ایک ہاتھ بھی زخمی کرا یا۔

آرلنڈو اور مادہ شیر سے لڑائی ہو رہی تھی کہ الیور کی آنکھ کُھلی۔ اور اپنے بھائی ارلنڈو کو جسکے مقابلہ مین اُسنے اسطرح بیدردیان کی تھین۔ اسطرح اپنی جان پر کھیل کر اُس وحشی درندے سے اُسکی جان بچانے پر مستعد دیکھکر بہت خجل و شرمندہ ہُوا۔ اور اپنی بے انصافی و بیرحمی یاد کر کے بہت نادم ہُوا اور خواستگار معافی ہوا۔ ارلنڈو اُسے نادم پاکر اپنے دلمین کمال خوش ہُوا۔ اور اُسی خوشی مین اُسکا قصور معاف کر دیا۔ اُسکے بعد دونون آپس مین بغلگیر ہوے۔ اور اُسی تاریخ سے الیور اپنے بھائی ارلنڈو کا سچا دوست و شفیق بھائی بنگیا گوکہ وہ اُس جنگل مین اُسی کی ہلاکت کی فکر مین آیا تھا۔

چونکہ ارلنڈو کے ہاتھ سے خون بہت نکل گیا تھا اور ضعف سے گنمڈ کے پاس جانے کے قابل نہ رہا تھا۔ اسلیے اُسنے اپنے بھائی سے کہا کہ جاکر تم گنمڈ سے جسے مین تفریحاً ہمیشہ روسی لائنڈ کہکر پکارتا ہون ملاقات کرو اور اُس بلا ناگہانی کی کیفیت جسمین مین دفعتہً مبتلا ہو گیا ہون مفصل بیان کرو۔

پھر الیور وہان گیا۔ اور پہونچ کر گنمڈ اور الینا سے اپنی جان بچنے کی کیفیت

پوری طرح پر کہ سنائی - اور اُرلنڈو کی بہادری اور اپنی خداساز نجات کی کیفیت سُنانے کے بعد اُسنے بیان کیا کہ مین اُرلنڈو کا بھائی ہون - اور ابتدا رمین مین نے اُسکے ساتھ یہ یہ بُرائیان کی مین مگر شکر ہے کہ اب ہمارے اُسکے درمیان اچھّی طرح مصالحت ہوگئی -

آلیور نے اپنی خطاؤن پر نادم و پشیمان ہونا اسطرح ظاہر کیا کہ اُس سے رحم دل کے قلب پر ایک خاص اثر پہونچا جس سے فوراً اُسکا دل اُسکی طرف مائل ہوگیا آلیور نے جو دیکھا کہ میری مصیبت اور پشیمانی پر اُس عورت نے کتنا رحم کھایا تو اُسکے دلمین بھی اُسکی الفت اُسی وقت جگہ پکڑ گئی - ادھر آلیور اور الینا کی دلون مین محبت اپنا رنگ جما رہی تھی - اُدھر گنمڈ کی کسی نے خبر نہ لی جسے اُرلنڈو کی مصیبت کی خبر سُننے سے کہ وہ مادۂ شیر سے زخمی ہوگیا ہے غش آگیا تھا - بعد افاقہ کے اُسنے یون حیلہ بازی کو راہ دیا کہ یہ میرا غش مصنوعی تھا - کیونکہ جب مین اپنے کو روسی لائنڈ ظاہر کرتا ہون تو مجکو ضرور تھا کہ اِس خبر کے سُننے پر مین ویسی ہی صورت بناؤن جیسی اُس حالت مین ہوتی کہ جب مین فی الواقع روسی لائنڈ ہوتا - اور آلیور سے مخاطب ہوکر بولا کہ تم اپنے بھائی اُرلنڈو سے بھی اُس مصنوعی غشی کی کیفیت بیان کردینا - یہ سب کچھ سُنا - مگر آلیور کو اُسکے چہرے کی زردی دیکھنے سے یہ یقین نہین ہُوا کہ اُسکی غشی مصنوعی تھی - اور اُسکی ناتوانی پر کمال متحیر ہوکر بولا کہ اگر ایسا ہی اختیاری امر ہے - تو اِس حالت کو جو اُسوقت تم پر طاری ہے بدل دو اور دل سخت کر کے مرد بنجاؤ تو جانون - گنمڈ نے جواب دیا اچھا اِس حالت کو بدل ڈالتا ہون مگر عورت بننے کا حق بھی مجھے ہے -

آلیور دیر تک وہان ٹھہرا رہا - اور آخر کار جب لوٹ کر اپنے بھائی کے پاس آیا تو اُسکے دل مین بہتیری باتین اُس سے کہنے کو تھین - کیونکہ علاوہ گنمڈ کی غشی کے جو

اُسپر آرلنڈو کے زخمی ہونے کی خبر سُننے سے طاری ہوئی تھی اُسے یہ بھی بیان کرنا تھا کہ اُس گڈریے کی خوبصورت بہن پر مین کیونکر فریفتہ ہو گیا۔ اور کس درجہ کو وہ میری طرف ملتفت ہوئی حالانکہ یہ پہلی ملاقات تھی۔ اور اُس بات کو اُسنے عند الاظہار ایسے طور پہ بیان کیا کہ گویا الینا کی محبت پہ اُسے وثوق کامل ہے۔ اور اخیر مین کہا کہ مجھے اُس سے ایسی محبت ہوگئی ہے کہ میرا جی بے اختیار چاہتا ہے کہ اُس سے عقد کر لون اور گڈریا بنکر اُسی کی جھونپڑی مین رہون اور گھر کی ساری دولت و متاع تمھارے حوالہ کر دون۔ آرلنڈو نے یہ سُنکر کہا بہتر ہے۔ کل ہی اپنا عقد کر ڈالو۔ مین مجلس عقد مین نواب اور اُسکے رفقا کو بھی بُلا لاؤنگا۔ جاؤ اور الینا کو مستعد کرو اسوقت وہ تنہا ہے۔ کیونکہ دیکھو اُسکا بھائی یہان آرہا ہے۔ الیور تو الینا کی طرف اُدھر چلا گیا۔ اور گنمڈ جسے آتے ہوے آرلنڈو نے دیکھا تھا اپنے زخمی دوست کے دریافت حال کے لیے یہان آکر بیٹھا۔

گنمڈ اور آرلنڈو مین الیور اور الینا کے یکے بادیگرے دفعتہً عاشق ہو جانے کا چرچہ ہونے لگا۔ آرلنڈو نے کہا مین نے تو اپنے بھائی سے کہا ہے کہ تم جا کر الینا کو آمادہ کرو تو کل تمھارا عقد ہو جائے۔ اور پھر کہا کہ کیسا خوشی کا مقام تھا اگر اُسی دن جبکہ الینا الیور کے ساتھ بیاہی جاتی۔ میرا بھی عقد روسی لائنڈ کے ساتھ ہو جاتا۔

گنمڈ نے اس انتظام کو بہت پسند کیا۔ اور کہا کہ اگر تمکو روسی لائنڈ کے ساتھ فی الحقیقت ویسی ہی محبت ہے جیسا تم ظاہر کرتے ہو تو تمھاری آرزو بر آنے مین کوئی مقام تعجب نہین۔ کیونکہ کل مین روسی لائنڈ کو ظاہر کر دونگا۔ اور تمھارے ساتھ بیاہ کر لینے پہ اُسے راضی کر دونگا۔

گنمڈ نے کہ خود ہی روسی لائنڈ تھی جب اسطرح روسی لائنڈ کے حاضر کر دینے پر اپنی آمادگی ظاہر کی تو آرلنڈو کو کمال حیرت ہوئی کہ ایسا مشکل کام کیونکر ایسی آسانی سے

یہ انجام دیسکتا ہے۔ مگر گنمڈ نے اسکی حیرت کو یہ کہکر رفع کیا۔ کہ یہ کام مین سحر کے زور سے انجام کو پہونچاؤنگا کیونکہ مین نے علم سحر اپنے ایک چچا سے جو اس فن مین مہارت کامل رکھتا تھا اچھی طرح سیکھا ہے۔

اُس عاشق زار ارلنڈو کو اس کلام پر کچھ تو اعتبار آیا اور کچھ شک باقی رہا۔ اور پوچھا کیا فی الواقع تم صحیح کہتے ہو گنمڈ نے کہا مین قسمیہ کہتا ہون۔ تم جاؤ اور اچھے اچھے کپڑے بدلو۔ اور مجلس عقد مین شریک ہونے کے لیے نواب اور اُسکے مصاحبون کو مدعو کراؤ کیونکہ جب مقدس روسی لائنڈ کے ساتھ عقد کرنے کی خواہش ہے تو کل وہ یہان ضرور موجود ہوجائیگی۔

اگلے دن صبح کو اُلیور اور آلینا دونون باہم راضی ہو کر نواب کے حضور مین حاضر ہوے۔ اور اُنکے ساتھ ارلنڈو بھی آیا۔

سب کے سب جمع ہو کر دولہون کے بیاہ پر خوشی وخرمی ظاہر کرتے تھے لیکن اس امر پر سب کو تعجب تھا اور ہر ایک اپنی اپنی راے جداگانہ ظاہر کرتا تھا کہ ابتک ایک عروس کا کچھ پتا نہین۔ اور کثرت راے اس قیاس پر ہوئی کہ گنمڈ نے محض ارلنڈو کے ساتھ ہنسی کی ہے اسکی کچھ اصل نہین ہے۔

نواب نے یہ سنکر کہ وہ عروس جسکی بابت اس حیرت افزا طریقے سے لانے کا وعدہ کیا گیا ہے خاص اسی کی لڑکی ہے۔ ارلنڈو سے پوچھا کہ آیا تمکو اس بات پر وثوق کامل ہے کہ اُس گڈرئیے کے لڑکے نے جو وعدہ کیا ہے اسکا ایفا کریگا۔ ارلنڈو نے جواب دیا کہ اس بارے مین مین کچھ اپنا قیاس ظاہر نہین کرسکتا اور ہنوز یہ بات ختم ہونے پائی تھی کہ گنمڈ سامنے سے آیا۔ اور نواب سے پوچھا کہ اگر مین تمھاری لڑکی کو یہان حاضر کردون تو تم ارلنڈو کے ساتھ اُسکا عقد کردینے پر اپنی خوشی ظاہر کروگے۔ نواب نے کہا ہان مین اُسکے عقد سے راضی ہونا ہی تھا کہ اگر اسوقت

پادشاہت میرے قبضہ مین ہوتی تو اپنی لڑکی کے ساتھ اُسے بھی اُرلنڈو کے حوالے کر دیتا۔ پھر گنمڈ نے اُرلنڈو سے پوچھا۔ تم کہو اگر مین اُسے لاؤن تو نکاح کرنے مین تمھین کچھ تامل تو نہو گا اُرلنڈو نے کہا اُسوقت تو کیا اگر مین شہنشاہ ہوتا جب بھی مجھے تامل نہوتا۔

پھر گنمڈ اور الینا دونون ساتھ باہر گئین۔ اور گنمڈ نے اپنا مردانہ لباس پھینک کر زنانہ جوڑہ بدلا۔ اور بلا مدد سحر فوراً خاص روسی لائنڈ بنگیا۔ اور الینا اپنے ملک کا سا امیرانہ لباس بدل کر جسے ساتھ لیتی آئی تھی۔ ذراسی تکلیف مین خاتون سی لیا کی صورت مین آگئی۔

اُنکے باہر جانے پر نواب نے اُرلنڈو سے کہا کہ میرے نزدیک یہ گڈریا گنمڈ میری لڑکی روسی لائنڈ سے بہت مشابہ ہے۔ اُرلنڈو نے کہا مجھے بھی اُسکا بارہا خیال آیا ابھی وہ اچھی طرح تعجب بھی نکرنے پائے تھے۔ کہ روسی لائنڈ اور سی لیا دونون اپنی اصلی وضع مین سامنے سے آئین۔ اور روسی لائنڈ اپنے ظہور کو قوت سحری پر محمول کرنا زیادہ عرصہ تک بے موقع سمجھکر اپنے باپ کے سامنے دوزانو بیٹھ گئی۔ اور اُسکی دعاء خیر کی ملتجی ہوئی۔ اُسکے ایسے جلد ظہور پذیر ہوجانے پر سارے ضمار جلسہ کو تعجب ہوا۔ اور وہ سمجھے کہ بلا امداد سحر یہ بات حاصل نہین ہوسکتی لیکن روسی لائنڈ نے اس فعل عبث کو اپنے باپ کے مقابلے مین گوارا نہ کیا۔ اور شروع سے آخر تک اپنا سارا حال کہ مین کسطرح محل شاہی سے نکال دیگئی اور پھر کسطرح اس جنگل مین پہونچ کر گڈریون کی طرح بود و باش اختیار کی۔ اور کیونکر حقیقی بہن بن کر میری عم زاد بہن سی لیا نے اس سفر مین میرا ساتھ دیا مو بمو کہہ سُنایا۔

نواب نے جو نکاح کے بارے مین ابھی اپنی رضامندی ظاہر کی تھی اُس سے منحرف نہوا اور اُرلنڈو کا روسی لائنڈ کے ساتھ اُلیور کا سی لیا کے ساتھ اُسی وقت عقد ہوگیا

گو اس ویران جنگل مین کوئی اسباب شادی و خرمی یا سامان شوکت و احتشام جو ایسے مواقع پر ضروریات سے ہے مہیا نہو سکا۔ تاہم جو خوشی و تکلف اُس بیاہ مین تھا کبھی ایسا دیکھنے مین نہ آیا تھا۔ اسکے بعد درختون کے ٹھنڈے سایہ مین بیٹھکر وہ اپنے شکار کیے ہوے ہرن کے گوشت کو کھانے لگے۔ نواب اور اُن عاشقان صادق کے بشرے سے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ اُنکی خوشی و خرمی کی تکمیل کے لیے کسی شے کی احتیاج ہے۔ اسی اثنا مین ایک پیغامبر اچانک وارد ہُوا۔ اور نواب کے پاس یہ خوشخبری لایا کہ آپ کی ریاست پھر آپ کو واپس ملی۔

غاصب ریاست اپنی لڑکی سی لیا کے نکل بھاگنے سے بہت طیش مین آیا۔ اور اس سُننے سے کہ امرا اور بار روز جنگل آرڈن مین نواب جلا وطن کی ملاقات کو آمد و رفت رکھتے ہین۔ اُسے کمال رشک اس امر کا ہُوا کہ اس تباہی مین بھی لوگ اُسکی رفاقت سے باز نہین آتے۔ اور اپنے دلمین یہ ٹھان لیا کہ جنگل آرڈن مین چلکر اپنے بھائی کو گرفتار کرے۔ اور مع اُسکے وفادار ساتھیون کے اُسے قتل کر ڈالے لیکن قدرت پروردگار ایسی ہوئی کہ اُس بدذات بھائی کے خیالات فاسد جنگل آرڈن مین پہونچنے کے بعد بالکل مُبتدل ہوگئے۔ کیونکہ حاشیہ جنگل پر ایک خداترس گوشہ نشین فقیر سے ملاقات ہوئی۔ اور بعد بسیار وعظ و پند کے اُس فقیر نے نواب کا دل ارادہ بد سے پوری پوری طرح سے پھیر دیا۔ اور نواب کے دلمین یہ بات آئی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرکے اور حُبّ سلطنت سے دل اُٹھا کر بقیہ حصۂ زندگی کا اُسی فقیر کے عبادت خانہ مین بسر کرے۔ چنانچہ توبہ کرنے پر آتے پہلا کام یہ کیا کہ ایک قاصد (جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے) اپنے بھائی کے پاس روانہ کیا۔ کہ جس ریاست پر مین اپنے روز تک غاصبانہ قابض رہا مین چھوڑ دیتا ہون کہ تم آکر حکومت کرو۔ اور اپنے وفادار رفقا کی جاگیر و جائداد جو سرکار مین ضبط ہوگئی تھی انھین اُسپر

قابض کرادو۔

یہ خوشخبری جسکی ہرگز امید نہ کیجاتی تھی۔ ایسے وقت پر سننے مین آئی کہ اُن نواب زادیون کے بیاہ کی خوشی وشادمانی اُس سے دوبالا ہوگئی۔ ستی لیانے روسی لائنڈ کو اُسکے باپ کی اِس خوش قسمتی پر مبارکباد دی۔ اورگو یہ جانتی تھی کہ میرے باپ نے جب ریاست روسی لائنڈ کے باپ کو دیدی تو مین وارث ریاست باقی نہ رہی بلکہ روسی لائنڈ کی طرف وراثت منتقل ہوئی۔ مگر پھربھی اِس کارروائی پر آسنے سچے دل سے اپنی خوشی ظاہر کی کیونکہ اُن بہنون کے باہمی برتاؤ ایسے اخلاص ومحبت کے ساتھ تھے کہ رشک و بدطنی اُسمین ذرا بھی گنجائش نہ پاسکتی تھی۔

اب نواب کو یہ موقع ہاتھ لگا کہ اپنے رفقا کو جنھون نے جلاوطنی مین اُسکا ساتھ دیا تھا اُنکی وفاداری کا صلہ عطا کرے اور اِن پاکباز ساتھیون کے ساتھ جنھون نے صبرو استقلال سے اُسکی تباہی مین ساتھ دیا تھا بمسرت وکامیابی تمام نہایت آرام سے اپنی ریاست کی طرف لوٹ کر آئے۔

## خاتمۃ الطبع

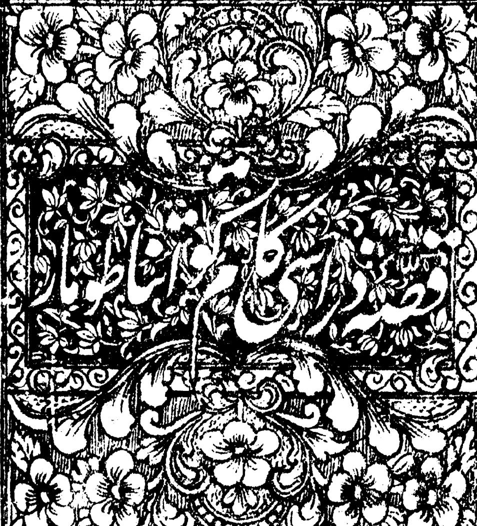
الحمد للہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا دسوان قصہ کہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مقام لکھنؤ مملوکہ جناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی آئی ای مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع شہر کانپور ماہ فروری ۱۸۹۰ عیسوی مین پہلی مرتبہ بکمال صحت چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا



## فضلِ خلّاقِ زمان و زمین و صنّاعِ مکین و مکان

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام سکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا

گیارھواں دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گانوں

ضلع گورکھپور نے بایماء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بطبع چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

محل می سینا مین دو عورتین **ہیرو** اور **بٹرک** نامے تھین - ہیرو حاکم می سینا کی لڑکی اور بٹرک اُسکی برادرزادی تھی -

بٹرک ایک خوش دل عورت تھی - اور اپنی چچازاد بہن ہیرو کو جو نہایت سنجیدہ عورت تھی اپنی خوش طبعی سے ہمیشہ محفوظ رکھتی - کچھ ہی ہوتا مگر خوش دل بٹرک اپنے دل بہلاؤ کی صورت اُس سے نکال ہی لیتی -

انھین دنون مین چند نوجوان و معزز عہدہ داران فوج کا - جو کوئی بڑی لڑائی مارے ہوئے چلے آتے تھے می سینا کی طرف سے گذر ہوا - اور اُنھون نے چاہا کہ **لیونٹیو** حاکم می سینا سے ملتے چلین - اُنمین **ڈان پڈرو** نواب ارگین اور اُسکا دوست **کلاڈیو** تعلقہ دار **فلورنس** بھی تھے - جنکے ساتھ حاضر جواب و مسخرا **بنڈک** تعلقہ دار **پاڈوا** بھی آیا تھا -

بنڈک نے پہنچتے ہی لیونٹیو اور نواب سے مسخرا پن کی باتین شروع کین تبٹرک جو کسی گفتگو مین اپنا ساکت رہنا پسند نہ کرتی تھی - بنڈک کو یہ کہکر خاموش کرنا چاہا کہ

Messena
Hero
Beatrice
Leonato
Don Pedro
Claudio
Benedick
Padua

نبڈک بولتے ہی رہو گے۔ تمھاری باتون پر کوئی دھیان بھی کرتا ہے۔ ہرچند کہ نبڈک کی طبیعت بٹرک ہی سے واقع ہوئی تھی۔ مگر اُسنے بٹرک کی انوکھی صاحب سلامت پسند نہ کی اور خیال کیا کہ ایسی زبان دراز عورت ہرگز نیک اطوار نہو گی اور پھر اُسے یاد آیا کہ اُس سے پہلے بھی مین تی سینا مین آیا تھا تو بٹرک مجھی کو بناتی تھی۔ دستور ہے کہ مسخرے حاضر جواب اسبات کو گوارا نہین کرتے کہ اُنکو کوئی بنائے۔ چنانچہ یہی کیفیت نبڈک اور بٹرک کی تھی کہ یہ دونون پہلے بھی جب کبھی ملتے تو پورا جھگڑا انداق و طعنہ زنی کا اُنمین شروع ہو جاتا اور آخر کار برنجیدگی دونون علحدہ ہوتے۔ غرضکہ جب بٹرک اُسکی بات کاٹ کر بولی کہ کوئی تمھاری باتون پر دھیان بھی دیتا ہے تو اُسے سُنکر اُسنے ایسا ظاہر کیا کہ گویا پہلے سے اُسکا خیال نہین کیا اور کہا بی ونسڈ بین ابھی تک تم زندہ ہو۔ یہ کہنا تھا کہ خاصی لڑائی شروع ہو گئی اور دیر تک آپسمین بحث مباحثہ جاری رہا۔ اثنا رگفتگو مین بٹرک نے ہر چند کہ اِس حال کی لڑائی مین جو شجاعت اُسنے کی وہ جاتی تھی۔ یہ کہا کہ جنھین تمنے وہان ہلاک کیا ہے اُنھین تو مین کچا کھا جاتی۔ اور یہ دیکھا کہ نبڈک کی باتون سے نواب خوش ہوتا ہی اُسنے نواب کا مسخرا خطاب دیا۔ یہ بات بہ نسبت اور باتون کے زیادہ نبڈک کو ناگوار گذری۔ اُسکا یہ کہنا کہ جنھین تم نے وہان ہلاک کیا ہے اُنھین تو مین کچا کھا جاتی۔ جس سے اُسکی بزدلی نکلتی تھی۔ اُسے چندان ناگوار نہوا۔ جتنا نقال و مسخرا کہنا۔ کیونکہ ستیان کبھی قریب قریب امر واقعی کے ہو جاتا ہے۔ اسلیے جب بٹرک نے اُسے نواب کا مسخرا کہا تو اُسکے دلمین بٹرک کی طرف سے سخت عداوت بیٹھ گئی۔

تمیزدار ہیرو اپنے مہمانون کے سامنے لب لبسکوت بیٹھی تھی۔ اور کلاڈیو توجہ تمام اُسکے خداداد حسن کا نظارہ اُسکی نرالی دھج سج پر غور کرتا تھا۔ کیونکہ وہ ایک مرغوب صورت عورت تھی۔ نواب نبڈک اور بٹرک کی باتون کو بڑے تکلف سے سُنتا تھا۔ اخیر مین نواب لیونیٹو کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔ بٹرک تو بڑی خوش مزاج عورت معلوم ہوتی ہے کہ

نبڈک سے کہین اسکا بیاہ ہوجاتا تو کیا خوب جوڑ تھا۔ لیونیٹو نے اسکی سرگوشی کا جواب دیا۔ نہین نوابصاحب اگر یہ دونون ایک ہفتہ بھی ساتھ رہین تو پاگل ہوجائین۔ گو لیونیٹو نے یہ نسبت نامناسب ٹھہرائی مگر نواب کے ذہن سے اُن دونون حاضر جواب کے باہم عقد ہوجانے کا خیال نہ گیا۔

نواب جب کلاڈیو کو ساتھ لیے اُس محل سے باہر آیا تو اُسے معلوم ہوا کہ صرف نبڈک اور بٹرک ہی کے باہمی عقد کا خیال ایسا خیال نہین ہے جو اُسوقت کی صحبت سے پیدا ہوا کیونکہ کلاڈیو کے طرز سخن سے اُسکے بطون کی کیفیت نواب سے چھپی نہ رہی اور بمسرت تمام کلاڈیو سے پوچھا۔ کیا تمھین ہیرو پسند ہے۔ کلاڈیو نے اُسکے جواب مین کہا جناب اِسکے پہلے مین جب ہی سینا مین آیا تھا تو اُسپر ایک سپاہیانہ نگاہ میری پڑی تھی جس سے وہ مجھے پسند تو ہوئی مگر عشق بازی کی مہلت کسے تھی۔ ہان اب زمانہ امن وامان کا آیا خیالات جنگ نے اپنی جگہ دلمین خالی کی۔ اور اُسکی جگہ نفیس ونازک خیالات نے آگھیری۔ اور ہیرو کے حسن وجمال کی طرف ترغیب دنیا شروع کیا۔ اور یہ یاد دلایا کہ لڑائی پر جانے سے پہلے یہ آنکھ پر چڑھ گئی تھی۔ کلاڈیو کی ان باتون کا نواب کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ کلاڈیو کی دامادی مین قبول کرنے کی بابت لیونیٹو کی رضامندی حاصل کرنے مین اُسنے ذرا تاخیر نہ کی۔ لیونیٹو نے اِس تجویز سے اتفاق راے کیا۔ اور چونکہ ہیرو ایک نہایت پختہ کار ونادر روزگار عورت تھی اِسلیے کلاڈیو کی درخواست سُننے کے لیے اُسے متوجہ کرنے مین نواب کو کوئی دقت اُٹھانی نہ پڑی۔ اور اِس مہربان حال نواب کے ذریعے سے بہت جلد کوئی قریب تاریخ کلاڈیو نے عقد کے لیے لیونیٹو سے مقرر کرالی گو کلاڈیو کو اپنے عقد سے پہلے بہت ہی قلیل عرصہ تک انتظار کرنا پڑا۔ پھر بھی طوالت ایام ہجران کی شکایت اُسکی زبان پر آئی۔ جیسا کہ اکثر نوجوانون کی بے صبری کی کیفیت دیکھنے مین آئی جب اُنھین کسی مقصد دلی کے حصول کا انتظار کرنا پڑا۔ نواب

کلاڈیو کی دل بستگی کے لیے ایک تفریح کی صورت نکالنے کی فکر مین ہوا اور چاہا کہ کسی تدبیر سے بٹرک اور بنڈک کے دلون مین فریفتگی پیدا کرے۔ نواب کے اس سوچ پر کلاڈیو بہت خوش ہوا۔ اور لیونیٹو نے اُنسے اپنی اعانت کا وعدہ کیا اور ہیرو نے کہا مین بھی کوئی ایسی حکمت کرونگی جس سے میری بہن کی طبیعت بنڈک کی طرف مائل ہوجائے۔

نواب نے جو حکمت سوچی وہ یہ تھی کہ کلاڈیو کسی طرح بنڈک کو یہ باور کرائے کہ بٹرک کو اُسکے ساتھ الفت ہے۔ اور ہیرو کسی صورت سے بٹرک کے دلمین جمائے کہ بنڈک کو اُسکے ساتھ کمال محبت ہے۔

پہلے نواب۔ لیونیٹو اور کلاڈیو نے اپنا کام شروع کیا۔ ایک روز بنڈک ایک مشجر کے کنج مین بیٹھا کچھ پڑھ رہا تھا کہ یہ موقع نواب کو غنیمت معلوم ہوا۔ اور مع اپنے ساتھیون کے جا ایک درخت کی اوٹ مین مشجر کے پاس اسطرح کھڑا ہوا کہ بنڈک اُنکی ساری باتین سن سکے۔ نواب نے وہان ادہر اُدھر کی چند باتین کر لیونیٹو سے کہا۔ ہان جی وہ تم کیا کہتے تھے۔ کہ میری بھتیجی بنڈک کی طرف مائل ہے۔ میرے ذہن مین یہ بات نہین آتی کہ یہ عورت کسی پر فریفتہ ہو۔ لیونیٹو نے جواب دیا۔ نہین جناب۔ مین کیون کہنے لگا۔ یہ بات بڑی ہی تعجب کی ہے کہ وہ بنڈک ایسے شخص پر فریفتہ ہوجائے جسکے ظاہری اطوار کو وہ ہمیشہ سے ناپسند کرتی ہے۔ اسپر کلاڈیو بولا نہین مین اچھی طرح جانتا ہون۔ ہیرو کہتی تھی کہ بٹرک کو اسدرجہ بنڈک کے ساتھ عشق ہے کہ اگر چندے بنڈک کے تغافل کی یہی کیفیت رہی۔ تو غم ہجران اُسکا کام ہی تمام کردیگا۔ اور وہ تمام حسین عورتون اور خاصکر بٹرک سے اس درجہ کو خلاف رہتا ہے جس سے یہ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ بنڈک اور بٹرک کسی زمانے مین کمدل ہوکر رہین۔ نواب نے بڑی دلسوزی سے یہ باتین سُنین اور اخیر مین کہا بہتر ہوتا کہ بنڈک کو کسی طرح اُسکی اطلاع دیجاتی۔ کلاڈیو نے کہا پھر کیا حاصل کیا۔ اسے سنکر وہ اور بھی چھیڑنا شروع کردیگا۔ اور ناحق کی اذیت اُس بیچاری کو پہونچائیگا

نواب نے کہا ہان - اُسکے سُننے سے تو ٹبرک کا پھانسی دیدینا اچھا ہے - پرن دیکھنے مین تو
وہ عورت بڑی باعصمت و قبول صورت اور بجز فرنفتگی کے ہر بات مین ہوشیار ہے - نہ معلوم
نبڈک کے ساتھ اُسے کیونکر محبت ہو گئی - اسکے بعد نواب نے ساتھیون سے کہا اب ہم سب
یہان سے چل دین - اور نبڈک نے جو باتین ہماری سُنی ہین اُنپر اُسے غور کرنے دین -
نبڈک اُنکی باتین بڑے غور سے سُنتا تھا - اور اپنے دلمین سوچتا تھا کہ ٹبرک کا مجھ پہ فریفتہ
ہونا ممکن ہے - کیا یہ بات دل مین بیٹھتی ہے - اور جب وہ چلے گئے تو اپنے آپ دل سے
حجتین قائم کرنے لگا - اور خیال کرنے لگا کہ یہ اُنکی شرارت پر محمول نہین ہو سکتا - وہ لوگ
بڑے ذی رتبہ ہین - بیشک اُنھین تھیرو سے اسبات کی صداقت معلوم ہوئی - اُنکی باتون سے
ظاہر تھا کہ اُنھین اُس بیچاری عورت کے حال پر ترس ہے - اس عشق کا کچھ ثمرہ ملیگا - مجھے
تو کبھی شادی بیاہ کا خیال نہین آیا مین نے یہ خیال کیا تھا کہ تجرد ہی مین زندگی بسر کر لونگا
یہ کیا خبر تھی کہ اسطرح بیاہ کی صورت نکل آئیگی - وہ کہتے ہین کہ بڑی باعصمت و قبول
صورت عورت ہے - بیشک ایسی ہی ہے - اور بجز فرنفتگی کے اور سب باتون مین
ہوشیار - میرے نزدیک عاشقی کوئی دلیل حماقت نہین - وہ ٹبرک آرہی ہے -
آج سے مجھے یہ عورت اچھی معلوم ہوتی ہے - کچھ نشانات عشق بھی پیدا ہین - اتنی مین
ٹبرک اُسکے پاس آئی اور کہنے لگی کہ برخلاف اپنی طیب خاطر کے تمھین کھانے کے
لیے بلانے پر مجبور کی گئی ہون - بخلاف عادت بڑے تپاک سے نبڈک نے اُسکے
جواب مین کہا - بی ٹبرک آپ کے تکلیف فرمانے کا شکریہ مین ادا کرتا ہون - غرضکہ
وہ تو دو تین سخت سست باتین کر وہان سے چلی گئی - مگر اُنھین ناشائستہ کلمات
سے تلطف کے معنی نبڈک نے مستنبط کیے - اور بآواز بلند کہا - کہ اگر مین اُسکی
طرف اپنا التفات نہ ظاہر کرون تو میری بدذاتی ہے - اور محبت سے پیش نہ آؤن
تو یہودی ہون سے بھی بدتر ہون مجھے ایک تصویر اُسکی ضرور لانی چاہیے -

نبڈک اُس جال مین جو اُسکے لیے بچھایا گیا تھا اچھی طرح پھنسا۔ اور اب
ہیرو کی طبع آزمائی کی نوبت آئی چنانچہ اس غرض کے لیے اُسنے یرسولہ اور مرگرٹ
اپنی سکھیون کو طلب کیا اور مرگرٹ کی طرف متوجہ ہوکر بولی اچھی ذرا دیوانخانے مین
تو جاؤ وہان میری بہن بٹرک نواب اور کلاڈیو سے باتین کر رہی ہے۔ اُسکے کان مین
کہنا کہ ہیرو اور یرسولا نے معلوم کیا تذکرہ تمھارا کنج مشجر مین بیٹھی کر رہی ہین۔ اور پھر
اُسے چھپ کے آنے کی اُسی مشجر کی طرف ترغیب دو جہان ہنی سکلس کا پھول دھوپ سے
پاک کرنا شکر گذار قرتم کی طرح آفتاب کی گرمی کو اندر جانے سے روکتا ہے۔ یہ
کنج جسمین ہیرو بٹرک کو بلانا چاہتی تھی وہی کنج باغ تھا جسمین فی الحال نبڈک کو بٹرک کے
عشق کی کیفیت سنائی گئی تھی۔ مرگرٹ بولی۔ بہت بہتر ابھی جاکر مین اُسے لائی۔
ہیرو یرسولا کو ساتھ لیے کنج باغ کی طرف چلی اور وہان پہونچکر اُس سے بولی۔
دیکھو یرسولا جب بٹرک یہان آئے تو ہمکو اُسی کے پاس ٹہلنا چاہیے۔ اور صرف
نبڈک کا ذکر ہمین کرنا چاہیے۔ اور تمھارا خاص کام یہ ہے کہ جب مین اُسکا نام لون تو
تم حد سے زیادہ اُسکی تعریف کرو۔ اور مین یہ بیان کرونگی کہ نبڈک کو کس درجہ بٹرک
سے الفت ہے۔ اب شروع کرو کیونکہ دیکھو وہ طائر کی طرح دبے دبے ہماری باتین
سننے کو بٹرک آرہی ہے۔ اُنھون نے شروع کیا۔ اول ہیرو نے بطور جواب کے
(گویا یرسولہ کچھ پہلے کہہ چکی تھی) اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا سچ ہے وہ بہت ذلیل
عورت ہے۔ اور پہاڑی پرندون کی طرح اُسکی طبیعت مین بھڑک ہے۔ یرسولا بولی
لیکن کیا تمھین اچھی طرح معلوم ہے کہ فی الواقع نبڈک کو بٹرک کے ساتھ الفت ہے
ہیرو نے جواب دیا کہ نواب اور کلاڈیو کا تو یہی بیان ہے بلکہ اُنھون نے یہ بھی کہا تھا
کہ بٹرک کو اُس سے آگاہ کردینا مگر مین نے اُنھین سمجھایا کہ اگر تمھین نبڈک کے ساتھ
محبت ہے تو یہ بات بٹرک پر منکشف نہونے دو۔ یرسولا یہ سُنکر بولی۔ بیشک بٹرک پر

اُسکا منکشف ہونا اچھا نہین۔ ورنہ اُسے تو چھیڑنے کا موقع ہاتھ لگ جائیگا۔ ہیرو نے کہا سچ تو یہ ہے کہ بنڈک سا عقیل شریف و شکیل مرد دیکھنے مین نہین آیا مگر بٹرک کے نہ پسند کرنیکو کیا کیا جائے۔ برسولا نے کہا ہان بے وجہ عیب لگانا تو ہرگز مستحسن نہین۔ ہیرو نے جواب دیا کہ پھر اُس سے کون کہے۔ اگر مین کہون تو ہنس کے ٹال دیگی۔ برسولا نے کہا یہ تمھارا سوء ظن ہے مین کیسے کہون کہ وہ ایسی بے سمجھ ہے کہ بنڈک سے خاصے جوان کو ناپسند کریگی۔ وہ بڑا ہی نامور و نیک آدمی ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ پیارے کلاڈیو کے بعد پھر کوئی اُنکی مین ہے تو وہی ہے۔ اب ہیرو نے اشارہ کیا یہ وقت طرز سخن کے بدل دینے کا ہے چنانچہ برسولا نے پوچھا اچھی سکھی تمھارا بیاہ کس دن ٹھہرا۔ ہیرو بولی کل میرا بیاہ کلاڈیو کے ساتھ ہوگا اور کہا آؤ چلین تمھین اپنے کپڑے دکھلائین۔ دیکھین کل کے لیے تم کونسا کپڑا تجویز کرتی ہو۔ بٹرک اُنکی باتین دم چرائے ہوئے بڑے شوق سے سنتی رہی اور جب وہ چلی گئین تو کہنے لگی کیا یہ صحیح ہو سکتا ہے۔ توہین۔ تحقیر۔ نخوت دوشیزگی رخصت خدا حافظ۔ بنڈک تو میرے ساتھ محبت رکھ۔ مین اسکا عوض سمجھے دونگی۔ اور دل وحشی تیرے دست عشق کے حوالہ کر دکھادونگی۔

ایسے پُرانے دشمنون کا ایک ملت ہو عشق و محبت کا از سر نو اختیار کرنا قابل دید تماشہ تھا۔ اور نواب کی چال و فطرت نے جو اُنمین اسطرح ملاپ کرایا تو فریقین کے معاملہ و تعشق کی بھی ملاقات بڑے تکلف کی تھی۔ لیکن اب ہیرو کے انقلاب زمانہ کی کیفیت سننی چاہیے کہ اگلے دن جب روز تاریخ عقد مقرر ہوئی تھی ہیرو اور اسکے باپ لیونیٹو کے دل پر کیسا سخت صدمہ پہونچا۔

نواب کے ایک سوتیلا بھائی تھا جو لڑائی سے ساتھ ہی اُسکے مسینا مین آیا تھا۔ یہ بھائی جسکا نام ڈان جان تھا ایک مردہ دل دیاتی صورت کا آدمی تھا اور اُسکی طبیعت ہمہ دغا بازی کی طرف میلان ہر وقت ظاہر تھا۔ اپنے بھائی نواب سے

وہ عداوت رکھتا تھا۔ اور چونکہ کلاڈیو اُسکا دوست تھا اسلیے اُسکا جی جلانا چاہتا تھا
اب محض نواب اور کلاڈیو کے دل دکھانے کے لیے وہ اس فکر مین ہوا کہ کسی طرح
کلاڈیو اور ہیرو کے نکاح مین بل ڈالنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ جتنا
کلاڈیو کو اس بیاہ کی خواہش ہے اُتنا ہی نواب بھی اُسکی طرف بدل مستعد ہے۔ چنانچہ
اس غرض کے لیے بورشیو نامے اپنے ہی سے ایک خراب آدمی کو ہموار کیا۔ اور بہت
کچھ انعام و اکرام کا وعدہ کیا۔ ڈان جان کو معلوم تھا کہ ہیرو کی سہیلی مرگرٹ سے بورشیو
اتحاد رکھتا ہی اسلیے اُس سے کہا کہ تم مرگرٹ کو اس امر پر راضی کرو کہ جب ہیرو سو جائے
تو وہ اُسکا کپڑا پہین دریچہ سے مُنھ نکال آدھی رات کو تم سے باتین کرے۔ تا کلاڈیو
کو دیکھنے پر ہیرو کا دھوکا ہو اور سمجھے کہ وہی باتین کر رہی ہے۔ کیونکہ مین اپنی
سازش پر کامیاب ہونے کو اس سے اچھی کوئی دوسری حکمت نہین پاتا۔

Borachio

ڈان جان اُسکے بعد نواب اور کلاڈیو کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ ہیرو بھی کیا
بے امتیاز عورت ہی کہ یہ آدھی رات اور وہ دریچہ سے منھ نکال لوگون سی باتین
کر رہی ہے۔ یہ رات بیاہ کی رات تھی۔ ڈان جان نے چاہا کہ اُنکو ساتھ لے اُسکے
گھر کی طرف چلے۔ اور ایک مرد اجنبی سے اُسے باتین کرتے ہوے دکھا دے۔
نواب اور کلاڈیو اُسکے ساتھ چلنے پر راضی ہوے۔ اور کلاڈیو نے کہا۔ اگر مین نے
آج رات کو کوئی ایسی بات دیکھی جس سے عقد کرنے سے میرا دل پھر گیا۔ تو کل بھری
مجلس مین جو شادی کے لیے منعقد ہوگی۔ دیکھنا مین اُسے کیسا خجل کرتا ہون۔
نواب نے یہ سُنکر کہا کہ جسطرح اُسکے عقد کے لیے مین تمہارا مددگار تھا ویسا ہی اُسکی
رسوائی مین بھی تمہارا ساتھ دینے کو تیار ہون۔

جب اُنھین ڈان جان ہیرو کے محل کے پاس لایا تو اُنھین بورشیو ہیرو کے
دریچہ کے پاس کھڑا ہوا دکھائی دیا جہان ہیرو کا لباس پہنے ہوے مرگرٹ اُس سے

گفتگو کر رہی تھی۔ جسے دیکھکر نواب اور کلاڈیو کو خود ہیرو کا گمان ہوا۔
یہ کیفیت دیکھ حسب خیال اپنے جتنا غصہ کلاڈیو کو ہوا اُسکا پایان نہین عصمت شعار ہیرو کی محبت فوراً عداوت سے متبدل ہوگئی۔ اور اُسنے چاہا کہ اِس بات کو اگلے دن جو بیاہ کے لیے مقرر ہوا تھا گرجا مین کھولے۔ نواب نے بھی اِس سے اتفاق رای کیا اور خیال کیا کہ اُس بدذات عورت کے لیے جو عین شب عروس کو آدھی رات ڈھلے غیر مرد سے یون گفتگو کرے اِس سے بڑھکر کوئی دوسری سزا نہین۔
اگلے دن مجلس عقد منعقد ہوئی۔ کلاڈیو اور ہیرو پادری کے سامنے کھڑے تھے پادری خطبۂ نکاح پڑھا چاہتا تھا کہ کلاڈیو نے بڑی زود رنجی کے ساتھ بیچارا ہیرو کی خطا کا اظہار کرنا شروع کیا جسنے یہ حیرت انگیز باتین سُن آہستہ سے کہا۔ جناب خیر ہے یہ کیا متوحش باتین آپ کر رہے ہین۔ اور لیونیٹو نے باضطراب تمام نواب سے کہا۔ حضور آپ کچھ کیون نہین فرماتے۔ نواب نے جواب دیا۔ یہ بڑی بیحرمتی کی بات ہے کہ ایک ایسی نالایق عورت کی طرف مین اپنے دوست کے میلان خاطر کا باعث ہون۔ مین قسمیہ کہتا ہون۔ کہ مین۔ میرے بھائی اور بیچارے کلاڈیو نے اپنی آنکھون آدھی رات کو کل ایک اجنبی آدمی سے کھڑکی پر گفتگو کرتے اسے دیکھا ہے۔
بینیڈک یہ باتین سُن گھبرایا اور کہنے لگا۔ نکاح کے طور بے طور نظر آتے ہین۔
ہیرو کے منہ سے صرف اتنی ہی آواز نکلی۔ خدایا سچ ہے اور غش آگیا۔ جسے دیکھ ہر ایک کو مر جانے کا گمان ہوا۔ نواب اور کلاڈیو گرجا سے چل دیے اور ذرا بھی ہیرو کی غشی یا اِس امر کا خیال نہ کیا کہ ہماری باتون سے بیچارہ لیونیٹو کسقدر مبتلائے آلام ہے کیونکہ فرط غضب نے انھین بڑا ہی سنگ دل بنا رکھا تھا۔
بینیڈک وہین ٹھہر گیا کہ ہیرو کے فکر افاقہ مین بٹرک کا ساتھ دے۔ اور کہنے لگا اب انکی کیا کیفیت ہے بٹرک نے بحزن تمام جواب دیا۔ مین تو ایسا خیال کرتی ہون

کہ اسکی جان نکل گئی۔ بڑک کو اپنی بہن کے ساتھ بدرجہ کمال محبت تھی۔ اور چونکہ اسکے حسن طبیعت سے وہ اچھی طرح آگاہ تھی اسلیے جتنی باتین اُسکی عصمت کے خلاف اُسنے سُنی اُمنین سے ایک کا بھی یقین اُسے نہ تھا۔ مگر اُسکے بڈھے باپ کا خیال ایسا نہ تھا۔ اپنی لڑکی کی بےعصمتی پر اُسے یقین آگیا اور پھر اوپر سے اُسکا ملامت کرنا اور بھی غضب تھا۔ وہ اُسکے سامنے بڑی کلمات درشت سُنتی تھی اور یہ دعا کرتی تھی کہ اگر مجھے اُٹھنا یہان سے نصیب ہو تو کیا خوب بات ہے۔

لیکن بڈھا پادری ایک ہوشیار آدمی تھا۔ فطرت انسانی سے بخوبی واقفیت رکھتا تھا اِس اتہام کے سُننے سے جو کیفیت ہیرو کی ہوئی اُسنے بخوبی اُسپر غور کیا۔ اور دیکھا کہ یکایک آثار شرم و خجالت اُسکے چہرے پر نمایان ہو گئے۔ اور پھر وہ خجالت کے آثار دفعتہً سفیدی چھا جانے سے جاتی رہے۔ اور آنکھ مین آگ سی روشن ہو گئی۔ جسنے اُن تمام الزامات کو جھٹلا دیا جو نواب نے اُسکی عصمت کی مقابلہ مین قایم کر رکھے تھے اور اُس غمگین باپ کی طرف مخاطب ہو بولا کہ مجھے بیوقوف کہو۔ میرے پڑھنے کا اعتبار نکرو۔ میری عمر میری زندگی میری باتون کا وقر اُٹھا دو۔ میرے لقب کا خیال آج سے نکرو اگر یہ بات صحیح نہ نکلے کہ اِس حلیم المزاج عورت کے بارے مین کوئی مغلطہ واقع ہُوا۔

جب ہیرو کو غشی سے افاقہ ہوا اُسکے باپ نے اُس سے پوچھا کہ وہ کون آدمی ہے جس سے تمھین متہم کرتے ہین۔ ہیرو نے جواب دیا وہی جانتے ہونگے جو کہتے ہین۔ مین کیا جانون۔ اور پھر اپنے باپ کی طرف متوجہ ہو کہنے لگی۔ بابا جان اگر آپ کو کسی طرح ثابت ہو کہ مین ناوقت کسی مرد سے بولی۔ یا یہ کہ کل مین نے کسی سے باتین کین تو مجھے نکال دیجیے بُرا سمجھیے مار ڈالیے۔

پادری نے کہا کہ نواب اور کلاڈیو کو بیشک کوئی مغالطہ ہُوا۔ اور پھر لیونیٹو کو صلاح

دی کہ آپ ہیرو کی موت کی خبر مشتہر کر دیجیے اور چونکہ اُسکی غشی قریب قریب موت کے تھی
اسلیے بآسانی اُسکی موت کا یقین لوگون کو آجائیگا۔ اور مین خود بھی آپ کو سامان تعزیہ داری
و درستی قبر کی فہمایش کرونگا۔ چاہیے کہ جتنی رسوم تجہیز و تکفین سے متعلق ہین اُنکی
تیاری کیجائے۔ لیونیٹو نے کہا پھر اُس سے فائدہ۔ پادری نے جواب دیا کہ اِس
اشتہار سے یہ فائدہ نکلیگا کہ بدگوئی ترس کے ساتھ مبدل ہو جائیگی۔ اور اُسمین کچھ اور
بہتری بھی ہے۔ گو ایسی پوری نہ سہی جسکے ہم اُمیدوار ہین۔ کیا معنی کہ جب کلاڈیو سنیگا
کہ میری باتون سے وہ مر گئی۔ تو اُسکی طرف سے اچھے خیالات اُسکے تخیلہ مین جگہ پکڑینگے
اور اگر کبھی کچھ محبت اُسکے دلمین ہوگی تو ضرور اُسے رنج ہوگا اور دلمین کہیگا۔
اے کاش مین اُسپر یہ اتہام نہ لگاتا ہان ہر چند اپنے اتہام کو صحیح تصور کرتا رہا۔
بنڈک نے یہ سُنکر لیونیٹو سے کہا کہ آپ پادری کی باتون کا خیال کیجیے۔ گو آپ
جانتے ہین کہ مجھے نواب اور کلاڈیو سے کیسی محبت ہے مگر مین قسم کھاتا ہون کہ یہ راز
اُنپر فاش نکرونگا۔
لیونیٹو اسطرح ترغیب دیے جانے پر راضی ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ اسوقت غم سے
میرا یہ حال ہے کہ ایک ذرا سا اشارہ میری ترغیب کو کافی ہے۔ پھر لیونیٹو اور ہیرو
کو وہ مہربان حال پادری تشفی و تسلی دینے کے لیے ایک طرف اُٹھالے گیا۔ اور
وہان صرف بٹرک اور بنڈک رہگئے۔ اب یہ بٹرک اور بنڈک کی وہ ملاقات ہی جسکے لیے
اُنکے دوستون نے کیا کیا تدبیرین کی تھین اور کس کس طرح کی دل لگی و تماشے کی
آرزوئین اُنکے دلون مین تھین مگر دیکھیے۔ اُسکے ظہور کے پہلے ہی اُن دوستون نے
رشتہ الفت توڑ ڈالا۔ اور اُنکے دلون سے دل لگی و تماشے کے خیالات دفعتہً
جاتے رہے۔
پہلے بنڈک مخاطب ہُوا۔ اور کہنے لگا۔ بی بٹرک کیا تم رو رہی ہو۔ بٹرک نے کہا یہ کیا

ابھی تم دیکھنا کہ مین کبتک روتی ہون۔ نبڈک نے کہا بیشک مجھے یقین ہے کہ تمھاری
بہن پر یہ بہتان لگایا گیا۔ برڑک نے کہا اے ہے میری نظرون مین کیسا پیارا وہ شخص
ہے جو اسکا انصاف کرے۔ نبڈک نے اسپر کہا کہ پھر اظہار دوستی کا کوئی طریقہ بھی ہے مین
تو یہ سمجھتا ہون کہ تمھارے سوا مجھے کوئی شے دنیا کی پیاری نہین۔ تھین میری اس
سمجھ پر استعجاب تو نہین۔ برڑک نے کہا۔ نہین۔ یہ ممکن ہے۔ کیونکہ مین اپنے دل کو
بھی تو ایسا ہی پاتی ہون کہ انھین تم سے زیادہ کسی دوسری شے کی محبت نہین۔ لیکن
میرا اعتبار نکرو۔ اور پھر مین تو بھی نہین کہتی نہ تو مین کسی بات کا اسوقت اقرار کرتی ہون
نہ کسی بات سے انکار۔ کیونکہ مجھے اپنی بہن کا سخت صدمہ ہے۔ نبڈک نے کہا قسم ہے
مجھے اپنے خنجر کی کہ تم مجھ سے محبت کرو اور مین تمھاری محبت کا قول و قرار کرتا ہون
پاس آ جاؤ۔ جو کہو۔ مین تمھارے لیے تعمیل کو موجود ہون۔ برڑک نے کہا اچھا مین چاہتی
ہون کہ تم کلاڈیو کو ہلاک کرو۔ نبڈک نے کہا۔ نہین۔ ایسی بعید بات نہین۔ مجھے
اپنے دوست کلاڈیو سے بہت محبت ہے۔ اور مین اچھی طرح جانتا ہون کہ اس خصوص
مین اسے کسی نے بیشک دغا دی۔ برڑک نے جواب دیا کہ ایسی حالت مین کہ اسنے
میری بہن پر ناحق اتہام لگایا۔ بھری مجلس مین اسے رسوا و ذلیل کیا۔ کیا تمھارے
نزدیک وہ شقی نہین ہے۔ کیا کہون آج مین مرد نہوئی۔ نبڈک نے کہا سنو تو سہی۔
لیکن برڑک نے کلاڈیو کی صفائی کی ایک نہ سنی۔ اور اپنی بہن کا بدلہ لینے کے لیے برابر
نبڈک پر تقاضا کرتی رہی۔ اور کہتی تھی۔ این۔ کھڑکی پر ایک مرد اجنب سے باتین
کرتی۔ یہ بات۔ بیچاری ہیرو کی شان مین۔ اسپر یہ بہتان صریح ہے اس ناکردہ گناہ
پر یہ ناحق کا اتہام لگایا جاتا ہے۔ ای ہے آج مین کلاڈیو کے لیے مرد نہوئی یا کوئی
ایسا دوست میرا ہوتا جو میری خاطر سے اپنی مردانگی دکھاتا لیکن کیا کیجیے بہادری
تو اخلاق و ظاہر داری مین چھپی جاتی ہے۔ مین اپنی خواہش سے مرد تو نہین بنجاتی

ہان غم سے مرنے کے لیے البتہ عورت ہی ہو کے کام دے سکونگی۔ نبڈک نے کہا ٹھہر و ٹرک قسم ہے مجھے اپنے ہاتھ کی کہ مین تمکو دل سے چاہتا ہون۔ بٹرک نے کہا کہ اِس ہاتھ کی قسم کھانے سے کیا فائدہ۔ بلکہ اُسے میری محبت مین کسی دوسرے طور پر کام مین لاؤ۔ نبڈک نے کہا اچھا غور کرو اپنے دلمین سوچو۔ کیا کلاڈیو نے ہیرو کے ساتھ بیوفائی و دغابازی کی۔ بٹرک نے کہا بیشک مجھے اچھی طرح یقین ہے اور مین خوب سوچ چکی ہون نبڈک نے کہا اچھا بس ہو چکا۔ مین مستعد ہون اور مین ضرور لڑونگا۔ دیکھو تمھارا ہاتھ چوم کر ابھی چلا۔ اور اِسی ہاتھ سے کلاڈیو کو ایسا حساب سمجھایا ہوگا کہ وہ بھی کیا یاد کریگا۔ مین جو کہتا ہون کر دکھاؤنگا۔ جاؤ اپنی بہن کی تسلی و تشفی کرو۔

اِدھر تو بٹرک یون شدومد سے نبڈک کے ساتھ بحث کرتی تھی۔ اور نہایت جان زنی و تیزی سے غصہ بھرے الفاظ مین ہیرو کے بارے مین گفتگو کرتی تھی۔ اور اُسکے پیارے دوست کلاڈیو کے ساتھ لڑنے پر اُسے ترغیب دیتی تھی۔ اُدھر لیونیٹو نواب اور کلاڈیو کے پاس پہونچا اور کہنے لگا۔ ہیرو کا تو رنج و غم نے کام تمام کیا۔ مگر مین اُسکے بارے مین تلوار سے سوال و جواب کیا چاہتا ہون۔ لیکن اُنھون نے اُسکی ضعیفی و رنج کا خیال کیا۔ اور کہا کہ بڑے میان آپ ہمارے ساتھ جنگ کا خیال نہ کیجیے یہ باتین ہو رہی تھین کہ نبڈک بھی آن پہونچا۔ اور کلاڈیو سے کہنے لگا کہ تم نے جو فساد ہیرو کے مقابلہ مین قائم کیا مین اُسکا عوض تلوار سے تمھین دینا چاہتا ہون نواب اور کلاڈیو یہ کیفیت دیکھ آپس مین کہنے لگے کہ بیشک نبڈک نے ہمارے ساتھ لڑنے پر برانگیختہ کیا ہے۔

نواب اور کلاڈیو مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے کوتوال شہر بورشیو کو گرفتار کیے نواب کے پاس لایا جسے اُسنے کسی شخص سے اُس فساد کی کیفیت بیان کرتے سُن پایا جو ڈان جان کی ترغیب سے اُسنے کیا تھا۔

لورشیو نے روبرو کلاڈیو کے پوری کیفیت نواب سے بیان کی کہ مرگرٹ اپنی بی بی کا کپڑا اپنے کھڑکی کے پاس باتین کرتی تھی جسکو آپ نے خود ہیرو سمجھا۔ جسے سنکر نواب اور کلاڈیو کے دلمین ہیرو کی عصمت مین ذرا بھی شک باقی نہ رہا۔ اور اگر کچھ ہوتا بھی تو وہ ڈان جان کے بھاگ جانے سے جاتا رہا۔ جو اپنی بدذاتی کے کھل جانے پر میسینا سے بھاگ جانا اور اپنے بھائی کی نظرون سے ٹل جانا مناسب سمجھا۔

جب کلاڈیو کو معلوم ہوا کہ ہیرو پر اُسکا اتہام بیجا تھا اور وہی اُسکی ہلاکت کا سبب ہوا تو اُسے کمال صدمہ ہوا۔ اور اُسکی معشوقہ ہیرو کا خیال اسطرح اُسکے دلمین آیا اور نظرون مین اُسکی صورت چھاگئی گویا کبھی کا بگاڑ نہ تھا۔ اور نواب کے پوچھنے پر کہ یہ باتین جو تم نے اسوقت سُنین تمھارے دل پر خنجر و پیکان کا کام نہین کرتین۔ وہ بولا کہ لورشیو کی باتین مین نے کیا سُنین آپ یہ جانین کہ ایک ایک بات پر زہر کا گھونٹ پینا پڑا۔

کلاڈیو اپنی اس حرکت سے پشیمان ہو مرد ضعیف لیونیٹو سے خواستگار معافی ہوا اور کہنے لگا کہ جو کفارہ آپ اس خطا پر کہ مین نے اپنی نسبتی بی بی کے مقابلہ مین ایک غلط بات کو صحیح مان لیا تجویز فرمائین مین اُسکے ادا کرنے کو موجود ہون۔

کفارہ جو لیونیٹو نے اُسکے لیے تجویز کیا وہ یہ تھا کہ وہ ہیرو کی ایک چچازاد بہن کے ساتھ جو اب لیونیٹو کی وارثہ ہے اور صورت مین بالکل ہیرو کے مشابہ ہے اگلے دن اپنا بیاہ کرے۔ کلاڈیو نے حسب الوعدہ لیونیٹو کی یہ گفتگو سُنکر کہا بہت بہتر مین اس نادانستہ عورت کے ساتھ نکاح کرونگا۔ گو وہ حبشن ہی کیون نہو۔ یہ سب تو ہوا مگر کلاڈیو کے دل سے غم نہ گیا۔ اور رات بھر اس قبر مصنوعی پر جسے لیونیٹو نے ہیرو کی ظاہر کر رکھی تھی پڑا رُوتا رہا۔

نواب جب صبح ہوئی کلاڈیو کو ساتھ لے گرجا مین پہونچا جہان پادری مع لیونیٹو اور اُسکی برادرزادی کے اس دوسرے نکاح کے لیے پہلے سے موجود تھا۔ لیونیٹو نے

ایک برقع پوش عروس کہ اُسکا مُنھ کلاڈیو نہ پہچان سکا اُسکے سامنے پیش کی - جب دیکھ
اُسنے ہاتھ بڑھایا اور کہا اور برقع پوش عورت پادری کے سامنے تو مجھ سے ہاتھ ملا -
مین تیرا شوہر ہون اگر تو منظور کرے - اُس عورت نے جواب دیا کہ مین زندہ رہی تو
تمھاری دوسری عورت ہونے مین کیا شک - اور پھر اپنا نقاب اُٹھا ظاہر کر دیا کہ وہ
برادر زادی (جیسا بیان کیا گیا تھا) نہین - بلکہ لیونیٹو کی لڑکی خاص ہیرو ہے -
یہ ماجرے دیکھ کلاڈیو کو عجب حیرت ہوئی - کیونکہ وہ اُسے مردہ جانتا تھا - اور مارے
خوشی کے اُسے عرصے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اُسکی نظر غلطی نہین کرتی - اور نواب جسے
اُس سے کم تعجب نہوا گھبرا کے بولا - این - کیا یہ ہیرو نہین ہے - ہیرو کی تو موت کی
خبر سُننے مین آئی تھی - لیونیٹو نے جواب دیا ہان مری تو تھی مگر جب ہی تک کہ اُسکی
اہانت کے چرچے زندہ تھے - خطبۂ نکاح ختم ہونے پر پادری نے چاہا کہ اُسکا نکاح
بھی بٹرک سے ہو جائے - بٹرک نے کچھ تامل کیا - اور بندک تکرار کو مستعد ہوا اور کہنے لگا
کہ بٹرک کو جیسی محبت میرے ساتھ ہے ہیرو خوب جانتی ہے - اُسکے بعد اُمنین بڑے
لطف کی باتین ہوئین اور آخیر مین اُنھین معلوم ہوا کہ ہم دونون کو اسبارے مین
فریب دیا گیا اور ایک دوسرے پر جو عشق ظاہر کیا گیا - اُسکی کچھ بھی اصلیت نہ تھی
اور ہنسی ہنسی مین فی الواقع ایک دوسرے پر دل دے بیٹھا - لیکن پھر بھی وہ محبت جسمین
بہ دغا بازی نئے طور پر وہ پھنسائے گئے تھے نہایت مستحکم اُنکے دلون مین بیٹھ گئی
جیسے بندک کے دلمین عقد کا خیال سمایا - کوئی کچھ ہی کہتا مگر وہ کان نہ دیتا - اور
مذاق کی باتون کو ہنسی مین ٹال دیتا - اور بٹرک سے قسمین کھاتا اور کہتا کہ مین نے
تمھین محض تمھارے حال پر رحم کھا کر قبول کیا کیونکہ مجھے سُننے مین آیا کہ تم میرے
عشق مین جان بلب ہو جسکے جواب مین بٹرک بھی ویسا ہی کہتی کہ مین نے بھی محض تمھاری
حالت کا پاس کیا اور تمھاری جان بچائی جب لوگون سے سُننے مین آیا کہ عنقریب تم

مرجاؤ

مدقوق ہوا چاہتے ہو۔ غرضکہ وہ حاضر جواب سخنورون مین یون صلح ہوئی اور ہیرو اور کلاڈیو کے عقد کے بعد انکا بھی نکاح ہو گیا۔ ڈان جان کا حال صرف اتناہی بیان کرنا باقی رہا کہ وہ بدذات متنفر راستہ ہی مین پکڑا گیا۔ اور مسی سینا مین آسے پھر لائے جہان اُس اُداس و ماتمی صورت شخص کو اُس جشن و طرب کا دیکھنا جو اُسکے فریب کے کھل جانے سے محل مسی سینا مین منعقد ہوا تھا گویا اُسکے اعمال بد کی پوری سزا تھی۔

## خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا گیارھوان قصہ کہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور صانہ اللہ عن شر المعوزین باہتمام جناب منصرم باکمال منشی بھگوان دال صاحب پہلی مرتبہ چھپکر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا



# نامور زمانہ خلاصۂ فضلائے زمین و زمان ولیم شکسپیر شاعر انگلستان

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ ہائے مفید کے بیس قصوں میں کا ایک دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

# قصہ موسم گرما کا خواب

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گانوں ضلع گورکھپور نے بایماء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بہ طبع چھپا





بسم اللہ الرحمن الرحیم



شہر اسے تھنس مین ایک قانون تھا جس سے باشندگان شہر کو اپنی لڑکیون پر یہ اختیار حاصل تھا کہ جس سے چاہین انھین بیاہ دین - کیونکہ موافق اُس قانون کے باپ کو اختیار دیا گیا تھا کہ اگر لڑکی حسب خواہش باپ کے بیاہ کرنے سے انکار کرے تو اُسکا باپ اُس لڑکی کو جان سے ہلاک کرا سکتا ہے - مگر چونکہ الفت پدری کب اُس قتل کو گوارا کرتی ہے اسلیے اِس قانون کی تعمیل عموماً کیا بلکہ قطعاً مسدود تھی گو کبھی کبھی لڑکیان اپنے باپ سے اِسبارے مین اختلاف و سرکشی بھی کرتین - ہان شاید یہ ہو کہ اُس شہر کی نوجوان لڑکیون کو اُنکے والدین اِسکا خوف اکثر دلاتے رہے ہون -

پھر بھی ایک بڈھا اسے جیس نامے اُس شہر مین ایسا نکلا جسنے تھی سس کے پاس (جو اُسوقت ریاست اسے تھنس کا نواب تھا) جاکر یہ التماس کیا - کہ مین نے اپنی لڑکی ہرمیا کو ایک نوجوان و شریف خاندان کے لڑکے ڈمی ٹرس نامے سے نکاح کرنے کو کہا مگر چونکہ اِسی شہر کے ایک دوسرے لڑکے لی سنڈر کی طرف وہ مائل ہے

Athens
Egeus
Theseus
Hermia
Demetrius
Lysander
Helena

اِسلیے اُسنے میری تجویز سے اتفاق نہ کیا اور میرا کہنا ٹال دیا۔ مین انصاف کے لیے حضور مین آیا ہون کہ میری لڑکی کے ساتھ پورا پورا قانونی برتاو کیا جائے۔

ہرمیا نے اپنی بے جرمی کے لیے یہ حجت پیش کی کہ ڈمی ٹرس نے پہلے میری ایک پیاری جیدیہ ہلینا سے بیاہ کے لیے بات چیت کی تھی۔ اور گو وہ اب کسی قدر کشیدہ خاطر ہوگیا ہے مگر ہلینا بدستور اُسکے عشق و محبت مین پریشان ہے۔ گو ہرمیا نے اپنے باپ کے حکم نہ ماننے کی اتنی قوی علت بیان کی۔ مگر اُس سخت دل باپ پر اُسکا کچھ بھی اثر نہوا۔

تھی سس گو عمدہ اور رحم دل نواب تھا۔ لیکن اُس قانون کو کیسے بدل سکتا تھا جو اُسکے ملک مین مدت سے نافذ تھا۔ اِسلیے اِس حالت مین وہ سوائے اُسکے اور کوئی رعایت نہ کرسکا کہ اِس معاملہ مین غور کرنے کے لیے چار دن کی مہلت ہرمیا کو عطا کی۔ اور کہا کہ اگر اِس چار دن کے بعد بھی اُسنے ڈمی ٹرس کے ساتھ نکاح کرنے مین اپنی نارضامندی ظاہر کی تو ضرور قتل کیجائیگی۔

جب اِسطرح نواب کے حضور سے ہرمیا کی رہائی ہوئی تو وہ سیدھی اپنے عاشق زار لی سنڈر کے پاس چلی گئی۔ اور اپنی مصیبت کی کیفیت بیان کی اور کہا کہ اِن دو باتون سے مجھے چارہ نہین یا تو مین تمھین چھوڑکر ڈمی ٹرس کی ہو رہون۔ یا چار دنکے بعد اپنی جان دون یہ خبر سنکر لی سنڈر کمال زحمت مین پڑا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اُسے یہ خیال آیا۔ کہ میری ایک چچی یہان سے تھوڑے فاصلے پر رہتی ہے جہان اِس قانون خلاف معدلت پر عملدرآمد نہین ہے (کیونکہ وہ قانون حدود شہر کے باہر نافذ نہ تھا) اور ہرمیا سے اُسنے کہا کہ آج رات کو تم چپکے سے اپنے گھر سے نکلکر میری چچی کے مکان کا راستہ پکڑو جہان پہونچکر بے تکلف تمھارے ساتھ میرا نکاح ہو سکتا ہے۔ اور اُسی جنگل مین سے ہو کر چلنا جو اِس شہر سے تھوڑے فاصلہ پر ہے اور جہان اکثر ہم تم ہلینا کو لیکر ماہ مئی کی فصل بہار مین ہوا کھانے جاتے تھے۔ اور جب وہان پہونچو تو میرا انتظار کرنا

کہ مین تمکو وہین ملونگا ۔

ہرمیا نے اس تجویز سے بخوشی اپنا اتفاق رائے ظاہر کیا۔ اور سواے اپنی یار ہلینا کے کسی سے اسکا چرچا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن ہلینا نے (جیسا کہ عورتون کا دستور ہے کہ محبت کے واسطے وہ کیا کچھ نہین کرتین) اُسوقت نہایت ہی انسانیت کے خلاف کام کیا۔ کہ ڈمی ٹرس کو جاکر اس راز سے مطلع کردیا۔ اور اپنے دوست کا راز فاش ہونے کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ ہرچند کہ اس کہنے سے وہ کچھ اپنا فائدہ نہ سمجھتی تھی۔ صرف اس ذرا خوشی کے لیے اُسنے ایسا کیا کہ جنگل تک اپنے معشوق بیوفا کے ساتھ چلنا نصیب ہوگا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ خبر سُنکر ہرمیا کے تعاقب مین وہان تک ڈمی ٹرس ضرور جائیگا ۔

وہ جنگل جسمین لی سنڈر اور ہرمیا نے اپنا ملنا ٹھہرایا تھا۔ پریون کی آمد و رفت کا مقام تھا۔ پریون کا شاہ اوبرن اور ملکہ ٹی ٹانا دونون مع اپنے چند مصاحبون کے آدھی رات کے وقت آکر وہان عیش و نشاط کیا کرتے تھے۔

اُن دنون کچھ اُنمین باہم رنجش آگئی تھی۔ دونون حتی الوسع اُس خوشنما جنگل کے نیچے سیر کرتے۔ لیکن جب کبھی اتفاق سے وہ چاندنی مین آجاتے اور ایک دوسرے کو دیکھ لیتا تو ضرور جھگڑا قضیہ آپسمین شروع ہوجاتا۔ حتی کہ تمام اُنکے ساتھ کی پریان مارے خوف کے تخم بلوط مین جا چھپتین۔

سبب اس نا اتفاقی کا یہ تھا کہ اوبرن کو اُس طفل مبدل الصورت کے دینے سے ٹی ٹانا انکار کرتی تھی جسکی مان سے اور ٹی ٹانا سے غایت درجہ کی محبت تھی اور اُسکے مرجانے پر وہ اُسکے لڑکے کو دایہ کے پاس سے چپکے سے اُٹھا لائی تھی۔ اور اُس جنگل مین رکھے ہوئے تھی۔

جس رات کو وہ عاشق جنگل مین ملنے والے تھے۔ اسی رات کو اتفاق سے ٹی ٹانا

مع اپنی سہیلیون کے سیر کرتی پھرتی تھی کہ سامنے سے آوبرن بھی اپنے مصاحبون کو لیے ہوے نمودار ہوا۔ اور دونون مین خاصی مڈبھیڑ ہوئی۔

بادشاہ نے کہا اوفراج دارٹی نابرؔ وقت ملی۔ ملکہ نے جواب دیا۔ کیا بدظن آوبرن تم ہی ہو۔ اور پھر اپنی سہیلیون سے کہا۔ اب یہان سے چلنا چاہیے۔ کیونکہ مین نے اسکی صحبت سے قسم کھائی ہے۔ آوبرن نے کہا او تندمزاج بیوی ذرا دم تو لو مین کیا تمھارا سردار نہین ہون۔ ٹی ٹی نا دیکھو تم اپنے اوبرن کو ناحق برانگیختہ کرتی ہو۔ اپنا طفل مبدل الصورت میری غلامی مین رہنے کے لیے میرے حوالے کردو۔

ملکہ نے جواب دیا۔ خاطر جمع رکھیے۔ آپکی ساری سلطنت کا خراج اس لڑکے کی قیمت کے لیے غیر مکتفی ہے۔ غرضکہ بادشاہ کو حالت غضب مین چھوڑ کر وہ وہان سے کھسکی۔ آوبرن نے یہ دیکھ کر کہا خیر جاؤ صبح ہونے سے پہلے اس نافرمانی کا نتیجہ پاجاؤگی۔

اسکے بعد اوبرن نے پک اپنے یار غار و مشیر سلطنت کے پاس آدمی بھیجا۔ پک (جسے کبھی کبھی رابن گڈ فیلو بھی کہتے تھے) ایک نہایت مکار و دغاباز پلید تھا۔ اور غریب پاس کے گانوؤن مین جاکر اکثر مسخراپن و شرارت کیا کرتا تھا۔ کبھی تو شیرخانہ مین گھس کر دودھ کی بالائی نکالنے لگتا۔ اور کبھی اپنی ہوائی صورت مین آکر مکھن کی ہنڈیا مین جارہتا تو دودھ والیون کو گھی نکالنا دشوار کردیتا۔ اور ایسے ہی دودھ والے بھی اُسکے ہاتھ سے تنگ رہتے۔ جب کبھی پک کو عرق کشی مین اپنی جولانی دکھانے کی خواہش ہوتی تو ساری شراب پر پانی پھیر دیتا۔ جب چند آدمی اپنے ہمسایہ مین بیٹھ کر بادۂ جان فزا کا استعمال کرتے تو وہ سرطان بریان کی صورت مین ہوکر جام شراب مین دکھلائی دیتا۔ اور جب کوئی نیک بڑھیا شراب پینے بیٹھتی تو اُسکے ہونٹھون کے پاس آ لپٹتا۔ اور اسکی خشک ٹھوڑی پر شراب گرائے بغیر نہ رہتا اور پھر جب وہ جاکر ہمسایون مین سنجیدگی بیٹھ کر اس ماجرائے غم کو بافسردہ خاطری بیان کرتی تو کبھی پک ...

پہونچا۔ اور اُسکے نیچے سے تپائی کھینچ کر اس غریب بُڑھیا کو زمین پر گرا دیتا۔ جسے دیکھکر بیہودہ گو بڑھیان اپنی اپنی نشست گاہ پر مستحکم ہو کر بیٹھتین اور ہنسکر قسمین کھاتین کہ ایسا تماشہ کبھی دیکھنے مین نہین آیا۔

اوبرن نے اُس مسخرے پَک کو دیکھکر کہا یہان آؤ آوارہ گرد شب۔ مجھی اسوقت اس پھول کی ضرورت ہی جسے عورتین گل محبت کہتی ہین۔ اور اُسکی خاصیت یہ ہی کہ سونے والے کی آنکھ پر دو ایک قطرے اُسکے عرق کے ٹپکا دیے جائین تو جاگنے پر جس چیز کو وہ پہلے دیکھے اُسپر فریفتہ وازخود رفتہ ہو جائے۔ دو چار قطرے اُسکے عرق کے بحالت خواب ٹی ٹی نا کی پلکون پر ٹپکا دونگا۔ جسکے اثر سے بیدار ہونے پر وہ جس چیز کو پہلے دیکھیگی اُسپر عاشق ہو جائیگی۔ گو وہ شیر یا ریچھ یا شریر لنگور یا بن مانس ہی کیون نہو۔ اور اُسکی آنکھ سے اس طلسم کے دفع کرنے کے پہلے کہ اس طلسم کا روک ایک دوسرا طلسمی مجھے معلوم ہی۔ اُسکے لڑکے کو غلام بنا کر اپنے پاس رکھنے کے لیے اُس سے مانگ لونگا۔ پَک جسکا دل ایسی ایسی شرارتون مین بہت لگتا تھا اپنے آقا کے اس کھیل مین شریک ہونے کو بخوشی راضی ہو گیا۔ اور پھول کی تلاش مین نکلا۔ اوبرن بیٹھا ہوا پَک کے لوٹنے کا انتظار کر رہا تھا کہ سامنے سے ڈی می ٹرس اور ہلینا ساتھ ہی جنگل مین آئی۔ اور اوبرن کے کان تک ڈی می ٹرس کے زجر و ملامت کے الفاظ پہونچے جو ہلینا کے ساتھ آنے پر وہ خفا ہو کر منہ سے نکالتا تھا۔ اور یہ بھی سُنا کہ ڈی می ٹرس کے منہ سے نا ملائم کلمے سن کر جو تقریر ہلینا نے کی وہ بالکل اگلے زمانہ کے عشق و محبت و وعدہ ہاے وفا کے یاد دلانے پر مبنی تھی۔ اور بعد اسکے دیکھا کہ ڈی می ٹرس نے اُسے درندگان صحرائی کا لقمہ بنانے کے لیے وہین چھوڑ کر ایک طرف کو راستہ پکڑا مگر وہ کب رُک سکتی تھی جہانتک ممکن تھا وہ بھی اُسکے پیچھے دوڑتی رہی۔

اُس شاہ پرییزادگان نے کہ عاشقان صادق سے وہ کمال الفت رکھتا تھا ہلینیا کا حال دیکھ کربہت رحم کھایا - اور کچھ بعید نہین (جیسا کہ لی سنڈر نے کہا تھا کہ وہ شب ماہ مین اُس خوش نما جنگل کی سیر کو اکثر جاتی تھی) آو برن نے اُسوقت مین بھی جلینا کو دیکھا ہو جبکہ اُسکے دن اچھے تھے اور ڈی می ٹرس کی نظر التفات اُسکی طرف سے پھری نہ تھی -

بہرکیف جب پک وہ گل ارغوانی لیکر لوٹا تو اُس سے او برن نے کہا مین نے ابھی ایک اتھنس کی رہنے والی عورت دیکھی ہے جو ایک ذلیل آدمی پر بدرجۂ غایت فریفتہ وازخود رفتہ ہو رہی ہے - دیکھو اس پھول کی ایک پنکھڑی لیجاؤ - اور اُس آدمی کی آنکھ مین دو ایک قطرے عرق محبت کے بحالت خواب چھوڑ دو - مگر چھوڑنے کے پہلے اُسکا بندوبست کرلینا کہ وہ عورت اُسکے پاس ہی رہے تاکہ جاگنے پر اُسکی نظر پہلے اُسی بیچاری پر پڑے - اتھنس والون کی پوشش سے تم اُس آدمی کا پتا لگالوگے - پک نے وعدہ کیا کہ اس کام کو مین بہت ہوشیاری سے انجام دونگا - اور پھر او برن اُس بنگلہ مین پہونچا جہان ٹی ٹی نا اپنے سونے کی تیاری کررہی تھی - مگر اس طرح چھپ کر گیا کہ کسی نے اُسے نہ دیکھا - وہ بنگلہ ایک ٹیلہ تھا جہان بنفشہ - کوسلپ - اکلن ٹائن - عود اور گلاب وغیرہ کے درخت بکثرت جمے ہوے تھے - اور وہان ہمیشہ رات کو تھوڑی دیر تک ٹی ٹی نا آرام کیا کرتی تھی - اور بجاے چادر کے سانپ کی ابلق کھال کا استعمال کرتی جو پریون کے سے ہوائی جسم کے چھپانے کے لیے بہت تھی -

جب یہ پہونچا اُسوقت ٹی ٹی نا اپنی پریون کو حکم دے رہی تھی کہ میرے سونے پر تمھین کیا کیا کرنا چاہیے - چنانچہ بعضون کو تو اُسنے حکم دیا کہ تم گلاب کی پنکھڑیون کے کیڑون کو مارو - اور بعضون کو تعینات کیا کہ تم چمگادڑون کو مار کر اُنکے بازوؤن کی کھال چھوٹے چھوٹے پریزادون کے کوٹ بنانے کے لیے جمع کرو - اور بعضون کو

اُنھوں کے ہاں نکلنے پر مقرر کیا کہ اُنکی بولی کان تک نہ پہونچنے پائے اور پھر کہا لیکن سب کے پہلے تم سب گا تی جاؤ تا مجھے جلد نیند آجائے - چنانچہ اُنھوں نے ملکہ کے سلانے کے لیے ایک گیت شروع کیا جسکا مضمون یہ ہے -

او ابق دو زبان والے سانپ - او خار دار ساہی تم سامنے نہ آنا چھپکلی اور اندھے کیڑے تم سب اسوقت کچھ نقصان نکرو - اور نہ میری حسین ملکہ کے سامنے آؤ - بلبلو کوئی ایسا خوشحال نغمہ اُٹھاؤ کہ ملکہ کو فوراً نیند آجائے - اسوقت تکلیف دہی یا سحر طلسم کا موقع نہین ہے - ذرا اور قریب آجاؤ - او نغمۂ خواب آورین اس تھوڑی سی رات کو بسر کردو -

ملکہ کے سوجانے پر وہ پریان اپنی اپنی خدمات مفوضہ کے انجام دینے کو اُٹھ گئین اور آوبرن موقع پاکر ٹی ٹانیا کے پاس چلا گیا اور دو ایک قطرے عرق محبت کے اُسکی پلک پر ٹپکا کر ایک شعر اس مضمون کا پڑھا - کہ جاگنے پر جو چیز تجھے - دکھائی دے اُس پر ہزار جان سے فریفتہ ہوجانا -

اب ہرمیا کا حال سنیے - جسنے سزائے قتل سے بچنے کے لیے جو اُسکے واسطے ڈی ری ٹرس کے ساتھ نکاح نکرنے پر تجویز ہونے والی تھی - اپنے باپ کے مکان سے نکل کر اُسی رات جنگل کی طرف متوجہ ہوئی - اور جنگل مین پہونچ کر لی سنڈر سے ملی جو اپنی چچی کے مکان پر اُسے لیجانے کے لیے عرصہ سے بیٹھا اُسکا انتظار دیکھ رہا تھا - غرضکہ دونون وہان سے ساتھ ہوکر چلے - اور ہنوز اُنھون نے نصف یعنی آدھا جنگل بھی طے نہ کیا تھا کہ ہرمیا کے پیر تھک گئے - اور لی سنڈر نے کہ اُس پیاری عورت کی از بس خبر داری رکھتا تھا - اور عورت بھی ایسی کہ اُسکی محبت کے پیچھے اپنی جان خطرہ مین ڈالتے کچھ باک نکیا سوا اُسکے اور کوئی چارہ نہ دیکھا کہ ایک اونچے ٹیلے پر صاف جگہ تجویز کرکے اُسے

لیجاکر سلادیا - اور زورا فاصلے پر اُسکے پیچھے آپ بھی لیٹ رہا - اور راستہ کی ماندگی سے لیٹنے کے ساتھ ہی اُنھیں نیند آگئی - اُنہی حالت مین پک کا اُدھر سے گذر ہوا - اور اُسنے ایک نوجوان مرد کو جسکا لباس اُسکے قفس والون کا ساتھا وہان سوتا پاکر اور یہ دیکھ کر کہ ایک حسین عورت بھی اُسکے قریب سو رہی ہے - یہ قیاس کیا کہ بیشک یہ وہی ذلیل عاشق - ہے جسکے لیے اُوبرن نے مجھے بھیجا ہے - اور اِن دونون کے سوا کسی دوسرے کو وہان نہ دیکھ کر اور یہ خیال کرکے کہ جب اُسکی آنکھ کھلیگی تو خواہ مخواہ پہلے اسی عورت پر پڑیگی بے تکلف گُل ارغوانی کے دو ایک قطرے اُسکی آنکھون مین ڈال دیے - لیکن اتفاق سے ہلینا کا وہان گذر ہوگیا - اور بجاے ہرمیا کے پہلے اُسی پر لی سنڈر کی نظر پڑی - اُس طلسم عشق کی سریع التاثیری پر حیرت آتی ہے کہ آنکھ کے کھلتے ہی ہرمیا کی طرف سے اُسکا دل بالکل پھر گیا اور ہزار جان سے ہلینا پر فریفتہ ہوگیا -

لی سنڈر اگر اپنے جاگنے پر پہلے ہرمیا کو دیکھتا تو البتہ پک کے بھول سے اس عرق ٹپکانے کا کچھ نتیجہ نہ نکلتا - کیونکہ جتنی محبت اُس عورت سے اُسے تھی اُس سے بڑھکر ہونی ممکن نہ تھی - لیکن اتفاق کو کیا کیجیے کہ پہلے ہلینا پر اُسکی نظر پڑگئی - جس سے وہ اپنی خاص محبوبہ ہرمیا کو رات مین تنہا سوتا ہوا اُس جنگل مین چھوڑکر اُسکے پیچھے ہو لیا -

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے - کہ ہلینا نے (جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے) ڈی می ٹرس کو دفعتہ بھاگتے دیکھ کر اُسکے تعاقب مین خود بھی دوڑنا چاہا - مرد عموماً عورتون سے زیادہ دور تک بھاگ سکتے ہین - غیر مساوی رفتار مین وہ کہانتک ساتھ ہو پہنچ سکتی تھی - تھوڑی دور جاتے جاتے ڈی می ٹرس تو نظرون سے غائب ہوگیا - اور وہ بیچاری مایوس ہوکر ادھر اُدھر پھرنے لگی - پھرتے پھرتے اتفاق سے اُدھر آنکلی جہان لی سنڈر سو رہا تھا - اور دیکھ کر کہا - ہین - لی سنڈر

یہان کہان پڑا ہے۔ جانے سوتا ہے یا مر گیا۔ اور پھر آہستہ سے ہلا کر کہا۔ جناب
زندہ ہون تو اٹھین۔ اسپر لی سنڈر نے آنکھین کھولدین۔ اور طلسم محبت کے اثر سے
فوراً خلاف دستور کلمات و حیرت کے فقرے منھ سے نکالنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ ہرمیا کو
تمسے حسن و خوبی مین وہی نسبت ہے جو فاختہ کے ساتھ پہاڑی کوے کو ہوتی ہے۔ میرے
دل مین تمھاری محبت کی یہ کیفیت ہے کہ اگر میرے آگ مین کود پڑنے سے تمھاری کچھ بہتری ہو
تو مجھے ذرا باک نہین۔ غرضکہ اسی طرح کی بہتیری باتین کر گیا۔ ہلینا بخوبی جانتی تھی
کہ میری سہیلی ہرمیا سے یہ نکاح کرنے کا پورا وعدہ کر چکا ہے۔ اور اُسی کی فکر مین ہے اسلیے
اسے اپنی طرف یون ملتفت پاکر کمال افروختہ ہوئی۔ اور (جہانتک اُسکی سمجھ مین آیا) سمجھی کہ
لی سنڈر اسوقت مجھے بناتا ہے۔ اور آزردہ ہوکر بولی جب ہر کسی کی نظر مین ذلیل و
خوار ہی بنکر مجھے رہنا تھا تو میرا وجود ہی کیا ضرور تھا۔ کیا یہ کم ہے کہ ڈی می ٹرس کی نظر التفات
اپنی طرف مین ایک مرتبہ بھی نہین پھیر سکتی۔ اُسکے منھ سے ایک میٹھی بات کبھی نہین سن سکتی۔
جو آپ اسطرح ذلیل طور پر میرے ساتھ دل لگی روا رکھتے ہین۔ غلطی مین تھی جو اب تک
آپ کو سنجیدون کا سردار سمجھے ہوے تھی۔ غرضکہ حالت غضب مین یہ سب کہتی ہوئی
وہ ایک طرف کو چل نکلی۔ اور اُسے جاتے دیکھکر لی سنڈر بھی ساتھ ہو لیا۔ اور اپنی
ہرمیا کا جو ابھی تک وہین سو رہی تھی ذرا بھی خیال نہ کیا۔
ہرمیا کی جب آنکھ کھلی تو اپنے کو تنہا پاکر بہت ڈری۔ جنگل مین ادھر اُدھر بہتیرا ڈھونڈھا مگر کچھ
پتہ نہ ملا کہ لی سنڈر کہان ہے اور کدھر مجھے اُسکی تلاش مین جانا چاہیے۔ اسی اثنا مین ڈی می ٹرس ہرمیا اور اپنے
رقیب کے ملنے سے مایوس ہوکر اور انکی تلاش بے سود مین بیٹھکے سو رہا تھا کہ اوبرن
کی اُسپر نگاہ پڑی۔ اوبرن نے چند سوالات کرکے دریافت کرلیا تھا کہ پک نے طلسم محبت کے
استعمال مین غلطی کی۔ اور کسی دوسرے شخص کی آنکھ مین وہ عرق پڑا۔ اسلیے اب ڈی می ٹرس کو
جسکے واسطے پہلے عرق محبت کی تجویز کی گئی تھی سوتا پاکر اوبرن نے خود اپنے ہاتھ سے اُسکی آنکھ مین عرق محبت کے

دو ایک قطرے ٹپکا دیے - آنکھ کھلنے پر پہلی چیز جو اُسے دکھائی دی وہ ہلینا تھی - اسلیے مثل آئی سنڈر کے اُسکی شان مین یہ بھی عشق و محبت کے فقرے مبالغے کے ساتھ منھ سے نکالنے لگا - اسی حالت مین لی سنڈر بھی گھومتا پھرتا وہان پہونچا جسکے پیچھے لگی ہرمیا بھی (کیونکہ پک کمبخت کی غلطی کا یہ نتیجہ تھا کہ ہرمیا اپنے عاشق کے پیچھے دوڑی چلی آتی تھی) آرہی تھی - چونکہ لی سنڈر اور ڈمی ٹرس دونون ایک ہی طلسم سخت مین گرفتار تھے اسلیے ہر ایک انہین سے اپنی ہلینا پر فریفتہ ہونے کا لطف بیان کرنے لگا -

اُنکی حرکتین دیکھ کر ہلینا کو کمال حیرت ہوئی اور وہ سمجھی کہ لی سنڈر - ڈمی ٹرس اور پیاری ہرمیا یہ سب کے سب ملکر مجھے بنایا چاہتے ہین -

ہرمیا کچھ ہلینا سے کم متحیر نہ تھی - اور غور کرتی تھی کہ لی سنڈر اور ڈمی ٹرس جو پہلے دونون میرے عاشق زار تھے دفعتہً کیون ہلینا پر یون فریفتہ ہوگئے - اور ہرمیا اس معاملے کو مسخراپن نہین سمجھتی تھی -

اُن عورتون مین کہ پہلے نہایت درجہ کا اخلاص تھا - اب ان اسباب اتفاقی سے باہم گفتگو رنجش آمیز شروع ہوئی -

ہلینا نے کہا - نامہربان ہرمیا - یہ تمھین نے لی سنڈر کو لگادیا ہی کہ میری ہجو ملیح سنا سنا کر مجھے چھیڑتا ہے - تمھارا دوسرا عاشق ڈمی ٹرس جو مجھے پاپوش کے برابر بھی نہین سمجھتا تھا کیا تمنے اُسے میرے بنانے پر آمادہ نہین کیا ہی جو دیبی - نیف - کم یاب بیش بہا - اور بہشتی - ایسے ایسے الفاظ کے ساتھ مجھ سے خطاب کرتا ہی - اگر تمنے میرے چھیڑنے پر اُسے برانگیختہ نہ کیا ہوتا تو مجھ ایسی کی شان مین جس سے وہ کمال نفرت رکھتا ہی ہرگز وہ ایسے کلمے منھ سے نہ نکالتا نامہربان ہرمیا اپنے غریب دوست کے چھیڑنے مین مردون کا ساتھ دینا تمھین ہرگز زیب نہین دیتا - کیا ہماری طالب العلمی کی رفاقت کو تمنے دل سے بھلا دیا بارہا ہم نے ایک ہی

تکیہ سے اُٹھنگ کر گیتین گاتی ہونگی - اپنی سوئیون سے ایک ہی طرح کے پھول یکسان محنت و سرگرمی کے ساتھ بناتے ہونگے - یاد کرو کیسی خوش دلی و خوش حالی کے ساتھ ہم تم ساتھ پرورش پاتے تھے - کہ ہمشکل ہم تم دو معلوم ہوتے تھے کیا تمھین یہ سب باتین یاد نہ رہین - ہرمیا یہ شایان دوستی و مقتضاے انسانیت نہین ہے کہ تم اپنے غریب دوست کی حقارت کرنے مین مردون کا یون ساتھ دینے لگو -

ہرمیا نے کہا کہ مین تمھاری زود رنجی سے سخت حیران ہون - مین تو کیا تمھاری حقارت کی روادار ہونگی - ہان تم البتہ مجھے حقیر سمجھتی ہو - ہلینا نے کہا اچھا جو جی چاہے کرو منھ بنا کر دیکھو - اور جب مین پیٹھ پھیرے ہوتی ہون تو منھ بگاڑ کر میری طرف دیکھو - آپس مین چشمکین کرو - تمسخر مین مجھے اُڑاؤ - اگر تم مین کچھ بھی رحم سنجیدگی امتیاز ہوتا تو میرے ساتھ ایسا برتاؤ تمھین پسند نہ آتا -

ادھر ہلینا اور ہرمیا مین یہ شکر رنجی کی باتین ہونے لگین - اُدھر ڈی می ٹرس اور لی سنڈر آپس مین ہلینا کے لیے لڑنے کو اسی جنگل مین ایک طرف چلے گئے -

جب اُن عورتون نے دیکھا کہ ہمین چھوڑ کر وہ چل دیے تو آپس کا جھگڑا بند کیا - اور متفرق ہو کر ایک بار پھر اپنے عاشقون کی جستجو مین صحرا نوردی اختیار کی -

اُنکے جانے کے ساتھ ہی شاہ پریزادگان نے جو پک کو لیے یہ سب جھگڑے دیکھ رہا تھا اُس سے کہا - پک یہ سب تمھاری ہی غفلت کا نتیجہ ہے یا تمنے شرارت سے ایسا قصداً کیا - پک نے کہا بادشاہ سلامت یقین مانیے مین نے قصداً ایسا نہین کیا - آپ ہی انصاف کیجیے آپ نے نہین کہا تھا کہ اسے ایتھنس والون کی پوشش سے تم اس آدمی کا پتا لگا لوگے - خیر اسکا کچھ افسوس بھی مجھے نہین ہے کیونکہ انکے جھگڑے قضیے میرے نزدیک لطف سے خالی نہین ہین - اوبرن نے کہا تمنے ابھی دیکھا ہے کہ ڈی می ٹرس اور لی سنڈر آپس مین لڑنے کا موقع تلاش کرنے گئے ہین - مین حکم دیتا ہون کہ

تم اس رات کو ایسا تاریک کر دو تاکہ یہ عاشقان جنگجو ادھر ادھر بھٹکتے پھرین۔ اور ایک کو دوسرے سے ملاقات نہو۔ اور ایسی حکمت کرو کہ ہر ایک کے کان مین دوسرے کی آواز بخوبی پہونچے۔ اور اسطرح انھین اپنی تندی و غضب کی آوازین سناؤ کہ ہر ایک کو اپنے مخالف کی آوازین معلوم ہون اور دونون تمھارے پیچھے لگے چلین اور یون ہی پھر اکر انھین یہانتک حیران کرو کہ تھک کر بیٹھ جائین۔ اور جب دیکھو کہ وہ سو گئے تو اُس دوسرے پھول کا عرق لی سنڈر کی آنکھون مین ٹپکا دینا جسمین جاگنے پر وہ ہلینا کے عشق و محبت کو بالکل بھول جائے۔ اور بدستور سابق ہرمیا کا عاشق ہو جائے۔ اور پھر وہ عورتین اپنے عاشقون سے مل کر لطف اُٹھائین۔ اور واقعات گذشتہ کو خواب پریشان تصور کرین۔ پک دیکھو عجلت سے یہ کام انجام دو۔ اتنے مین جا کر ٹی ٹی نا کا حال دیکھتا ہون کہ وہ کس پر فریفتہ ہوئی۔

ٹی ٹی نا ہنوز خواب غفلت سے بیدار نہوئی تھی کہ اوبرن وہان پہونچا اور دیکھا کہ اُسکے قریب ایک دہقان بھی (جو راستہ بھول کر کہین سے وہان آگیا تھا) پڑا سو رہا ہے۔ اوبرن نے اُسے اچھی طرح دیکھ کر سوچا کہ یہ شخص ضرور ٹی ٹی نا کی عشق کے قابل ہے۔ اور گدھے کا ایک سر لاکر اُسکے سر پر اس صفائی سے جما دیا گویا وہ قطرۃً گدھے کا سا سر لیکر پیدا ہوا تھا۔ گو اُس سر کے جمانے مین اوبرن نے بہت ہی آہستگی سے کام لیا۔ مگر پھر بھی اُس دہقانی کی آنکھ کھلگئی۔ اور اُٹھکر اُسی ٹیلے کی طرف چلا جہان ملکہ پری رخان پڑی سو رہی تھی۔ لیکن اوبرن نے جو اُسکے ساتھ کیا تھا اُسکا کچھ خیال نہ کیا۔

ٹی ٹی نا کی آنکھ کھلتے ہی اُس گل ارغوانی کے عرق نے اپنا اثر دکھلایا۔ وہ بولی ہین۔ مین فرشتہ تو نہین دیکھتی۔ اور اُس سے پوچھا۔ کیا تم مین جتنا حسن ہے

اُتنی ہی عقل و ہوشیاری بھی ہے۔

اُس احمق دہقان نے جواب دیا۔ کہ اگر اِس جنگل کے باہر نکلنے کے لائق مجھ مین عقل ہوتی تو کیا مین اپنے گھر نہ لوٹ جاتا۔

ملکہ کہ اُسپر بدرجۂ غایت فریفتہ ہوگئی تھی یہ سُنکر بولی۔ جنگل سے باہر جانے کا اِرادہ نہ رکھو۔ مین کچھ ایسی ویسی پری نہین ہون مین تمھین چاہتی ہون۔ تم میرے ساتھ چلو۔ کتنی پریان تمھاری خدمت کو مُقرر کردیتی ہون۔

اِسکے بعد اُسنے چار پریون کو آواز دی جنکے نام پیس بلاسم۔ کوبب ماتھ۔ مسٹرڈ سیڈ تھے۔ اور اُنسے کہا تم سب اِس آدمی کی خدمت کے لیے مُقرر کیجاتی ہو۔ کہ جب اُسکا جی گھبرائے تو ہوا کھلا لانا۔ قمار بازی سی بہلا دینا۔ انگور و زرد آلو ہمیشہ اِسے لا لا کر کھلانا۔ اور کبھی کبھی شہد کے چھتّے بھی اُسکے واسطے توڑ لا دیا کرنا۔ اور پھر اُس دہقان سے کہا۔ قریب آکر بیٹھو تمھارا رُوئین وار چہرا مجھے بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے اور بے اختیار پیار کرنے کو جی چاہتا ہے میرے خوبصورت گدھے تمھارے لمبے لمبے کان چومنے مین مین اپنی غایت مسرت سمجھتی ہون۔

اُس گدھے دہقان نے پہلے پیس بلاسم کو پکارا کیونکہ ملکہ کی راز و نیاز کی باتین اُسے ایسی بھلی نہین معلوم ہوتی تھین۔ جیسے کہ نئے خدمتگارون پر اُسے حکومت جتاتے اچھا معلوم ہوتا تھا۔

پیس بلاسم اپنا نام سُنکر حاضر ہوئی۔ اور اُس دہقان نے سر کھجلانے کی خدمت اُسے تفویض کی۔ پھر اُسکے بعد کوبب کو بُلایا۔

جب وہ آئی تو کہا دیکھو وہ سامنے اونچے پر ایک سُرخ مکھی بیٹھی ہے جا کر مارو اور شہد کا چھتّا توڑ لاؤ۔ اُسکی تلاش مین بہت وقت نہ اُٹھانا۔ لیکن اِس بات کا

Pease blos
Cobwel
moth
mustard

ضرور لحاظ رکھنا کہ وہ پھٹنے نہ پائے - کیونکہ اگر وہ تمسے ٹوٹ گیا اور سارا تمھارا جسم شہد مین بھر گیا تو میری آزردگی کا سبب ہوگا - اور دیکھو مسٹر ڈیسیڈ کہان ہے -

مسٹر ڈیسیڈ حاضر ہوئی اور پوچھا کیا حکم ہے - دہقان نے کہا کہ مین نے تمھین اسلیے بلایا ہے کہ تیس بلاسم کے ساتھ تم بھی بیٹھکر میرا سر کھجلاؤ - اور پھر کہا مسٹر ڈیسیڈ ابھی مجھے حجام کے پاس جانا ہے - نہ معلوم یہ کیسے روئین میرے چہرے پر جم آئے ہین -

ملکہ نے پوچھا - پیارے کیا شئے کھانا چاہتے ہو - میرے پاس ایک ایسی جان باز پری ہے کہ اگر اُس سے کہا جائے تو گلہری کی رکھی چیز بھی وہ اُٹھا کر لا سکتی ہے - اگر کہو تو کچھ بادام واخروٹ وغیرہ اُس سے منگوا دیے جائین -

گدھے کے سر جما دیے جانے سے اُس دہقان کی بھوک وخواہش بھی کچھ ویسی ہی ہو گئی تھی اسلیے اُسنے کہا - کچھ نہین تو تھوڑے سے خشک مٹر ہی چاب لونگا - اپنے آدمیون کو میرے لیے حیران نکرو - اسوقت مجھے نیند آرہی ہے -

ملکہ نے کہا نیند آتی ہے تو آرام کرو - آؤ لپٹا کر تمھین سلاؤن - مین کہہ نہین سکتی کہ تمھین پیار کرنے کو میرا کسقدر جی چاہتا ہے - اور تمھارے عشق مین کس درجہ مین ازخود رفتہ ہو رہی ہون -

ملکہ جب اُس دہقان کو اپنی گود مین لیکر سوئی - تب اوبرن کہ اسی وقت کا منتظر تھا اسطرح کہ وہ دہقان نہ دیکھ سکے آپہونچا - اور بہت کچھ لعنت و ملامت کی اور کہا تم پری اور یہ گدھا - تمھارا اس درجہ اُسپر فریفتہ ہونا ہرگز زیب نہین دیتا -

ایسی حالت مین وہ اوبرن کی باتون کا کیا جواب دیتی - جبکہ دہقان صریحی اُسکی گود مین سر سے پھولون کا ہار لپیٹے ہوے آرام کر رہا تھا -

اسطرح لعنت ملامت کرنے کے بعد اوبرن نے پھر اُس طفل مبدل الصورت کا ذکر چھیڑا - چونکہ اپنے نئے معشوق کے دیکھ لیے جانے سے ٹی ٹی نا اسوقت سخت

خجل و شرمندہ تھی اسلیے اپنے سردار سے اُسکے نہ دینے پر جرأت نہ کر سکی۔

اوبرن نے جب اِسطرح وہ لڑکا غلام بنانے کے لیے جسکا عرصہ سے خواہشمند تھا پالیا تب ٹی ٹی نا کی حالت ذلیل پر جسمین اُسی کی حکمت و مسخراپن سے وہ مبتلا ہو رہی تھی نجات دینے کی فکر مین ہوا اور ایک دوسری قسم کا پھول لاکر اُسکا عرق اُسکی آنکھون مین ٹپکا دیا۔ جس سے اُسکی طبیعت حالت اصلی پہ آگئی اور اپنے فریفتہ ہو جانے پر اُسے کمال حیرت ہوئی۔ اور کہا۔ ہین۔ مجھے کیا ہوا کہ اِس عفریت سے مجھے دفعۃً نفرت ہو گئی۔

پھر اوبرن نے اُس دہقان کے سر سے گدھے کا سر اُتار پھینک دیا۔ اور جسطرح وہ سوتا تھا اُسی طرح چھوڑ دیا۔ مگر اِتنا فرق ہوا کہ گدھے کے سر سے آدمی کا سر ہو گیا۔

غرضکہ اوبرن اور ٹی ٹی نا مین اب اچھی طرح مصالحت ہو گئی۔ اور اُن عاشقون کی کیفیت اور آدھی رات کا اُنکا جھگڑا اوبرن نے ٹی ٹی نا کو سنایا جسے سُنکر اُسنے کہا چلو ہم بھی چلین۔ دیکھین اُنمین اب کیا ہوتا ہے۔

پادشاہ اور اُسکی ملکہ نے آکر دیکھا کہ میدان مین وہ چارون ذرا ذرا فاصلہ سے گھاس پر پڑے سو رہے ہین کیونکہ ایک مرتبہ دھوکا اُٹھانے سے اِس مرتبہ پک کو بڑی احتیاط مدِ نظر تھی۔ اور بڑی محنت و مستعدی سے اُسنے سب کو یکجا کیا تھا۔ اور اِس بات کا بھی خیال رکھا تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہونے پائے۔ اور نہایت ہوشیاری و صفائی سے۔ جیسا کہ اثر طلسم کے زائل کرنے مین اُسے پادشاہ نے ہدایت کی تھی۔ لی سنڈر کی آنکھون سے اثر جادو کا کھو چکا تھا۔

سب کے پہلے ہرمیا کی آنکھ کھلی اور اپنے لی سنڈر کو اپنے پاس سوتا پاکر بڑے غور سے دیکھا۔ اور اُسکی بے ثباتی طبیعت پر کمال متحیر ہوئی اُسکے تھوڑی ہی دیر بعد

لی سنڈر نے بھی آنکھ کھول دی اور اپنی پیاری ہرمیا کو اپنے نزدیک بیٹھے دیکھکر محبت سے پیش آیا۔ اور اُسکی باتون مین اب پریون کے جادو کا کچھ بھی اثر پایا گیا اسکے بعد آمنین سے ہر ایک نے دوسرے سے رات کا ماجرا بیان کیا اور کہا یہ بات کیسی واقعی تصوّر کیجاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تم دونون نے ایک ہی خواب پریشان دیکھا ہے۔

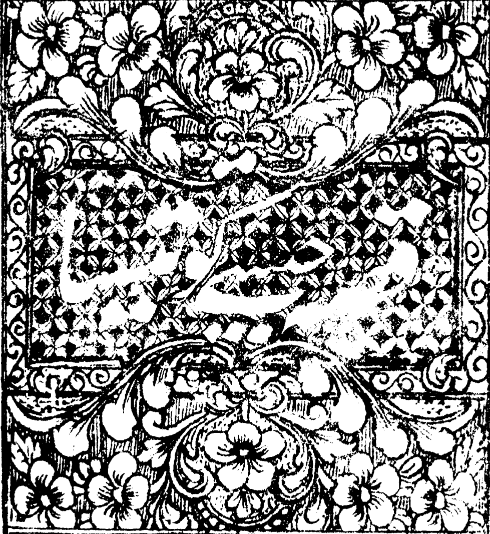
اسکے بعد ہلینا اور ڈی می ٹرس بھی اُٹھے۔ اور چونکہ خواب نوشین نے ہلینا کی جھنجھلاہٹ و افروختگی کم کردی تھی۔ اِسلیے اُسنے نہایت مسرت و اطمینان سے ڈی می ٹرس کے عشق و محبت کی باتین سُنین۔ گو اُس خوشی کے ساتھ کسی قدر حیرت بھی ملی ہوئی تھی۔ مگر اِس بات کا اُسکے دلمین ذرا بھی گمان نہ تھا کہ ڈی می ٹرس ظاہرداری کی باتین کر رہا ہے۔

ان عورتون مین اب رقابت ذرا بھی باقی نہ رہی اور جیسی دوستی تھی ویسی ہی پھر قائم ہوگئی۔ اور جتنی بے لطفیان آمنین ہوئی تھین وہ سب دلون سے بھلادیگئین اور باطمینان بیٹھکر اب آمنین یہ مشورہ ہونے لگا کہ باعتبار وقت و حالت ہمین کیا کرنا چاہیے۔ سبھون نے اس راے سے اتفاق کیا کہ جب ڈی می ٹرس نے ہرمیا سے لا واسطگی اختیار کی تب اُسے چاہیے کہ ہرمیا کے باپ کو جاکر اِس امر کی ترغیب دے کہ وہ اپنی بیٹی کے خون سے جو اُسکے لیے تجویز ہوچکا ہے باز آئے۔ ڈی می ٹرس اِس کار خیر کے لیے اے تھنس لوٹ جانے کی تیاری ہی مین تھا کہ اِ ِجیس پدر ہرمیا کے دکھائی دینے سے جو اپنی دختر مغرور کی تلاش مین جنگل کی طرف آتا تھا سب کے ہاتھ پیر پھول گئے۔

جب اِ ِجیس نے دیکھا کہ ڈی می ٹرس میری لڑکی سے نکاح نہ کریگا تب اُسنے لی سنڈر کے ساتھ اُسکے نکاح ہونے مین مخالفت کرنا مناسب نہ تصور کیا۔

سعو صنا سکو مکا فصل خلاّت زوز ما
ن ع ش میں ن ول ق مین ن

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا تیرھوان
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گانون
منشی نولکشور نے بایماے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین طبع ... چھپا

# بمعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا تیرھواں
دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گانوں
ضلع گورکھپور نے بایما مہتمم مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں مرتبہ طبع چھپا

اُسکی رعایت ضرور کرنی چاہیے۔ لیکن انگلو نے اِن باتون پر ذرا بھی لحاظ نہ کیا اور جواب دیا کہ مین قانون کو شیر چوبی بنانا ہرگز نہین پسند کرتا جس سے اول اول تو مرغان شکاری کو ڈراتے ہین۔ مگر جب وہ دیکھ لیتے ہین کہ یہ بے ضرر چیز ہے تو بجاے اُسکے کہ وہ اُسے دیکھکر ڈرین اور بھاگین اُسپر آن کر بیٹھتے ہین۔ میرے نزدیک جب وہ مجرم ہے تو اُسپر ہرگز رعایت نہین ہوسکتی۔

کلاڈیو کا ایک دوست لسیو اُس سے ملنے کو قیدخانہ مین گیا۔ عند الملاقات اُسنے لسیو سے کہا کہ مین ایک کام تمھارے تعلق کرتا ہون براہ عنایت تم اسے بحسن تمام انجام دو۔ اور وہ کام یہ ہے کہ میری بہن اسبل کے پاس جاؤ۔ غالباً سینٹ کلیر کی خانقاہ مین اُس سے ملاقات ہوگی۔ اور جب ملاقات ہو تو میری ساری کیفیت بیان کرو۔ اور میری طرف سے بالتجا اُس سے کہو کہ نواب کے قائم مقام سے وہ ربط پیدا کرے۔ اور اپنے سامنے ہی آنے انگلو کے پاس بھیجنا۔ مجھے اُسپر بہت کچھ بھروسہ ہے کیونکہ اثنار گفتگو مین وہ عجز لی سقد رسیدہ براری کی صورت نکال سکتی ہے اور اپنی باتون سے نواب کو اچھی طرح مائل کر سکتی ہے۔ ماسوا اسکے نوجوانون کے رنج والم مین ایک عجیب اثر پنہان ہوتا ہے جو بے کہے سُنے مردون کے دل اپنی طرف پھیر لیتا ہے۔

اسبل اُس روز احکام مذہبی سیکھنے کے لیے ابتدا اُس خانقاہ مین (جیسا کہ اُسکے بھائی نے کہا تھا) داخل ہوئی تھی۔ اور مدرسۂ مذہبی مین داخل ہوکر وہان کے قاعدے کے موافق شریک ہونے کے فکر مین تھی۔ اور اُستانیون سے وہان کے ضوابط و قواعد دریافت کر رہی تھی۔ کہ لسیو کی آواز اُسکے کان مین پہونچی جسنے اُس خانقاہ مین داخل ہوکر کہا یہ بھی کیا امن کی جگہ ہے۔ اسبل نے کہا یہ کس کی آواز ہے۔ اُستانی نے کہا یہ ایک مرد کی آواز ہے۔ جاؤ تو سہی دیکھو کیون آیا ہے۔ تم تو

Saint Clair

جاسکتی ہو مگر مین نہین جاسکتی لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ جب تم یہان شریک ہو چکین تو بلا موجودگی سردار خانقاہ کے تمھین اُسؓ سے باتین نہین کرنی چاہئین۔ اور اگر بولو بھی تو منھ چھپائے رہنا ورنہ منھ کھولنے پر بولنا حرام ہے۔ اسبل نے کہا۔ اُستانی کیا اِس سے زیادہ اختیار نہین ہے۔ اُستانی نے جواب دیا کیا اتنا تھوڑا ہے۔ اسبل نے کہا آپ بجا کہتی ہین مگر مجھے اس سے زیادہ کی خواہش نہین ہے۔ میرا دریافت کرنا صرف اسلیے ہے کہ یہان کے دستور سے بخوبی واقفیت ہو جائے۔ اور معلوم ہو جائے کہ عورتون کو یہان داخل ہونے پر کن کن باتون کی پابندی لازم ہے۔ پھر سیبو کی آواز اُنھین سنائی دی اور اُستانی نے کہا دیکھو پھر آواز آئی جاؤ سُنو کیا کہتا ہے۔ غرضکہ اسبل اُسکے پاس گئی اور اُسکے سلام کے جواب مین بولی۔ یہ کون کھڑا امن و کامیابی مناتا ہے۔ سیبو یہ سنکر کمال ادب سے اُسکے پاس آیا۔ اور کہا واہ ری دوشیزگی رخسار سے کیا ہین گلاب کے پھول ہین۔ اور پوچھا کیا تم مجھے کلاڈیو بدبخت کی بہن اسبل سے ملا سکتی ہو جو آج ہی کل یہان داخل ہوئی ہے۔ اسبل نے یہ سنکر کہا بدبخت کیا معنے۔ اسبل اُسکی بہن تو مین ہی ہون۔ اُسنے جواب دیا کہ تمھارا بھائی قید مین ہے اور وہین سے سلام لیکر تمھارے پاس آیا ہون۔ یہ سنکر اسبل کو کمال حیرت ہوئی اور پوچھا کہو تو سہی قید مین کیون ہے سیبو نے کہا کسی کی جوان لڑکی کو بھگا لے گیا تھا اسلیے قید مین ہے۔ اُسنے کہا مجھے ڈر ہے کہ وہ میری بہن جولیٹ نہو۔ جولیٹ اور اسبل مین کوئی قرابت نہ تھی بلکہ محض ایام طالب العلمی کی محبت قائم رکھنے کے لیے ایک دوسری کو بہن کہکر پکارتی تھین۔ اور چونکہ اسبل جانتی تھی کہ کلاڈیو کو جولیٹ سے تعلق ہے اسلیے اس خبر کے سننے کے ساتھ اُسے کھٹکا ہوا کہ کہین جولیٹ ہی کی محبت نے اُسے اِس آئین شکنی پر مجبور نہ کیا ہو سیبو نے کہا ہان وہی ہے۔ اسبل نے اسپر کہا پھر وہ اُسکے ساتھ نکاح کیون نہین کر لیتا۔ سیبو نے جواب دیا کہ کلاڈیو تو بخوشی اُس سے نکاح کر لیتا۔ مگر اُسکا

موقع کہاں ہے جب نواب نے اسی قصور پر اُسکی جان مارے جانے کا حکم دے دیا ہے۔ تاہم اگر تم مستعد ہو جاؤ اور نواب سے جا کر التجا کرو کیا بعید کہ کچھ اُسکا دل ملائم ہو جائے۔ اور تمھارے بھائی نے مجھے صرف اسی لیے تمھارے پاس بھیجا ہے۔ اسبل نے کہا مجھ مین کیا ایسی قابلیت ہے کہ مین اُسکی بھلائی کر سکتی ہون۔ مجھے یقین نہین کہ میری طلاقت لسانی سے کلاڈیو کا دل پھر جائیگا۔ لسیو نے کہا شک ہی سے تو ہم سب خراب جاتے ہین۔ اسی کی بدولت ہم بہتیرے فائدون سے محروم رہجاتے ہین اور محبت سے بچنے کے لیے کرتے نہین۔ نواب کے پاس تم ضرور جاؤ۔ عورتون کی آرزو و منت وگریہ وزاری سے خواہ مخواہ مردون کے دلون پر اثر ہوتا ہے۔ اسبل نے کہا اچھا جاتی ہون۔ جو کچھ مجھ سے ہو سکیگا وہ دیکھنے ہی مین آئیگا۔ اتنی ہی دیر مجھے ہوگی کہ سردار خانقاہ کو اپنے جانے سے اطلاع دیدون۔ تم چلو انگلو کے پاس مین پہونچتی ہون۔ بھائی کو میری طرف سے بہت کچھ کہہ سُن دینا۔ رات ہوتے ہی مین اپنی کامیابی سے اُسے مطلع کرونگی۔

اسبل بہ عجلت تمام محل شاہی کی طرف روانہ ہوئی اور وہان پہونچ کر دوزانو نواب کے پاس بیٹھ گئی۔ اور کہا کہ مین ایک مصیبت زدہ ہون اگر حضور میری عرضداشت کی طرف متوجہ ہون۔ انگلو نے پوچھا تمھاری کیا درخواست ہے۔ اسپر اُسنے اپنے بھائی کی جان بخشی کے لیے نہایت ہی لجاجت سے درخواست کی۔ انگلو نے جواب دیا۔ اب کچھ ہو نہین سکتا کیونکہ اُسکے قتل کی تجویز ہو چکی۔ اُسکی گردن ضرور ماری جائیگی۔ اسبل نے کہا۔ اومنصف عادل نہایت سخت قانون ہے۔ میرے ایک ہی بھائی تھا۔ خیر۔ اللہ آپ کا جاہ و حشم قائم رکھے۔ اور یہ کہکر وہان سے چلی۔ لسیو کہ اُسکے ساتھ ہی تھا اُسے اسطرح پھرتے دیکھکر بولا۔ بس ہو چکا۔ پھر جاؤ۔ خوب اچھی طرح التجا کرو۔ دوزانو اُسکے سامنے بیٹھ جاؤ اُسکے کپڑے سے چمٹ جاؤ۔ تمکو بالکل

ڈھنگ نہین معلوم اگر ایک سوئی بھی کوئی کسی کے پاس مانگنے جاتا ہے تو ایسی ہی
ہوئی آواز سے درخواست نہین کرتا۔ اسبل یہ سنکر پھر کلاڈیو کے سامنے دوزانو
جا بیٹھ گئی۔ کلاڈیو نے کہا کہ اُسکے واسطے حکم سزا سے موت صادر ہو چکا اب کیا ہو سکتا ہے۔
اسبل نے کہا کیون نہین۔ مین جو بات منہ سے نکالون کیا پھر اُسکے رد کر دینے پر قادر
نہین ہون حضور اسکو خوب خیال فرمائین۔ استقلال امرا۔ تاج شاہی تلوار علامت
شاہی۔ مارشل کا عصا اور ججون کا جبہ۔ سردارون پر اتنا زیب نہین معلوم ہوتا جتنا رحم و کرم
سے پیش آنا انپر بھلا معلوم ہوتا ہے۔
انگلو نے کہا براہ مہربانی آپ تشریف لیجائیے مگر اسبل نے اُسپر بھی اپنی تقریر ختم نہ کی
اور کہنے لگی کہ اگر میرا بھائی آپ سا ہوتا اور آپ میرے بھائی سے ہوتے۔ تو ممکن تھا
کہ آپ سے قصور ہو جاتا جیسا کہ اُس سے ہوا۔ گر وہ آپ کی طرح ہرگز سخت گیر نہوتا۔
خدا سے ہوتا آپ کا اقتدار مجھے مل جاتا اور آپ اسبل ہوتے۔ تو کیا اُسوقت بھی ایسا ہی ہوتا
نہین۔ مین آپ سے اُسوقت کہتی کہ حاکم ہونا کیسا ہوتا ہے اور قیدی ہونا کیسا۔ یہ سنکر
انگلو نے کہا عورت صبر کر کچھ مین نے اپنی طرف سے حکم نہین دیا ہے۔ یہ قانون کا حکم
ہے۔ میرا کوئی رشتہ دار یا بھائی یا لڑکا ہوتا تو اُسکے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا جاتا۔ کل وہ
ضرور قتل کیا جائیگا۔ اسبل نے کہا اِین کل ایسی عجلت کیا ہے۔ اُسے چھوڑ دیجیے۔
مرنے کی تیاری اُسنے ابھی تک نہین کی ہملوگ مطبخ کے لیے کوئی جانور ذبح کرتے
ہین تو اُسکو بھی سمجھ بوجھ کر محل موقع دیکھکر۔ نہ کہ خدا کے لیے ہم اُتنی بھی احتیاط نکرین
جو ہم اپنے خراب کامون مین ہمیشہ کرتے ہین۔ بہت بہتر حضور۔ گر اتنا خیال رکھیے
کہ آج تک میرے بھائی کے سے قصور مین کوئی بھی مارا نہین گیا ہرچند کہ بہتیرون نے
ایسا کیا۔ چنانچہ آپ وہ پہلے شخص ہین کہ ایسا حکم دیتے ہین اور میرا بھائی پہلا وہ
شخص ہے جسپر حکم نفاذ پذیر ہوتا ہے۔ حضور والا اپنی طبعیت پر قیاس کرین۔ اور دلمین

غور کرین اور دیکھین کہ اُسکے افعال بالکل میرے بھائی کے سے ہین اگر اُسکے نزدیک میرے بھائی کا فعل ایک فطرتی جرم پر مبنی ہو تو اُسکو اِس امر کی اجازت نہ دینی چاہیے کہ کوئی ایسا خیال جو میرے بھائی کی عافیت کو مضر ہو اُسمین جگہ پکڑنے پائے۔ یہ نسبت اور تمام تقریر دن کے اِسبل کے اخیر کے جملہ نے انگلو کے دل پر زیادہ اثر کیا۔ کیونکہ اسبل کے حسن و جمال سے خیالات فاسد اُسکے دلمین پیدا ہو چلے تھے۔ اور کلاڈیو کی طرح ارتکاب فعل شنیعہ کیا چاہتا تھا اِس خیال فاسد سے اُسنے چاہا کہ اسبل کے پاس سے چلا جائے۔ لیکن اُسنے جانے نہ دیا اور پکارا آقا نامدار لوٹ آیئے۔ سنیئے تو سہی کیا شے مین آپ کے لیے پیش کش کرتی ہون۔ میرے اچھے سردار لوٹ آیئے۔ انگلو یہ سُنکر متعجب ہوا کہ مجھے یہ راشی سمجھتی ہے اور بولا پیش کش کرنا کیسا اسبل نے کہا کہ ایسا تحفہ پیش کش کرون کہ خدا بھی اُسکے لینے مین آپ کا شریک ہو۔ کوئی طلائی اسباب نہین ہے اور نہ کوئی چمکیلا پتھر ہے جسکی قیمت پسند پر گھٹتی بڑھتی رہتی ہے بلکہ وہ تحفہ سچے دل کی دعا ہے جو خدا کی بارگاہ مین طلوع آفتاب سے پہلے پہونچ جائیگا۔ اور دعا بھی کیسی کہ روزہ دار دوشیزہ کی محفوظ دل سے جسکی طبیعت کو دنیاوی امور سے کچھ بھی تعلق نہین۔ انگلو نے یہ سُنکر کہا اچھا کل تم آنا۔ کسی قدر مہلت جو اُسکے بھائی کے قتل کے جانے مین ملی اور اُسکی عرضداشت کے پھر سماعت ہونے کا وعدہ جو کیا گیا تو وہ خوشی خوشی وہان سے روانہ ہوئی اور اُمید کی کہ انگلو کے سخت دل پر مین اخیر مین غالب آؤنگی۔ اور چلتے وقت دعائین دیتی گئی اللہ تعالے آپ کی عزت بنائے رہے وار دودرہ قائم رکھے۔ جسے سُنکر انگلو نے اپنے دلمین کہا تم سے اور تمھاری فطرت سے پناہ مین رکھے۔ اور پھر اپنے خیالات فاسد سے وحشت زدہ ہو کر کہنے لگا این یہ کیا ہے۔ مین اُسپر فریفتہ ہوں کہ پھر اُسکی گفتگو سُننے کا اشتیاق رکھتا ہون۔ اور اُسکی آنکھین دیکھکر خوش ہوتا ہون۔ مین خواب تو نہین دیکھ رہا ہون۔ کبھی کسی بدچلن عورت نے

بھی تو ایسا میرے دل کو بے اختیار نہین کیا جیسا کہ یہ عورت پاک دامن ہو کر بالکل مجھے اپنے قابو مین کیے لیتی ہے - حالانکہ میری ابھی تک یہ کیفیت تھی کہ لوگون کی عاشق ہونے پر مین ہنستا اور تعجب کرتا تھا -

غرضکہ انھین خیالات بد مین وہ تمام رات پڑا رہا - اور وہ رات اُسپر اُس قیدی سے بھی زیادہ بھاری تھی جسکے لیے اُسنے ایسا سخت حکم سُنایا تھا - کیونکہ قیدخانہ مین کلاڈیو کی پاس اصل نواب فقیرانہ لباس مین آیا - اور راہ خدا کی باتین اُسسے تلقین کین - توبہ و استغفار کرنے کی ہدایت کی - اب انگلو اس فعل بد پر بشدت آمادہ ہوا - اور اسبل کو جادۂ حرمت و پاک دامنی سے پھیرنا چاہا - مگر اب بھی کچھ کچھ ہیبت و پشیمانی عمداً اپنے دلمین مستقر کیے ہوئے تھا - لیکن آخرکار اُسکا خیال بد سب پر غالب رہا - اور کہان تو رشوت کے لفظ پر ابھی ایسا چونکا تھا اور کہان یہ کہ وہ اُس عورت کو اتنی بڑی رشوت دینے کی ترغیب کی فکر مین ہوا کہ وہ تاب مزاحمت نہ لا سکی اور جسکے ساتھ بھائی کی جان کی سی عزیز شے انعام مین اُسے دینا ٹھہرایا -

جب اسبل صبح کو آئی انگلو نے اُسے تنہا پاس بُلایا اور کہنے لگا کہ اگر تم اپنی بیلوث عزت مجھ پر مباح کردو اور جیسا فعل بد جولیٹ نے کلاڈیو سے کیا ویسا ہی تم میرے ساتھ کرو - تو مین تمھارے بھائی کی جانبخشی کردون - کیونکہ میری طبیعت تمھاری طرف مائل ہو گئی ہے - اسبل نے کہا - میرے بھائی کی طبیعت ہی تو جولیٹ پر آگئی تھی جسکے لیے ابھی تک آپ کہہ رہے ہین کہ اُسکی گردن ماری جائیگی - انگلو نے کہا - لیکن اگر رات کو چپکے سے آکر میری ملاقات کرنا تم قبول کرو جیسا کہ جولیٹ اپنے باپ کے گھر سے چھپ کلاڈیو کے پاس آئی تھی - تو کلاڈیو قتل نہ کیا جائیگا - اسبل کو اُسکی گفتگو سے کمال تعجب ہوا کہ جس جرم مین میرا بھائی لائق گردن زدنی قرار پایا اُسی جرم کے ارتکاب کی مجھے ترغیب دیجاتی ہے - اور بولی کہ اپنے بیچارہ بھائی کے لیے مین اتناہی کرونگی جتنا کہ اپنی

ذات خاص کے لیے کرتی کیا معنی کہ اگر میرے لیے قتل تجویز کیا جاتا تو مضبوط کوڑون کے ساٹون کو مین یاقوت سمجھتی - اور مقتل مین یون جاتی - جیسے بچھونے کی طرف بیمار خوشی سے دوڑتا ہے - مگر اسطرح بے شرم ہونا گوارا نکرتی - اور پھر اُس سے کہا کہ مین ایسا خیال کرتی ہون کہ یہ سب باتین صرف میری طبیعت آزمانے کے لیے آپ کرتے ہین اُسنے جواب دیا یقین مانو - مین اپنی عزت سے کہتا ہون کہ میری باتین میرے دلی مقاصد کا اظہار کرتی ہین - بے عزتی کی باتون مین عزت کا لفظ استعمال کرنے سے اسبل اپنے دلمین بہت کڑھی - اور کہنے لگی اے واہ - ذراسی عزت کے لیے بہت سا تشفین اور کوئی بہت ہی عمدہ غرض ہونی چاہیے - انگلو دیکھو تو ہی مین تمھین کیسا مشہور کرتی ہون ابھی میرے بھائی کے لیے معافی لکھ دو - ورنہ مین تمام خلقت پر ظاہر کردونگی کہ تم ایسے آدمی ہو - انگلو نے جواب دیا - اسبل تمھاری باتون پر یقین کون کریگا - میری مشہور پاک دامنی - میرا سخت گیری کے ساتھ بسر کرنا - میری باتون کا بہ نسبت تمھارے زیادہ قابل اعتبار ہونا تمھاری شکایت کرنے کو بے اثر کردیگا - میری مرضی کے تابع ہو کر اپنے بھائی کو چھڑالو ورنہ کل وہ مار ڈالا جائیگا - جو کچھ چاہو اپنے لیے کہو میرے جھوٹ کے سامنے تمھاری سچی بات کو وقعت نہوگی - خیر جاؤ سمجھکر اسکا جواب کل دینا -

اسبل نے اپنے دلمین کہا مین کس سے فریاد کرونگی - مین نے یہ کہا بھی - تو سچ ہے کون یقین لائیگا - اور اُس خطرناک محبس کی طرف چلی جہان اسکا بھائی قید تھا - وہان پہونچی تو دیکھا کہ نواب اور کلاڈیو مین کچھ دین کی باتین ہورہی ہین - نواب اُسکے پہلے اُسی فقیرانہ لباس مین جولیٹ سے بھی مل چکا تھا - اور ان دونون بدکار عاشقون کو اچھی طرح سے اُنکے تصور پر متنبہ کرچکا تھا اور عندالملاقات

کمبخت جو لیت بہت پشیمان ہوئی اور آب دیدہ ہو کر کہنے لگی کہ کلاڈیو سے زیادہ مین اس خصوص مین قابل الزام ہون۔ اور کلاڈیو کے ذلیل التماس کا بہ طیب خاطر اقرار کردیا۔

جب اسبل اس کمرے مین داخل ہوئی جہان کلاڈیو قید تھا تو بولی۔ یہان تو امن ہونا چاہیے کہ نجات و بہتری یہان موجود ہے۔ نواب نے کہا کون ہے چلا آئے خواہش مرحبا کہنا چاہتی ہے۔ اسبل نے کہا مجھے دو ایک باتین کلاڈیو سے کرنی ہین۔ اسپر نواب نے اُن دونون مین تخلیہ کرا دیا۔ اور حاکم شہر سے جسکے تحت اہتمام مین اُسوقت محبس تھا حکم دیا کہ اُسکو ایسی جگہ پر لیجا کر لاؤ کہ مین اُنکی گفتگو اوٹ سے سن سکون۔

کلاڈیو نے کہا بہن کوئی صورت تسلی ہے۔ اسبل نے کہا کل کے مرنے پر کمربستہ ہو رہو۔ کلاڈیو نے پوچھا کوئی چارۂ کار ہے۔ اسبل نے جواب دیا کہ ہان چارۂ کار تو ہے لیکن ایسا ہو کہ تم راضی ہوے اور اُسنے لباس شرافت تمپر سے اُتار کر تمکو برہنہ کر دیا کلاڈیو نے کہا بھلا بتاؤ تو سہی وہ کیا ہے۔ اُسکی بہن نے کہا کلاڈیو مین ڈرتی ہون اور کانپتی ہو رہی ہون۔ مبادا۔ زیست کو تم مقدم جانو۔ مین ڈرتی ہون۔ مبادا تم جینے کی خواہش کرو۔ اور بہ نسبت اپنی قدیمی شرافت کے پانچ چھہ برس کی ناقدر زیست کو زیادہ معزز تصور کرو۔ تمھین مرنے کی جرات ہوتی ہے۔ خیال مرگ نہایت کڑوا ہے۔ گبرولا جسے ہم اکثر پیر سے مل دیتے ہین۔ جان نکلتے وقت اُسے اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی دیو کو مرتے وقت ہوتی ہے۔ کلاڈیو نے یہ سُنکر کہا بہن تم مجھے کیون شرم دلاتی ہو۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ ان باتون سے میرے دل پر کچھ اثر ہوگا۔ اگر مجھے مرنا ہی پڑیگا تو مین بڑی خوشی سے جان دونگا۔ قبر کی تاریکی کو عروس سمجھکر بہ مسرت تمام اُس سے ہم آغوش ہونگا اسبل نے کہا جس مقام کا تم ذکر کرتے ہو وہان میرے باپ کی آواز بھی تمھین سُنائی دیگی۔ مین بھی یہی سمجھتی ہون کہ تم بخوشی جان دو۔ لیکن انگلو نے مجھ سے جو باتین کین وہ بھی تمپر ظاہر کیے دیتی ہون۔ یعنے وہ مجھے بے عزت کرنے پر تمھاری جان بخشی کا وعدہ

کرتا ہے۔ عزت کا معاملہ بڑا ٹیڑھا ہے۔ کاش تمھاری جان کے بدلے میری جان لیتا تو مجھے کچھ تامل نہ تھا۔ کلاڈیو نے کہا۔ پیاری اسبل مین تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اسپر اسبل نے کہا مرنے کے لیے تیار بیٹھے رہو۔ کلاڈیو نے کہا مرنے کا نام سنکر خوف آتا ہے۔ اسکی بہن نے جواب دیا۔ لیکن بےحیائی کی زیست سے بھی تو نفرت معلوم ہوتی ہے۔ خیال موت نے کلاڈیو کے دل سے بالکل استقرار اُٹھا دیا تھا۔ اور کچھ ایسا خوف اسپر مستولی ہوگیا تھا جیسا کہ وقت سزاے موت مجرمون کی کیفیت ہوتی ہے۔ کہ وہ یہ سنکر کہنے لگا۔ پیاری بہن مجھے کسی طرح بچاؤ۔ بھائی کے بچانے کے لیے اگر تم کوئی گناہ کروگی تو فطرت اسے ایسا جلد معاف کردیگی گویا وہ گناہ نہین کوئی کار ثواب تھا۔ اسبل یہ گفتگو اسکی سنکر بولی۔ بزدل بیوفا۔ کمبخت بددیانت۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنی بہن کی روسیاہی سے اپنی جان بچاؤ حیف صد حیف۔ بھائی مین تو یہ سمجھتی تھی کہ تم مین ایسی مردانگی ہے کہ اگر تمھارے دس سر ہوتے اور ہر ایک سر کے الگ کاٹے جانے کا حکم دیا جاتا تو تم انکا کٹ جانا گوارا کرتے مگر اپنی بہن کو ایسی بےعزتی کے ساتھ دیکھنا پسند نکرتے۔ کلاڈیو نے کہا۔ نہین نہین۔ سنو تو سہی۔ اور اُسکے بعد اُس اپنی پاک دامن بہن کی بےحرمتی گوارا کرنے کی بابت اپنی حماقت کی کچھ حجت پیش کیا چاہتا تھا کہ نواب کے آجانے سے رُک گیا جسنے آتے ہی کہا کلاڈیو تم دونون بھائی بہن مین جو باتین ہوتی تھین مین نے سب سنی انجلو نے اُسکے ساتھ کوئی بدنیتی نہ کی جو کچھ کہا صرف اسکی پاک دامنی کا امتحان لینے کے لیے کہا۔ چونکہ وہ اپنی عزت و حرمت مین ثابت قدم تھی اسلیے اُسنے بہ لطافت اپنی طرف سے انکار ظاہر کیا جسے سنکر وہ اپنے دلمین بہت خوش ہوا۔ پس اب تمکو اس بات کی ذرا بھی اُمید نہ رکھنی چاہیے کہ وہ تمھارا قصور معاف کردیگا اور مناسب ہے کہ اپنی اوقات کو یاد الٰہی و سفر آخرت کی تیاری مین صرف کرو۔ کلاڈیو اپنی حماقت پر پشیمان ہوا۔

اور کہنے لگا مجھے بہن سے معافی چاہنے دو۔ اب مجھے اپنی زیست کی ذری قدر نہین اور مین دل سے چاہتا ہون کہ یہ بار گردن سے اتر جانے تو اچھا اور اپنی غلطی پر کچھ شرما کر اور کچھ غمگین ہوکر وہان سے ہٹ گیا۔

نواب نے اب اسبل کو تنہا پاکر اسکی خداترسی واستقلال کی تعریف کی اور کہا کہ جس ہاتھ نے تمھین خوبصورت بنایا اسنے نیک سیرت بھی بنایا۔ اسبل نے کہا۔ دیکھو توسہی نواب نے انگلو کی شناخت مین کیسا مغالطہ کھایا ہے ٹوٹ کر نواب آیا اور مجھے موقع گفتگو ملا تو دیکھنا کیسی اسکی حکومت نکالتی ہون اور یہ نہ سمجھی کہ جسکی غلطی بیان کرتی ہون اسی سے گفتگو ہورہی ہے۔ نواب نے کہا تمھین کوئی ہرج تو نہین مگر موقع ایسا آن پڑا ہے کہ انگلو کے سامنے تمھاری بات قابل وقعت تھہگی اسلیے مین جو کہتا ہون اسے غور سے سنو مجھے یقین ہے کہ تم اپنی راست بازی سے ایک واجب الرعایت عورت پر احسان بھی کروگی۔ اپنے بھائی کو بھی چھڑا لولی۔ اپنی عصمت مین بھی داغ نہ لگاؤگی اور اگر نواب نے کبھی ٹوٹ آنے پر اسے سنا تو وہ بھی بہت خوش ہوگا۔ اسبل نے کہا مرلئیے میری ایسی طبیعت ہے کہ جو کچھ آپکی راے ہو بشرطیکہ آئین کوئی برائی نہو مجھے اسکے کرنے مین کچھ تامل نہوگا۔ نواب نے کہا۔ سچ ہے۔ جب عصمت سے کام کرنا ہے تو تمھین کس بات کا ڈر ہے۔ اور پھر اسنے پوچھا۔ تم نے کبھی منیریا کا نام سنا ہے فریڈرک ایک سپاہی آدمی تھا جو دریا مین ڈوب کر مرا۔ اسبل نے کہا سنا ہے وہ ایک نیکنام عورت ہے۔ ڈیوک نے کہا وہ عورت انگلو کو بیاہی ہوئی ہے۔ اسکے جہیز کا سارا اسباب اسی جہاز پر تھا جسمین فریڈرک غرق آب ہوا۔ دیکھو اس شریف زادی پر یہ کیسا سخت واقعہ تھا کیونکہ علاوہ اپنی عالی قدر ونامدار بھائی کی موت کے جسکو اسکے ساتھ کمال انس تھا۔ اپنی بدبختی سے اسنے انگلو کی توجہ بھی کھوئی۔ جسنے کوئی عیب لگاکر اگر اصل وجہ جہیز کا نہ ملنا تھا)

اُسے روتی ہوئی چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ اور تسلی کے لیے فوراً اُسکے آنسو بھی نہ پونچھ دیے۔ کو اُسکی نامہربانیون نے محبت کو اِسطرح خراب کر رکھا ہے جیسے آب جاری مین کوئی مُردار ڈال دیا جائے۔ لیکن میرنیا کو ابتک اُسکے ساتھ اتنی ہی محبت ہے جتنی پہلے تھی۔

اُسکے بعد نواب نے اپنی تدبیر بصراحت بیان کرنی شروع کی۔ کہ اسبل جا کر انگلو سے اپنے آدھی رات کے آنے کی نسبت رضامندی ظاہر کر آئے اور ساتھ ہی اپنے بھائی کی جان بخشی کا پکا وعدہ بھی اُس سے کرائے۔ اور وقت معہودہ پر بجائے اپنے میرنیا کو بھیجے جو بالکل اسبل کے بھیس مین انگلو سے ملاقات کرے۔ لڑکی اِسمین کچھ ڈر نہیں کیونکہ انگلو اُسکا شوہر ہے۔ اور زن و شوہر کا یکجا کرنا کوئی گناہ نہیں۔ اسبل اِس حکمت سے بہت خوش ہوئی۔ اور حسب ہدایت نواب انگلو کے گھر کی طرف روانہ ہوئی اور نواب اِن ارادون سے آگاہ کرنے میرنیا کی طرف چلا۔ نواب اُسکے پہلے بھی ایک مرتبہ میرنیا سے مل چکا تھا جیسا کہ اُسنے شیوہ اختیار کر رکھا تھا اور بہت کچھ دینی تلقین و مشفقانہ تسکین کر دی تھی اور اُسی ملاقات مین یہ اپنی حکایت غمناک خاص اُسی کی زبان سے سن چکی تھی۔ اب اِسوقت میرنیا نواب کو مرد معتمد پا کر فوراً اُسکی ہدایت کے مطابق کاربند ہونے پر راضی ہو گئی۔

اسبل جب انگلو سے ملکر میرنیا کے گھر پہونچی (جہان نواب نے اُسے آنے کو کہدیا تھا) تو نواب نے اُس سے پوچھا۔ کہو ملاقات ہوئی۔ موقع ملا۔ کیا کیا باتین ہوئین۔ اسبل نے کہہ سنایا کہ کس پیرایہ سے تقریر ہوئی۔ اور کہا کہ انگلو کا ایک باغ ہے جسکے چارون طرف اینٹ کی دیوار کھچی ہے۔ اور جسکی مغربی سمت کو انگور کی ٹٹیان ہین اور اُنھین ٹٹیون کے پاس ایک دروازہ ہے۔ اور پھر نواب و میرنیا کو دو کنجیان دکھلا کر کہا کہ انگلو نے یہ دی ہین جنمین سے یہ بڑی ٹٹیون والا دروازہ کھولنے کو ہے اور یہ دوسری جو اُس سے چھوٹی ہے ایک دوسرے چھوٹے سے دروازے کے کھولنے کی ہے۔ جسکی راہ سے ٹٹیون سے باغ مین راستہ جاتا ہے اور اُسی باغ مین رات کو

جانے کا مجھ سے وعدہ ٹھہرا ہے۔ اور بھائی کی جان بخشی کے لیے اُس سے اچھی طرح قول و اقرار کرا لیا ہے۔ مین نے اُس جگہ کا نام و نشان اچھی طرح دریافت کر لیا ہے اور آشے مکرر سہ کرر آہستہ آہستہ مجرمانہ احتیاط سے راستہ کا پتا بتایا ہے۔ نواب نے پوچھا۔ اور تو کچھ باتین نہین جنکا جاننا تیرنیا کو ضروری ہو۔ ابل نے کہا نہین بس یہی کہ اندھیرا ہوے پر جانا چاہیے۔ اور مین نے یہ بھی کہ رکھا ہے کہ مین دیر تک نہین ٹھہر سکتی۔ کیونکہ میرے ساتھ ایک نوکر بھی روز آتا ہے اور جانتا ہے کہ مین بھائی کی جان بخشی مین کوشش کرنے آتی ہون۔ نواب نے یہ سنکر اُسکے حسن انتظام کی تعریف کی اور پھر وہ تیرنیا کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔ چلتے وقت ذرا یہ بھی کہ لینا مگر نہایت ملائمت و آہستگی سے کہ میرے بھائی کا بھی اب خیال رہے۔

تیرنیا رات کو اُس مقام معہودہ پر بذریعہ ابل کے پہونچی۔ جسے اِسبات کی نہایت خوشی اور کمال مسرت تھی کہ مین نے حکمت عملی سے بھائی کی جان اور اپنی آبرو دونون بچا لی۔ مگر نواب کو اُسکے بھائی کی جان بچنے پر اطمینان کامل نہ تھا۔ اِسلیے وہ آدھی رات کو پھر محبس مین پہونچا۔ اور اُسکا پہونچنا کلاڈیو کے لیے خیر گذری ورنہ اُس رات کو اُسکا سر کٹ ہی چکا تھا۔ کیونکہ محبس مین نواب کے داخل ہونے کے ساتھ ہی انگلو بے رحم کا یہ حکم پہونچا کہ کلاڈیو قتل کر دیا جاے اور صبح پانچ بجے اسکا سر میرے ملاحظہ کو آئے۔ لیکن نواب نے حاکم شہر سے کہا کہ تم کلاڈیو کو نہ مارو اور انگلو کے پاس ایک دوسرے آدمی کا سر جو آج صبح قیدخانہ مین مر گیا ہے بجاے اُسکے کاٹ کر بھیجدو۔ اور اتفاق رائے پر اُسے مجبور کرنے کو نواب نے جسے حاکم شہر یہ نہین سمجھتا تھا کہ بخلاف اسلوب ظاہری یہ فقیر کوئی پایگاہ جلیل رکھتا ہے۔ ایک نوشتہ جسپر نواب کے دستخط و مہر ثبت تھی حاکم شہر کے سامنے پیش کیا۔ جسے دیکھکر اُس حاکم نے سمجھا بیشک یہ فقیر کوئی خفیہ حکم نواب کے پاس سے لایا ہے اور اِسیلیے

انگلو کی جان بچانے پر وہ راضی ہوگیا اور اُس مُردے کا سر کاٹ کر نواب کے پاس بھیجدیا
پھر اُسکے بعد نواب نے اپنے نام سے ایک خط انگلو کے پاس اِس مضمون کا بھیجا
کہ مین کسی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکا کل صبح شہر وآئنا مین داخل ہونگا۔ تمکو چاہیے
کہ در شہر پر مجھسے ملو۔ اور وہین سے اپنے کو مسلوب الاختیارات تصور کرو۔
اور نواب نے یہ حکم بھی دیا کہ شہر مین اِس مضمون کی منادی کر دیجاے کہ جن لوگون کو
کسی بے انصافی کی شکایت کرنی ہو وہ نواب کے شہر مین داخل ہوتے ہی راستہ مین
اپنی عرضیان پیش کرین۔

اسبل تڑکے اُٹھکر محبس مین پہونچی۔ جہان نواب کہ بیٹھا اُسکا انتظار دیکھ رہا تھا
کسی وجہ سے یہ کہنا مناسب سمجھا کہ کلاڈیو قتل ہوچکا۔ چنانچہ اسبل نے آتے ہی پوچھا کہ
انگلو نے میرے بھائی کی رہائی کا حکم بھیجا۔ اور نواب نے چھوٹتے ہی کہا۔ اِس قیدی
کیا قید ہستی سے بھی وہ رہائی پاچکا۔ کبھی اُسکا سر کٹ کر انگلو کے ملاحظہ کو روانہ ہوچکا
یہ سنکر اُس غم زدہ بہن کو کمال صدمہ ہوا۔ اور وہ یہ کہکر چلا اُٹھی۔ اُو بد قسمت کلاڈیو
کم بخت اسبل۔ بے انصاف دنیا۔ خبیث انگلو۔ اُس مصنوعی فقیر نے اُسکی تسلی و تشفی کی
اور جب دیکھا کہ ذرا اُسکی طبیعت سنبھلی تو کہا۔ کہ بادشاہ کے عنقریب لوٹنے کی خبر دی
اور پھر اُسے بتایا کہ انگلو پر درخواست دینے مین کس طریقے پر اُسے کاربند ہونا چاہیے
اور کہا کہ اگر ذرا دیر کے لیے اثناء تحقیقات روداد مقدمہ اُلٹی نظر آئی دے تو اُس کی
بیدل نہو جانا۔ اسبل کو اچھی طرح سکھلا پڑھاکر پھر ہیرنیا کے پاس پہونچا۔ اور بتایا کہ
اُسے کیا کارروائی کرنی چاہیے۔

نواب لباس فقیری بدن سے اُتار۔ شاہانہ لباس زیب بدن کر۔ خیر خواہان دولت
کے ساتھ جو اُسکی پیشوائی کو آے تھے وآئنا مین داخل ہوا جہان انگلو نے اُسی وقت
بطرز مناسب اپنے کو مسلوب الاختیارات قرار دیا۔ اور اسبل نے داد خواہی کے لیے

حاضر ہوکر عرض کیا کہ غریب پرور مین کلاڈیو نامے ایک شخص کی بہن ہون۔ جو ایک نوجوان عورت کو خراب کرنے سے قتل کیا گیا۔ مین نے اپنے بھائی کی جان بخشی کے لیے انگلو کی خدمت مین درخواست گذرانی تھی۔ اب حضور کے سامنے اس امر کا اظہار فضول ہے کہ مین نے کیا کیا آرزو منت کی۔ اُسنے میری بات کیونکر رد کی۔ اور پھر مین کیونکر جواب دیتی رہی۔ کیونکہ اسمین بہت طول کلام ہے۔ مین صرف اس فعل قبیح کو نہایت رنج و شرم سے بیان کرتی ہون جسپر انگلو نے میری بھائی کی جان بخشی کا وعدہ کیا تھا۔ اور بعد بہت سے بحث و مباحثہ کے بھائی کا درد عصمت پر غالب آیا۔ اور مین نے اُس فعل شنیعہ کا ارتکاب کیا۔ لیکن دوسرے دن صبح کو انگلو نے اپنے قول و قرار کا ذرا بھی پاس نہ کیا اور میرے بھائی کا سر کاٹ کر بھیج دینے کا حکم بھیجا۔ نواب نے یہ کیفیت سنکر اپنی بے اطمینانی ظاہر کی۔ اور انگلو نے کہا کہ بھائی کے غم سے جسپر قانون کا پورا پورا برتاو کیا گیا ہے۔ اُسکی عقل مین فتور آگیا ہے۔ اب ایک دوسری سائلہ میرنیا سامنے آئی اور کہنے لگی۔ جناب۔ نواب صاحب جسطرح آسمان سے نور کا آنا و صداقت کے سینے سے ظاہر ہونا یقینی ہے اور جسطرح راستی مین اثر اور عصمت مین راستی کا ہونا تیقن ہے اسی طرح حضور یہ تصور فرمائین کہ مین اس مرد کی عورت ہون۔ اور اسبل محض غلط بولتی ہے۔ کیونکہ جس رات کو وہ اپنا انگلو کے ساتھ رہنا بیان کرتی ہے اُس رات مین انگلو کے ساتھ خانہ باغ مین تھی۔ خدایا۔ اگر مین سچ بولتی ہون تو اُٹھون نہین تو قبر کا پتھر ہین نصب کیا جاے۔ اسبل نے اپنے ثبوت دعوی مین لڈوک فقیر کو پیش کرنا چاہا۔ کیونکہ نواب نے بھیس بدلنے پر لوگون سے اپنا یہی نام ظاہر کیا تھا۔ اسبل اور میرنیا دونون نے اس امر پر اتفاق کیا کہ فقیر لڈوک جو بیان کریگا ہم دونون کو منظور ہوگا۔ اور نواب یہی چاہتا تھا کہ عام طور پر تمام واقعات مین اسبل کی عصمت و پاکدامنی کی شہرت ہوجائے۔ مگر انگلو کو کیا خبر کہ اُنکے اختلاف بیان کا کوئی خاص سبب ہے

وہ سمجھا کہ اُن دونون کی اختلاف بیانی مجھے اُس شکایت سے جو مجھپر ہوئی صاف بری کردیگی - اور ایک مصنوعی شرم و عصمت کی نظر سے دیکھکر کہا - ابتک تو مین ابھی ہنستا تھا مگر حضور والا - اب مجھ سے ضبط نہین ہوسکتا - میرے نزدیک یہ بیچاری گھبرائی ہوئی عورتین کسی بڑے شخص کی اُٹھائی ہوئی ہین - اگر مجکو حکم ہو تو اُسکا پتہ نکال چھوڑدون - نواب نے کہا یہ تو میرے دل کی کہی - اور اُنکو جی بھر درست بھی کرنا لاڈو اسکلس - لاڈ انگلو کے ساتھ تم بھی مبطو - اور اِس بدسلوکی کی کلفت سراغ رسانی مین اُسکا ساتھ دو - فقیر جو اُنکو ترغیب دینے کی علت مین طلب کیا گیا ہے - جب آئے تو خوب اچھی طرح سے گوشمالی دینا - مین ذرا دیر کے لیے کہین جاتا ہون - مگر لاڈ انگلو دیکھنا جبتک اُسپر اچھی طرح سے ثابت نہوے شور و غل شروع نہ کردینا یہ کہکر نواب وہان سے رخصت ہوا - اور انگلو نے جواب اپنے کو خاص اپنے مقدمہ مین قائم مقام جج و ثالث پایا کمال مسرور ہوا - لیکن نواب نے وہان سے اُٹھنے کے ساتھ ہی لباس شاہانہ اُتار کر فقیرانہ لباس مین آگیا - اور اُسی صورت سے انگلو اور اسکلس کے سامنے آن موجود ہوا - اسکلس نے جسکے نزدیک وہ شکایت ناحق کوشی پر مبنی تھی - اُس فقیر مصنوعی سے کہا کہ آئیے جناب کیا آپ ہی نے اُن عورتون کو لاڈ انگلو کے مقابلہ مین برانگیختہ کیا ہے - فقیر نے جواب دیا - نواب کہان ہین مین اُنھین سے سوال و جواب کرونگا - اسکلس بولا - ہمین لوگون مین نواب بھی ہین ہمسے بتاؤ - لیکن ٹھیک ٹھیک - فقیر نے نہایت سختی سے جواب دینا شروع کیا - اور کہنے لگا کہ نواب کو ایسے شخص کے ہاتھ سے مقدمہ کی تحقیقات کرانی جو خود اُنھین ملزم قرار دیا گیا ہو کس درجہ نا ملائم ہے - اور بھی بہت سی بے انتظامیون کا تذکرہ کیا جنھین شہر والے انتا مین رہکر اُسنے دیکھا تھا - اسکلس نے انتظام ریاست پر اُسکو اعتراض کرتے اور نواب کے فعل پر الزام قائم کرتے دیکھکر اُسسے بہت ڈانٹا

اور محبس مین بھیجنے کا حکم دیا۔ اتنے مین تمام حضار متحیر ہو گئے۔ اور انگلو تو بالکل ہی گھبرا گیا۔ جب اُس معنوی فقیر نے اپنے فقیرانہ بھیس کو اُتار کر دفعۃً سب پر ظاہر کر دیا کہ خود وہ نواب ہے۔ نواب پہلے اسبل کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔ اسبل ادھر آو۔ تمھارا فقیر اسدم تمھارا نواب ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا کہ ہیئت کے بدلنے سے دل بھی بدل گیا ہو گا مین اب بھی تمھاری خدمت کو موجود ہون۔ اسبل بولی مین خواستگار معافی ہون کہ بنادانستگی حضور والا کو مین ایک ادنی تابعدار نے رنج و تکلیف دی۔ نواب نے کہا۔ مجھے البتہ تم سے معافی چاہنی زیب بھی دیتی ہے کہ مین نے تمھارے بھائی کی جان بخشی کا ذرا بھی نہ خیال کیا کیونکہ اتبک نواب نے بھائی کی زیست سے اُسے مطلع نہ کیا تھا اور منظور خاطر یہ تھا کہ اُسکے حسن سیرت کا کچھ اور بھی امتحان کرے انگلو کو اِس سے معلوم ہو گیا کہ بیشک نواب نے خفیۃً میرے سارے افعال بد دیکھے ہین۔ اور نواب سے کہا کہ مین اپنی خطاؤن سے بھی زیادہ خطاوار ہون اگر مین یہ خیال کرون کہ میرے افعال ظاہر نہین ہو سکتے۔ ایسی حالت مین کہ خود حضور کو مین اپنے افعال کا نگران پاتا ہون۔ براہ عنایت اب میری التجا یہی ہے کہ آپ مجھے زیادہ رسوا نہ کیجیے اور اب مجھے زیادہ سے زیادہ جس بات کی تمنا ہے وہ یہ ہے کہ مین ہلاک کیا جاؤن نواب نے جواب دیا۔ انگلو تمھاری خطائین ظاہر ہو گئین۔ تمھیں ضرور ہے کہ تمھین اُسی کندے پر پہونچاؤن جہان کلاڈیو کی گردن ماری گئی۔ اور میرنیا سے کہا کہ تم خاطر جمع رکھنا مین اِس سے اچھا شوہر تمھین ڈھونڈ دونگا۔ میرنیا نے یہ سُنکر کہا۔ حضور والا۔ مین دوسرا نہین چاہتی۔ اور نہ کسی اچھے آدمی کی مجھے تمنا ہے۔ اور پھر دو زانو بیٹھکر جسطرح اسبل کلاڈیو کے لیے التجا کرتی تھی اُسی باوفا عورت نے اپنے بیوفا شوہر انگلو کے واسطے آرزو منت کرنی شروع کی اور کہنے لگی کہ ظل سبحانی میرے حال پر رحم کرین۔ اسبل تم میرا ساتھ دو میرے

ساتھ دوزانو بیٹھکر التجا کرو۔ اِسوقت تمنے میرے حال پر رحم کیا تو سمجھو عمر بھر کو تمھاری
لونڈی ہو جاؤنگی۔ نواب نے اسپر کہا یہ کیا بیڈھنگی بات ہے اسبل اگر اسکی جان بخشی
کے لیے مجھسے التجا کرے تو اسکے برادر مقتول کی روح لے آکر ستائے۔ سوتے
مین اُسکا بچھونا اُلٹ دے۔ بھلا یہ ایسا کرسکتی ہے۔ تیرنیا نے پھر کہا۔ اچھی اسبل
صرف تم میرے ساتھ بیٹھکر ہاتھ اُٹھا دو۔ مُنہ سے کچھ نہ کہو۔ مین سب کہلونگی تمنے
سُنا ہنین کہ الانسان مرکب من الخطا والنسیان۔ وہ کون بزرگ ہے جس سے کوئی خطا
نہین ہوئی۔ بلکہ ابرار ہونے کے لیے اکثر دیکھا گیا ہے کہ کچھ برائی کا ہونا بھی لازم ہی
ہوتا ہے۔ اسبل کیا ایسے وقت مین تم میرا ساتھ نہ دوگی۔ نواب بولا۔ کلاڈیو کے
قصاص مین وہ اب مارا جاتا ہے۔ اُس نیکبخت نواب کو یہ دیکھکر نہایت خوشی ہوئی کہ
اُسکی اسبل نے جس سے تمام نیک و شریفانہ افعال کی اُسے چشمداشت تھی خود دست بستہ
ہوکر عرض کی کہ بہترین نیاض ورلان دیکھیے۔ اگر آپ مناسب سمجھین تو اس مجرم پر رحم
کیجیے۔ اور میرے بھائی کو سمجھیے کہ گویا زندہ ہی ہے۔ میرے دلمین یہ بھی خیال
آتا ہے کہ میری طرف ملتفت ہونے سے پہلے جو کچھ کارروائی اُسنے کی حق بجانب تھی
جب ایسی صورت ہے تو اُسکی جان نہ لیجیے۔ میرے بھائی پر جو کچھ ہوا خلاف انصاف
نہ تھا۔ جیسا اُسنے کیا ویسا پایا۔

اس شریف سائلہ کا جو اپنے دشمن کی جان کی امان مانگتی تھی عمدہ سے عمدہ جواب
وہ تھا جو نواب نے دیا یعنی اُسنے کلاڈیو کو قیدخانہ سے بلوایا جہان وہ حالت یاس مین پڑا
تھا۔ اُسکی بہن کے پاس آسے زندہ کھڑا کیا جسپر وہ رو پیٹ چکی تھی۔ اور کہا اسبل ہاتھ
تو ملاؤ۔ دیکھو صرف تمھاری خاطر سے مین نے اُسکی جان بخشی کی۔ آج سے تم میری
ہوکے رہو اور اسے میرا بھائی سمجھو۔ یہ دیکھکر لارڈ انگلو کو اپنی حالت پر دلجمعی ہوئی۔ اور
نواب نے ذرا آنکھ نیا کر اُس سے کہا۔ انگلو دیکھو تم بی بی کے ساتھ اچھی طرح رہا کرو

یہ اسی کی لیاقت کا نتیجہ ہے کہ تمھاری جان بخشی کیجاتی ہے - میں نیا جاؤ - ہنسی خوشی سے رہو - انگلو اب تمکو پیار کریگا - مین تم سے خوب واقف ہون اور تمھاری عصمت بھی معلوم ہے - اب جا کر انگلو کو معلوم ہوا کہ ذرا سا اختیار مل جانے پر وہ کیسا شقی القلب ہو گیا تھا - اور معلوم ہوا کہ رحم دل بھی کیا عمدہ شے ہے -

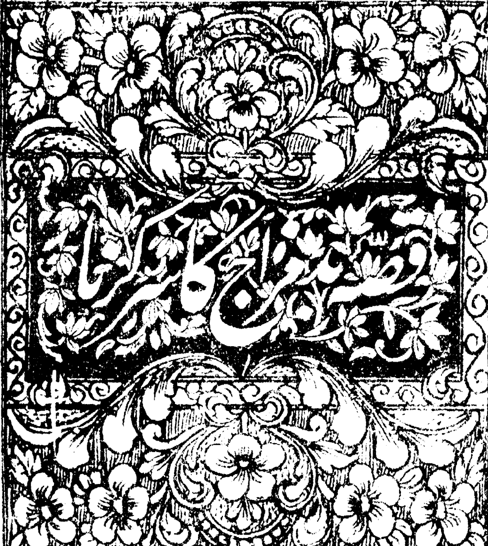
نواب نے کلاڈیو کو جو لیٹ کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم دیا - اور اسبل کی طرف اپنے میلان خاطر کا دوبارہ اظہار کیا - جسکی عصمت و شریفانہ اطوار نواب کے دل کو بھا گئے تھے - اسبل کو چونکہ ابتک اسکا نام خانقاہ مین داخل نہوا تھا نکاح کرنے مین کچھ عذر نہوا اور اُس دوستانہ برتاؤ نے جو فقیری لباس مین اُسکے ساتھ نواب نے کیا تھا نہایت خوشی کے ساتھ رضامندی ظاہر کرنے پر اُسے آمادہ کیا اور وہ اُنکی بیگم ہونے پر اسبل کی عصمت کی عمدہ تذکرون نے اُس شہر کی نوجوان عورتون کی تہذیب و شائستگی مین ایسا اچھا اثر پیدا کیا کہ اُسوقت سے کلاڈیو کی نو تہذیب یافتہ بی بی جولیٹ کی سی بے ضابطگی کسی سے نہوئی - اور رحم دل عاشق نواب وینا عرصہ تک اپنی معشوقہ اسبل کے ساتھ ہنسی خوشی سے حکمران رہا -

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا تیرھوان قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب اول مرتبہ بکمال صحت چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا -

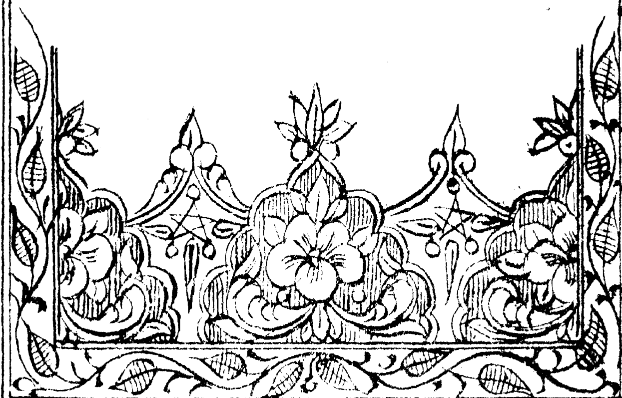
# بموجب صنائع و مکین ان کا فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شیکسپیر کی مجموعۂ افسانہ و ہسٹری کے بیس مضمون ہیں
جو عنوان دلچسپ فسانہ حقیقت میں حکمت امور کی ...




حسب الحکم علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر
ضلع گورکھپور نے بابت مطبع اودھ اخبار و اوراق سلسلہ انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیڈوے کے ایک مالدار رئیس بپ ٹسٹا کی بڑی لڑکی کا نام کیتھرائن بدمزاج تھا
یہ عورت کچھ ایسی بے لگام اور تند مزاج تھی ۔ بُرا بھلا کہنے کی کچھ ایسی عادی ہوگئی
تھی کہ پیڈوے مین عام طور پر اُسے بدمزاج کیتھرائن کہنے لگے تھے ۔ اسیلیے یہ امر
بعید از قیاس کیا غیر ممکن خیال کیا جاتا تھا کہ کوئی شریف زادہ اس عورت کے ساتھ
بیاہ کرنے کی جرات کریگا چنانچہ بپ ٹسٹا کو اس بارے مین لوگ قابل الزام ٹھہراتے
تھے جب لوگون کی طرف سے اسکی چھوٹی لڑکی بیانکا کے بیاہ کے لیے درخواست
ہوتی اور وہ یہ کہتا کہ جبتک بڑی لڑکی خیر سے بیاہ نہ جائے چھوٹی کے لیے کسی کو
درخواست نہ کرنی چاہیے ۔

اتفاق سے پیٹروکیو نامے ایک ایسا شریف زادہ تبلاش زوجہ پیڈوے مین
آ گیا جسنے کیتھرائن کے مزاج کی کیفیت سنکر ذرا بھی اپنی ہمت مین فرق نہ آنے دیا
اور اُسکے حسن و دولت کی شہرت سنکر اُسنے اُسکے ساتھ بیاہ کرنا چاہا ۔ اور دلمین

Padua
Baptista
Katharine the Shrew
Bianca
Petruchio

سوچا کہ بعد نکاح کے اُس زبان دراز کو سلیم الطبع و فرمانبردار بنا لینا کیا بڑی بات ہے حق تو یہ کہ اِس سخت محبت کے گوارا کرنے مین پیٹریچو سے زیادہ کوئی دوسرا لائق نہ تھا جسکی طبیعت کتھرائن سے کم تیز نہ تھی۔ اور جو بڑا ہی حاضر جواب و مسخرا تھا اور اُسکے ساتھ ہی فہیم و صائب الرائے بھی بڑا تھا۔ موقع پر تند خو و غضبناک بن جانا ایسی حالت خوش مزاجی مین کہ خود اُسکو اپنے مصنوعی غضب پر اندر ہنسی آتی ہو۔ (کیونکہ وہ فطرۃً نیک و سلیم الطبع تھا) وہ خوب جانتا تھا۔ کتھرائن کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد جو تند مزاجی اُسنے اختیار کی وہ بالکل ازراہ حکمت تھی یا یون کہے کہ کتھرائن بدمزاج کو خود اُسکے اپنے طریقہ مین سر کرنے کی اُس خوش امتیاز شوہر نے صرف یہی ایک تدبیر سوچی۔

چنانچہ پیٹریچو اور خواست نکاح کے لیے بدمزاج کتھرائن کے گھر پہونچا اور پہلے جاکر اُسکے باپ سے التجا کی کہ مجھے اپنی نیک بخت لڑکی کتھرائن سے ملاقات کرا دیجیے۔ اور بظرافت کہا۔ کیونکہ اُسکی حیا و پاک دامنی و سلامت روی کی خبر سُنکر مین ویرونا سے اُسکے نکاح کے لیے درخواست کرنے آیا ہون۔ اُسکا باپ گو اُسکا بیاہ جانا ضروری امر تصور کرتا تھا۔ مگر اِس اقرار پر وہ مجبور کیا گیا کہ کتھرائن ایک بدسلیقہ عورت ہے کیونکہ پیٹریچو کے پہونچتے ہی یہ بات ظاہر ہوگئی کہ کس انداز کی وہ عورت ہے۔ جبکہ اُسکا علم موسیقی سکھلانیوالا اُستاد یہ فریاد کرتا ہوا کمرے مین آیا۔ کہ کتھرائن نے بربط سے میرا سر اسلیے توڑ ڈالا کہ اُسکے نزدیک اپنے گانے مین کچھ غلطی معلوم ہوتی تھی پیٹریچو نے یہ سُنکر کہا۔ بہادر عورت ہے۔ اب تو اور بھی مین پیار کرونگا۔ اُس سے اور بھی آرزو سے ملنے کو بڑھی۔ اور پھر ایک عجلت کے ساتھ جواب صاف ملنے کے لیے اُسنے کہا۔ مکرمی بپٹستا مجھے فرصت کم ہے۔ روز روز مین آ نہین سکتا۔ باپ کا حال سُنا ہی ہوگا کہ وہ حال مین فوت کر گیا ہے۔ اور صرف مین ہی اُسکی جائداد

واسباب کا وارث ہون۔ پھر اب آپ یہ تبلایئے کہ اگر مین نے آپ کی صاحبزادی سے
نکاح کیا تو اُسکے ساتھ کتنا جہیز آپ دینگے۔ بپ ٹسٹا نے گو اُسکے انداز عشق بازی کو
انوکھا پایا۔ مگر لڑکی بیاہ جانے کی خوشی مین کچھ اُسپر لحاظ نہ کیا۔ اور کہا کہ مین ہزار روپیہ
تو اب بروز نکاح اور نصف جائداد مرنے پر تمھین ملیگی۔ غرضکہ اسپر وہ راضی ہو گیا
اور بپ ٹسٹا نے اپنی مزاج دار لڑکی کو جاکر اُسکے عاشق کا پیغام سنایا۔ اور پیٹروچو سے
دو بدو باتین ہونے کے لیے اُسے بھیج دیا۔

اس عرصے مین پیٹروچو نے اپنے دلمین ٹھہرا لیا۔ کہ کس پیرایہ سے کیتھرائن سے
گفتگو راز و نیاز کی شروع کرنی چاہیے۔ چنانچہ اُسنے دلمین سوچا کہ خوشی و مذاق سے
باتین کرنی مناسب ہین اگر مین دیکھونگا کہ وہ سخت کلامی کرتی ہے تو کہونگا کیا مزے
مین بلبل چہک رہی ہے۔ اگر چین بجبین ہوگی تو کہونگا تمھارا تاکہ ایسا بھلا معلوم ہوتا ہے
جیسا شبنم کا دھلا ہوا پھول دیکھنے مین اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اگر دیکھونگا کہ کچھ نہین
بولتی اُسکی فصاحت بیانی کی تعریف کرونگا۔ اگر یون کہے کہ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ
تو مین اسطرح سے شکریہ ادا کرونگا گویا ایک ہفتہ تک ٹھہرنے کو کہتی ہے۔ اب
عالی دماغ کیتھرائن پہونچی جسکو دیکھتے ہی اُسنے کہا کیٹ۔ تسلیم۔ مین نے سُنا ہے
تمھین اسی نام سے پکارتے ہین۔ کیتھرائن کو ایسی صاحب سلامت بھلا کب پسند آتی
بہ استکراہ تمام اُسنے کہا مجھسے جب کوئی بولتا ہے تو کیتھرائن کہکر پکارتا ہے۔ پیٹروچو
نے کہا تم غلط کہتی ہو۔ کیا مین نہین جانتا کہ لوگ تمھین کیٹ خوبصورت۔ کیٹ چمکدار اور
کبھی کبھی کیٹ بدمزاج کہکر پکارتے ہین لیکن کیٹ مجھسے پوچھو تو تمام فرقہ عیسائیان مین شاید ہی
تم سا کوئی دوسرا حسین نکلے۔ کیٹ ہر جگہ تمھاری نیک طینتی کا چرچا ہے جسے سنکر
مجھے شوق پیدا ہوا کہ چل کر تمھین زوجیت مین قبول کرون۔

ایک نئے طور سے انمین راز و نیاز کی باتین ہوئین۔ کیتھرائن بہ بلند آوازی

بحالت غضب اِس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ لفظ بدمزاج اُسکے لیے کتنا مناسب ہے۔ اور پیٹر بچو بیٹھا اُسکی شیرین کلامی و لطافت بیانی کی تعریف کر رہا تھا۔ کہ سامنے سے اُسکا باپ آیا۔ جب آتے دیکھکر اُسنے کہا گویا کہ حتی الامکان بہت ہی جلد وہ نکاح کیا چاہتا ہے، پیاری کیتھرائن اِن فضول باتون کو جانے دو۔ تمھارے باپ نے میرے ساتھ تمھارا نکاح کرنا منظور کر لیا۔ جہیز و مہر بھی طے ہو گیا ہے۔ تم مانو یا نامانو مگر مین تمسے بیاہ کیے بغیر نہین رہنے کا۔

تب لُسّاسے پیٹر بچو نے کہا کہ آپ کی بیٹی نے میری خوب آؤ بھگت کی۔ اور کہتی ہے کہ اگلے اتوار کو نکاح ہو جائے تو اچھا۔ کیتھرائن نے اسپر مچل کر کہا۔ اتوار کو تمھین پھانسی مین لٹکا دیکھون تو اچھا۔ اور اپنے باپ کی طرف مخاطب ہو کر بولی یہ کس وحشی و بےڈول کو آپ نے میرے لیے تجویز کیا ہے۔ پیٹر بچو نے کہا آپ اُنکی کرخت باتون پر نہ خیال کیجیے گا۔ میری اُنکی یہ صلاح ہو چکی ہے کہ اپنے باپ کے سامنے یہ اپنی کشیدگی خاطر ظاہر کرین۔ لیکن جب ہم دونون تنہا تھے تو اُنکی طرف سے عشق و محبت کا خوب اظہار ہوا (اور پھر کیتھرائن کی طرف متوجہ ہو کر بولا) کیتٹ ہاتھ تو ملاؤ۔ دیکھو بیاہ کے اگلے ہی دن تمھارے لیے کیسی اچھی پوشاک خریدتا ہون۔ حضرت آپ جائیے سامان شادی مہیا و مہمانون کی طلبی کا سامان کیجیے۔ مین بھی جا کر چھلون کی انگشتریون و بیش بہا کپڑون کا تہیہ کرتا ہون جسے کیتھرائن پہنکر اچھی معلوم ہو۔ کیتٹ ذرا ایک بوسہ تو دو اور آخر اتوار کو تو نکاح ہوتا ہی ہے۔

اتوار کو بہت سے لوگ شادی کی خبر سُنکر جمع ہوے اور عرصہ تک اُنھون نے پیٹر بچو کے آنے کا انتظار کیا۔ کیتھرائن کو اِس انتظار سے بڑی کوفت تھی۔ کیونکہ اُسے یہ ڈر تھا کہ کہین پیٹر بچو نے تمسخر نہ کیا ہو۔ پس اتنا انتظار بسیار وہ آیا بھی تو سامان عروسی [illegible] جسکے واسطے گیا [illegible] کر گیا تھا کچھ بھی نہ لایا۔ اور نہ خود [illegible] شادی [illegible]

جیساکہ بیاہ شادی کا دستور ہے - بلکہ ایک ایسا خراب کپڑا پہنکر آیا جسکے دیکھنے سے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کارعظیم کی تضحیک جسکے لیے وہ آیا تھا اُسکا دلی منشا تھا -
خادم اور گھوڑے جنپر وہ سوار تھے یہ سب بھی کچھ ویسے ہی مھول و بے رونق تھے
پٹیر بچو سے کپڑے بدلنے کو بہتیرا کہا گیا مگر اُسنے ایک نہ سُنا - اور کہا کتھرائن کا
میرے ساتھ بیاہ ہوگا - کپڑون کے ساتھ نہین ہوگا - اسپر بحث کرنا فضول سمجھکر
اُسے گرجا مین لیگئے - وہان بھی اُسنے اپنا دیوانہ پن کم نہ کیا - پادری کے پوچھنے پر
کہ کتھرائن کے ساتھ تمھین نکاح قبول ہے اُسنے زور سے پکار کر قسم کھائی کہ ہان
ہمین قبول ہے - جسے سُنکر لوگ گھبراگئے اور پادری کے ہاتھ سے کتاب گرگئی -
جب وہ جھک کر اُسے اُٹھانے لگا تو اُس مخبوط الحواس دولھا نے ایسی زور کی
ایک چپت رسید کی کہ پادری کتاب لیے ہوے مُنھ کے بھل گر گیا اور جبتک رسوم
بیاہ ہوا کین وہ پانوٗن پٹیتا اور قسمین کھاتا رہا جسے دیکھکر عالی دماغ کتھرائن فرط
غضب سے کپ گئی - خطبہ ہو چکنے پر کہ ہنوز وہ گرجا سے باہر نہوئی تھی اُسنے شراب
طلب کی اور سب کو خوب آسودہ ہو کر پلائی اور گلاس مین سے بھیگی - روٹی نکال
مُلّا کے مُنھ پر پھینک دی اور اِس حرکت مجنونانہ کے لیے بجز اُسکے اور کچھ نہ بیان
کیا کہ مُلا کی داڑھی بہت ہی دُبلی و فاقہ مست ہو رہی تھی - پیتے وقت مجھے ایسا
معلوم ہوا کہ مجھ سے بھیگی روٹی مانگتی ہے - حق تو یہ ہے کہ ایسا انوکھا بیاہ دیکھنے
مین نہ آیا ہوگا لیکن پٹیر بچو ایسی مجنونانہ حرکت نکرتا تو کیا کرتا جب اپنی بدمزاج عورت
کے سیدھا کرنے کے لیے اِس سے بہتر اُسنے کوئی دوسری ترکیب نہ پائی -
بپ ٹسٹا نے کھانے کا خوب سامان کر رکھا تھا لیکن جب وہ گرجا سے لوٹے
تو پٹیر بچو نے کتھرائن کا ہاتھ پکڑ کہا کہ مین اپنی بی بی کو اسی وقت گھر لیجاؤنگا -
اور اپنے سسرال کی شکایت یا برانگیختہ کتھرائن کے غصہ کی باتون سے ذرا بھی اپنا

ارادہ نہ بدلا اور یہ حجت پیش کی کہ شوہر کو اِس بات کا استحقاق حاصل ہوتا ہے کہ جسطرح چاہے اپنی بی بی کو رکھے غرضکہ یہ کہ سنکر وہ فوراً کتھرائن کو لیکر چلتا ہوا اور اُسوقت کچھ ایسی دلیری اور مستقل مزاجی اپنی ظاہر کی کہ کسی کو اُسکے روک ٹوک پر جرأت نہوئی۔

پیٹروچیو نے اپنی عورت کو ایک ذلیل دُبلے پتلے گھوڑے پر سوار کرایا جسکو اِس غرض سے اُسنے پہلے سے منتخب کر رکھا تھا اور خود بھی کچھ ایسا اچھا گھوڑا اپنی سواری مین نہ رکھا۔ اور اُسکے نوکر نے بھی ایسا ہی کیا۔ اونچے نیچے گندے راستہ سے ہوکر وہ چلے اور جب کبھی کتھرائن کا گھوڑا ٹھوکر لیتا تو اُس بے دُم گھوڑے پر جو بہ مشکل اُسکا بار اُٹھاتا تھا غصہ ہو ہو کر قسمین کھاتا اِس بات کے اظہار کے لیے کہ وہ بڑا ہی سریع الغیظ آدمی ہے۔ آخر کار بعد اُن مصائب سفر کے جسمین کتھرائن نے بجز پیٹروچیو کے نوکر و گھوڑون پر غضبناکی و ہرزہ گوئی کے اور کچھ نہ سُنا گھر تک پہونچی پیٹروچیو نے اپنی بی بی کو گھر پر لیجا کر ظاہر تو اُسکی بڑی خاطر و تواضع کی۔ مگر دلمین یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات کھانا یا کسی قسم کی آسائش اُسے نہ دینی چاہیے میز پر فوراً کھانا تو چُنا گیا۔ مگر پیٹروچیو نے اِس بہانے سے کہ کوئی کھانا اچھا نہین پکا ہے۔ کھانے کو تمام فرش پر پھینک دیا۔ اور نوکرون سے کہا بڑھاؤ۔ اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے صرف کتھراین کی خاطر سے ایسا کیا کہ خراب کھانا اِسے کیا کھلاؤن۔ اور جب کتھراین تھکی و بھوکی خوابگاہ کی طرف چلی پیٹروچیو کو بچھونا اچھا نہ معلوم ہوا اور توشک و تکیہ سب اِدھر اُدھر اُسنے پھینک دیا اور کتھرائن بمجبوری ایک کرسی سے لگ کر اونگھ گئی۔ اور وہی اُسکی آنکھ لگ چلی تھی کہ اپنے شوہر کے شور و غل سے چونک پڑی اور دیکھا کہ وہ نوکرون پر اسوجہ سے غیظ مین ہے کہ اُنھون نے اُسکی بی بی کی خوابگاہ کو اچھی طرح آراستہ نہین کیا

اگلے روز بھی پیٹر پچو نے ایساہی کیا۔ کہ مزے مزے کی باتین اُس سے کرتا رہا۔
لیکن جب ناشتہ تر کھا گیا اور وہ اُسے کھانے چلی رات کی طرح سے اُسوقت بھی اُسنے
ویساہی کیا۔ اور کھانے کو فرش پر خفا ہوکر پھینک دیا۔ اور کہا کہ تم سب کیون ایسا
خراب کھانا پکاتے ہو۔ اب اُس مغرور کتھرائن کا بھونک سے یہ حال ہوا کہ اُسنے نوکرون
سے بالتجا چاہا کہ وہ چپکے سے ایک لقمہ کھانا اُسے لادین مگر اُنھون نے باہمار پیٹر پچو
یہ جواب دیا کہ ہم کوئی چیز بلا علم اپنے آقا کے آپ کو نہین دیسکتے۔ اُسنے کہا کیا بھوکون
مارنے کے لیے اُسنے میرے ساتھ بیاہ کیا ہے۔ میرے باپ کے دروازے پر
فقیر و گدا اگر آتے ہین تو وہ بھی بھوکے نہین رہتے۔ اور مین کہ ابتک یہ بھی نہ جانتی تھی
کہ کسی سے درخواست کیونکہ کیجاتی ہے شدت گرسنگی سے جان بلب و ساری رات کے
اُجگ سے بیچین ہون۔ اور لطف تو یہ ہے کہ اُسکے ساتھ وہ محبت کا بھی دم بھرتا ہے۔
اور ایسا ظاہر کرتا ہے کہ گویا یہ کھانا یا سونا مرگ مفاجات ہے۔ پیٹر پچو کے آنے سے
اُسکی یہ خود کلامی بند ہوگئی۔ جو اپنے ساتھ تھوڑا سا گوشت لیتا آیا کیونکہ بالکل ہی مارڈالنا
اُسکا اُسے منظور خاطر نہ تھا۔ اور کہا کیسٹ کیا نقشے ہین۔ دیکھو تمھارے لیے مین نے کیسی
محنت کی ہے کہ خود مین نے اپنے ہاتھ سے یہ گوشت پکایا۔ این چپ کیون ہو۔ شاید
تمھین یہ گوشت ناپسند ہے۔ میری ساری محنت اکارت گئی۔ اور پھر آدمی کی طرف اشارہ
کیا کہ رکابی سامنے سے اُٹھالیجا۔ شدت گرسنگی نے جس سے کتھرائن کی ساری خودبینی
خاک مین مل گئی تھی۔ اُسے اس کہنے پر مجبور کیا۔ (گو دلمین بہت کڑھی) کہ براہ مہربانی
رہنے دیجیے۔ مگر صرف اتنا کہنا پیٹر پچو کے نزدیک اُس گوشت کے پھر رکھدیے جانے
کے لیے کافی نہوا۔ اور اُسنے کہا کہ تھوڑی سی خدمت پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے نہ کہ
مین تمھارے لیے ایسی محنت کرکے لاؤن اور تم ذرا بھی شکر نکرو۔ اسپر کتھرائن نے
اوپری دل سے اُسکا شکریہ ادا کیا۔ جسے سنکر پیٹر پچو نے کہا اچھا تھوڑا سا کھالو۔ اُمید تھی کا

کھانا بڑا مفید ہے۔ مگر جلدی کرو۔ پیاری۔ ہمین تمھارے باپ کے گھر بھی چلنا ہے جہان ریشمی کُرتے۔ ٹوپیان۔ طلائی انگوٹھیان۔ دُلائی۔ اوڑھنی پنکھے۔ دُوسرے زیورات سمیت چلکر خوب جشن کرینگے۔ اور پھر اِس امر کے یقین کرانے کے لیے کہ وہ بیشک یہ چیزین اُسے منگا دیگا۔ درزی و ریزہ فروش کو طلب کیا۔ جو حسب الحکم اُسکے کپڑے لیکر حاضر ہوے۔ آدھی بھوک بھی وہ نہ کھانے پائی ہوگی کہ اُسکے سامنے سے رکابی اُٹھا کر خدمتگار کے حوالہ کی اور کہا۔ این تم نے تو کچھ کھایا ہی نہین۔ اتنے مین ریزہ فروش نے ایک ٹوپی نکال کر دکھائی کہ حضور کی فرمائش کے مطابق یہ ٹوپی بنی ہے۔ پیٹر پچو وہ ٹوپی دیکھکر آگ ہو گیا۔ اور کہنے لگا تم نے یہ ٹوپی پیالے پر تو نہین بنائی ہے۔ ایسی چھوٹی کیون بنائی جسے دیکھنے مین گھونگھا یا اخروٹ کا چھلکا معلوم ہو۔ جاؤ دوسری اِس سے بڑی بنا لاؤ۔ کیتھرائن بولی شہر کی عورتین ایسی ہی ٹوپیان اوڑھتی ہین۔ مجھے یہی پسند ہے۔ پیٹر پچو نے کہا تم بھی تو شریف گھر کی ہو۔ کوئی ایسی ٹوپی تمھارے پاس ہے۔ مین تو نہین دیکھتا۔ کیتھرائن کہ کھانے سے کسی قدر اُسکی طبیعت مین زور آ گیا تھا۔ یہ سُنکر بولی کیون صاحب مین اپنی گفتگو کیون ترک کردون۔ مین ضرور بولونگی۔ مین کچھ لڑکی نہین ہون بہتر تو یہ ہے کہ جو کچھ مین کہون اُسے آپ سُنین۔ اور اگر آپ کو اُسکی برداشت نہین تو کان بند رکھا کیجیے پیٹر پچو ایسی کرخت باتین کب سُننے والا۔ اُسے تقدیر سے ایسی حکمت ہاتھ لگ گئی تھی کہ بلا جھگڑے وقضیہ کے اپنی بی بی اُسنے راہ پر لگالی۔ چنانچہ اُسکے جواب مین وہ بولا کیون۔ تمھین یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ ٹوپی اچھی نہین ہے۔ تم نے یہ ٹوپی ناپسند کی تو مین ضرور تمھین پیار کرونگا۔ کیتھرائن بولی۔ مجھے پیار کرو یا نہ کرو۔ میرے نزدیک یہی ٹوپی اچھی ہے۔ لونگی تو یہی لونگی نہین تو لینے ہی کی نہین اسپر پیٹر پچو نے اُسے اُلجھانے کے لیے پوچھا۔ این کیا کہا۔ سایہ دیکھونگی یہ سُنکر درزی آگے بڑھ آیا۔ اور

کہا دیکھیے یہ سایہ مین آپ کے لیے بنا لایا ہون۔ پیٹر پیچو نے کہ اُسکا اصل منشا یہ تھا
کہ اُسوقت کوئی شے خریدی نہ جائے اُسے دیکھکر اسمین بھی نقص نکالا۔ اور کہا
خدا سے پاک یہ کیسا سامان ہے۔ این کیا تم اسے آستین کہتے ہو۔ خاصہ توپ کا آدھا
ہے۔ ایل ٹاور کی طرح اوپر نیچے دونون طرف برابر۔ اسے سُنکر درزی بولا آپ ہی
نے فرمایا تھا کہ جیسا لوگ پہنتے ہین بنا لانا اور کتھرائن نے کہا مین نے تو اس سے اچھا
سایہ کبھی نہین دیکھا کتھرائن کے تنگ کرنے سے عرض یہ تھی ورنہ انتیر مین انھین اُن شیاکی
قیمت دیگئی۔ اور اس مصنوعی غضب و بے اعتنائی کا عذر اُنسے کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ
درزی وغیرہ فروشندون کو اُسنے بدسلوکی و بدگوئی کے ساتھ کمرے سے باہر نکلوا دیا
اور کتھرائن سے کہا ادھر آؤ کیٹ۔ کیا کرین۔ انھین کپڑون سے جو اب پہنے ہین
تمھارے میکے چلینگے۔ اور گھوڑون کے کھینچنے کا حکم دے کر کہا بپ ٹسٹا کے گھر
کھانے کے وقت تک پہونچ جائینگے کیونکہ اب سات بجے ہین۔ یہ صبح کا وقت
نہ تھا بلکہ دوپہر ڈھل چلی تھی۔ اسلیے امتیاز کے ساتھ کہ اُسکے سخت برتاؤ سے کسی قدر
دب چلی تھی۔ اسلیے اس کہنے پر جرأت کی کہ جناب مین آپ کو اچھی طرح یقین دلا سکتی
ہون کہ دو بجے ہونگے اور رات کے کھانے کا وقت ہمارے پہونچنے سے پہلے
پہونچ جائیگا۔ لیکن۔ چونکہ پیٹر پیچو کا یہ مطلب تھا کہ اپنے باپ کے گھر جانے سے
پہلے ایسے کامل طور پر یہ میری تابع ہو جائے کہ جو کچھ میرے مُنھ سے نکل جائے
اُسکے تسلیم کرنے مین اسے عذر نہو۔ اسلیے اُسنے کہا گویا کہ آفتاب کا بھی مالک ہے
اور گھنٹون پر بھی حکومت کر سکتا ہے۔ کہ اپنے چلنے سے پہلے مین جسوقت کا نام
لونگا اور چاہونگا وہی وقت ہو جائیگا۔ ابتک تم نے میرے قول و فعل کا رد کرنا
نہ چھوڑا۔ مین آج نہین جانے کا۔ اور جب کبھی جاؤنگا بھی تو اُسی حالت مین کہ جیسے
وقت مین جو وقت چاہون وہ ہو جائے۔ ایک دن پھر اُس نئے ڈھنگ کی اطاعت مین

پیٹرپیچو نے کتھرائن کا امتحان لیا - اور ارادہ کیا کہ جبتک اسکی متکبر طبیعت اسطرح
سر نہوے کہ میرے خلاف کسی بات کا خیال بھی اسکے دلمین نہ آنے پائے تب تک
اُسے میکے نہین جانے دینے کا - چنانچہ ایک دن محض اسوجہ سے کہ اُسنے کہا دیکھو آفتاب
تو چمک رہا ہے ایسی حالت مین کہ پیٹرپیچو پہلے کہہ چکا تھا کہ آج شب ماہ جو ہے تو ماہتاب
کیسا روشن ہے قریب تھا کہ وہ راستہ سے لوٹا دیجاے - اور پیٹرپیچو نے کہا بخدا مجھے
ابن الام یعنے اپنی قسم ہے کہ تمھارے میکے چلنے کے پہلے ضرور ہے کہ چاند یا ستارے
یا جو کچھ مین پسند کرون یہ ہو جاے - اور یہ کہکر اسطرح منہ پھیر گویا اپنے گھر کی طرف
پھر چلا - کتھرائن نے کہ اب کتھرائن بدمزاج نہ رہی تھی - اور خاصی ایک فرمان بردار
عورت ہو گئی تھی یہ دیکھکر کہا - آگے بڑھیے - میری التجا قبول کیجیے - اب ہم سب بہت
دور نکل آئے ہین چاند یا سورج یا جو تم چاہو یہ جائیگا - اور اگر اب سے آپ اِسے
قندیل روشن کہین تو میرے واسطے قندیل ہی ہے - پھر امتحاناً کہا - مین تو ماہتاب ہی
جانتا ہون - کتھرائن نے کہا - ٹھیک - مجھے بھی ایسا ہی دکھائی دیتا ہے - پیٹرپیچو نے
کہا تم غلط کہتی ہو آفتاب ہے - کتھرائن نے کہا آفتاب ہی ہے - اور اگر آپ کہین
نہین ہے تو بیشک نہین ہے - جس نام سے آپ اسے تعبیر کرین وہی ہے اور
وہی کتھرائن کے لیے ہوگا - غرضکہ اسکے بعد وہ آگے بڑھے - مگر پیٹرپیچو کے
دلمین ایک بار پھر اُسکی فرمانبرداری کے لئے امتحان لینے کا ارادہ تھا - چنانچہ ایک پیرمرد
کو راستہ پر چلتا دیکھکر خطاب کیا - بی صاحبہ تسلیم عرض کرتا ہون - جیسے کوئی نوجوان
عورت سے گفتگو کرتا ہے - اور پھر اُس پیرمرد کے سرخ و سفید رخسارون
کی تعریف کرکے کتھرائن سے پوچھا تم نے ایسی حسین عورت بھی کبھی دیکھی ہے
آنکھین ستارون کی طرح روشن ہین - اور ایک بار پھر اُسکی طرف متوجہ ہو کر کہا
پھر تسلیم عرض کرتا ہون پیاری عورت اور اپنی بی بی سے کہا اچھی کیٹ ذرا جا کر

گلے تو لگاؤ کیسی اچھی عورت ہے - کتھرائن کہ اب اپنے شوہر کی بالکل ہی مطیع ہوگئی تھی - یہ سنتے ہی اُسکے خیال کے مطابق باتین کرنے لگی - اور اُس پیرمرد سے پوچھنے لگی اَو غنچۂ ناشگفتہ حسین و تر و تازہ و خوش نما عورت - کہان گھر ہے اور کدھر کا ارادہ ہے - ایسی خوبصورت لڑکی کے والدین کو آفرین ہے - پٹیروچیو نے کہا - کیٹ - خیریت ہے - دشمن پاگل تو نہین ہوگئے - بڈھا آدمی جھریان پڑین بدن اُترا - اور تم کہتی ہو کہ دوشیزہ ہے - کتھرائن نے اسپر کہا - بڑے میان معاف فرمائیگا - آفتاب کی چمک سے میری انکھین ایسی بگڑ رہی ہین کہ جو چیز دیکھتی ہون تر و تازہ معلوم ہوتی ہے - اب معلوم ہوا کہ آپ تو میرے باپ کے ہم سن ہین - مین اُمید کرتی ہون کہ اِس غلطی پر مجھے آپ معاف فرماوینگے - پٹیروچیو نے کہا بڑے میان اب ہمین یہ تبلائیے کہ آپ کسطرف تشریف لیجاتے ہین اگر آپ اُسی طرف چلتے ہین جدھر ہم تو آپ کی معیت سے ہمین کمال مسرت ہے پیرمرد نے جواب دیا کہ آپ دونون صاحبون کے نئے انداز کی ملاقات سے تو مین کمال متحیر ہوا - میرا نام ونسن شیو ہے - اور مین اپنے لڑکے کی ملاقات کو جو پیڈوا مین رہتا ہے جاتا ہون - اسپر پٹیروچیو نے پہچانا کہ یہ پیرمرد نوجوان لوسن شیو کا باپ ہے جسکی شادی بپ ٹسٹا کی چھوٹی لڑکی بیانکا سے ہونے والی ہے اور پھر اُس پیرمرد کو اُسکے بیٹے کی ایسے مالدار گھر مین نسبت ہوجانے کا حال سُنا کر بہت خوش کیا - اور تینون ہنسی خوشی آگے بڑھے اور ساتھ ہی بپ ٹسٹا کے گھر پہونچے - جہان بیانکا اور لوسن شیو کی برات کے لیے اہل برادری جمع ہوکر خوشیان کر رہے تھے - اور کتھرائن کو دیکھکر بپ ٹسٹا نے بخوشی بیانکا کے نکاح ہوجانے کی اجازت دی -

انھین بپ ٹسٹا نے آتے [illegible] برات مین بلا کر بٹھایا - یہان [illegible]

Vincentio
Lucentio
Bianca
Hortensio

اور نئے بیاہے ہوے میان بی بی بھی بیٹھے تھے۔

بیانکاکے شوہر لسن ٹیٹو اور ہارٹن سیلو دونون نے کچھ تمسخر شروع کیا جس سے پیٹر بیچو کی بی بی کی بدمزاجی کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اُن دونون کو اپنی بی بیون کے حلم پر کمال نازش ہے۔ اور پیٹر بیچو کی بُری پسند پر طعن ہے۔ پیٹر بیچو مغز سخن کو تو پہونچ گیا مگر جبتک عورتین کھانا کھاتی رہین وہ خاموش بیٹھا رہا اور بعد اُسکے جب وہ آرام کرنے گئین تو اُسنے بھی کچھ کچھ تمسخر شروع کیا۔ اور بپ ٹسٹا کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بہ نسبت اُنکی بی بیون کے میری بی بی میری زیادہ مطیع ہے۔ جسے سُنکر بپ ٹسٹا نے بافسردگی جواب دیا نہین بیٹے پیٹر بیچو اسکا مجھے بھی اندیشہ رہتا ہے کہ تم نے سب سے زیادہ بدمزاج عورت پائی۔ پیٹر بیچو نے کہا کہنا سُننا فضول ہے۔ تصدیق بیان کے لیے میرے نزدیک عمدہ تدبیر یہ ہے۔ کہ ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی بی بی کے بُلانے کو آدمی بھیجے۔ جسکی بی بی سب سے پہلے آنے سے اپنا زیادہ مطیع و فرمانبردار ہونا دکھادے وہ کچھ زر نقد جو آپس کی تجویز سے طے ہو دوسرون سے بطور شرط کے جیب لے۔ اُسپر دہ دونون بخوشی راضی ہوگئے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اُنکی بیبیان بہ نسبت سرکش کٹھر این کے فرمانبرداری مین کہین زیادہ ہین۔ اور کہا کہ اچھا بیس روپیہ کی شرط ہم لگاتے ہین۔ پیٹر بیچو نے ہنس کر کہا کہ اُتنا تو مین اپنے بازو شکاری کبوترون پر لگاتا ہون۔ ہان اگر اسکا بیس گونہ ہو تو مضائقہ نہین۔ غرضکہ لسن ٹیٹو اور ہارٹن سیلو سو روپیہ تک بڑھے۔ پہلے لسن ٹیٹو نے اپنی بی بی کے بلانے کو آدمی بھیجا۔ آدمی جواب لایا کہ بی بی صاحبہ کہتی ہین۔ اسوقت مین کام مین ہون آ نہین سکتی۔ پیٹر بیچو نے یہ سُنکر کہا۔ این۔ کیا کہتی ہے اسوقت مین کام مین ہون آ نہین سکتی۔ کیون صاحب عورتون کو ایسا ہی جواب دینا چاہیے۔ دونون یہ سُنکر ہنسے۔ اور کہنے لگے جب اس سے بدتر جواب کٹھر این کہلا بھیجیگی اُسوقت

نہ معلوم ہوگا۔ اِسکے بعد ہارٹن سیبو کی باری آئی جسنے اپنے آدمی سے کہا کہ میری بی بی کے پاس جاؤ اور درخواست کرو کہ میرے پاس اسوقت آئے۔ یہ سُنکر پٹیریچیو نے کہا واہ درخواست کرو تب تو پھر ضرور آئی۔ ہارٹن سیبو نے کہا مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ تمھاری بی بی درخواست بھی نہین سُنیگی۔ یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ ہارٹن سیبو کا رنگ آدمی کو تنہا لوٹتے دیکھکر فق ہو گیا۔ اور بولا کیون۔ وہ کہان ہین۔ آدمی نے کہا۔ بی بی صاحبہ کہتی ہین۔ وہ ہنسی سے بلاتے ہونگے۔ اب اسوقت کون جائے۔ اُنسے کہو خود ہی کیون نہین چلے آتے۔ پٹیریچیو نے یہ سُنکر کہا۔ بس ہمین قدر بود۔ اور پھر اپنے آدمی کو پکارا۔ سراہ اپنی بی بی کے پاس تو جاؤ اور میرا نام لو کہ تمھین یاد کرتے ہین۔ لوگون نے اچھی طرح یہ بھی نہ خیال کرنے پایا ہوگا کہ بھلا وہ یہ حکم کب سُننے والی کہ بپٹسٹا نے متعجب ہو کر کہا۔ لو کٹھرائن تو آ رہی ہے اور اسنے آکر آہستہ سے پوچھا۔ کیا مرضی ہے۔ آپ نے یاد فرمایا ہے۔

پٹیریچیو نے پوچھا تمھاری ہمشیرہ اور ہارٹن سیو یہ دونون کہان ہین۔ کٹھرائن نے کہا آتش خانہ والے کمرے مین بیٹھی ہین۔ پٹیریچیو نے کہا انھین جاکر بلا لاؤ۔ یہ سُنکر وہ چپ چاپ پھر چلی گئی۔ لسن ٹیو نے کہا اگر دیکھو تو یہ بڑی حیرت کا مقام ہے۔ اسپر ہارٹن سیو نے بھی کہا کہ ہان مجھے بھی حیرت ہے کہ اِسکے کیا معنی۔ پٹیریچیو نے کہا مجھ سے اِسکے معنی کی تفصیل سُنیے۔ امن و امان۔ محبت۔ خوش گذرانی۔ ریاست۔ غرضکہ جتنی اچھی اور بھلی چیزین ہین۔ اپنی لڑکی کی یہ تہذیب دیکھ اُسکا باپ بہت خوش ہوا۔ اور کہا بیٹے پٹیریچیو آفرین ہے تمکو تمنے بیشک شرط جیت لی۔ اور مین علاوہ اُس بیس ہزار کے جسکا تم سے عہد ہو چکا ہے بیس ہزار اور تمھارے جہیز مین بڑھا دونگا کیونکہ اُسکی طبیعت کو تمنے ایسا بدل دیا کہ گویا وہ دوسری ہو گئی۔ پٹیریچیو نے کہا۔ نہین۔ ابھی دیکھیے تو مین اور عمدہ طور پر اپنی بات کو ثابت کرتا ہون۔ اور اُسکی نئی تربیت و فرمانبرداری

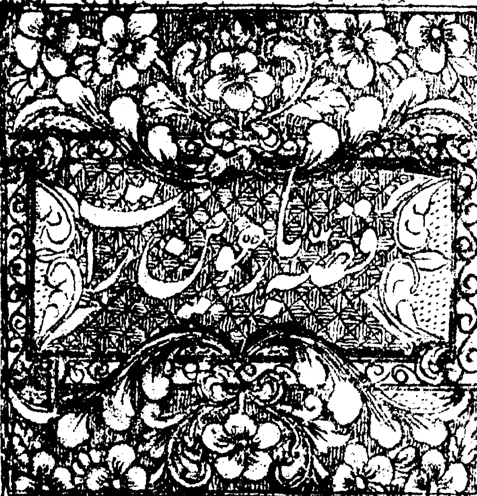
کتنے طریقون سے دکھاتا ہون۔ کتھرائن کو مع اُن دونون عورتون کے آتے دیکھکر کہا دیکھو وہ آرہی ہے اور تم دونون کی گستاخ عورتون کو بھی قیدیون کی طرح ساتھ لیے ہوئے ہے۔ کتھرائن تمھاری ٹوپی سر پر ٹھیک نہین ہے اتار کے پھینک دو پیر تلے مسل ڈالو۔ کتھرائن نے فوراً ٹوپی اتار کر پھینک دی۔ ہارٹن سیو نے اُسکی بی بی نے آن کر کہا کیون فضول اتنی دور دوڑ ایا۔ ناحق مین آئی۔ اور ایسا ہی بیانکا نے بھی کہا۔ واہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے حیران کیا۔ بیانکا کے شوہر نے کہا۔ نہین۔ آپ کی عقلمندی نے البتہ مجھے خواہ مخواہ زیربار کیا۔ کہ آپ کی وجہ سے کھانا کھانے سے اور ابتک آتنے ہی عرصہ مین سو روپیہ مجھے دینے پڑے۔ بیانکا نے کہا۔ واہ یہ سب سے بڑھکے رہے کہ آپ نے دوسرے کے خود اختیاری فعل پر شرط لگائی۔ پیٹریچو نے اپنی بی بی سے کہا۔ تم اِن سرکش عورتون کو بتا دو کہ عورتون کو بمقابلہ اپنے شوہرون کے کہان تک غیر خود مختار رہنا چاہیے۔ جب اُس تربیت پذیر بدمزاج عورت نے سب کے سامنے بہ فصاحت تمام یہ بیان کرنا شروع کیا کہ عورتون کو کسطرح اپنے شوہرون کے مطیع بنکر رہنا چاہیے جسکی مشاقی اُسنے پیٹریچو کی بلاعذر تابعداری مین اچھی طرح حاصل کر لی تھی۔ تو ساری محفل دنگ ہو گئی۔ اور نئے سرے کتھرائن کی شہرت پیڈوا مین شروع ہوئی۔ ایسی شہرت نہین جیسی پہلے بدمزاجی کے ساتھ تھی۔ بلکہ یہ مشہور ہوا کہ کتھرائن نہایت ہی تابعدار عورت ہے۔ اور پیڈوا مین اِس سے بڑھکر کوئی دوسری عورت فرائض شوہری کی جاننے والی نہین ہے۔

## خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار شکر خدائے پاک کا ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون کا

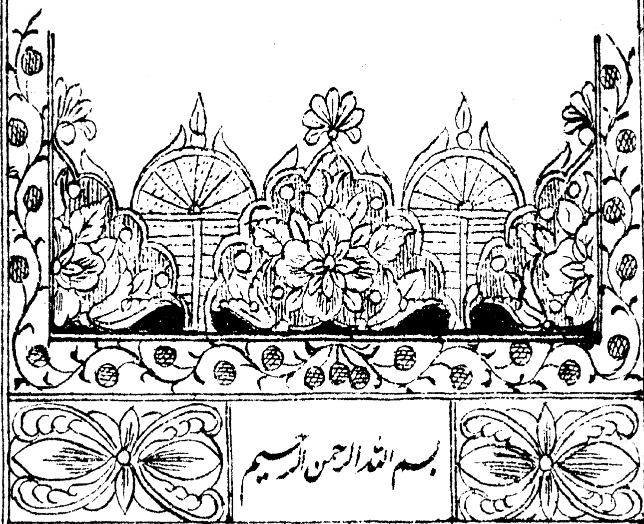
بعون صانع حکیم و کرم کان فضل و لطف خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ ولیم پر کے بیس قصون مین کا
پندرھوان دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہو موسوم ہے



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گانون
ضلع گورکھپور نے باجازت مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سباسٹین اور اسکی بہن وایولا یہ دونون جوان مرد و عورت مسی لائن مین توام
پیدا ہوے تھے اور ایک تعجب کی بات تھی کہ اور حین ولادت سے وہ دونون
باہم ایسے متشابہ صورتون کے تھے کہ بجز اپنے اختلاف وضع لباس کے
اور کسی طرح ممتاز نہو سکتے تھے۔ اتفاق دیکھیے کہ جسطرح وہ ایک ہی وقت پیدا
ہوے تھے اسی طرح ایک ہی وقت ساحل الیریا پر بحری سفر کرتے ہوے خطرہ
جانکاہ مین دونون مبتلا بھی ہوے۔ ہوا تند نے اس جہاز کو جسکے ایک تختے پر
یہ دونون بھی سوار تھے ایک چٹان سے جا بھڑایا جسکے صدمے سے اُس
جہاز والون مین سے اکثر مر گئے۔ اور چند لوگ جو زندہ بچے انھین کپتان جہاز
نے ایک چھوٹی سی کشتی مین بٹھا کر کنارے لا اُتارا۔ اور اسی کشتی مین وایولا
بھی جو اس صدمے سے بچ رہی تھی بیٹھکر بہ حفاظت تمام خشکی پر چلی آئی۔ جہان بجاے
اسکے کہ وہ اپنے صحیح و سالم نکل آنے پر خوشی کرتی بھائی کے ضائع ہوجانے پر

اسے رونا پڑا۔ مگر جب کپتان نے آسے تسلی دی اور کہا کہ جب جہاز تباہ ہوا تھا
تو مین نے دیکھا تھا کہ تمھارا بھائی ایک بڑے تختے سے لپٹا ہوا بہا چلا جاتا تھا۔
اور جہانتک میری نظر نے کام کیا مین نے یہی دیکھا کہ بحفاظت تمام وہ تختہ
موجون پر چلا جاتا ہے اسکے سننے سے واولا کو کسی قدر تسکین ہوئی اور بھائی
کے پھر ملنے کی ایک تھوڑی سی امید دلمین پیدا ہوئی۔ اب اسکو یہ فکر پیدا ہوئی کہ اس دور و
دراز و اجنبی ملک مین میرا جی کیونکر لگیگا۔ اور کپتان سے پوچھا کہ تم الیریا کی کچھ کیفیت
جانتے ہو۔ کپتان نے جواب دیا۔ لڑکی۔ مین خوب جانتا ہون کیونکہ میرا مقام ولادت
یہان سے تین گھنٹہ کی بھی راہ نہین ہے۔ پھر پوچھا کہ یہان کا حکمران کون ہے کپتان
نے کہا اس الیریا پر شایان حکومت حلیم المزاج نواب اورسینو حکمران ہے۔ واولا
نے کہا مین نے اپنے باپ سے بھی اورسینو کا نام سنا ہے مگر یہ اسوقت کی بات
ہے کہ اورسینو کا بیاہ نہین ہوا تھا۔ کپتان نے کہا کہ اسکا بیاہ تو ابھی تک نہین
ہوا ہے کیونکہ ایک مہینے کی بات ہے جب مین یہان سے گیا تھا تو اسوقت یہ خبر عام
مشہور تھی (جیسا کہ دستور ہے کہ امیرون کی خبر بہت جلد عوام مین شہرت پکڑ جاتی ہے)
کہ اورسینو ایک امیر کی حسین لڑکی اولیویا نام سے بیاہ کرنا چاہتا ہے جسکے
باپ کو سال بھر کا عرصہ ہوا کہ اسے اسکے بھائی کی ولایت مین چھوڑ کر راہگراے
ملک عدم ہوا اور اسکے تھوڑے دنون بعد وہ بھائی بھی چلتا ہوا۔ لوگ کہتے ہین
کہ بھائی کی موت کا اسے ایسا صدمہ ہے کہ مردون کی صحبت مین اسکا جی نہین لگتا حتی کہ
مردون کی صورت دیکھنے سے اسے نفرت ہے۔ واولا کہ خود بھی بھائی کے
رنج و غم مین گرفتار تھی یہ سنکر بولی۔ کپتان۔ اگر کسی طرح تم مجھے اس عورت کے
پاس پہونچا دیتے تو بہتر تھا۔ مین بہ کمال خوشی اسکی خدمت کرتی اور وہین
پڑی رہتی۔ کپتان نے کہا یہ نہایت دشوار امر ہے کیونکہ بھائی کی تاریخ وفات کے

وہ کسی کو اپنے گھر مین آنے نہین دیتی تھی اکہ نواب شہر کو بھی باریابی خدمت کی اجازت حاصل نہین ہے - وآولا نے اب دوسری حکمت یہ سوچی کہ مردانہ لباس بدل کر نواب اور سمینو کی خدمت مین چلنا چاہیے - زنانہ لباس اُتار کر مردانہ لباس زیب بر کرنا اور اپنے کو مرد ظاہر کرنا یہ ایک نئی بات تھی جو اُس عورت کے دلمین آئی - سچ ہے وہ بیکس نہ کوئی والی نہ وارث باین حسن وخوبی تن تنہا ملک غیر مین رہکر حفظ آبرو کے لیے ایسا نکرتی تو کیا کرتی -

وآولا نے کپتان کو کہ اُسے نیک خصلت آدمی جانتی تھی اور دیکھ چکی تھی کہ کن کن وسائل سے آسنے اپنی دوستی کا اظہار کیا اور میرے غم کی تخفیف کا بڑا باعث ہوا اپنے اِس ارادے سے مطلع کیا اور کہا کہ اِس کار اہم مین تمھاری اعانت وامداد ضرور ہے - اور کچھ روپیے دیے کہ نہایت نفیس اور خوش اسلوب مردانی پوشاک مجھے بنوا دو جو اپنی قطع وبرید وانپی رنگت مین سباسٹن کے لباس سے سر مو فرق نرکھتی ہو - اور جسکے پہننے سے مین بالکل سباسٹن معلوم ہونے لگون حتی کہ اگر کوئی اتفاق سے ہم دونون کو یکجا دیکھ لے تو اُسے فرق کرنا مشکل پڑ جائے جیسا کہ آگے چلکر اُسکا بیان آئیگا کہ سباسٹن بھی پانی مین سے صحیح سالم باہر نکلا اور دونون بھائی بہن مین ملاقات ہوئی -

وآولا کے سچے دوست کپتان نے اُسکا لباس بدل کر اور اُس حسین عورت کو خاصہ مرد بنا کر سی سیریو نام رکھا - اور کسی ذریعہ سے اُسے پادشاہ تک پہونچا دیا پادشاہ نے اُسے ایک حسین وخوبصورت جوان پاکر اپنی خدمت مین رکھ لیا - اور یہی وہ چاہتی تھی - وآولا نے اپنے کار منصبی کو ایسی عمدگی وپھرتی وچالاکی سے انجام دیا اور اُسکی ہواخواہی ووفاداری مین ایسی مستعدی ظاہر کی کہ تھوڑے دنون مین مقرب بارگاہ سلطانی ہوگئی - اور سمینو اُسے اپنا ہواخواہ تصور کرکے

سارا حال اولیویا کے عشق و محبت کا اُس سے بیان کر گیا۔ اور اپنی ناکامیابی کی پوری کیفیت
کہ سنائی کہ وہ اپنی نظروں میں مجھے بہت ہی حقیر سمجھتی ہے اور میرے پاس رہنا منظور
نہیں کرتی حتی کہ وہ اسے بھی ناروا سمجھتی ہے کہ میں اُسکے گھر جا کر اُس سے مل آیا کروں۔
اِس بدمعاملہ نامہربان عورت کے پیچھے نواب کا عجب حال ہو گیا تھا کہ تمام سیر وشکار
وانسانی مذاق جسمیں ہنسی خوشی سے آسے اپنی زندگی بسر کرنی چاہیے تھی ترک کر
سست و کاہل بنا ہمیشہ پڑا رہتا۔ اور بجز گیت کے کسی اور شے سے اُسے
واسطہ نہ تھا۔ اور سوا سے خوش الحان و دلسوز غزلوں کے اور کچھ اُسے مرغوب طبع
نہ تھا۔ حکما و علما و امرا سے جنسے اُسے کمال اُنس تھا کنارہ کش ہو کر تمام دن
پڑا ہوا اسی سیر یو یعنی وادلا سے باتیں کیا کرتا۔ اور مدمغین درباری سیر یو کو نسے اپنے
ولی نعمت نواب اور سینو کی صحبت کے قابل نہ خیال کرتے۔

کنواری عورتوں کا خوش رو و نوجوان نوابوں کے پاس ہمراز بنکر رہنا کسی طرح
خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اولیویا کے عشق و محبت کی باتیں سُنکر وادلا کو
کمال تاسف ہوا اور ایک خاص اُنس بادشاہ کے ساتھ اُسکے دلمیں پیدا ہو گیا۔ اور
اُسے کمال حیرت ہوئی کہ میرے ایسے لاثانی سردار و بے مثال آقا کو جسکے حسن کا
تمام میں شہرہ ہے اسطرح اولیویا اپنی نظروں میں بے وقعت و قابل نفرت
تصور کرتی ہے۔ اور نواب سے رمز و کنایہ کی باتیں کرنی شروع کیں کہ بادشاہ
سلامت کوئی عورت اگر آپ کے ساتھ ویسا ہی عشق رکھتی ہو جیسا آپ کو اولیویا
کے ساتھ ہے۔ خیالی بات نہیں بلکہ فی الواقع کوئی ایسا ہو مگر آپ کو اُسکی طرف توجہ
نہو تو کیا آپ یہ دیکھیں گے کہ اُس عورت کو میرے ساتھ اُلفت نہیں ہے۔ اور کیا
وہ آپ کا جواب صاف سُنکر صبر نہ اختیار کر لیگی۔ یہ حجت سُنکر بادشاہ نے جواب
دیا۔ ممکن نہیں کہ میرا ایسا عشق کسی عورت کے دلمیں جگہ پکڑ سکے کیونکہ عورتوں کے

دلون مین عشق و محبت کی برداشت کی قابلیت نہین ہوتی اور نہ اتنی وسعت ہوتی ہے کہ انمین کسی کی سچی محبت کی گنجائش ہو۔ پس ایسی صورت مین مین کیونکر کہہ سکتا ہون کہ اُنکے عشق کو میرے عشق سے نسبت دینی غلط نہین ہے۔ گو بادشاہ کی تردید بیان مین وآولا اصرار نکرسکی مگر اپنے خیال کو بھی غلط نہ سمجھی۔ اور کیونکر غلط سمجھتی جب اُسکے پاس خود اپنے ہی دل کی ایک نظیر موجود تھی اور دیکھتی تھی کہ جتنی الفت نواب کو اولیویا کے ساتھ ہے کسی طرح مجھے نواب کے ساتھ اُس سے کم الفت نہین۔ اور کہا کہ مین تو جانتا ہون اور سینو نے پوچھا سی سیر یو تم کیا جانتے ہو اُسنے جواب دیا مین اچھی طرح جانتا ہون کہ عورتون کو مردون کے ساتھ کتنی محبت ہوتی ہے۔ عورتین بھی صدق دل سے مردون کے ساتھ الفت رکھتی ہین۔ میرے باپ کی ایک لڑکی تھی جو ایک مرد پر فریفتہ ہوگئی تھی شاید اگر مین عورت ہوتا تو حضور کے ساتھ میرے عشق کو ٹھیک ٹھیک وہی نسبت ہوتی جو میری بہن کے عشق کو اُس مرد کے ساتھ تھی۔ اور سینو نے کہا پھر اُسکا حال بیان کردکیا ہوا۔ وآولا نے کہا اُسکے حال سُننے مین کچھ لطف نہین ہے۔ کیونکہ اُسنے کبھی اپنے عشق کو کسی پر ظاہر نہ کیا۔ بلکہ غنچہ کے کیڑے کی طرح اپنے عشق کو چھپائے ہوے جان دار رخسارون کی بہار گنوایا کی۔ اور آپ ہی آپ بیٹھی ہوئی مُرجھایا کرتی۔ وہ خفقان نو نہو مین مبتلا ہو کر نشان قبر پر صبر کرنے والون کی طرح خموش اپنی حالت پُرملال پر مسکرایا کرتی۔ نواب نے پوچھا کیا وہ عورت اُسی غم مین مرگئی۔ مگر وآولا نے کُھلّم کُھلّا کے اُسکا جواب نہ دیا اور بادشاہ کو باتون مین بہلا دیا۔ غالباً اور سینو پر جو اُسکی طبیعت آگئی تھی اُسی کے رنج و غم کو درپردہ اظہار کرنے کے لیے اُسنے اپنی بہن کا یہ جھوٹا حال دل سے گڑھ لیا تھا۔

یہ باتین ہورہی تھین کہ ایک مرد شریف نے جسے نواب نے اولیویا کے پاس بھیجا تھا آکر بادشاہ سے کہا کہ گو مین آپ کی معشوقہ تک نہ پہونچ سکا مگر آپ کے

پیغام کا جواب مجھے یہ مل گیا - کہ سات برس تک تو ارمیوعناصر بھی میری صورت نہین دیکھ سکتے اِس عرصہ مین مین بجز اسکے اور کوئی کام نہ کرونگی کہ اپنے برادر متوفی اکے ماتم مین تھم پر برقع ڈالے تمام مکان کو آنسوؤن سے بھگوتی پھرون - نواب یہ سُنکر بولا کہ جب اپنے برادر متوفی کا ماتم اُس نازک مزاج عورت کے لیے گویا قرضہ ادا کرنا ہے تو جب اُسکا دل تیرون سے چھد جائیگا تو میری محبت کی گنجایش اسمین کیسے ہوگی - اور پھر وآدلا کی طرف مخاطب ہوکر بولا اتنی سی بات تم خوب جانتے ہو کہ مین نے اپنے سارے بھید سے تمھین واقف کر دیا - ایسی حالت مین اولیویا کے گھر تمھارا پیغام لیجانا انسب ہے اگر تمھین وہ لوٹائے تو لوٹ نہ آنا اور کہنا کہ جبتک میری بات پر کان نہ دوگی مین نہین جانے کا گو گھوڑے میرے پیر جم ہی کیون نہ جائین - وآدلا نے کہا اگر مین اُس سے باتین کر لون تب - اور سینیو نے کہا پھر اس سے کیا بہتر میرے غم کی پوری کیفیت سے اُسے آگاہ کرنا میری وفاشعاری کی بابت جہانتک ہوسکے بڑھا کر بیان کرنا - تمکو میرے عشق کی کیفیت بیان کرنے کا خوب موقع ہاتھ آئیگا کیونکہ بہ نسبت اورون کے وہ تمھاری باتون کو زیادہ توجہ کے ساتھ سُنیگی -

وآدلا روانہ تو ہوئی مگر خوشی سے روانہ نہوئی کیونکہ اُس عورت کے پاس ایسے شخص کے ساتھ نکاح کی ترغیب دینے کے لیے وہ بھیجی گئی تھی جسکے ساتھ اُسے خود نکاح کرنے کی آرزو تھی - لیکن اُس کام کے اُٹھا لینے کے بعد اُسنے نہایت دیانتداری و راستبازی سے انجام دینا چاہا - اولیویا کے نوکر نے جاکر اطلاع کی کہ ایک نوجوان دروازے پر کھڑا باصرار آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتا ہے - پہلے تو مین نے آپ کے بیمار ہونے کا حیلہ کیا تو اُسنے کہا مین اسی وجہ سے آیا ہون کہ وہ بیمار ہین - اور پھر مین نے آپ کے سونے کا بہانہ کیا تو اُسنے ایسا جواب دیا کہ گویا وہ عالم الغیب ہے کہ مین یہی سُنکے آیا ہون کہ وہ سو رہی ہین - کوئی حکمت

میری پیش رفت نہین جاتی آپ جو کہین مین اُس سے جا کر کہدون - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
آپ اُس سے باتین کرین یا نہ کرین گر وہ ضرور آپ سے آکر گفتگو کریگا - ایسے لارڈ عاصد
کے دیکھنے کا اولیویا کو اشتیاق پیدا ہُوا اور آنے کی اجازت دیدی - اور مُنہ پر نقاب
ڈال کر بولی - مین جانتی ہون کہ سوا اسے اورسینو کے اور کون تھین بھیجیگا - خیر کہو کیا
کہتے ہو - ایک مرتبہ اور اُسکا پیغام سُن لیا جائے - وآولا اتراتی ہوئی مکان مین داخل
ہوئی - اور درباری انداز سے امرا رکے نوکرون کی طرح سنجیدگی تمام کہا - او
نقاب دار سراپا حسن و محبوبی و اوخاتون ہمہ تن جلوہ و خوبی مین بالتجا تم سے استفسار کرتا ہون
کہ آیا خاتون اس مکان کی تھین ہو - کیونکہ اگر کسی دوسرے کو مین نے اپنی باتین سناوین
تو مجھے کمال افسوس ہوگا - کیونکہ علاوہ اسکے کہ یہ عمدہ طور پر ضبط تحریر مین آئی ہین
مین نے اسکے سیکھنے مین بہت کچھ محنت اُٹھائی ہے - اولیویا نے پوچھا - آپ کہان
سے آتے ہین - اُسنے سُنکر وآولا بولی جتنا مین نے سیکھا ہے اُس سے کسی قدر زیادہ
بیان کرونگا - گر اس سوال کا جواب میرے اختیار سے باہر ہے - اولیویا نے کہا آپ
نقال یا بہروپیے تو نہین ہین - وآولا نے جواب دیا مین نہ نقال ہون نہ بہروپیا لیکن ہان
جیسا کہ مین نے اپنے کو ظاہر کر رکھا ہے ویسا نہین ہون - جس سے اُسکی مُراد یہ تھی
کہ دیکھنے مین مین مرد معلوم ہوتا ہون گر حقیقت مین مرد نہین ہون اور پھر وہی سوال
کیا - کہ آیا خاتون خانہ تھین ہو - اُسنے کہا - ہان مین ہی ہون - اب وآولا کو اپنے
آقا کے پیغام پہونچانے سے زیادہ اُس عورت کی صورت دیکھنے کا خیال پیدا ہوا -
اور کہا اپنا مُنہ ذرا مجھے دکھلایئے - اولیویا کو اُس بیباکانہ درخواست کے
منظور کر لینے مین کچھ تامل نہوا - اور جس عورت پر اورسینو مدت سے عاشق تھا اور
وہ ہاتھ نہ آتی تھی اُسکے غریب خدمتگار فرضی سیسریو پر وہ بیک نگاہ فریفتہ ہوگئی -
وآولا نے جب اُسکے مُنہ دیکھنے کی تمنا ظاہر کی تو اُسنے کہا کیا تم نے اپنے

آقا سے میرے منھ دیکھنے کی اجازت حاصل کرلی ہے۔ اور پھر اُن تمام باتون کو جنسے
سات برس تک مُنھ چھپانے کا مضمون مترشح ہوتا تھا اپنے دل سے بھلا کر اور یہ کہکر کہ اچھا اب
دیکھو مین اپنا مُنھ کھولتی ہون۔ مُنھ سے نقاب اُٹھا دی اور کہا دیکھو مین کیسی ہون۔ وآدلا
نے کہا سچ تو یہ ہے کہ تمھارا حسن قابل تعریف ہے۔ رخسارون کی سرخی و سفیدی
جو دست قدرت نے اپنے ہاتھ سے جمائی ہے عجب لطف دکھا رہی ہے۔ یہ سب کچھ ہے
مگر تمھارے بے رحم ہونے مین بھی کچھ شبہہ نہین۔ میرے نزدیک تم اس خصوص مین
کسی کو ہمسر نہین رکھتین۔ اوکیو یا نے کہا حضرت مین کچھ ایسی بیرحم تو نہین ہون۔ اور
حسن کو جو کہتے ہو تو ہزارون مجھ سی دنیا مین ایسی نکلینگی جنکے میرے ہی سے مومختلف
ہونٹھ اور پلکون سے چھپی ہوئی کو دو بھوری آنکھین اور میری ہی سی ناک و بھوڑیان وغیرہ
ہونگی۔ آپ یہ تو بتایئے کہ میرے پاس آپ پیام لیکر آئے ہین یا مجھے بنانے آئے
ہین۔ وآدلا نے کہا مین بناتا نہین بلکہ بغور دیکھتا ہون کہ تم کیسی ہو۔ تم تو بہت کچھ سمجھتی ہوگی
مگر اسمین شک نہین کہ ایک اوسط درجہ کا حسن تم مین ضرور ہے جو میرے آقا کی
فریفتگی و میلان خاطر کا باعث ہوا۔ اس سے کیا بحث تم کشور حسن کی ملکہ ہی کیون نہو
مگر مقتضائے انسانیت یہی ہے کہ نواب کے عشق و دلسوزی پر تم خیال کرکے اس کے
نجلوص پیش آؤ۔ کہ تمھارے عشق مین اسکی عجب حالت ہو رہی ہے۔ یہ دل زار و چشم
اشکبار ہمیشہ بیٹھا ہوا تمھاری یاد کرتا ہے اُسکے نالے اور آہ آتشین مین رعد و برق
کا لطف آتا ہے۔ اوکیو یا نے کہا کہ تمھارے آقا میرے دل سے بخوبی واقف ہین اور اُنھین
اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے اُنسے کچھ اُنس نہین۔ بلکہ مجھے اسکا بھی یقین نہین ہو کہ اُنھین
میرے ساتھ اُلفت ہو۔ البتہ یہ کہ سکتی ہون کہ وہ ایک مرد شریف عالی مرتبہ و سجیلے جوان
صالح ہین۔ اور تمام شہر کے مہذب و شریف لوگ اُنھین ذی علم و خوش اخلاق و بہادر
جانتے ہین۔ مگر مین اپنے دل سے مجبور ہون جسمین اُنکی ذرا سی اُلفت سما نہین سکتی۔ مین نے

بار ہا اُنکے پاس جواب صاف کہلا بھیجا پر نہین معلوم کیون وہ میرے پیچھے پڑے ہوئے
ہین - واٗولا نے کہا یہ کیا اگر کہین مین آپ پر عاشق ہوتا تو آپ دیکھتین کہ ایک جھونپڑی
ڈال کر مین آپ کے دروازے کے سامنے آن پڑتا اور دن رات آپ کا نام لیا کرتا -
اور آپ کے عشق مین دلسوز غزلین اپنے حسب حال بنا کر رات کے سناٹے مین پڑھتا
اور پہاڑون مین آپ کا نام لے لے کر چلاتا جسمین آپ کے نام کی صدا لوٹ پھیر کر پھر میرے
کانون تک پہونچتی - کیا مجال کہ بادِ لیل و نہار آپ کو میرے حال پر رحم نہ آتا - اور
میری آہ اپنا اثر نہ دکھاتی - اور آپ کا دل ملائم کیے بغیر رہتی - اولیویا نے کہا کہ آپ
تو سب کچھ کرتے - یہ تو بتلائیے کہ آپ کس خاندان سے ہین - واٗولا نے کہا گو اسوقت
اقبال مجھ سے رُوتافتہ ہو مگر میرے نجیب الطرفین ہونے مین کوئی شک نہین - غرضکہ
اولیویا نے اُسے بے دلی سے رخصت کیا - اور کہا کہ اپنے آقا کو سمجھا دو کہ جب نہ مجھے
اُس سے محبت نہین ہو تو پھر کیون وہ اپنے آدمیون کو تکلیف دیتا ہو - لیکن ایک
درخواست مین کرتی ہون کہ جب کبھی تمھارا اِدھر سے گذر ہو تو مجھ سے مل لینا تا مجھے معلوم
ہو کہ نواب نے میرا جواب سُنکر کیا کہا - واٗولا نے اُسے سنگدل حسین سے تعبیر کر کے
کہا تو اب مین رخصت ہوتا ہون - واٗولا کے چلے جانے پر دیر تک اولیویا مکرر سہ کرر
یہی عبارت رٹا کی - گو اُسوقت اقبال مجھ سے رُوتافتہ ہو مگر میرے نجیب الطرفین ہونے
مین کوئی شک نہین - اور آپ ہی آپ قسم کھائی کہ ضرور وہ ایک شریف آدمی معلوم
ہوتا ہے کیونکہ اُسکی گفتگو - صورت - تناسب اعضا - اطوار و افتادِ طبیعت سے
صاف نجابت و شرافت آشکارا ہے - اور اپنے دلمین سمجھی کہ اگر کہین کا آفت زدہ
نواب زادہ ہو تو بعید نہین - اور پھر آپ ہی آپ اپنے ندیدہ ہونے پر کہ ایک مرد اجنبی پر
بیک نگاہ دل دے بیٹھی کسی قدر نادم بھی ہوئی - لیکن ندامت جو قصور کے بعد اچھے
لوگ اُٹھاتے ہین وہ بالکل بے سود ہوتی ہے اور مکافات ماسبق ہرگز اُس سے ممکن نہین ہوتا

الحاصل اپنے عالی مرتبہ ہونے اور اُس قاصد کے ادنیٰ خدمتگار ہونے کا فرق درمیان سے جدا کر دیا۔ حالانکہ عورتوں کو اسکا بہت کچھ لحاظ ہوتا ہے اور ایسا امتیاز کرنا اپنا جوہر ذاتی تصور کرتی ہیں۔ اس بن بیاہی لڑکی نے ان سب خیالات کا ذرا پاس نہ کیا اور استحکام نسبت کی فکر میں ہوئی۔ اور ایک ہیرے کی انگوٹھی باین حیلہ کہ بادشاہ نے نظر باستحکام نسبت میرے پاس بھیجی تھی مگر مجھے اسکا لینا منظور نہیں ہو اپنے خدمتگار کے حوالہ کی اور کہا کہ بادشاہ کا قاصد ابھی راستہ ہی میں ہوگا دوڑ کر دیدو۔ اور اس حکمت سے مقصد دلی یہ تھا کہ سی سیر مجو ایک ہوشیار آدمی ہے میری انگوٹھی پا کر میرے دلی ارادہ کو سمجھ جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ انگوٹھی کے پانے سے واولا کو حیرت ہوئی کہ نواب نے کب مجھے انگوٹھی دی تھی۔ اور پھر اولیویا کی حیرت فریفتگی کی نظر یاد کر کے خیال کیا کہ شاید اس انگوٹھی بھیجنے سے اسکا یہ مطلب ہو کہ نواب تو نہیں لیکن اگر تم مجھ سے نکاح کرنا چاہو تو مجھے منظور ہے اور صداقت بیان کے لیے میرے ہاتھ کی انگوٹھی موجود ہے۔ اور پھر افسوس کیا کہ میرے ساتھ اس عورت کا عشق کرنا بعینہ نواب کی سی مثال ہو کہ اپنے معشوق سے ملتے ہیں مگر لطف حقیقی نہیں اٹھا سکتے۔ دیکھتی ہوں تو یہ تبدیل وضع میری زیست خراب کیا چاہتی ہے۔ اور جسطرح آہ سرد بلاسود میں نواب کے لیے کھینچتی ہوں ویسا ہی اولیویا میرے لیے کھینچا چاہتی ہے۔

واولا لوٹ کر اورسینو کے پاس آئی۔ اور اس معاملے میں اپنے ناکامیاب رہنے کی کیفیت بیان کی کہ اولیویا نے کہا ہے کہ نواب سے کہدینا کہ مجھے زیادہ تکلیف نہ دے۔ اس سننے پر بھی نواب کی یہ امید قائم رہی کہ ایک نہ ایک روز سی سیریو خوش خصال اس قابل ہوجائیگا کہ اُسے مجھ پر رحم دل کر دے۔ چنانچہ نواب نے اخیر میں واولا سے کہا کہ کل صبح ایک مرتبہ اور جاؤ اور دیکھو کہ اب کیا جواب دیتی ہے۔ اور پھر وہ دن کاٹنے کے لیے ایک گیت جو اُسے کمال مرغوب تھا گائے جانے کا حکم دیا اور کہا۔ پیارے سی سیریو شب گذشتہ میں جو یہ گیت میں نے سنا تو مجھے معلوم ہوا کہ اسکا سننا میری بیقراری و بیچینی رفع کرنے کے لیے بہت

مناسب ہے - سی سیر یو خوب خیال کرو - یہ پرانے وقتون کا گیت ہے اور نہایت صاف ہے - چھوکریان جب سوت کاتتے اور کشیدہ کاڑھنے دھوپ مین بیٹھتی ہین - یا جالی بننے کے لیے سوت اور ہڈی لیکر بیٹھتی ہین اُسوقت اس گیت کا لطف دیکھیے - گو اسمین کوئی مضمون نہین ہے مگر مجھے بہت ہی پسند ہے کیونکہ اگلے وقتون کی پاک محبت کا اسمین ذکر ہے

مضمون اُس گیت کا یہ تھا - موت آ اور سن سان قبر مین مجھے لیجا کر سُلا - دم جلدی سے نکل جا کہ مین ایک بے رحم معشوقہ کا کشتہ ہون - میری قبر تختہ بنا کر یو کے درخت تمام لگا دو کیونکہ میرے نزدیک اُس سے بڑھکر کوئی دوسرا رفیق بعد مرنے کے نہین ہوتا - میرے سیاہ کفن پر پھول نہ بکھیرو - اور نہ کوئی دوست میرے ساتھ قبر تک چلے جہان میری ہڈیان ڈالی جائینگی - اور ایسی جگہ مجھے رکھو کہ کوئی اُداس عاشق میرا مزار ڈھونڈھ کر رونے کو نہ پاسکے -

واؤلا نے بڑے غور سے اُس پرانے گیت کو سنا - جس سے بے سود محبت کی کلفتون کا پوری پوری طرح سے انکشاف ہوتا تھا - اور اُسکے سُننے سے جو کیفیت اُسکے دل پر طاری ہوئی اُسکے چہرہ سے صاف نمایان ہوئی - چنانچہ نواب نے اُسے مایوس و اُداس دیکھکر کہا - جانم فدات - سی سیر یو - گو تم محض کم سن لڑکے ہو مگر تمھاری آنکھین اسوقت ایسی ہین جیسے کوئی اپنے معشوق کو نظارہ کرتا ہو - تم ہی بتاؤ کیا ایسا نہین ہے - واؤلا نے کہا کچھ کچھ آپکی عنایت سے کیون نہین ہو - اور سینو نے پوچھا کہ جس عورت پر تمھاری طبیعت ہو - اُسکی کیا عمر ہے - اور کیسی شکل ہے - واؤلا نے جواب دیا کہ بجنسہ آپ ہی کی سی صورت اور آپ ہی کی سی عمر ہے - نواب یہ سُنکر ہنسا کہ ایسا خوبصورت نوجوان اور اپنے سے زیادہ عمر والی عورت اور مردون کی سی سانولی صورت کی معشوقہ پر فریفتہ ہو - لیکن در پردہ واؤلا اپنے بیان سے اور سینو کی ذات مراد لیتی تھی - اُسکی ہمشکل عورت مراد نہ تھی -

جب واؤلا نے دوبارہ اولیویا سے ملنا چاہا تو اُسے کوئی دقت اُٹھانی نہ پڑی -
نوکرون کو بہت جلد معلوم ہو جایا کرتا ہے جب اُنکی بیبیان کسی آنے جانے والے سے

محبت پیدا کر لیتی ہین۔ وا اولا کے پہونچنے کے ساتھ ہی دروازے مکان کے کھل گئے
اور بڑی عزت سے اولیویا کے کمرے تک یہ نواب کا نوکر پہونچایا گیا۔ وا اولا نے کہا کہ
آج پھر مین اپنے آقا کے بارے مین کچھ گفتگو کرنے آیا ہون۔ اُس عورت نے کہا کہ مین
چاہتی ہون کہ نواب کا ذکر تم سے نہ سُنون۔ ہان اگر کچھ اور بات کرنی ہو تو مین تمھاری
درخواست کو بلبل کے نغمہ سے بھی کسی قدر زیادہ توجہ سے سنونگی۔ گو اس تقریر سے اولیویا
کا مافی الضمیر ظاہر ہو گیا مگر اُسنے فوراً ہی اور بھی وضاحت کے ساتھ اُسے بیان کیا جس سے
صاف صاف اُسکی فریفتگی کا حال کھل گیا۔ یہ بات وا اولا کو ناگوار گذری اور کسی قدر انتشار اُسکے
چہرے پر پیدا ہوا۔ جسے دیکھکر اولیویا نے کہا کہ مجھے حقیر سمجھکر اپنا غصّہ دکھانا اُسکے ہونٹھون پہ
کیا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ سی سیزریو۔ قسم ہے مجھے موسم بہار کے پھولون کی۔ اور قسم ہے
مجھے کنوارپن کی پاکدامنی کی اور قسم ہے مجھے راست بازی کی کہ مین تم سے کمال محبت
رکھتی ہون۔ تمھاری طرح نہ مجھ مین نخوت ہے اور نہ اتنا فہم و شعور کہ جوش محبت کو چھپائے رہون
مگر اولیویا کی یہ ساری ناز و نیاز کی باتین بے سود گئین۔ وا اولا منھ بنا کر اُسکے پاس سے اُٹھ کھڑی
ہوئی۔ اور کہتی ہوئی چلی کہ اور سینو کے بارے مین گفتگو کرنے مین اب کبھی نہین آنے کا۔ غرضکہ
اولیویا کی درخواست و اظہار اشتیاق پر اُسنے جو کچھ کہا اُس سے یہی بات نکلی کہ اُسے
ہرگز کسی عورت سے عشق و محبت پیدا کرنی منظور نہین ہے۔

اولیویا کے مکان سے نکلتے ہی وا اولا ایک آفت مین گرفتار ہو گئی۔ ایک مرد شریف
اولیویا کے عاشق ناکامیاب کو کسی طرح یہ خبر ملگئی کہ اولیویا نواب کے پیغام بر کی طرف
میلان طبیعت رکھتی ہے۔ اور یہ سُنکر اُس پیغام بر کے ساتھ وہ خانہ جنگی کرنے کو مستعد ہوا۔
ایسی حالت مین بیچاری وا اولا کا کچھ بس نہ چلا۔ جسنے گو مردانہ بھیس بدل رکھا تھا مگر اپنی نازک
طبیعت کو کیا کرتی کہ اپنی ہی تلوار دیکھنے سے اُسے خوف آتا تھا۔

ایک خوفناک حریف کو خنجر بکف اپنی طرف حملہ آور دیکھکر وا اولا کے ہاتھ پیر پھول گئے۔

قریب تھا کہ وہ اپنا عورت ہونا اُسپر ظاہر کر دے کہ ایک راہ چلتے شخص اجنبی نے اُسے اُس تکلیف اور راز فاش ہونے کی شرم سے نجات دی - اور اُن دونون کو اسطرح الگ کر دیا گویا وہ مرد اجنبی اُسکا پیارا دوست اور مدتون کا رفیق تھا - اور اُسکے دشمن سے کہا کہ اگر اس نوجوان نے تمھارا کوئی قصور کیا ہے تو اُسے مین اپنے سر لیتا ہون - اور اگر تم اسکے ساتھ بُری طرح پیش آؤگے تو مین تم سے لڑے بغیر نہین رہنے کا - قبل اسکے کہ واڈولا اُسکی دستگیری کا شکریہ ادا کرتی یا اُسکی مہربانی کا سبب پوچھتی اُسکا وہ نیا دوست ایسے دشمنون کے ہاتھ پڑا جہان اُسکی بہادری کچھ کام نکر سکی - یعنی واڈولا کے نجات پاتے ہی عہدہ داران دربار کا اُس طرف سے گذر ہوا - جنھون نے اُس مرد اجنبی کو جاسوسی کے لیے کہ اُسنے کئی برس پہلے کوئی جرم کیا تھا نواب کے پاس لے جانے کے لیے گرفتار کر لیا - گرفتار ہونے کے بعد اُسنے واڈولا سے کہا کہ تمھاری ہی تلاش کی بدولت مین گرفتار ہُوا - اور پھر ایک کیسۂ زر اُس سے مانگ کر کہا کہ اُسوقت ایسی ضرورت آن پڑی ہے کہ مین تم سے اپنا کیسہ مانگتا ہون - نہ مجھے اپنے گرفتار ہونے سے زیادہ تمھارا خیال ہے کہ مین اسوقت تمھارے لیے کچھ نہین کر سکتا - تمھارے چہرہ سے انتشار پیدا ہے مگر یہ وقت تسکین و دلجمعی کا ہے واڈولا کچھ چندان منتشر تو نہ تھی مگر اُسکی باتین سنکر البتہ اُسے انتشار پیدا ہُوا - اور اُس سے اپنی اجنبیت ظاہر کر کے بولی نہ مین تمکو جانتا اور نہ کبھی تم سے کوئی کیسہ پایا - مگر اُس مہربانی پر خیال کر کے جو اُسنے اُسکے مقابلہ مین ابھی ظاہر کی تھی - کسی قدر روپیہ جو اُسکے پاس تھا اُسے حوالہ کیا واڈولا کا یہ انداز دیکھکر اُس مرد اجنبی نے بہتیری باتین کہین جس سے اُسکی ناشکرگذاری و نامہربانی کی شکایت مترشح ہوتی تھی - اور عہدہ داران دربار سے کہا دیکھیے یہ وہ شخص ہے جسے مین نے موت کے مُنہ سے چھڑایا تھا اور صرف اسی کی خاطر سے مین اسیر یا مین آیا جہان یون معرض زوال مین گرفتار ہُوا - لیکن اُنھون نے

اُسکی بات پر ذرا بھی کان نہ دیا اور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ ہمین اِس سے کیا بحث
الحاصل جب اُسے پکڑکر وہ لوگ لیچلے تو اُسنے واولا کو سباسٹن کے نام سے مخاطب کیا
اور راستہ مین جہانتک آواز سنائی دی فرضی سباسٹن کی توہین واحسان فراموش ہونے
کے کلمات اُسکی زبان پر جاری تھے۔ واولا نے اُسکے مُنہ سے اپنا نام سباسٹن سُنکر
گو اُس عجلت مین یہ موقع نہ پایا کہ اِس لفظ کی توضیح کرائے۔ مگر اتنا سمجھی کہ بھائی کے
مشابہ ہونے سے یہ معاملہ اگر وقوع پذیر ہوا ہو تو کچھ بعید نہین ہی اور اُسے یہ اُمید
پیدا ہوئی کہ وہ میرا ہی بھائی ہوگا جسکی نسبت یہ آدمی اپنا موت کے مُنہ سے چھڑانا
ظاہر کرتا ہی۔ اور فی الواقع ایسا ہی تھا۔ اُس مرد اجنبی کا حال سُنیئے کہ اُسکا نام
اینتھانیو تھا اور بحری کپتان کا عہدہ رکھتا تھا۔ سباسٹن مستول کے سہارے سے
جسنا ہوا جسے طوفان مین اُسنے ذریعہ زیست سمجھا تھا بہا چلا جاتا تھا اور ماندگی سے
بالکل بے دم ہو رہا تھا کہ اینتھانیو نے اُسے دیکھکر اپنے جہاز مین اُٹھا کر رکھ لیا۔
اور پھر کچھ ایسی دوستی اُن دونون مین ہوگئی کہ سباسٹن کا پیچھا وہ نہ چھوڑتا اور جہان
کہین وہ جانا چاہتا وہ ساتھ ہو لیتا۔ جب سباسٹن نے اورسینو کے دربار دیکھنے کا
ارادہ کیا تو اینتھانیو بھی اُسکے ساتھ الیریا مین آیا۔ اور ہرچند کہ وہ جانتا تھا کہ اگر
مجھے کسی نے پہچان لیا تو میری جان نہین بچنے کی کیونکہ ایک مرتبہ بحری لڑائی مین
نواب کے برادرزادے کو اُسنے سخت زخمی کیا تھا مگر پھر بھی اُسکا ساتھ چھوڑنا اُسنے
گوارا نہ کیا۔ چنانچہ وہ یہی جرم تھا جسکے سبب سے عہدہ داران دربار نے اُسے
دیکھکر گرفتار کر لیا۔

اینتھانیو اور سباسٹن جہاز سے ساتھ ہی اُترے مگر دو تین گھڑی پہلی اینتھانیو
اور واولا مین مُلاقات ہوئی۔ کیونکہ جہاز سے اُترکر اینتھانیو تو سرائے مین چلا گیا
اور سباسٹن سے کہا مین سرائے مین چلکر ٹھہرتا ہون تم شہر کی سیر دیکھ بھال کر آنا۔

اور روپیون سے بھری ہوئی ایک تھیلی اُسکے حوالہ کی اور کہا اِسے اپنے ساتھ لیتے جاؤ شہر کی جو چیز تمھین پسند آئے اُسے خریدنا۔ وقت معہودہ تک شہر کی سیر دیکھکر سباسٹن جب نہین لوٹا تو این تھانیو اُسکی تلاش مین نکلا۔ اور چونکہ وہ اولا لباس اور صورت شکل مین بالکل سباسٹن کے ہمشکل دکھائی دی اِسلیے اُسنے تلوار نکال کر اُسکے بچانے کے لیے اُسکے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور جب سباسٹن جیسا کہ وہ خیال کیا گیا تھا اُسکے احسان سے مکر گیا اور خاص اُسی کے زر امانت کے دینے مین اُسے تامل ہوا تو کوئی حیرت کا مقام نہین ہے جو اُسکی احسان فراموشی کا شکوہ این تھانیو کی زبان پر آیا۔

این تھانیو کے پکڑے جانے پر وائولا کو دوبارہ اپنے خطرہ مین پڑنے کا خوف پیدا ہوا۔ اور قدم بڑھا کو بہت جلد اُس موقع سے نکل گئی۔ وہ بہت دور نہ نکل گئی ہوگی کہ اُسکے دشمن کو وہ پھر لوٹتے ہوئے نظر آئی۔ مگر اب یہ اُسکا بھائی سباسٹن تھا جسکا اتفاقیہ اُدھر سے گذر ہوا۔ اُسے دیکھکر وہ بولا۔ کیون صاحب۔ اب تو ملے۔ آپ کی موت معلوم ہوتا ہے یہین لکھی ہوئی ہے۔ اور یہ کہکر ایک ڈگ صحیح کیا۔ سباسٹن ایک بہادر آدمی تھا اُسے اسکی کہان تاب۔ اُسنے بھی ایک ڈگ صحیح کرکے اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی۔

اولیویا اِس لڑائی کے فرو ہونے کی باعث ہوئی۔ شور وغل سُنکر وہ اپنے مکان سے نکل آئی اور سباسٹن کو سی سیریو سمجھکر گھر مین لیگئی۔ اور اِس سخت بلا مین گرفتار ہونے پر بہت کچھ افسوس ظاہر کیا۔ ہرچند کہ سباسٹن کو اِس عورت کے اخلاق کے پیش آنے پر اتنا ہی تعجب ہوا جتنا اُس ناشناسا دشمن کی جہالت سے مگر اُسکے مکان مین بخوشی چلا گیا۔ اولیویا اپنے سی سیریو کو جیسا کہ اُسنے سمجھا تھا اپنی تواضع وتکریم پر رضامند پاکر بہت خوش ہوئی کیونکہ اُنکی صورتین کو ایک سی تھین۔ مگر اُسکے چہرے پر وہ غصہ دکھانے اور حقیر سمجھنے کا کچھ بھی اثر نہ دکھائی دیا۔ جیسا کہ اُسے اِسکے پہلے رنج کو سی سیریو کا عاشق کہنے پر ممتاز ہوا تھا۔ اُس عورت کے اظہار عشق ومحبت پر سباسٹن بالکل معترض نہوا۔ بلکہ نہایت محظوظ ہوا۔

مگر اِس امر کا تعجب اُسے ضرور ہُوا کہ یہ عورت کیون اِسطرح خاطرداری سے پیش آتی ہو۔ اور کسی قدر اُسکے فتورِ عقل کا شبہہ بھی اُسکے دل مین گذرا۔ مگر اُسکے ساتھ ہی اِس امر کا بھی خیال آیا کہ یہ بڑے گھر کی لڑکی ہے اور تمام اپنے کاروبار کو درست کر رکھا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی ہوشیاری سے تمام گھر کے لوگون کو اُسنے ہموار کر لیا ہے۔ اور محض مجھ پر دفعتہً فریفتہ ہو جانے نے اِسے اِسطرح بے قابو بنا رکھا ہو اور پھر بڑی توجہ سے راز و نیاز کی باتین اُس سے کرنے لگا۔ اولیویا نے اپنے حال پرسی سیزلیو یعنی سباسٹن کا اِسطرح مخاطب ہونا بہت مغتنم سمجھا اور اِس خیال سے کہ تھوڑی دیر بعد کہین اِسکا دل بدل نجائے بولی۔ کہ میرے گھر مین ایک پادری موجود ہے۔ بہتر ہے کہ اِسی وقت ہم تم نکاح کر لین سباسٹن نے اِس تجویز سے اپنا اتفاق رائے ظاہر کیا اور خطبۂ نکاح کے ختم ہونے پر تھوڑی دیر کے لیے باہر گیا کہ اپنے دوست اینٹ تھانیو کو تلاش کر کے اِسے اپنی خوش قسمتی کا مژدہ سُنائے۔ سباسٹن کے جاتے ہی خود اورسینو اولیویا کی مُلاقات کو آیا اور اولیویا کے گھر کے پاس پہونچا ہی تھا کہ عہدہ داران دربار اپنے قیدی اینٹ تھانیو کو لیے ہوے نواب کے حضور مین پیش کرنے کے لیے آن موجود ہوے۔ نواب کے ساتھ وائولا بھی آئی تھی جسے دیکھکر اینٹ تھانیو کو پھر سباسٹن کا دھوکا ہُوا اور سمندر کے خطرہ سے اُسکی جان بچانے کی کیفیت نواب سے بیان کی اور پھر اخیر کے جھگڑے کا پورا حال بیان کرنے پر اپنا شکوہ اِس امر کے اظہار کے ساتھ ختم کیا کہ تین مہینے تک یہ جوان میرے ساتھ رہ چکا ہو۔ مگر اولیویا کو سامنے سے آتے ہوے دیکھکر نواب نے اینٹ تھانیو کی بات کا کچھ ایسا خیال نہ کیا۔ اور کہا بیگم صاحب چلی آتی ہین یا ملک زمین پر سیر کرنے کو اُتر آیا ہے۔ اور پھر اُسکے بعد اینٹ تھانیو کی بات کا جواب دیا۔ کہ بھئی تمھارے ہی سخن سے تمھارا دیوانہ پن ثابت ہوتا ہو کیونکہ تین مہینے سے تو یہ جوان میرے ہی پاس ہے۔ اور پھر اینٹ تھانیو کے الگ کیے جانے کا حکم دیا۔ مگر اولیویا اِس امر کی سبب ہوئی کہ اینٹ تھانیو کے حسب بیان وائولا کو

نواب احسان فراموش ہونے کا اتہام لگاتے تھے کیونکہ نواب کے سامنے اولیویا نے جتنی
باتین کین سب سے سی سیریو کے حال پر اُسکا مہربان ہونا نکلتا تھا۔ نواب اپنے نوکر
کی ایسی عزت اولیویا کے نزدیک دیکھکر بہت ناخوش ہوا۔ اور اولیویا کے سامنے
وہین اُسے لعنت ملامت کی اور اپنے تازہ رنج کے بدلہ لینے کے لیے اپنا بہت کچھ
غصہ دکھایا۔ اور چلتے وقت وائولا کو اپنے ساتھ لیتے جانے کو پکار کر کہا۔ لڑکے۔
یہان آؤ۔ مین تمھاری شرارت کو بخوبی جان گیا۔ گو نواب کی بدگمانی اور غصہ سے وائولا کو
یقین کامل تھا کہ پہونچتے ہی مین ہلاک کیجاؤنگی۔ مگر جوشش عشق مین وہ نڈر ہو کر بولی کہ
اگر نواب کو میری موت ہی مین راحت ہے تو مجھے اُسکے بخوشی قبول کرنے مین کوئی تامل
نہین۔ اولیویا نے اپنے شوہر کو یون ضائع ہوتے دیکھکر شور مچایا کہ میرے سی سیریو
کہان جاتے ہو۔ وائولا یہ سنکر بولی کہ مین ایسے شخص کے ساتھ جاتا ہون جسے مین اپنی
جان سے بھی زیادہ عزیز جانتا ہون۔ یہ سنکر اولیویا نے پکار کر کہا کہ سی سیریو میرا شوہر ہے
اور پادری کو پیش کیا جسنے نواب سے بیان کیا کہ دو گھنٹے بھی نہ گذرے ہونگے کہ مین نے
ہین ان دونون کا نکاح پڑھایا ہے۔ یہ سنکر تھوڑی دیر تک نواب ٹھہر گیا۔ بخلاف اسکے
دیر تک وائولا اپنے نہ بیاہے جانے کی حجت پیش کیا کی مگر کوئی فائدہ نہ نکلا۔ اولیویا
اور اُس پادری کے بیان سے نواب کو یقین آگیا کہ بیشک اِس چھوکرے نے اُس
خزانے پہ ہاتھ مارا جسے مین جان سے زیادہ عزیز جانتا تھا۔ اور گذری ہوئی بات کے
ذکر کو بے سود سمجھکر اُس بے وفا عورت اور دروغ گو جوان اُسکے شوہر سے رخصت ہوئے
اور کسی قدر سختی وائولا سے یہ کہکر کہ تم کبھی میری نظر کے سامنے نہ آنا وہان سے چلنا
چاہتا تھا کہ ایک طرفہ ترماجرا (جیسا کہ انھین معلوم ہوا) یہ دکھائی دیا کہ دوسری طرف سے
ایک دوسرے سی سیریو نے آکر اولیویا کو بی بی کہکر پکارا۔ یہ نیا سی سیریو اولیویا کا اصلی
شوہر سباسٹن تھا۔ جب لوگون نے اپنا اظہار تعجب جو دو شخصون کو ایک ہی صورت

ایک ہی آدانا ایک ہی ہیبت کا پانے سے اُنھین لاحق ہوا تھا کسی قدر کم کیا۔ تو بھائی بہن نے باہم پوچھنا شروع کیا۔ کیونکہ وآولا نے تو بہ مشکل یہ معلوم بھی کر لیا کہ یہ میرا بھائی ہی مگر سباسٹن جس بہن کو غرق آب تصوّر کرتا تھا اُسے مردانہ لباس مین دیکھکر کیونکر پہچان سکتا۔ غرضکہ اخیر مین وآولا کو صاف صاف بیان کرنا پڑا کہ مین تمھاری بہن وآولا ہون کہ بہ مصلحت مردون کی سی پوشش اختیار کر لی ہے۔

جب ان توام بھائی بہن کے متشابہ ہونے کی بھول لوگون پر ظاہر ہوئی تو اولیویا کے دھوکہ کھانے پر کہ ایک عورت پر وہ فریفتہ ہو گئی تھی وہ لوگ بہت ہنسے۔ اور اولیویا اس معاوضہ سے کچھ بددل نہوئی۔ جب اُسنے دیکھا کہ بجاے ایک عورت کے مین نے اُسکے بھائی سے نکاح کیا۔

اولیویا کے نکاح ہو جانے سے ہمیشہ کے لیے اورسینو کی اُمیدین منقطع ہو گئین۔ اور امیدون کے ساتھ تمام اُسکے بے سود عشق کے ولولے بھی جاتے رہے اور اب سارے خیالات اُسکے عزیز و نوجوان سی سیر لیو کی طرف متوجہ ہوے جو اسوقت مرد سے عورت بنگیا تھا۔ اُسنے وآولا کو بڑے غور سے دیکھا اور خیال کیا کہ یون تو مین اُسے خوبصورت ہمیشہ سے سمجھتا ہی ہون۔ عورتون کا لباس پہنے پر تو اور بھی حسین معلوم ہوگا۔ اور پھر وآولا کی باتون پر خیال کیا جو ہمیشہ نواب کے چاہنے کا دم بھرتی تھی۔ اُسوقت تو اُسکا اظہار محبت و وفاداری نوکرون کی معمولی عادات پر خیال کیا جاتا تھا مگر اُسوقت معلوم ہوا کہ دربردہ اُس کہنے کا کچھ اور مطلب ہوتا تھا۔ اور پھر تمام اُسکی باتون کا خیال کر کے جو وہ معمے مین کہا کرتی تھی نواب نے اُس سے نکاح کرنا اپنے دلمین ٹھان لیا۔ اور کہا (جیسا کہ ابھی تک سی سیر لیو یا لڑکا کہنے کی عادت چھوٹی نہ تھی) لڑکے تم نے مجھ سے ہزارون بار کہا ہوگا کہ جیسی مجھے آپ سے محبت ہے ویسی آپ کو ہرگز کسی عورت سے نہوگی اور تم نے نہایت وفاداری سے میرے کام انجام دیے اور بڑی شفقت اور نفاست سی

تم اتنے دنون تک میرے ساتھ رہین۔ ہرگاہ کہ اتنے دنون تک تمنے مجھے میان کہکر
پکارا اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آج سے تم اپنے میان کی بی بی اور اورسینو کی
بیگم کہلاؤ۔

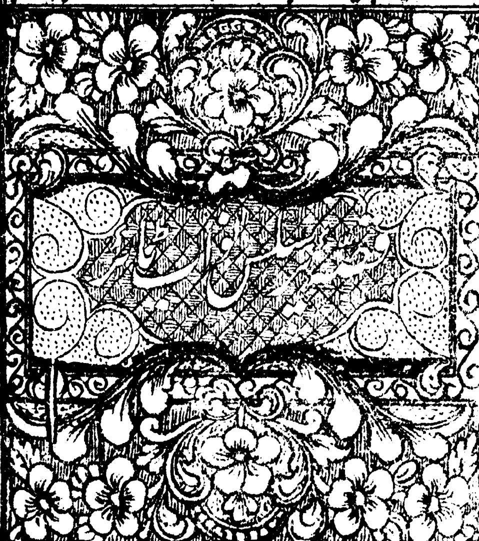
اولیویا نے یہ دیکھکر کہ نواب نے اپنے اُس ارادے سے جسے وہ مکروہ سمجھتی تھی
انحراف اختیار کیا اور وائولا کی طرف اپنا دل مائل کیا۔ اُن دونون کو اپنے گھرمین بلایا
اور اُس نیک پادری سے مدد چاہی جسنے صبح اُسکا نکاح سباسٹن سے پڑھایا تھا۔
اور کہا کہ یہ جو دن باقی رہگیا ہی اسمین اورسینو کا نکاح وائولا کے ساتھ کردو۔ اسطرح دونون
توام بھائی بہن ایک ہی دن بیاہے گئے۔ طوفان کا اُٹھنا اور جہاز کا تباہ ہونا جس سے
وہ دونون بچھڑ گئے تھے اُنکی بلند اقبالی اور مفرح الحالی کا باعث ہوا۔ وائولا اورسینو
نواب الیریا کی بیگم ہوئی اور سباسٹن مالدار و شریف بیگم اولیویا کا شوہر ہوا۔

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا پندرھوان قصہ کہ جو اس سے پہلے
مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای
مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر مقام کانپور مین باہتمام منصرم باکمال جناب
منشی بھگواندیال صاحب سے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۶ع مین پہلی مرتبہ طبع ہوکر ہدیۂ
ناظرین ہوا۔

ما زوز خلاتہ فضل کا قمر ساصنا سو
ن ن مین ق ولہ ن مکین ع ب

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام شیکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا
سولھواں دلچسپ فسانہ ہے حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گانو
ضلع گورکھپور نے بایماء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع ہو کر چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرِیکلس نواب ٹائر نے یونان کے بدذات شہنشاہ اینٹی اوکس کے ڈر سے خود بجود اپنی ریاست سے جلاوطنی اختیار کی - کیونکہ نواب نے اُسکے کسی فعل زبون کو افشا کر دینے سے جسے اُسنے خفیۃً کرنا چاہا تھا اپنے کو اُس خوف مین ڈال رکھا تھا کہ شہنشاہ یونان اُسکی رعایا اور شہر ٹائر پر عنقریب کوئی آفت ڈالا چاہتا ہے معمولات سے ہے کہ بڑون کے جرائم مخفیہ مین جاسوسی کرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہین ہوسکتا غرضکہ ایک لائق و فائق قائم مقام ہلی کنس نام کو انتظام ریاست سپرد کر کے پرِیکلس جہاز پر سوار ہوا - اور یہ سمجھا کہ جبتک اینٹی اوکس کا غصہ جو اِسوقت نہایت بڑھا ہوا ہے کم نہوے اپنے کو یہان سے غائب رکھنا مناسب ہے -

پہلا مقام جہان نواب جاکر ٹھہرنے کو تھا تھرسس کے نام سے مشہور تھا - نواب نے یہ سنکر کہ شہر تھرسس مین نہایت سخت قحط پڑا ہے اپنے ساتھ اُسکے دفعیہ کے لیے بہت سی خوراک لے لی تھی - وہان پہونچ کر اُسنے دیکھا کہ شہر والے سخت تکلیف مین

Pericles Tyre Antiochus Hellicanus Tharsus Cleon

گرفتار ہین۔ کلین حاکم تھرسس نے اُسکا اسطرح اعانت غیر مترقبہ کے ساتھ آنا ایک تائید غیبی سمجھی۔ اور خوب آؤ بھگت کی۔ پرسلس یہان تھوڑے ہی دنون تک ٹھہرا تھا۔ کہ اُسکے دغاباز قائم مقام کا خط اِس مضمون کا پہونچا کہ تھرسس مین آپ کا ٹھہرنا خلاف مصلحت ہے کیونکہ انٹی اوکس کو آپ کا پتہ لگ گیا۔ خفیہ مخبرون سے جو اس غرض کے لیے تعنیات کیے گئے تھے۔ اُسے آپ کا حال معلوم ہو گیا۔ جب اس مضمون کے چند خطوط پہونچے تو پرسلس نے پھر سفر بحری کا سامان کیا۔ اور اُن تمام رعایا کی دعائین لیکر جنھون نے اُسکے کرم وجود سے پرورش پائی تھی۔ جہاز پر سوار ہوا۔

کچھ بہت دور نہ پہونچا تھا کہ اُسکا جہاز ایک طوفان عظیم سے تباہ ہوا۔ اور بجز پرسلس کے تمام جہاز والے غرق آب ہوے۔ جو موجون پر بیٹھا ہوا ایک کنارے جا لگا۔ جہان پہونچ کر کچھ بہت دیر تک یہ عالم حیرت مین نہ تھا۔ کہ چند غریب ماہی گیرون کا گذر ہوا اور وہ اپنے گھر اُٹھا کر اُسے لیگئے اور کھانے کپڑے سے اُسکی خبر لی۔ اُن ماہی گیرون سے پرسلس کو معلوم ہوا کہ اس ملک کا نام پن ٹی پولیس اور بادشاہ یہانکا سی مونیڈیس ہے جسے باعتبار اُسکی باامن حکومت وحسن انتظام کے نیک سی مونیڈس کہتے ہین۔ اور اُنھین سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ بادشاہ سی مونیڈس کے ایک نوجوان خوبصورت لڑکی ہے جسکی چند روز بعد سالگرہ ہونے والی ہے اور اسوقت ایک بڑی محفل دربار شاہی مین آراستہ ہوگی۔ بہت سے نواب اور امرا ہر طرف سے آکر جمع ہونگے۔ اور اُس خوبصورت بیگم تھیسا کے عشق مین اپنی اپنی مشاقی فن سلاح بازی مین دکھلائینگے۔ اسی حالت مین کہ نواب بیٹھا یہ باتین سن رہا تھا اور اپنے دلمین اپنے ہتھیار کے گم ہوجانے کا رنج کر رہا تھا۔ جسکی وجہ سے اُن بہادر امرا کے ساتھ جا کر بیٹھنے کی قابلیت جاتی رہی تھی کہ ایک دوسرے ماہی گیر نے بالکل ساز و سامان ہتھیار کے جنکو اُسنے ماہی جال مین دریا کے اندر سے پایا تھا لاکر نواب کے سامنے حاضر کیا۔ اور جسے دیکھکر نواب نے کہا

یہ وہی ہتھیار میرا ہی جو سمندر مین ڈوب گیا تھا - اور پھر اپنے خاص ہتھیار کو پاکر اسنے کہا
تقدیر تیرا شکریہ ادا کرتا ہون - کہ بعد تکالیف کے اب تو کسی قدر میری موافقت کرتی
ہے - یہ وہ ہتھیار ہے - جسے میرا باپ نشانی چھوڑ مرا تھا - جسکی یاد مین مین اسکو ایسا
عزیز سمجھتا ہون کہ جہان کہین مین جاتا ہون اسے ضرور ساتھ رکھتا ہون - اب موج زن
دریا نے جسنے اسے مجھ سے جدا کر دیا تھا مطمئن ہونے پر مجھے پھر واپس دیا - جسکا شکر کرنا
مجھے چاہیے کیونکہ جیسے میرے باپ کی نشانی مجھے پھر ملگئی - مین یہ خیال کرتا ہون کہ جہاز
کی تباہی سے کچھ حرج نہین ہوا -

دوسرے دن پرسلس اپنے دلیر باپ کے ہتھیار لگا سی مونیڈس کے دربار عالی شان
مین پہونچا - جہان اسنے تمام بہادر امرا و شجاع نوابون کو جنھون نے تھیسا کے عشق مین
اسکے ساتھ سلاح بازی پر آمادگی ظاہر کی - نہایت آسانی سے مغلوب کر کے تمام حضار
جلسہ کو حیرت مین ڈال دیا - وہان کا دستور تھا کہ مشق سلاح بازی مین جو سب پر
غالب رہتا اسکی طرف وہ بڑے خاندان والی عورت جسکے لیے وہ آپس مین لڑتے
ہمہ تن متوجہ ہوتی - چنانچہ ان بہادرون کی لڑائی ہو چکنے پر تمام مغلوب امرا اور نواب کو
متنفر ہو کر پرسلس کو اس شاہزادی نے قابل اعزاز تصور کیا - اور سہرا فیروزمندی کا
اسکے سر پر لا بٹھایا - جسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اس یوم طرب کا وہی
بادشاہ ہے - ادھر پرسلس کی بھی یہی کیفیت تھی کہ بیک نگاہ اس شاہ حسن پر فریفتہ
واز خود رفتہ ہوگیا -

پرسلس کہ ایک بڑا ہی خوش خصال آدمی تھا اسکی بہادری و حسن اخلاق سے سی مونیڈس
بہت رضامند ہوا - اور اسکے عمدہ عمدہ فنون کو اسنے اچھی طرح دریافت کیا اور جب
اپنی لڑکی کے عشق و محبت کی کیفیت اسے معلوم ہوگئی تو اس اجنبی پہلوان کو اپنی دامادی
مین قبول کرتے کوئی حقارت نہ سمجھی - باوجود اسکے کہ اس غریب الوطن شریف کے

درجہ سے وہ آگاہ نہ تھا۔ (کیونکہ این ٹی سس کے خوف سے اُسنے یہ بتایا تھا کہ مین ٹائر کا ایک معمولی شریف زادہ ہون) ۔

تھمیا کے ساتھ بیاہ ہونے کے تھوڑے ہی دنون بعد پرسلس کو یہ خبر پہونچی کہ اُسکا دشمن این ٹی سس مرگیا اور تمام رعایا ٹائر آسکے عرصہ تک غیر حاضر رہنے سے گھبرائی ہوئی ہے اور بغاوت پر آمادہ ہے۔ اور چاہتی ہے کہ ہی لی کی نس کو بجائے اُسکے تخت نشین کرے۔ یہ خبر خود ہی لی کی نس کی بھیجی ہوئی تھی جسنے بہ سبب اپنے آقا ر نامدار کی وفاداری کے اِس امر کو گوارا نہ کیا کہ جو عزت اُسے دیجاتی تھی اُسے قبول کرے بلکہ خود بنیام بھیج کر اُسے رعایا کے ارادون سے مطلع کیا۔ اور چاہا کہ وطن کی طرف لوٹ کر وہ اپنے حقوق کی حفاظت کرے۔ سی مونیڈس کے لیے یہ بڑا ہی تعجب وخوشی کا مقام تھا۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ اُسکا داماد (پہلوان اجنبی) نواب ٹائر نامدار ہی۔ تاہم یہ دیکھکر کہ اب مجھے اپنے داماد عالی وقار اور پیاری لڑکی جسکو حاملہ ہونے سے خطرات سمندر کے حوالہ کرتے ہوے اُسے ڈر معلوم ہوا تھا دونون کو چھوڑنا پڑا۔ اُسے یہ خیال آیا۔ آے کاش یہ وہی شریف زادہ ہوتا جو ہم پہلے سمجھے ہوے تھے۔ پرسلس نے بھی چاہا کہ لڑکا جننے تک تھیسا اپنے باپ کے پاس ٹھہر جائے مگر اُس غریب عورت نے ایسی سرگرمی سے اپنے شوہر کے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی کہ آخر کار وہ سب اسباب پر راضی ہوگئے اور سمجھے کہ قبل از ولادت ٹائر مین پہونچ جاینگے۔

بحری سفر بچارے پرسلس کے لیے کچھ ایسا ناموافق تھا کہ ہنوز ٹائر کا پہونچنا بہت دور تھا کہ ایک دوسرا طوفان عظیم اُٹھا۔ جسکی دہشت سے تھیسا کے درد پیدا ہوا۔ اور ایک لمحہ بعد ماما لی چارڈیا اپنے ہاتھ پر ایک لڑکا لیے یہ کہتی ہوئی پہونچی کہ اِس نیچے کے پیدا ہوتے ہی بیگم صاحبہ کی جان نکل گئی۔ اور پھر اُس بچے کو باپ کی طرف بڑھا کر کہا ابھی دن پورے نہوے تھے۔ دیکھیے بیگم صاحبہ کی یہی نشانی ہے اپنی بی بی کی موت کی خبر سنکر جیسا

سخت صدمہ پرسلس کو پہونچا کسی کی زبان مین یہ طاقت نہین کہ اُسکا اظہار کر سکے - یہ خبر سنتے ہی وہ بولا اے خدا تو ہم لوگون کو ایسی چیزون پر کیون فریفتہ کر دیتا ہے جنکا پھر اُٹھا لینا تجھے مرکوز خاطر رہتا ہے - لی چارڈیا نے کہا - جناب والا صبر کیجیے یہ ننھی بچی جو بیگم مردہ کی نشانی ہے سب کچھ ہے - ذرا اس لڑکی پر خیال کر کے آپ اپنے دل کو ڑو کیے - اور اس بے بہا امانت سے تسلی دیجیے - پرسلس نے اُس لڑکی کو گود مین لیکر اُس سے کہا اب تو تیری زندگی امن و امان سے گذرنی چاہیے کیونکہ ایسی سخت حالت مین شاید ہی کوئی لڑکا پیدا ہو - کسی شاہزادی کی آمد ایسی پرخطر حالت مین نہوئی ہوگی - اس سے تو چاہیے کہ تو نہایت سنجیدہ و تیز وار نکلے - آب و آتش و خاک و باد کے اختیار مین جو سخت سے سخت طریقہ رحم سے تیرے باہر لانے کا تھا اُسے اُنھون نے برتا جس سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہی کہ آگے چلکر جو کچھ وقوع پذیر ہو وہ خالی از مسرت و انبساط نہو - لیکن اسمین بھی شک نہین کہ اول اول جو چیز تجھ سے جاتی رہی یعنی ماں وہ تمام اُن چیزون سے بہتر ہے جنھین تو باقعہ اس زمین پر پا سکتی ہے جسکو نئے سرے آکر تو نے دنیا مین دیکھا -

طوفان کی یہ کیفیت تھی کہ ہر لحظہ وہ رو بترقی تھا - اور ملاحون نے اپنے مذہب باطل کی یہ سمجھکر کہ جبتک نعش جہاز مین پڑی رہیگی طوفان کم نہین ہونے کا پرسلس سے کہا کہ آپ مردہ جہاز مین سے پھینک دیجیے - اُس افسردہ دل نواب نے جواب دیا تم کیسے بزدل ہو اللہ حافظ حقیقی ہے - دل کڑا کیے رہو - اس طوفان نے میرا کیا کیا نقصان نہ کیا مگر مجھے اس سے ذرا خوف نہین - ذرا اس معصوم بچی کی وجہ سے جسے پیدا ہوتے ہی ایسا سفر نصیب ہوا البتہ مین چاہتا ہون کہ یہ طوفان کم ہو جائے - ملاحون نے یہ سنکر کہا - آپ کو ضرور پھینکنا پڑیگا - آپ دیکھتے نہین کہ کیسی موجین اُچھلتی ہین اور کیسی تند ہوا چلتی ہے - جبتک جہاز سے مردہ پھینکا نہ جائیگا طوفان ہرگز نہین تھمنے کا - گو پرسلس خوب جانتا تھا کہ اُنکا خیال بالکل ضعیف و بے بنیاد ہے مگر کیا کرتا - آخر کار استقلال سے

کام لیا - ادر کہا بہت مناسب اگر تمھارا ایسا ہی خیال ہے تو وہ کمبخت جہاز مین بھی نہ رہنے پائیگی - اور پھر وہ بیچارہ وہان سے اُٹھا کہ چلکر ایک نظر اپنی پیاری بی بی کو دیکھ آئے - اور دیکھکر بولا - کس مصیبت مین تو لڑکی جنی - میری پیاری کہ نہ روشنی ہے نہ آگ - ناسزا وار عناصر نے تجھے بالکل بھلا دیا - یہ موقع بھی نہین کہ تیرے جنازے کے لیے قبر بناؤن - بلکہ بمشکل کفن مین لپیٹ کر پانی مین پھینک دینیکا وقت ہی - جہان گھونگھیون سے لپٹا ہوا تیرا لاشہ بجاے کتبہ کے تپھر کے بانسون پانی کے نیچے دبا ہوا پڑا رہیگا - اور پھر لی چارڈیا سے کہا کہ نسٹر سے کچھ خوشبودار چیزین - دوات قلم - کاغذ - صندوق اور کچھ جواہرات منگواؤ اور نے سنڈر سے کہو کہ ایک اطلس کا کفن لائے - لڑکی کو تکیہ پر رکھکر تم اسکا سب انتظام کرو مین اتنے مین کچھ مذہبی کلمے کہکر اپنی تھیسا سے رخصت ہو رہتا ہون -

انھون نے ایک بڑا سا صندوق لاکر ساٹن کے غلاف مین منڈھا اور پرکلس کے سامنے رکھدیا - جسمین اسنے اپنی بیگم کا جنازہ رکھا اور اسپر سے خوشبودار مصالحہ چھڑک دیے - اور علاوہ اسکے کچھ از قسم جواہرات اور ایک کاغذ بھی تحریر کرکے اسمین رکھدیا - جس سے یہ معلوم ہو جاسکتا تھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے اور جسمین اِس مضمون کی درخواست لکھی ہوئی تھی کہ اگر شاید یہ صندوق جسمین میری بی بی کی لاش بند ہے کسی کے ہاتھ لگ جائے تو قبر کھود کر دفن کر دے اور پھر اپنے ہاتھون وہ صندوق اُٹھا کر پانی مین چھوڑ دیا - طوفان تھمنے پر پرکلس نے ملاحون سے کہا کہ تھرسس مین لے چلکر جہاز کو لنگر دو - کیونکہ ہمارے ٹائر پہونچنے تک یہ بچہ زندہ نہین رہسکتا تھرسس مین اسے چھوڑ دینا چاہیے - وہان اچھی طرح اسکی پرورش ہوسکیگی -

شب قیامت جسمین تھیسا سمندر مین پھینکی گئی تھی - اُسکی صبح کو سری من الفی سس کا

ایک رئیس وہوشیار طبیب دریا کے کنارے کھڑا تھا۔ کہ اُسکے نوکروں نے ایک صندوق
اُسکے سامنے لاکر رکھا اور کہا کہ دریا کی موجون نے اُسے خشکی پر لاڈالا تھا۔ انمین
ایک بولادہ کیسی موج تھی جسمین اتنا بڑا صندوق بہ آیا۔ سری من وہ صندوق اپنے گھر
اُٹھوا لایا۔ اور کھلوایا تو کیا دیکھتا ہو کہ ایک نوجوان وخوبصورت عورت کی نعش جسمین اپنی
رکھی ہے۔ خوشبودار مصالحہ وجواہرات کی تیاری سے اُسے معلوم ہوا۔ کہ یہ کوئی
بڑا آدمی ہے جو اس عجیب طورسے دفن کیا گیا ہے اسکے بعد ادہر اُدھر ڈھونڈنے سے
ایک کاغذ ہاتھ لگا جسکے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ یہ مُردہ جو سامنے پڑا ہے بیگم پریکلس
نواب ٹائر کی بی بی ہے۔ اور پھر اُس ناگہانی موت پر تعجب اور اُس شوہر کی حالت پر
جس سے ایسی اچھی عورت چھوٹ گئی افسوس کرکے بولا پریکلس اگر تم زندہ ہوگے
تو دلمین سوراخ ضرور ہوگیا ہوگا۔ اور پھر جو بغور تھیسا کا چہرہ دیکھا۔ تو تروتازہ
تھا۔ مردنی ذرا بھی نہ چھائی تھی۔ یہ دیکھکر اُسنے کہا بڑے جلد باز لوگ تھے جنھون نے
تمھین سمندر مین پھینک دیا۔ اُسے یقین نہ آیا کہ یہ مرگئی ہے۔ اسلیے اُسنے آگ
روشن کرائی۔ اور مفرحات کا استعمال کرایا۔ کچھ گانا بھی شروع کرادیا کہ اگر کچھ زندگی
ہوگی تو ان چیزون سے اُسکی روح پریشان کو تسکین ہوگی۔ اور پھر اُن لوگون سے کے
دیکھنے پر جو اُسکے گرد آجمع ہوگئے تھے متحیر ہوکر بولا براہ عنایت آپ ہوا چھوڑ کے کھڑے
ہون۔ ابھی یہ بیگم اُٹھ بیٹھتی ہے۔ پانچ گھنٹے بھی اُسے غشی مین نہ گذرے ہونگے۔
دیکھو کچھ کچھ سانس تو آنے لگی۔ بیشک جیتی ہے۔ وہ آنکھین ہلتی ہین۔ اپنی حکایت غم
سناکر ہمین رُلانے کے لیے یہ ضرور جی اُٹھیگی۔ فی الحقیقت تھیسا مری نہ تھی بلکہ
لڑکا جننے پر اُسے غش آگیا تھا جسے سب کسی نے موت خیال کیا۔ اور اب کہ اُس
رئیس نیک مزاج کی تدبیر سے اُسکے ہوش وحواس بجا ہوے تو آنکھ کھول کر بولی
آین مین یہان کہان۔ میرا شوہر کیا ہوا۔ اور یہ کون مقام ہے رفتہ رفتہ اُسے

سری من نے آگاہ کیا کہ اُسپر کیا کیا واقعات گذرے۔ اور جب دیکھ لیا کہ آنکھوںمین اچھی طرح طاقت آئی۔ تو اُسکے شوہر کی تحریر اور جواہرات لا سامنے رکھدیے۔ جسے دیکھکر وہ بولی۔ بیشک یہ میرے شوہر کی تحریر ہے۔ اور پھر کہا یہ تو نہ مجھے خیال آتا ہے کہ مین جہاز پر سوار ہوئی۔ مگر یہ امر کہ وہان مین لڑکا جنی بخدا مجھے یاد نہین۔ اور اخیر مین یہ کہا کہ جسکے ساتھ میرا بیاہ ہوا جبتک اُسے دیکھونگی نہین کنواری لڑکیون کا لباس پہنا کرونگی۔ اور خوشی کے پاس نجاؤنگی۔ سری من نے کہا جیسا تم کہتی ہو اگر واقعی تمھارا ارادہ ہے تو عبادت خانہ ڈائنا یہان سے تھوڑے ہی فاصلے پہ ہے۔ وہان تم کنواری عورت بنکر مزے سے قیام کر سکتی ہو۔ اور اسپر بھی اگر چاہو تو میری بھانجی وہان تمھارے ساتھ رہیگی۔ یہ تدبیر تھیسا کو بہت پسند آئی اور سری من کا شکریہ اُسنے ادا کیا۔ چنانچہ جب وہ حالت اصلی پر آگئی تو سری من نے عبادت خانہ ڈائنا مین لیجا کر پہونچا دیا۔ جہان جا کر وہ دیبی کی پروہتن بنی۔ اور اپنے شوہر کی فرضی موت کے غم مین اور نیز اس زمانے کے موافق مذہبی عبادت مین دن گزارنے لگی۔

پرسلس اپنی ننھی لڑکی جسکا نام مرنیا یعنے دریائی رکھا گیا تھا۔ اس اعتبار سے کہ وہ دریا مین پیدا ہوئی تھی) تھرسس مین اس غرض سے لیگیا کہ وہان کے حاکم کلین اور اُسکی بی بی ڈیانسا کے پاس اُسے چھوڑ دے۔ اور یہ خیال کیا کہ ایام قحط مین جو کچھ سلوک مین نے اُنکے ساتھ کیے ہین اُنکی وجہ سے اس بے ماں کی لڑکی پر وہ بہت شفقت کرینگے۔ پرسلس کو کلین نے دیکھکر اور جو مصیبت اُسپر پڑی تھی اُسے سُنکر کہا۔ افسوس خدا نے وہ دن نہ دکھایا کہ تم اپنی بیگم کو ساتھ لاکر اُسکے دیدار سے میری آنکھون کو تازگی پہونچاتے۔ پرسلس نے اُسکے جواب مین کہا۔ بہرحال اُس قادر مطلق کے حکم کو ماننا ہی پڑتا ہے۔ اگر اس سمندر کی طرح جسمین تھیسا پھینکی گئی ہم غصہ کرتے و شور و غل مچاتے جب بھی یہی ہوتا جو اب ہوا۔ مین تمھارے لطف و احسان کو

Diana
Marina
Dianisa

اپنی اس لڑکی کے شامل حال کیا چاہتا ہون اور یہ ارادہ رکھتا ہون کہ اُسے یہین تمھارے پاس چھوڑ جاؤن اور تم شاہزادیون کیطرح اسکی تربیت کرو۔ اور پھر کلین کی بی بی ڈریانسا کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ اگر تم اس لڑکی پرورش کرو تو مین بہت خوش ہونگا۔ اُسنے جواب دیا کہ بہتر آپ چھوڑ جایئے۔ اپنی خاص لڑکی سے زیادہ مین اسکا خیال رکھونگی۔ اور اسی طرح کلین نے بھی کہا کہ نواب صاحب آپ کی توجہ جو میری تمام رعایا کی پرورش پر تھی (جسکا وہ ابتک شکریہ ادا کرتے ہین) آپ کی لڑکی کی پرورش مین ضرور اسکا لحاظ کیا جائیگا۔ اور اگر مین غفلت بھی کرونگا تو تمام لوگ جنھین آپ کی ذات سے آرام پہونچا ہے مجھے کب غافل رہنے دینگے۔ علاوہ برین اگر مین کچھ حرف کو دخل دونگا۔ تو میری اولاد کے آگے آتر یگا۔ پرسلس کو جب اپنی لڑکی کی پرورش کا اچھی طرح اطمینان ہو گیا۔ تو اُسے کلین اور اُسکی بی بی ڈریانسا کے پاس چھوڑ دیا اور اُسی کے پاس ماما لی چارڈیا کو بھی رہنے دیا۔ پرسلس جب چلنے لگا تو میرنیا کو تو کیا خبر ہوتی لیکن ماما لی چارڈیا بہت روئی اور پرسلس نے سمجھایا لی چارڈیا روتی کیون ہے۔ اس اپنی ننھی بی بی پر دھیان کر جسکے سہارے تجھے یہان رہنا ہے غرضکہ بحفاظت پرسلس ٹائر مین پہونچ گیا۔ اور بہ امن وامان تخت حکومت پر رونق افروز رہا۔ اور یہان اسکی ماتم زدہ بی بی جسکو وہ مُردہ خیال کرتا تھا۔ ایفی سس مین دن گذارتی تھی اور اُسکی ننھی بچی میرنیا جسکو اُس کمبخت مان نے کبھی دیکھا نہ تھا۔ اندازشاہانہ کلین کے پاس ترتیب پاتی تھی۔ کلین نے اُسکی تعلیم مین بہت سعی کی تھی کہ چودھوین سال اُسکے علم و فضل کی یہ کیفیت تھی کہ اُسوقت کے اچھے اچھے عالم اُس سے ٹکر نہ کھاتے تھے۔ گانے مین اُسکی یہ کیفیت تھی جیسے فرشتہ ہیئت انسانی مین ناچنے کا ایسا ڈھنگ معلوم تھا جیسے کوئی دیبی کھڑی ناچ رہی ہے سوئی کا کام بنانے مین پرند پھل پھلری پھول کی اصلی صورت کھینچ کر رکھ دیتی تھی

فطرتی پھول بھی ایسے کیا باہم متشابہ ہونگے جیسے وہ ریشمی سوت سے بناتی تھی۔ لیکن جب اُسنے یہ کمالات جس سے لوگون کی عام توجہ اُسکی طرف ہونے لگی حاصل کی تو ڈیانسا کلمین کی بی بی اُسکی جانی دشمن ہوگئی۔ کیونکہ اپنی کند ذہنی سے اُسکی خاص لڑکی نے وہ باتین حاصل نہ کین جو میرنیا مین پائی جاتی تھین۔ اور وہ اسبات کو دیکھ نہ سکتی تھی کہ ساری خلقت میرنیا کی تعریف کرے اور وہ مین اُسکی لڑکی کی جسنے میرنیا کے ساتھ ہی تربیت پائی تھی اور عمر مین بھی برابر ہی تھی بات بھی نہ پوچھی جائے۔ چنانچہ اُسکے دلمین یہ آیا کہ میرنیا کو کسی طرح یہان سے دفع کرنا چاہیے۔ غالبًا اُسکی غیبت مین میری سرکش لڑکی کی قدر کیجائے۔ چنانچہ اُسنے یہ بات دلمین ٹھان کر ایک آدمی اُسکے قتل پر تعنیات کیا اور اتفاق سے اِس خبث باطنی کا موقع بھی اُسے اچھا ملا کہ انھین دنون اُس وفادار ماما کی چارڈیا نے بھی دارالبقا کا راستہ لیا۔ ایک روز میرنیا ماما کی چارڈیا کے ماتم مین رو رہی تھی کہ ڈیانسا نے ایک آدمی کو بلایا۔ اور اُس ارتکاب قتل ناحق مین اُس سے گفتگو کرنے لگی۔ ہرچند لیولائن جسے اُسنے اِس فعل بد کے ارتکاب کے لیے تعنیات کیا تھا بڑا ہی خبیث النفس آدمی تھا۔ مگر میرنیا کے لوگون کے دلون کو اپنی طرف ایسا فریفتہ کر رکھا تھا کہ اُسے بھی ایک مرتبہ اِس حکم کی تعمیل مین تامل ہوا اور کہا وہ تو نہایت نیک لڑکی ہے۔ ڈیانسا نے کہا اگر نیک ہے تو دیوتاؤن کے پاس جانے کے قابل ہے۔ دیکھو ابھی ماما کی چارڈیا کے لیے وہ روتی چلی آتی ہے۔ کیون جیسا مین کہتی ہون منظور ہے لیولائن اُسکے حکم کی نافرمانی سے مخوف ہوکر بولا مجھے کچھ عذر نہین۔ غرضکہ ایک چھوٹے سے فقرہ مین اُس بے مثل لڑکی کی مرگ مفاجات تجویز ہوگئی۔ میرنیا اپنے ہاتھ مین بہت سے پھول لیے سامنے سے آئی اور کہا ماما کی چارڈیا کے مزار پر چڑھانے جاتی ہون۔ جب گرمیون کے دن اخیر ہونگے تو یہ بنفشہ اور

گیندے کے پھول غالیچہ کی طرح اُسکی قبر پر خوش نما معلوم ہونگے - مجھ کمبخت و بیکس عورت کی حالت بھی کیسی قابل تاسف ہی - پیدا ہوئی تو ایسی مصیبت مین کہ جنتے ہی مان نے کنارہ کیا - دنیا میرے لیے ایک طوفان استمراری مجھو جو اپنون کو جلدی جلدی میرے پاس سے اُڑائے لیے جاتا ہے - یہ سُنکر مکار ڈیانسا بولی - میرنیا کیا ہے کیون اکیلی رو رہی ہو - آج کیا ہے جو میری لڑکی تمھارے ساتھ نہین ہے - لی چارڈ یا کا غم نکرو - تمھارے لیے مین کیا ما سے کم ہون - دیکھو اس ناحق کے ماتم سے تمھاری صورت کیسی بگڑ گئی ہے - لاؤ یہ پھول مجھے دیدو - ہوا سے بحر مین اُڑجائینگے اور تم لیولائن کے ساتھ ہوا کھاؤ دیکھو کیا اچھی ہوا ہے تمھاری طبیعت اِس سے بہت بہل جائینگی اور پھر لیولائن کی طرف مخاطب ہو کر بولی - لو انکا ہاتھ پکڑ کر ہوا کھلا لاؤ - میرنیا نے کہا نہین بی اپنے نوکر کے ساتھ مجھے نہ بھیجو - نوکر اسلیے کہا - کہ لیولائن ڈیانسا کے ساتھ رہنے والون مین تھا - اُس مکار کو تو یہ منظور تھا کہ کسی طرح لیولائن کے ساتھ اُسے تنہا بھیجے - اسلیے اُسنے کہا سُنو سُنو - مین تمھارے باپ نواب ٹائر سے بڑی موانست رکھتی ہون اور تم سے بھی اُنس ہے تمھارے باپ کے آنے کا روز انتظار رہتا ہے - اگر وہ آئے اور تمکو دیکھا کہ غم سے چہرہ اُترا ہے اور وہ حُسن و تازگی نہین ہے جسکی اطلاع مین اُنکو دیچکی ہون تو وہ یہی خیال کرینگے کہ مین نے اچھی طرح تمھاری داشت نہ کی - دیکھو کہنا مانو جاؤ طبیعت بہلا لاؤ - اِس اپنے خوبصورت چہرہ کا جسنے ہر پیر و برنا کا دل اپنی طرف مائل کر لیا ہے بہت خیال رکھا کرو - اِس تقاضے پر میرنیا نے کہا بہت اچھا جاؤنگی - لیکن طبیعت چاہتی نہین - یہ کہکر ڈیانسا وہان سے چلی گئی اور چلتے وقت لیولائن کی طرف مخاطب ہو کر کہتی گئی - مین نے جو کہا ہے اسکا خیال رہے - جسکا یہ مطلب تھا - کہ میرنیا کا قتل بھول نہ جانا -

میرنیا نے اپنی جائے پیدائش سمندر کو دیکھکر کہا - کیا پچھوا دہوا چلتی ہی - لیولائن نے

کہا نہین - گوشۂ جنوب و مغرب سے آتی ہو - میر نیا بولی - جب مین پیدا ہوئی تھی اُسوقت شمالی
ہوا چلتی تھی - اور پھر اِسکے بعد گویا طوفان باپ کی مصیبت مان کی موت یہ تمام چیزین اُسکے
سامنے آگئین - اور وہ کہنے لگی کہ ماما آلی چارڈیا کے بیان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے
باپ کو ذرا بھی خوف نہ تھا - اور ملاحون سے برابر یہی کہتا تھا کہ میان
جرأت کرتے جاؤ - اور خود اپنے ہاتھون سے رسّی پکڑ مستول کھینچتا
تھا - اور اُس سمندر کی موجون سے گھبراتا نہ تھا -
جسسے قریب تمام تختے جہاز کے ہلے جاتے تھے - لیو لائن نے پوچھا یہ کب کا
واقعہ بیان کرتی ہو - میر نیا نے جواب دیا - جب مین پیدا ہوئی اُسوقت کا کچھ ایسی تند
ہوا اور موجین نہ تھین مگر ملاحون کے طریقہ عمل کپتان کی سیٹی ناخدا کے شور و غل
نے تمام جہاز والون کو گھبرا دیا تھا - ماما آلی چارڈیا اُسکی ناسزاوار پیدائش کا
ذکر اکثر سنایا کرتی تھی جس سے یہ چیزین اُسکے متخیلہ مین ہر وقت موجود رہتی تھین - لیو لائن
نے اُسکی بات یہ کہکر کاٹ دی کہ کلمہ پڑھنا چاہو تو پڑھ لو - میر نیا نے یہ نہ سمجھا اور ہیبت ناک
ہوکر پوچھا کیون کلمہ پڑھنا کیا معنی - لیو لائن نے کہا یعنی اگر کلمہ وغیرہ پڑھنے کے لیے کچھ
مہلت چاہو تو مین منظور کر سکتا ہون - لیکن سستی نکرو - دیوتاؤن کے کان بہت جلد
سنتے ہین مجھ سے بعجلت تعمیل ارشاد کرنے کی قسم لے لی گئی ہے - میر نیا نے کہا کیا تم
مارنا چاہتے ہو - کیون کیا وجہ - لیو لائن نے کہا محض مالک کے حکم کی تعمیل - میر نیا نے کہا
اچھا وہ جو میرے خون کی پیاسی ہے اسکا سبب - میری اتنی عمر ہوئی مگر مین خیال کرتی ہون
تو کبھی مجھ سے اُسے ایذا نہ پہونچی مین نے کبھی بُرے الفاظ منہ سے نہ نکالے اور نہ کبھی کسی
جاندار کو کسی طرح تکلیف پہونچائی - یقین مانو مین نے چوہیا تک تو کبھی ماری ہی نہین - مکھی
تک کو تو ستایا ہی نہین - اتفاق سے کوئی کیڑا میرے پیر تلے دب جاتا ہے تو ضرور مین رو دیتی
ہون - مجھ سے وہ بیزار ہوئی تو کیون - اُس قاتل نے جواب دیا کہ ارتکاب فعل سے نہ مجھے

مطلب ہی اُسکی علت سے کیا بحث - یہ کہکر وہ اُسے ہلاک کیا چاہتا تھا کہ چند وزدان بحر کا
اُس طرف سے گذر ہوا - جنھون نے میرنیا کو دیکھا اور بطور غنیمت اُٹھا کر اپنے جہاز
مین بٹھا لیا -

میرنیا کو وزدان بحر بطور مال غنیمت مٹلائن مین لے گئے اور بطور جاریہ کے
فروخت کر ڈالا - میرنیا گو اسوقت ایک بُری حالت مین تھی پھر بھی اُسکے حسن و لیاقت
کا بہت جلد مٹلائن مین شہرہ ہو گیا - جس آدمی نے اُسے خرید کیا تھا اُسے تھوڑے
ہی دنون مین اپنی کمائی سے اُسنے مالامال کر دیا - گانا - ناچنا - سینا - یہ سب لوگون کو
بتاتی اور جو کچھ حق المحنت ملتا میان بی بی پاس لا رکھ دیتی - حتیٰ کہ اُسکے علم و محنت کا چرچا
مٹلائن کے نوجوان و شریف حاکم لی سماچیس کے کان تک پہونچا - اور وہ خود اُسکی
پاس آیا کہ دیکھین ایسی کیا خوبی اسمین ہے - جسکی تمام شہر والے تعریف کرتے ہین - اُسکی
ملاقات سے لی سماچیس کو حد سے زیادہ خوشی ہوئی - ہر چند کہ میرنیا کا شہرہ وہ بہت
سُنتا تھا - مگر اُسکا اس درجہ کو ہوشیار - لئیق و نیک ہونا جیسا کہ دیکھنے پر اُسے معلوم ہوا
پہلے سے خیال مین نہ آتا تھا - اور چلتے وقت کہا مجھے اُمید ہے کہ تم اپنے استقلال و
عصمت پر ثابت قدم رہو گی - اگر یہی کیفیت چندے رہی تو تمھارے حق مین بہتر ہوگا
حسن و دیگر خوبیون کی طرح میرنیا کی عقل - تربیت - چال چلن بھی لی سماچیس کو اعجوبہ معلوم
ہوئی - اور اُسکے ساتھ نکاح کرنے کی اُسے آرزو پیدا ہوئی اور گو وہ ذلیل حالت مین
تھی مگر لی سماچیس نے اُسے دیکھکر یہی قیاس کیا کہ کسی بڑے شریف خاندان کی لڑکی ہے -
لیکن میرنیا سے جب کبھی اُسکے باپ کا نام پوچھا جاتا تو وہ رونے لگتی اور کوئی جواب نہ دیتی
اِدھر کی تو یہ کیفیت ہے اب تھرسس کا حال سُنئے کہ لیولائن نے ڈیانسا کے خوف
سے اسکا اسطرح ڈاکوؤن کے ہاتھ لگنا ظاہر نہ کیا - اور کہا کہ مین نے ہلاک کر ڈالا
چنانچہ اُس مکار عورت نے میرنیا کو مشہور کیا کہ مرگئی اور ایک تربت اُسکی بنا کر بڑا اسا پتھر

یادگاری کا نصب کر دیا۔ اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد پرسلس مع اپنے وفادار مصاحب ہیلی کی نس کے وہان پہونچا۔ کہ اپنی لڑکی میرنیا کو اپنے ساتھ گھر لیجائے۔ جیسے اُس طفل شیرخوارہ کو کلین اور اُسکی بی بی کی حفاظت مین وہ چھوڑ گیا تھا دیکھنے کا اتفاق اُسے کبھی نہوا تھا۔ اسیلیے ظاہر ہے کہ اپنی بیگم مردہ کی اُس نشانی کے دیکھنے کی اُسے کس درجہ تمنا رہی ہوگی۔ یہان آکر جو لوگون کی زبانی اُسے میرنیا کی موت کی کیفیت معلوم ہوئی اور اپنی آنکھون اُسکی تربت بھی (جو لوگون نے بنا رکھی تھی) دیکھی تو اُسکے دل پر ایسا سخت صدمہ گذرا کہ وہ برداشت نکرسکا۔ اور اُس مقام مین جہان اُسکی آخری اُمید کا یہ نتیجہ نکلا اور جہان اُسکی پیاری تھیسا کی یادگاریون تہ خاک و باد گئی ہے اور ایک لحظہ بھی ٹھہرنا گوارا نکرسکا۔ اور فوراً جہاز پر سوار ہو وہان سے روانہ ہوا۔ نواب کے لیے یہ ایسا سخت و جانکاہ صدمہ تھا کہ جس سے جہاز پر چڑھنے کے بعد اُسنے گفتگو بالکل موقوف کر دی اور دیکھنے مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسمین قوت مدرکہ بالکل باقی نہین رہی۔

تھرسس سے ٹائر جاتے مٹلائن کی راہ سے جہان میرنیا رہتی تھی اُس جہاز کا گذر ہوا۔ وہان کا حاکم لی سماچس ساحل بحر پر شاہی جہاز آتا دیکھ ایک چھوٹے سے بجری پر سوار ہوا کہ چلکر جہاز کے پاس دریافت کرے کہ اس جہاز مین کون ہے۔ ہی لی کی نس نے اُس حاکم شہر کی بڑی آؤ بھگت کی۔ اور کہا کہ یہ جہاز ٹائر کا ہے۔ ہم سب اپنے نواب پرسلس کو اسمین چڑھائے ٹائر کو لیجاتے ہین۔ جسکی کیفیت یہ ہے کہ تین مہینہ کا عرصہ گذرا کہ اُسنے ہم سبھون سے ایک بات بھی نہ کی اور نہ کچھ غذا کھائی۔ ہردم اپنے غم والم مین ڈوبا رہتا ہے اُسکی بدمزاجی کی پوری کیفیت بیان کرنے مین تو بڑا طول کلام ہے لیکن خلاصہ یہ ہے کہ ایک پیاری لڑکی اور بی بی کے ماتم نے اُسے اس درجے کو پہونچایا۔ لی سماچس نے اُس غم زدہ نواب کے دیکھنے کی اجازت چاہی۔ اور

جب قریب اُسکے پہونچا۔ تو دیکھکر معلوم کیا کہ بیشک پرسلس کوئی اچھا آدمی رہا ہوگا۔
اور اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا بادشاہ سلامت خدا آپ کو بحفاظت و بے ملامت
رکھے۔ لیکن اسکا یہ کہنا کچھ سودمند نہوا۔ کیونکہ آسنے سنکر نہ تو پرسلس نے کچھ جواب دیا اور
نہ اُسکے بشرے سے یہ معلوم ہوا کہ کسی اجنبی شخص کے آنے کا اُسے کچھ علم ہوا۔ اب
اسوقت لی سماجس کو اس لاثانی عورت مرنیا کا خیال آیا۔ اور سوچا کہ اگر وہ آئے تو
کیا عجب کہ اپنی شیرین کلامی سے کچھ اس نواب ساکت کو بلائے منجملہ باتمزاج ہیلی کی
اُسنے مرنیا کے پاس آدمی بھیجا۔ اور جب وہ اُس جہاز مین داخل ہوئی جہان اُسکا باپ
شدت رنج و غم سے سکتہ کے عالم مین بیٹھا تھا۔ تو لوگون نے اُسے اس تپاک سے
بلایا کہ گویا اُنھین یہ مسلم تھا کہ وہ اُنکی شاہزادی ہے اور سب کے سب اُسکا بھڑکیلاپن
دیکھ متعجب ہوگئے۔ لی سماجس اُنکی بڑائی کرنے سے بہت خوش ہوا۔ اور بولا بیشک
یہ ایسی ہی ہے۔ مین اچھی طرح سمجھتا ہون کہ یہ کسی بڑے خاندان کی لڑکی ہے۔ اس سے
اچھی مین کسی دوسری کو نہین سمجھتا۔ مجھے بڑا خوش قسمت کہنا چاہیے جو ایسی بی بی
مجھے ملی۔ اور پھر اُسے بڑے تپاک سے پکارا گویا کہ وہ عورت اُسکے نزدیک
کسی بڑے خاندان کی شریف زادی تھی۔ اور کہا اوحسین و خوبصورت مرنیا یہان
تو آؤ۔ دیکھو کوئی بڑا نواب ہے۔ کسی رنج کی وجہ سے اُداس و خموش ہے۔ اور
پھر اسطرح پر کہ گویا خوشی و توانائی کا دنیا اُسی کے اختیار مین تھا اُس سے کہا کہ تم
کوئی ایسی حکمت کرو کہ اسکا رنج دور ہو جائے۔ مرنیا نے کہا بہت بہتر۔ اپنے مقدور بھر
لگا نہ رکھونگی بشرطیکہ مین اور آپ صرف وہی شخص اُسکے پاس چلین۔
اس خیال سے کہ اپنے ایسے معزز خاندان کو کنیز کی نبکر کیا ہنسائے بڑی احتیاط
سے وہ اپنی اصلی کیفیت اسکے دلمین چھپائے ہوئے تھی۔ مگر اسوقت بہ مصلحت
پرسلس سے اُس انقلاب زمانہ کی کیفیت بیان کرنے لگی جو خود اُسپر گذری تھی۔ اور

کہنے لگی کہ ایک بڑے معزز خاندان سے مجھے تعلق ہے۔ غرضکہ اسنے اسطرح بیان کرنا
شروع کیا جسطرح اپنے باپ کے سامنے اپنی مصیبت کوئی لڑکا بیان کرتا ہو۔ اور جتنی
باتین اُسنے کہین وہ سب اُسی کے متعلق غم کی حکایتین تھین اور وجہ اسکی یہ تھی کہ مہرنیا
سمجھی تھی کہ آفت زدون کے مخاطب کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین کہ انکے
سامنے اپنے رنج و مصیبت کی باتین شروع کردے۔ چنانچہ مہرنیا کی خوش بیانی سے
نواب کی طبیعت کچھ درست ہوئی۔ اور آنکھ جو ایک عرصہ سے بے حس وحرکت
تھی کھول کر دیکھنے لگا۔ اور مہرنیا کو کہ اپنی ماں سے وہ بہت مشابہ تھی یعنی اپنی بی بی کے
ہمشکل دیکھکر متحیر ہوا۔ اور مہینون بعد یہ الفاظ لوگون نے اسکے منہ سے سُنے کہ میری
پیاری بی بی اسی عورت کے ہمشکل تھی اور میری لڑکی بھی ایسی ہی رہی ہوگی۔ بعینہ میری
بیگم کی سی بھوین ہین اور قدمین ویسی ہی ہر ہر انچہ پر استقامت برستی ہے۔ آنکھین
دیکھو جیسے موتی چمکتا ہو۔ لڑکی تم کہان رہتی ہو اور کس خاندان سے ہو۔ مین خیال
کرتا ہون کہ تم ابھی کہتی تھین کہ ظلم نے مجھے ایذا مین ڈال رکھا ہے اور یہ بھی کہتی تھین کہ
اگر آپ کے اور میرے دونون کے مصائب بیان کیے جائین تو میری مصیبت آپ سے
کم نہ نکلیگی۔ مہرنیا نے جواب دیا ہان کچھ ایسا ہی مین کہتی تھی اور جو کچھ مین نے کہا اپنے
خیال سے ٹھیک کہا۔ نواب نے کہا اچھا تم اپنا حال بیان کر جاؤ۔ مین دیکھونگا
اگر میرے رنج سے ہزارون حصہ بھی تمھین رنج پہونچتا ہے تو سمجھونگا کہ رنج وغم
کھانے مین تم مرد ہو اور مین عورت۔ اور ایسی صبر کی نگاہ سے کیون دیکھتی ہو اور
اتنا زیادہ مسکرانا کس وجہ سے ہے۔ تمھارا زمانہ تم سے کیونکر پھر گیا۔ اپنا سارا
قصہ کہہ سناؤ۔ مین سننا چاہتا ہون۔ آؤ ادھر بیٹھ جاؤ۔ جب اُسنے اپنا نام
مہرنیا بتایا۔ بادشاہ کو کمال حیرت ہوئی اور اُسنے سوچا کہ ایسا کسی کا نام نہین ہوتا
مین نے البتہ یہ نام اپنی لڑکی کے لیے اُسکے دریا مین پیدا ہونے کی رعایت

مد نظر رکھ کر تجویز کیا تھا - اور کہا نہ مجھے چھیڑتی تو نہین - معلوم ہوتا ہے دیوتا لوگ
مجھسے خفا ہین اور اُنھین کے حکم سے میرے ستانے کے لیے تم یہان آئی ہو کہ ساری
خلقت مجھ پر ہنسے - میرنیا نے یہ سُنکر کہا حضور صبر کرین یا کہین تو مین اٹھ جاؤن - پرسلس نے
کہا نہین - تم کہو مین اب نہین بولنے کا - سچ ہے تمھین کیا معلوم کہ تمھارے میرنیا نام
بتانے نے میرے دل پر کیا اثر پیدا کیا - پھر میرنیا نے کہا اور یہ نام میرے باپ
ایک ذی اقتدار پادشاہ کا رکھا ہوا ہے - پرسلس سنکر بولا کیا بادشاہ کی لڑکی اور
میرنیا نام - کہو گوشت و خون سے تمھاری ترکیب ہے یا کسی اور شے سے - تم از قسم
پریزاد تو نہین ہو - اچھا یہ بتاؤ کہ تم کس جگہ پیدا ہوئین اور میرنیا کی وجہ تسمیہ کیا ہے -
میرنیا نے جواب دیا کہ مجھے میرنیا اسیلیے کہتے ہین کہ مین دریا مین پیدا ہوئی تھی -
میری مان ایک پادشاہ کی لڑکی تھی جو میرے پیدا ہوتے ہی جان بحق تسلیم ہو گئی
اور جسکا ذکر ماما لی چارڈ یا اکثر رو رو کر کیا کرتی تھی - میرے باپ نے پرورش کے
لیے مجھے تھرسس مین چھوڑ دیا - جہان کلیین کی بے دردبی بی میرے مارنے کی فکر
مین ہوئی - اور چند روزدان بحر نے مجھے اُس سے بچایا - اور اپنے ساتھ مٹلائن
مین لا اتارا - لیکن جناب عالی آپ روتے کیون ہین - آپ کو باور نہ آئیگا مگر مین
سچ کہتی ہون کہ شاہ پرسلس میرا باپ ہے شاید جیتا بھی ہو - پرسلس نے مارے
خوشی کے گھبرا کر اور نیز کسی قدر مشکوک ہو کر کہ شاید یہ سچ ہی ہو زور سے نوکرون
کو آواز دی وہ اپنے نواب کی آواز سُنکر بہت خوش ہوئے اور دوڑے چلے
آئے - نواب ہی لی کی نس کی طرف مخاطب ہو کر بولا - مجھے خوب ٹھونکو چاہو زخمی بھی کردو
بہرکیف جلدی سے مجھے درد پہونچاؤ کہین ایسا نہو کہ یہ دریاے فرط خوشی مجھے
ساحل عدم تک پہونچا دے - اور پھر میرنیا کی طرف مخاطب ہو کر بولا ٥ اے
بدر یا مولد و مدفن بہ تھرسس ساختہ ٭ باز در دریا ملاقات تو شد اینجا بیا ٭

ہی لی کی نس خدا پاک کی درگاہ مین شکر کا سجدہ کرو۔ دیکھو یہ سیبرنیا ہے۔ اسکے لیے
دعاء خیر کرو۔ اور میرے کپڑے لاؤ تو بدل ڈالون۔ یہ تھرسس مین مری نہ تھی۔
کمبخت ڈیانسا نے غلط اسکی موت کی خبر مشہور کر رکھی تھی۔ جب اسکے پاس بیٹھ گئے
اور شاہزادی کہکر پکار و گے تو آپ ہی یہ تمسے سب کیفیت بیان کر جائیگی۔ اور پھر
لی سماچس کی طرف دیکھکر گویا اسکے پہلے دیکھا ہی نہ تھا پوچھا یہ کون صاحب ہین۔
ہی لی کی نس نے کہا حضور یہ مثلائن کے حاکم ہین۔ آپ کے رنج وغم کا حال سنکر آپ کو
دیکھنے آئے ہین۔ یہ سنکر پرسلس نے کہا۔ ٹھہریے مین آپ سے ملتا ہون۔ کپڑے تو
میرے دیجانا۔ آج اسے دیکھکر مجھے کمال توانائی ہوئی۔ خدا میری لڑکی کو سلامت
رکھے۔ لیکن سنو تو یہ گانے کی آواز کہان سے آرہی ہے۔ یا تو کسی دیوتا نے اسوقت
میرے حال پر رحم کھاکر بھیج دیا ہے یا فرط انبساط سے متخیلہ نے گانے کی صورت
پیدا کر لی ہو رہی لی کی نس نے کہا حضور مجھے تو کوئی آواز سنائی نہین دیتی پرسلس نے
کہا نہین کیون۔ یہ کیا چرخ کی سی آواز آرہی ہے۔ چونکہ وہان کوئی آواز آتی نہ تھی
اسلیے لی سماچس نے تصور کیا کہ دفعتہً خوشی کے پہونچ جانے سے نواب کی عقل مین
کچھ فتور آچلا ہے اور لوگون سے کہا کہ اسوقت اسکی بات مین دخل دینا مناسب نہین
ہے اسکو جس حالت مین یہ ہے رہنے دو۔ اور پھر ان سب نے کہا ہان کچھ آواز تو
سنائی دیتی ہے۔ اور پھر لی سماچس نے نواب کی آنکھین جھپکتے اور کچھ ناک بولتے
دیکھکر کہا حضور اچھی طرح چارپائی پر آرام فرمائین۔ غرضکہ سر کے تلے ایک تکیہ رکھکر
وہ لیٹ گیا اور کثرت انبساط سے اسکی تمام قوتین درست تو ہو ہی گئی تھین
اسلیے لیٹتے ہی سو گیا۔ اور میرنیا باپ کی چارپائی سے الگ ہو کر چپ چاپ بیٹھ گئی۔
پرسلس نے سوتے مین ایک ایسا خواب دیکھا جس سے اسے فی سس جانے کا

اُسکا ارادہ ہوگیا۔خواب مین اُسنے دیکھا کہ ڈائنا یعنے اے فی سس کی دیبی میرے پاس آئی ہے اور کہتی ہے کہ میرے معبد اے فی سس کی طرف تم چلو اور وہان پہونچکر میرے مذبح کے قریب کھڑے ہوکر اپنے رنج و غم کی حکایت بیان کرنی شروع کرو۔قسم ہے مجھے کمان نقرئی کی کہ اگر تم میرے کہنے پر کاربند ہوگے تو عجیب طور کی خوشی تمھین وہان حاصل ہوگی۔جب اُسکی آنکھ کھلی تو اِس بشارت پر کمال خوش ہوا۔اور اپنا خواب لوگون سے بیان کرکے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ دیبی کے کہنے کے موافق مین اے فی سس ضرور جاؤن۔

پھر اِسکے بعد لی سماچس اُسے مٹلائن مین لیگیا اور جہانتک ممکن ہوا بڑی دھوم دھام سے اُسکی ضیافت کی۔اور اُسکی ضیافت پرسلس نے بڑی خوشی سے قبول کی۔اور دو ایک روز تک مقیم بھی رہا۔اب ہمکو اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ جب تھیرنیا کے برے دنومین وہ خلق و محبت سے پیش آیا تھا تو اب اُسکے عالی وقار باپ کی تواضع و مدارات مین کیسے کیسے نہ کھانے پکوائے ہونگے اور کیا کیا نہ خوشی و تماشے اُسنے کیے ہونگے۔

اِسکے بعد لی سماچس نے درخواست نکاح پیش کی۔جب پرسلس کو معلوم ہوگیا کہ اسنے میری لڑکی کے ساتھ بڑے بڑے سلوک کیے ہین تو پھر اِس درخواست پر اُسنے کچھ بُرا نہ مانا۔اور تھیرنیا کو بھی اپنے اظہار رضامندی مین کچھ تامل نہوا۔مگر پرسلس نے صرف یہی ایک شرط لگائی کہ تم دونون کو اِسوقت معبد ایفی سس تک ساتھ چلنا چاہیے اِسکے بعد پھر جیسا تم کہو۔چنانچہ ایفی سس کی طرف وہ تینون روانہ ہوے۔اور دیبی نے خود بادبان جہاز مین ہوا موافق بھر کر چند ہفتون بعد بحفاظت تمام ایفی سس مین پہونچا دیا۔

سری من (جو اب بہت بڈھا ہوگیا تھا) جسنے تھیسا زوجہ پرسلس کو زندہ کیا تھا اور خود تھیسا جو اب اِس معبد کی پروہتن بنگئی تھی یہ دونون مذبح کے پاس کھڑے تھے

کہ پرسلس مع اپنے ساتھیون کے اُس معبد مین داخل ہوا۔ ہرچند کہ تھیسا کے رنج وغم سے جسے کھاتے برسون گذر گئے تھے پرسلس کی صورت بہت تبدیل ہو گئی تھی مگر پھر بھی تھیسا نے دیکھتے ہی اُسکا چہرہ پہچان لیا اور جب مذبح کے قریب پہونچکر حسب البشارت دیبی کے وہ بولنے لگا۔ تو تھیسا نے اُسکی آواز فوراً پہچان لی اور اُسکے الفاظ نہایت حیرت و مسرت افزا اضطراب کے ساتھ سُنے۔ الفاظ جو پرسلس نے مذبح کے قریب کھڑے ہو کر منھ سے نکالے یہ ہین۔ مبارک ڈیانا حسب الحکم تیرے مین اب اپنی رام کہانی شروع سے بیان کرتا ہون کہ مین ٹائر کا نواب ہون۔ کسی ڈر سے مین اپنے ملک سے چند روز تک غیر حاضر رہا اُس ایام جلاوطنی مین تھیسا نامے ایک حسین عورت سے بمقام پنٹاپولس مین نے اپنا نکاح کیا۔ سمندر مین وہ ایک لڑکی میرنیا نامے جنی اور لڑکی جننے کے ساتھ ہی اُسکی جان نکل گئی۔ میرنیا کو مین نے پرورش کے لیے ڈیانسا کے حوالہ کیا۔ چودہ برس کی جب وہ ہوئی تو ڈیانسا اُسکے مارنے کی فکر مین ہوئی مگر اُسکی قسمت اچھی تھی جو کسی طرح بچکر مٹلائن مین پہونچگئی۔ اتفاق سے ساحل مٹلائن کی طرف سے میرا گذر ہوا اور وہ اپنی رہبری طالع سے میرے جہاز مین داخل ہوئی اور اپنے پورے پورے پتے دیکر اپنا لڑکی ہونا مجھے باور کرایا۔

اُسکی باتین سُنکر جو جوش تھیسا کے دلمین پیدا ہوا وہ اُسکی برداشت نکرسکی اور زور سے پرسلس تم ہو تم ہو کہکر بیہوش ہو گئی۔ پرسلس نے یہ دیکھکر کہا۔ این۔ یہ عورت کیا کہتی ہے۔ سری من بولا حضرت اسکی خبر لیجیے کہین مر نجائے۔ ندبح ڈائنا کے سامنے کھڑے ہو کر جو باتین تمنے کی ہین اگر صحیح ہین تو یہ تمھاری زن منکوحہ ہے پرسلس نے کہا نہین جناب مین نے خود اپنے ہاتھون اُسے پانی مین پھینکا تھا۔ اسپر سری من نے ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا کہ جس رات کو یہ پھینکی گئی اُسکی صبح کو کیونکر یہ افی سس مین پہونچی اور پھر کیونکر کفن کھولکر جواہرات اور ایک کاغذ کا لکھا ہوا نکالا گیا

اور پھر کیونکہ مین نے اسکی زیست کی تدبیرین کین اور اچھے ہوگئے پر مجبد ڈائنا مین لا پہونچا پایا اتنے مین تھیسا کو بھی غشی سے افاقہ ہوا اور کہنے لگی کیون صاحب کیا آپ پرسلس نہین ہین۔ لہجہ گفتگو اور صورت شکل تو ویسی ہی ہے۔ ابھی تم طوفان ولادت وموت کے تذکرے نہین کرتے تھے۔ پرسلس نے بحیرت تمام اتنا جواب دیا آواز تو تھیسا ہی کی سی معلوم ہوتی ہے اُسنے کہا ہان مین تھیسا ہون جسے تم اتنک مردہ ومعدوم سمجھتے تھے اسپر ایک معتقدانہ جوش پرسلس کے دلمین پیدا ہوا اور چلا کر کہا بیشک ڈائنا صادق القول ہے اور پھر اسکے بعد تھیسا بولی کہ مین نے تمھین اچھی طرح پہچان لیا۔ دیکھو تمھاری انگلی مین جو انگوٹھی ہے اُسے مین پہچانتی ہون یہ وہی انگوٹھی ہے جو میرے باپ نے پٹولو لیس مین رخصتی کے وقت بچشم اشکبار تمھین دی تھی پرسلس بولا اسے خدا تیری اسوقت کی عنائتین گذشتہ زمانے کی پریشانیون مین بھی ایک لطف دکھاتی ہین۔ تھیسا پاس آکر ذرا گلے سے تو لگ جاؤ۔

میرنیا نے کہا ہان سے لپٹنے کو میرا بے اختیار جی چاہتا ہے۔ پرسلس نے اپنی بی بی کی طرف متوجہ ہوکر کہا دیکھو یہ جو تمھارے پاس دوزانو بیٹھی ہے تمھاری لخت جگر ہے جو سمندر مین پیدا ہوئی تھی اور سمندر مین پیدا ہونے سے جسکا نام میرنیا رکھا گیا تھا۔ تھیسا نے کہا یہ وہی لڑکی ہے اور پھر فرط انبساط سے اچھل کر اُسے گلے لگا لیا اُدھر وہ دونون آپسمین ملنے لگین۔ اودھر پرسلس مذبح کی طرف مؤدب بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا۔ پاک ڈائنا مین تیری بشارت کا بہت شکر گذار ہون اور اس عنایت کو تیری ہمیشہ رات کو یاد کیا کرونگا۔ اور پھر باستر ضار تھیسا عمدہ طور پر لی سماجس کو جو لائق اسکے تھا وا داری مین قبول کیا۔

پرسلس اور اسکی بی بی اور اسکی لڑکی کی خوبیان آج تک ضرب المثل زمانہ مین لوگون کی تنبیہ وصبر واستقلال سکھلانے کو خدا نے کچھ دلون تک انھین مبتلائے

آفت رکھا مگر پھر دیکھو کسطرح دریاے رحمت جوش مین آیا - اور اُن اتفاقی وخلاف قیاس صدموں سے انھین نجات دی ہی لی کی نس کی صداقت و وفاداری وخیرخواہی آج تک مشہور ہے جسنے بمقابلہ پرسلس اپنے آپ تخت سلطنت پر بیٹھنا اور مستحق سلطنت کو محروم کرنا لوگون کے کہنے سے آپ بڑا بنکے رہنا پسند نہ کیا - پاکباز سرہی من جسنے عقیسا کی جان بچائی بنی نوع انسان کے افادہ کے لیے کیسی لیاقت بہم پہونچائی تھی - جسکے دیوتاؤن کے سے فعل دیکھ ہمین سخت حیرت ہوتی ہے - صرف یہ کہنا باقی رہگیا کہ ڈیانسا بدذات زوجہ کلین کا انجام کیسا اُسکے فعل قبیح کے موافق ہوا - باشندگان تھرسس کو جب وہ ظلم جو تیرنیا پر کیا گیا تھا معلوم ہوا تو ایک کے جی مین آیا کہ اپنے محسن کی لڑکی کا عوض لینا چاہیے - چنانچہ اُسنے محل شاہی مین آگ لگا ڈیانسا اور اُسکے شوہر کلین اور نیز تمام اُسکے خاندان کو برباد کردیا جو غالباً خدا کو بھی بھلا معلوم ہوا ہوگا کہ اُس قتل زبون کا اگو اقدام ہی سہی کہ ارتکاب قتل کی نوبت نہ آئی تھی اس طور پر عوض دیا گیا جو اُس گناہ کبیرہ کے نہایت مناسب تھا -

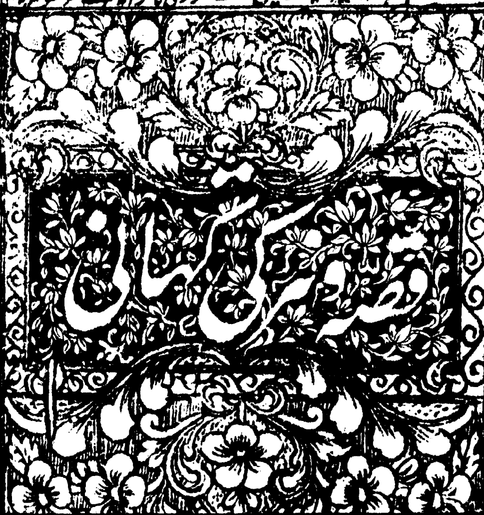
## خاتمہ الطبع

شکر خدا کا ہے کہ افسانۂ دلپذیر مین کا سولھوان قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار ملوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی آئی ای لکھنؤ مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سے مارچ ۱۸۹۵ء مین پہلی مرتبہ بصد اہتمام چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا -



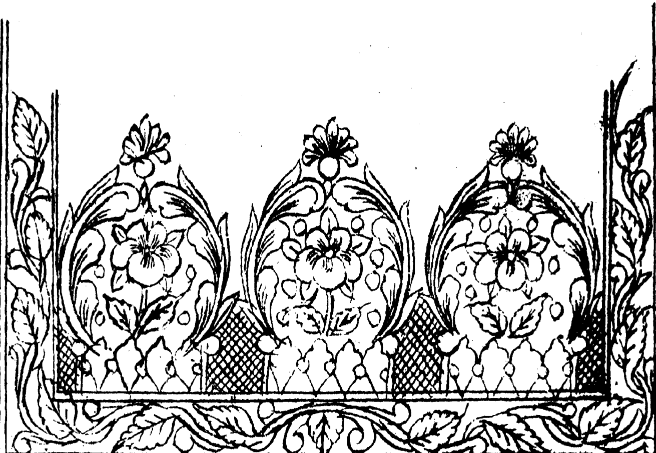
[illegible]

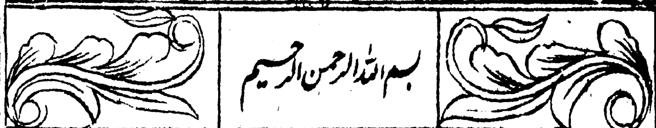
یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا سترھواں و عجیب فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے




جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گاؤں ضلع گورکھپور نے با یما مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع چھپا






کسی زمانے مین لئن ٹس شاہ سسلی اور اُسکی حسین و نیک بخت بیگم ہرمین
دونون بڑے لطف سے زندگی بسر کرتے تھے ۔ لئن ٹس اپنی اس معقول بی بی کی محبت
مین ایسا سرشار تھا کہ دنیا کی کوئی خواہش یا تمنا اُسکے دلمین جگہ نہ پانے پاتی ۔ ہان
کبھی کبھی اُسے یہ خیال آجاتا کہ اپنے ہم مکتب دیرانے یار پولک زنس شاہ
بوہیمیا سے ایک بار کسی طرح پھر ملنا اور اپنی بی بی سے اور اُس سے ملاقات کرانا
چاہیے ۔ لئن ٹس اور پولک زنس نے ساتھ ہی تربیت پائی تھی اور بچپن سے ساتھ ہی
رہ آئے تھے ۔ مگر اپنے والدون کے مرنے پر وہ اپنی اپنی سلطنتون پر بُلا لیے
گئے تھے ۔ گو اُنمین سلسلہ خط و کتابت بند نہ تھا اور اکثر تحائف اور پیغام اشتیاق
آتے جاتے تھے مگر کئی برس گذر گئے تھے کہ اُنمین ملاقات نہوئی تھی ۔

آخرکار کئی بار بُلانے پر پولک زنس بوہیمیا سے دارالحکومت سسلی مین آیا
کہ اپنے دوست لئن ٹس سے ملاقات کرے ۔

Leontes
Sicily
Hermione
Polixenes
Bohemia

اول اول تو لئن ٹس اسکی ملاقات سے کمال مسرور ہوا اور اپنی بیگم سے تاکید کی کہ اس یار قدیم کی تواضع و تکریم مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نکرنا - اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنے پیارے دوست و ہمدم دیرینہ سے ملکر غایت درجہ کی خوشی و خرمی اسے حاصل ہوئی - انھون نے بیٹھکر گذرے ہوے وقتون کا ذکر چھیڑنا شروع کیا - طالب العلمی کے وقت کی باتین اور شباب کی کود پھاند و دھول دھپے وہ یاد کرتے اور ہرمین کو سناتے جسے ان باتون کے سننے مین انتہا درجہ کا حظ ملتا -

جب ایک عرصے کے بعد پولک زنس نے وہان سے چلنے کی تیاری کی تو حسب ایما لئن ٹس اسکے روک رکھنے پر ملکہ نے اپنا اصرار بڑھایا -

اب اس نیک بخت ملکہ کے برے دن کی آمد شروع ہوئی - کیونکہ لئن ٹس کی درخواست پر پولک زنس نے وہان کا کچھ دنون کے لیے اور ٹھہرنا منظور نہ کیا - لیکن ہرمین کی سنجیدہ و دلکش تقریر سے چند ہفتون کے لیے اپنا سفر ملتوی رکھا - ہر چند کہ لئن ٹس اپنے دوست پولک زنس کی دیانت داری و دین داری کو مدت سے جانتا تھا اور اپنی نیکبخت بی بی کی نیک طینتی سے بھی بخوبی واقف تھا - مگر اسکے دلمین کچھ ایسا ناحق کا شک بیٹھ گیا کہ جتنا ہی تواضع و تکریم سے ہرمین پولک زنس کے ساتھ پیش آتی تھی حالانکہ اپنے شوہر کی حسب خواہش اور خاص اسی کے خوش کرنے کے لیے وہ کرتی تھی اتنا ہی اس کمبخت بادشاہ کے شک کو ترقی ہوتی جاتی تھی کہان تو لئن ٹس ایسا صادق و کامل دوست تھا - اور بہتر اور جان نثار شوہرون مین اسکا شمار ہوتا تھا اور اب یہ ہوا کہ اسنے وحشیانہ طور پر بے دردی و بد معاشی کا برتاؤ کرنا شروع کیا - اپنی کچہری کے ایک سردار کمیلو نامے کو بلواکر اپنی دلی بدگمانی سے مطلع کیا اور حکم دیا کہ پولک زنس کو زہر دیکر مار ڈالو -

کمیلو ایک نہایت اچھا آدمی تھا اور بخوبی جانتا تھا کہ لئن ٹس کے وہم و شک کی

کچھ بھی اصلیت نہین - اِسلیے بجاے اِسکے کہ وہ پولک زنس کو زہر دیتا اُسنے بادشاہ کو اپنے آقا کے حکم سے خبردار کر دیا اور سلطنت سسلی سے بھاگ جانے کی راے دی - چنانچہ کیمیلو کو ساتھ لیکے بحفاظت تمام پولک زنس اپنی خاص سلطنت بوہیمیا مین چلا آیا اور وہان پہونچکر بادشاہی محل مین کیمیلو نے رہنا شروع کیا - اور پولک زنس کے خاص دوستون اور ہواخواہون مین اُسکا شمار ہونے لگا -

پولک زنس کے بھاگ جانے سے لیون ٹس کے وہم و شک کو اور بھی قوت ہوئی اور اُٹھکر ملکہ کے کمرے کی طرف چلا - جہان وہ نیکبخت ملکہ اپنے چھوٹے لڑکے میمی لس کو پاس لیے ہوے بیٹھی تھی - اپنی مان کے دل بہلانے کے لیے اُس لڑکے نے ایک اچھی سی کہانی شروع کی تھی کہ بادشاہ پہونچا اور اِس لڑکے کو الگ کر کے ہرمین کو محبس مین بھیجدیا -

میمی لس گو نہایت ہی کمسن تھا مگر اپنی مان کو بہت مانتا تھا - اور اپنی مان کی ایسی بے وقری دیکھکر (کہ اُسکے پاس سے کھینچکر یون محبس مین بھیج دیگئی) اُسکے دل پر سخت صدمہ پہونچا اور اُسی روز سے وہ مرجھانا اور لاغر و نحیف ہو کر گھلنا شروع ہوا - اور خور و خواب اُسکا بالکل چھوٹ گیا - حتی کہ لوگون کو یقین ہوا کہ یہ غم اِسکی جان لیے بغیر نہین رہنے کا -

ملکہ کو قیدخانے مین بھیجکر کلیمی نس اور ڈین دو سردارون کو بادشاہ نے حکم دیا کہ ڈلفس مین جاکر معبد اپولو مین استخارہ دیکھین کہ ملکہ نے بادشاہ کے ساتھ بیوفائی کی یا نہین -

قیدخانے مین پہونچنے کے تھوڑے عرصہ بعد ہرمین کے ایک لڑکی پیدا ہوئی - اُس بیکس کو اُسوقت اُس خوبصورت بچی کے دیکھنے سے بہت کچھ تسکین و دلجمعی ہوئی اور کہا او میری غریب و بیچارہ محبوسہ مین بھی تمھاری طرح سے

معصوم ہون -

ایک نیک خصلت عورت پلینا نامے سلطنت سسلی کے ایک سردار اینٹی گونس کی بی بی تھی اور ہرمین سے اُس سے بہت بنتی تھی - جبکہ پلینا نے سنا کہ ملکہ کے لڑکا ہوا ہے تو وہ محبس کے پاس جہان ملکہ قید تھی آئی - اور ایمیلیا سے کہ اُس قیدخانے مین ہرمین کے پاس رہتی تھی - کہا - ایمیلیا براہ عنایت تم ملکہ کے حضور مین جاکر عرض کرو کہ اگر مجھپر آپکو اطمینان ہو تو ذرا جرات کو کام فرمائین اور تھوڑی دیر کے لیے اپنا لڑکا مجھے دین کہ اُسکے باپ ظل سبحانی کو دکھلاؤ مین نہین کہہ سکتی کہ اِس معصوم بچے کو دیکھکر وہ کتنے ملائم ہونگے - ایمیلیا نے جواب دیا - بہت اچھا بی بی - ملکہ کو جاکر تمہارا پیغام سناتی ہون - آج تو کتنی بھی تھین - کہ کاش ایسا ذی جرأت و مہربان حال ہوتا جو اس بچے کو لیجاکر بادشاہ سلامت کو دکھلاتا پلینا نے پھر کہا کہ یہ بھی کہدینا کہ تمہارے لیے مین لینٹس سے خوب جھگڑونگی - ایمیلیا یہ سنکر بولی کہ ہماری نیک نہاد ملکہ پر جو تم اتنا مہربان ہو خدا اسکی جزا خیر تمہیں دے اور پھر ایمیلیا بیکلی ہوئی ہرمین کے پاس گئی جسنے بخوشی پلینا کے دینے کو اپنا بچہ اٹھا دیا کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتی تھی اگر مین نے اسوقت پلینا کو نہ دیا تو پھر کسی دوسرے کو ایسی ہمت نہین ہے کہ اِس لڑکی کو اُسکے باپ کے حضور لیجاسکے -

پلینا اُس شیرخوار لڑکی کو لائی اور ہرچند کہ بخوف غضب سلطانی اُس لڑکی کے نہ پیش کرنے پر اُسکا شوہر اصرار کرتا رہا مگر اُسنے لیجا کر بادشاہ کے پیر کے پاس اُسے رکھدیا - اور ہرمین کی براءت کے لیے ایک نہایت اچھی تقریر کی - اور بادشاہ اُسکی بے دردی پر بڑی بیباکی کے ساتھ ملامت کی - اور اُس پاک دامن ملکہ اور اُسکے معصوم بچہ کے حال زار پر رحم کرنے کے لیے اُس سے بہت کچھ التجا کی - مگر پلینا کی اِس دلیرانہ عرضداشت سے بادشاہ کی ناخوشی اور بھی بڑھگئی اور اینٹی گونس کو

حکم دیا کہ اپنی بی بی کو میرے پاس سے اٹھا لیجاؤ۔

پلینا جب وہان سے چلی تو اُس بچی کو اُسکے باپ کے پہرے کے پاس چھوڑتی گئی یہ خیال کر کے کہ جب تنہائی مین اُسے دیکھیگا تو اُسکی طرف متوجہ ہوگا۔ اور اُس معصوم بچی کی حالت زار پر رحم کریگا۔

پلینا سے یہان بڑی چوک ہوئی۔ کیونکہ اُسکے چلے آنے کے ساتھ ہی اُس بے رحم باپ نے اُسکے شوہر انٹی گنس کو حکم دیا کہ اُس بچی کو لیجا کر سمندر پار کسی ریتیلے ساحل پر پھینک آؤ جسمین یہ وہین مر کر رہجائے۔

انٹی گنس نے بخلاف کی میلان خصال کے پوری پوری طرح سے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی۔ اور فوراً اُس بچی کو جہاز پر بٹھا کر لیچلا کہ جہان پہلے ساحل دکھائی دے وہین چھوڑ آئے۔

بادشاہ کے دلمین ہرمین کی خطاکاری کچھ ایسی مضبوطی سے جگہ پکڑ گئی تھی کہ کلیمی نس و ڈین کے لوٹ آنے تک جنھین ڈلفس کے اپولو مین فال دیکھنے کو اُسنے بھیجا تھا وہ صبر نہ کر سکا۔ اور قبل اِسکے کہ تکلیف ولادت سے ملکہ کو صحت ہوتی اور اپنی خوبصورت لڑکی کے اسطرح ضائع ہوجانے سے جو اُسے غم تھا اسمین تخفیف ہوتی بادشاہ نے اُسے دربار عام مین طلب کیا تا سرداران سلطنت و امرا دربار کے سامنے اُسکے جرم کی تحقیقات کیجائے۔ بموجب حکم شاہ تمام بڑے بڑے سردار و حکام و امرا گرد و نواح ہرمین کی تحقیقات جرم کے لیے جمع تھے اور وہ بدبخت ملکہ بھی قیدیون کی طرح اپنی رعایا کے سامنے اُنکی تجویز سننے کے لیے کھڑی تھی کہ اتنے مین کلیمی نس اور ڈین نوشتۂ فال لفافہ مین بند مہرین لگی ہوئین ہاتھ مین لیے ہوئے دربار مین پہونچے۔ لیئن ٹس نے حکم دیا کہ لفافہ کھول کر نوشتۂ فال نکالا جائے اور باواز بلند لفظ بہ لفظ سنایا جائے۔ پڑھنے پر معلوم ہوا کہ اسمین یہ عبارت

لکھی ہوئی تھی۔ ہرمین پاکدامن ہے۔ اور تولک زنس بگنا ہے سکی سپلو ایک
دیانت دار محکوم ہے اور للن لس ایک شکی اور خود مختار شخص ہے اور اگر گم گشتہ
کا کچھ پتہ نہ ملا تو بادشاہ بے وارث کا رہجائیگا۔ بادشاہ نے اس نوشتہ پر اعتبار
نہ کیا۔ اور کہا ملکہ کے ہوا خواہون نے جھوٹ اپنی طرف سے لکھ لیا ہوگا۔ بہتر یہی
معلوم ہوتا ہے کہ انصاف کے لیے جو لوگ اسوقت جمع ہین وہی ملکہ کے جرم کی تحقیقات
کرین۔ للن لٹس یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ شاہزادہ میمی لس کو اس
خبر کے سننے سے کہ اسکی ماں کی تجویز قتل کی تحقیقات پیش ہے نہین معلوم دفعۃً کیا
ایسا سخت صدمہ پہونچا اور کچھ ایسا شرمندہ ہوا کہ اسکی جان نکل گئی۔

ہرمین کو اس پیارے ننھی اُتس لڑکے کی خبر موت سنکر اور یہ خیال کر کے
کہ مجھ ہی بدبخت ماں کے رنج و غم سے اسکی جان لی غش آگیا۔ اور اس خبر سے
للن لٹس کے دل پر بھی ایک چوٹ سی لگی۔ اور اس بدنصیب ملکہ کی حالت پر کچھ
رحم آگیا۔ اور پلینیا اور اسکے ساتھ کی دوسری عورتون کو حکم دیا کہ ملکہ کو یہان سے
اُٹھالیجاؤ۔ اور اسکی صحت کی تدبیر کرو۔ پلینیا اپنے جانے کی تھوڑی ہی دیر کے
بعد لوٹ کر یہ خبر لائی کہ ہرمین کا بھی کام تمام ہوا۔

ملکہ کی موت سنکر للن لٹس اپنی بیرحمی پر پچتایا اور جب اپنی ناحق کوشی کو دیکھا
کہ ملکہ کے دل پر اُسنے کیسا اثر بد پیدا کیا تو اُسنے ملکہ کی پاکدامنی کا یقین ہوا۔
اور اب اُسنے خیال کیا کہ نوشتۂ فال بیشک صحیح تھا۔ اور اُسنے سمجھا کہ اگر گم گشتہ
کا کچھ پتہ نہ ملا سے اس دختر خردسال کی طرف اشارہ ہے تو بادشاہ بے وارث
رہجائیگا یہی صحیح ہے کیونکہ شاہزادہ میمی لس تو مر ہی گیا۔ اگر وہ دختر خردسال
ہوتی تو وارث تخت و تاج ہوتی۔ غرضکہ اپنی حرکت سے للن ٹس سخت پشیمان
ہُوا۔ اور مدت تک متاسف و مبتلا رنج و ماتم رہا۔

جہاز جسمین اِس شیر خوار شاہزادی کو بٹھا کر این ٹی جنس سمندر پار لیے جاتا تھا بہ سبب ہوا ے تند کے ساحل بوہیمیا خاص دار السلطنت شاہ پولک زنس کی طرف چلا گیا - اور این ٹی جنس نے اُتر کر اُس بچی کو وہین چھوڑ دیا -

این ٹی جنس کو سسلی مین لَوٹ کر لیَن ٹس سے یہ کہنا نصیب نہوا کہ اُسنے وہ لڑکی کہان چھوڑی - کیونکہ خشکی مین اُس لڑکی کو چھوڑ کر جہاز کی طرف وہ لوٹتا تھا کہ جنگل سے ایک ریچھ نکلکر اُسپر حملہ آور ہوا اور پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا - اور بادشاہ کے فرمان ناجائز کی تعمیل کا فوراً عوض دیدیا -

یہ لڑکی بیش بہا کپڑون اور زیورون سے پیراستہ تھی کیونکہ ہرمین نے لین ٹس کے پاس بھیجنے کے لیے اُسے خوب آراستہ کر دیا تھا اور این ٹی جنس نے اُسکے کپڑے مین ایک کاغذ کا پرچہ باندھ دیا تھا جسپر اُسکا نام پرڈیٹا اور چند ایسے فقرے لکھے تھے جس سے کچھ کچھ اُسکی عالی خاندانی و ناموافقت تقدیر کی طرف اِشارہ ہوتا تھا -

یہ غریب و بیکس لڑکی ایک گڑریے کے ہاتھ لگی - گڑریا کہ ایک رحم دل آدمی تھا - پرڈیٹا کو اسطرح پڑے ہوے دیکھکر اپنے گھر اُٹھا لاکر اپنی بی بی کے حوالہ کیا جسنے بڑی شفقت سے اُسکی پرورش شروع کی - اُس گڑریے نے اس نعمت غیر مترقبہ کا مخفی نکرنا اپنی حالت اخلاص کے خلاف سمجھکر وہان کی سکونت ترک کر دی جسمین کوئی یہ نہ خیال کرے کہ یہ دولت کہان اُسکے ہاتھ لگی اور پرڈیٹا کے کچھ زیورات فروخت کرکے بہت سی بھیڑیون کے گلے خرید کیے اور اِس ذریعہ سے ایک مالدار گڑریا ہو گیا - اُسنے اپنے خاص بچون کی طرح اُسکی پرورش کی جس سے اُسے یہ نہ معلوم ہُوا کہ مین گڑریے کی لڑکی نہین کوئی دوسری ہون -

Perdita

پر دیتا جوان ہوئی پر ایک دلکش محبوبہ نکلی۔ ہر چند کہ گڑریون کی لڑکیون کی طرح اُسنے تربیت پائی تھی مگر فطرتی خوبیان جو اپنی معزز مان سے اُسنے ارث مین پائی تھین اُسکی ناآموختہ طبیعت کو ایسا روشن و درست رکھتی تھین کہ اُسکی چال و چلن سے کوئی یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ اُسنے پادشاہی محل مین پرورش نہین پائی ہے۔

پولک زنس شاہ بوہیمیا کے صرف ایک ہی لڑکا فلورزیل نامے تھا ایک روز اُس نوجوان شاہزادے نے گڑریے کے مکان کے پاس شکار کھیلتا ہوا اُسکی فرضی لڑکی کو دیکھ لیا۔ اور دیکھنے کے ساتھ ہی اُسکے حسن و شائستگی و انداز امیرانہ پر فریفتہ ہو گیا۔ اور فوراً ایک مرد شریف کی صورت بن اور اپنا نام ڈوری کلس رکھ اُسکے مکان مین داخل ہوا۔ اور ہر روز اُس گڑریے کے مکان مین جا کر دیدہ بازی کا معمول رکھا۔

محل شاہی سے فلورزیل کے اکثر غائب رہنے سے بادشاہ کو اندیشہ پیدا ہوا اور محافظون کو تعینات کر کے دریافت کیا کہ ایک گڑریے کی دختر جمیلہ پہ اُسکی طبیعت آ گئی ہے۔

پولک زنس نے کمیلو کو بلایا (یہ وہی وفادار کمیلو تھا جسنے لیٹن ٹس کے غضب سے اُسکی جان بچائی تھی) اور کہا کہ میرے ساتھ پرڈیٹا کے (فرضی) باپ گڑریے کے مکان تک چلو۔

پولک زنس اور کمیلو دونون بھیس بدلے ہوے گڑریے کے مکان پر ایسے روز پہونچے کہ بھیڑون کے بال کترنے کا وہان کھانا تھا۔ گو یہ لوگ اجنبی تھے مگر حسب دستور مثل اور مہمانون کے کہ وہ ایک جلسۂ عام تھا یہ لوگ بھی اندر بلا کر مجمع عام مین شریک کیے گئے۔

سب کے سب خوش و خرم تھے۔ میزین بچھی تھین۔ باعتبار دیہات کے

بہت کچھ سامان وتیاری سے کھانے پک رہے تھے۔ چند چھوکرے و چھوکریان مکان کے سامنے سبزے پر ناچ رہی تھین دروازے کے پاس ایک طرف بساطی بھی بیٹھا تھا۔ لڑکے ریشمی فیتے و ستانے مٹی کے کھلونے کھڑے خرید رہے تھے۔

سب تو اسطرح مشغول شادی وطرب تھے۔ اور فلورزیل پرڈیٹا کو لیے ہوے ایک طرف بیٹھا باتین کر رہا تھا۔ اور بہ نسبت اور تماشائیون کے جو اُنکے گرد مشغول جشن و تماشا تھے ظاہر اوہ دونون زیادہ خوش و خرم معلوم ہوتے تھے۔

بادشاہ نے اپنا بھیس ایسا بدل رکھا تھا کہ اُسکے بیٹے کے لیے اسکا پہچاننا غیر ممکن تھا اسلیے اُنکی باتین سُننے کے لیے بادشاہ اُنکے بہت قریب چلا گیا۔ پرڈیٹا کی امتیاز کے لیے ہوے بھولے پن کی باتین اجو شاہزادے سے وہ کرتی تھی) سُنکر بادشاہ کو تھوڑا تعجب نہین ہوا۔ اور کی میلو سے کہا کہ کمینون کی لڑکیون مین یہ بات کہان ہوتی ہے۔ دیکھو نہ کچھ کرتی ہے نہ کہتی ہے مگر کچھ ایسی نظر سے دیکھتی ہے جو اُسکی حالت و حیثیت سے کہین بعید ہے ایسے گانون مین ایسی عورت کا ہونا بہت ہی مغتنم ہے۔

کی میلو نے جواب دیا۔ اسمین تنک نہین کہ دودھ والیون مین یہ شاہزادی معلوم ہوتی ہے۔

بادشاہ گڈریے سے کہا تحقیق حال یہ تو بتلاؤ وہ کون حسین گڈریا ہے جو تمھاری لڑکی سے بیٹھا ہوا باتین کر رہا ہے۔ گڈریے نے جواب دیا لوگ اُسے ڈوری کلس کہتے ہین۔ اور یہ میری لڑکی کے عشق کا دم بھرتا ہے۔ اگر اس نوجوان ڈوری کلس سے میری لڑکی کی شادی ہوئی تو اس ذریعہ سے اسکو ایسی ایسی چیزین دستیاب ہونگی جو اسنے خواب مین بھی کم نظر آئی ہونگی۔ اِس کہنے سے پرڈیٹا کے باقیماندہ زیورات مراد تھے۔ کیونکہ بعیتر خریدنے سے جو کچھ پرڈیٹا کے زیورات بچ رہے اُنھین پرڈیٹا کے بیاہ مین جہیز دینے کے لیے وہ گڈریا با احتیاط تمام رکھے ہوے تھا۔

پولک زنس نے پھر اپنے لڑکے کو پکار کر یون مخاطب کیا۔ کہ اُدمر و جوان یہاں کیا کرتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے کسی شے سے تمھارا پیٹ بھرا ہوا ہے جو کھانے کیطرف تم راغب نہین ہوتے۔ مین جب جوان تھا تو اپنی محبوبہ کے لیے تحفے ہدیے لاتا تھا۔ تم کیسے عاشق ہو کہ بساطی دروازے سے اُٹھا جاتا ہے اور تمنے اپنی معشوقہ کے لیے ایک کھلونا تک نہین خریدا۔

شاہزادہ کو ذرا بھی خیال نہ آیا کہ مین اپنے باپ بادشاہ وقت سے باتین کر رہا ہون اور جواب دیا۔ کہ حضرت اُن چیزون کی اُسے خواہش نہین۔ جس تحفے کی یہ مجھ سے متوقع ہے۔ اُسکا مجھے آپ ہی خیال ہے۔ اور پھر پرڈیٹا کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ یہ پیر مرد بھی عاشق مزاج معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو اِسکے سامنے مین قول و اقرار کرتا ہون جسمین یہ بھی سن رکھے۔ اور پھر اُس مرد ضعیف کو جسے اپنے نزدیک اجنبی سمجھا تھا شاہد ایجاب و قبول ٹھہرانے کے لیے مخاطب بنا کر کہا کہ آپ بھی یاد رکھیے کہ اِسوقت مین نے پرڈیٹا کے ساتھ کیا عہد و پیمان کیا۔

بادشاہ نے اپنے کو ظاہر کر کے کہا میان لڑکے اِس عہد و پیمان کو فسخ کرو اور بہت کچھ لعنت ملامت کی کہ تمھین اور یہ جرأت کہ کمینون کی چھوکریون سے یون قول و قرار کرو۔ اور پھر پرڈیٹا کو گڈریے کی چھوکری بھیڑون کی پکڑنے والی اور نیز ایسے ہی چند ذلیل نامون سے تعبیر کر کے کہا خبردار اگر پھر یہ تیرے مکان پر دیکھا گیا تو تجھے اور تیرے بڈھے باپ گڈریے کو بڑی بے دردی سے قتل کر دونگا۔

بحالت غضب بادشاہ وہان سے چلا گیا اور کمیلو سے کہتا گیا کہ شاہزادہ فلوریزل کو اپنے ساتھ لیتے آنا۔

بادشاہ کے چلے جانے پر پرڈیٹا کہ اُسکی شاہانہ طبیعت پولک زنس کے اِن توہین کے فقرون سے جذبے مین آگئی تھی۔ بولی۔ گو ہم دونون بے قصور تھے

مگر مجھے تو کچھ خوف نہ آیا۔ وہی ایک بار تو گفتگو کا بھی اتفاق ہوا ہوگا۔ اس سے صاف صاف کہہ دینا چاہیے کہ جو آفتاب اسکے شاہی محل مین روشنی پھیلاتا ہے وہی میرے اس غریب جھونپڑے کو بھی روشن رکھتا ہے۔ اسکے نزدیک کوئی وجہ امتیاز نہین۔ اور پھر بحسرت بولی۔ لیکن اب مین خواب غفلت سے بیدار ہوئی۔ مجھ سے اور بیگمون کے انداز سے واسطہ۔ آپ لوگ مجھے اجازت دیجیے تو بھیڑون کا دودھ دوہنا بھی باقی ہے اب وہین جا کر رہونگی۔

پرڈیٹا کی شایستگی و نیک چلنی دیکھکر رحم دل کی میلو بہت رضامند ہوا اور معلوم کیا کہ شاہزادہ پرڈیٹا کی محبت مین بدرجۂ غایت سرشار ہے مگر کیا کرے کہ اپنے باپ کے شاہی حکم سے مجبور ہے۔ اور پھر سوچ کر ان عاشقون کی دستگیری کی ایک تدبیر نکالی اور چاہا کہ اُسی وقت اپنی اُس مفید حکمت پر جو اسکے دل مین تھی کاربند ہو۔

کی میلو عرصے سے جانتا تھا کہ لین ٹس شاہ سسیلی اپنی پہلی حرکات سے بہت ہی نادم اور پشیمان ہے۔ اور ہرچند کہ کی میلو پولک زنس کے معزز دوستون مین تھا اور اُسکے پاس بڑے آرام سے تھا۔ مگر اپنے پہلے آقا نامدار کے شوق ملازمت اور اہل وطن کے شوق دیدار کو دل سے نہ نکال سکا۔ چنانچہ اُسنے فلوریزل اور پرڈیٹا سے کہا کہ مصلحت وقت اسی مین ہے کہ تم لوگ میرے ساتھ سسیلی چلو وہان پہونچ کر لین ٹس شاہ سسیلی سے ملاقات سفارش کرکے شاہی محل مین جگہ دلوا دونگا اور تا وقتیکہ لین ٹس واسطہ پڑکے پولک زنس سے تمھارے قصور معاف نہ کرا دے اور تمھارے عقد نکاح پر اُسے راضی نہ کردے تم وہین رہنا۔

اس رائے سے اُنھون نے بخوشی اتفاق کیا۔ اور کی میلو نے بدستیۂ اسباب سفر

گڑریے کو حکم دیا کہ تم بھی اُنکے ساتھ چلو۔

گڑریے نے چلتے وقت پرڈیٹا کے بقیہ زیورات اور اُسکے بچپن کے کپڑے اور وہ پرچہ جو اُسکے کپڑون سے لپٹا ہوا پایا تھا ساتھ لے لیا۔

بعد طے کرنے اِس سفر سودمند کے فلورزیل اور پرڈیٹا اور کمیلو اور گڑریا بہ حفاظت تمام دربار لیٹن ٹس مین پہونچے۔ لیٹن ٹس کہ ہنوز اُسکے دل سے پیاری ہرمین اور اُسکی دختر کا غم دور نہوا تھا۔ کمیلو کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آیا۔ اور شاہزادہ فلورزیل کی بہت کچھ تواضع و تکریم کی۔ لیکن پرڈیٹا کی طرف جسے شاہزادہ فلورزیل نے اپنی بی بی بتلائی تھی۔ لیٹن ٹس کی خاص توجہ دیکھی گئی۔ اور اُسکی صورت کو اپنی بیگم مردہ ہرمین کی صورت سے مشابہ پاکر اپنے رنج و الم کو اُسنے تازہ کیا اور کہا کہ اگر مین اپنی لڑکی کو اسطرح بیدردی سے پھنکوا نہ دیتا تو آج وہ بھی ایسی ہی دلکش عورت ہوتی۔ اور پھر فلورزیل کی طرف مخاطب ہوکر بولا۔ تمھارے جوانمرد باپ کی صحبت و دوستی سے مین نے ہاتھ سے کھودی مگر اب مین دل و جان سے چاہتا ہون کہ ایک بار پھر اُسے دیکھون۔

جب اُس بڈھے گڑریے نے پرڈیٹا کے حال پر بادشاہ کو اتنا متوجہ پایا اور یہ بھی سُنا کہ حالت شیرخواری مین بادشاہ نے ایک لڑکی پھنکوادی تھی تو اُس زمانہ کو وہ خیال کرنے لگا جب پرڈیٹا اُسنے پڑی پائی تھی۔ اور اُسکی حالت بیکسی اور زیورات اور دیگر نشانات امارت کو جو اُسکے ساتھ تھے اُسنے مقابلہ کیا جس سے معلوم ہوا کہ بیشک پرڈیٹا اور جس لڑکی کو بادشاہ نے پھنکوادیا تھا وہ دونون ایک ہی ہین۔

فلورزیل پرڈیٹا کمیلو اور وفادار پلینا سب کے سب موجود تھے کہ

بڑھے گڈریے نے پرڈیٹا کے اٹھا لانے کی حالت اور اینٹی گنس کے ہلاک ہونے کی کیفیت کہ ریچھ کو اُسپر حملہ کرکے پکڑتے ہوے آسنے بچشم خود دیکھا تھا بادشاہ سے بیان کرنی شروع کی اور اُسنے ایک دوشالہ پیش کیا جسے دیکھکر پلینیا نے پہچانا کہ ہرمین نے اسے بادشاہ کے پاس بھیجتے وقت اپنی بچی پر ڈالدیا تھا۔ اور ایک گوہر نکال کر دکھایا جسے پلینیا نے تبلایا کہ بیشک یہ وہی گوہر ہے جو ہرمین نے پرڈیٹا کی گردن مین باندھدیا تھا۔ اور پھر ایک کاغذ دکھایا۔ جسے پلینیا نے دیکھکر کہا کہ خاص میرے شوہر کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور کہا اسمین شک نہین کہ یہ پرڈیٹا خاص لین ٹس کی بیٹی ہے۔ پلینیا اُسوقت عجب جانکنی مین تھی۔ کچھ تو اپنے شوہر کی موت کی خبر سُنکر رنج اور کچھ بابت وراثت کے فال کی صداقت پر خوش کہ دختر گم گشتہ کا پتا ملا۔ جب لین ٹس کو معلوم ہوا کہ پرڈیٹا میری خاص بچی ہے تو اُسے بڑا صدمہ اِس امر کا ہوا کہ آج ہرمین زندہ ہوتی تو کس خوشی سے اپنی لڑکی کو دیکھتی۔ اور بحالت یاس دیر تک یہی کہتا رہا۔ ہے ہے تیری ماں تیری ماں۔

پلینیا نے اُس خوشی و نیز رنج آمیز حالت کو یہ کہکر مبدل کردیا کہ مین نے فی الحال اٹلی کے ایک کاریگر جولیو رومینو نامے سے ایک ایسی نادر مورت بنوائی ہے جو بعینہ ملکہ ہرمین کی ہمشکل ہے اگر حضور میرے مکان پر چلکر اُسے دیکھین تو کمال مسرور ہونگے۔ اور یہی سمجھینگے کہ خود ہرمین زندہ موجود ہے یہ سنکر سب کے سب اُسکے مکان کی طرف چلے۔ لین ٹس کو ہرمین کی صورت دیکھنے کی خوشی تھی۔ اور پرڈیٹا کو کہ اُسنے کبھی اپنی ماں کو دیکھا نہ تھا۔ یہ آرزو تھی کہ دیکھین اُسکی شکل کیسی تھی۔

جب پلینیا نے پردہ اٹھا کر وہ مورت دکھائی تو بادشاہ کو وہ بالکل ہی ہرمین کے

مشابہ معلوم ہوئی اور از سر نو آتش غم تازہ ہوا - اور دیر تک اسپر سکتہ کی حالت طاری رہی -
پلینیا نے کہا پادشاہ سلامت آپ کی خموشی مجھے پسند ہے - کیونکہ اس سے اور بھی
آپ کی حیرت ظاہر ہوتی ہے - آپ ہی کہیے کہ یہ مورت ٹھیک ٹھیک آپ کی بیگم کے
مشابہ ہے یا نہیں -

آخر کار پادشاہ نے جواب دیا کہ بیشک یہ ملکہ کی صورت ہے اور ویسا ہی جاہ و
جلال اُسکے چہرے سے عیان ہے جیسا ابتدا سے ملاقات مین مین نے ملکہ مین دیکھا
تھا - مگر اتنا مین کہہ سکتا ہون کہ ہرمیُن کی اتنی عمر نہ تھی جتنی کہ اس مورت کے چہرے
سے ظاہر ہوتی ہے - پلینیا نے کہا اس سے اور بھی بنانے والے کی خوبی نکلتی ہے
کیونکہ اُسنے اس انداز سے اس مورت کو بنایا ہے کہ اگر ہرمیُن اتبک زندہ ہوتی
تو ایسی ہی ہوتی - لیکن جہان پناہ اب مجھے پردہ چھوڑنے دیجیے کہین ایسا نہو کہ یہ
آپ کو متحرک دکھائی دینے لگے -

پادشاہ نے یہ سُنکر کہا - ابھی پردہ نہ ڈالو - بہتر تھا کہ مین بھی مر جاتا - کیُملو کیا
تم اسے بے جان کہہ سکتے ہو - دیکھو اسکی آنکھ ہلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے - پلینیا نے
کہا اتبو جہان پناہ مین ضرور پردہ چھوڑونگی - آپ کی بدحواسی دیکھکر مین ڈرتی ہون -
کہین آپ اسے ذی روح نہ تصور کرنے لگین - لئن ٹس نے کہا - پیاری پلینیا -
بیس برس تک علی الاتصال مین ایسا ہی خیال کرونگا چپ کرو - مجھے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اُسکے منہ سے سانس آتی جاتی ہے - کیا سانس بھی ایسی شے ہے جو کسی
اوزار سے بن سکتی ہو - کوئی صاحب ہنسین نہ تو اُسکا منہ چومنے کو میرا بے اختیار
جی چاہتا ہے - پلینیا نے کہا حضور ذرا صبر کرین اسکے ہونٹھون کی سرخی اچھی طرح
خشک نہین ہوئی ہے - حضور کے ہونٹھون مین رنگ کا تیل لگ جائیگا - اور پوچھا
کہ اتبو پردہ ڈال دون - لئن ٹس نے کہا - اس بیس سال کے اندر تو آپ پردہ

نہین چھوڑنے پاتین۔

پرڈیتا جو ابتک دو زانو بیٹھی ہوئی اپنی انوکھی مان کو بڑے غور و تعجب سے دیکھ رہی تھی اُسوقت بولی کہ اتنے عرصہ تک تو مین بھی اپنی پیاری مان کی زیارت کے لیے یہان بیٹھ سکتی ہون۔

پلینا نے لین ٹس سے کہا۔ آپ اپنی بدحواسی کو کم کرین اور مجھے پردہ گرانے دین نہین تو پھر اچھی طرح آپ کی گھبراہٹ کا سامان درست کر دیتی ہون۔ کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مورت خود بخود حرکت مین آئے۔ اور بُت ستون سے اُتر کر حضور کو چمٹ جائے۔ مگر تامل یہی ہے کہ آپ ایسی حالت مین اِسے شیطانی کھیل سمجھینگے اور حالانکہ مجھسے اور شیطانی کھیل سے کچھ واسطہ نہین۔

لین ٹس متحیر ہوکر بولا۔ اگر ایسا کر دکھاؤ تو دل و جان سے مین دیکھنے کو تیار ہون۔ اور اگر بولی بھی سُنا دو تو اسکا بھی مشتاق ہون۔ کیونکہ جب ہلا دیا تو بلا دینا کیا بڑی بات ہے۔

پھر پلینا نے بہ سنجیدگی تمام ایک سہل سا گیت گایا جسے پہلے سے متعین کر رکھا تھا۔ اور جسکے سُننے کے ساتھ ہی تمام حاضرین کو یہ دیکھکر کمال حیرت ہوئی کہ وہ مورت بُت ستون سے اُتری اور لین ٹس کی گردن مین اپنے ہاتھ ڈال دیے۔ اور اپنے شوہر اور تازہ وارد لڑکی پرڈیتا کے واسطے دعائین مانگنے لگی۔

یہ کوئی تعجب کی بات نہ تھی جو وہ مورت لین ٹس کی گردن مین باہین ڈالکر اپنے شوہر اور لڑکی کی خیر منانے لگی کیونکہ وہ مورت درحقیقت خود ہرمین تھی جو ابتک مری نہ تھی۔

پلینا نے ہرمین کی موت کی خبر بادشاہ کے پاس اسلیے پہونچا دی تھی کہ اُسکے نزدیک اُسکی جان بچانے کے لیے اُسوقت سوا اسکے کوئی دوسری تدبیر

نہ تھی۔ ورنہ ہرمین فی الحقیقت مری نہ تھی۔ بلکہ پلینیا خوش خصال کے پاس وہ چھپی ہوئی رہتی تھی۔ اور پرڈیٹا کی خبر سُننے کے پہلے اپنی حال سے بادشاہ کو اطلاع دینا روا نہ رکھتی تھی۔ کیونکہ گو لین ٹس کی زیادتیوں کو مدت ہوئی تھی کہ وہ بھول گئی تھی مگر اُسکی شیرخوار لڑکی پر جو بیدردی کی گئی تھی اُسے ہرگز دل سے بھلا نہ سکتی تھی۔

لین ٹس کہ مدت سے مبتلا رنج و آلام تھا۔ اسطرح بے سان و گمان بی بی کے زندہ ہوجانے اور لڑکی کے مل جانے سے اُسے اتنی زیادہ خوشی حاصل ہوئی کہ مشکل اُسے برداشت کرسکا۔

ہر طرف سے صداے مبارک و سلامت بلند ہوئی۔ پرڈیٹا کے والدین نے شاہزادہ فلوریزل کا بہت کچھ شکریہ ادا کیا جسکے عشق و محبت کے باعث سے اُنکو اپنی لڑکی کا دیکھنا نصیب ہوا۔ اور پھر بڈھے گڈریے کو بہت کچھ دعائین دین جسنے اُنکی لڑکی کی جان بچائی تھی۔ کی میلو اور پلینیا زیادہ اِس بات پر خوش ہوے کہ ہم آج اپنی نمک حلالیون کا انجام خیر دیکھنے کو زندہ ہین۔

اُسوقت شاہ پولک زنس کے پہونچ جانے سے اُس نعمت غیر مترقبہ و مسرت مفاجات کی گویا پورے طور پر تکمیل ہوگئی۔

پولک زنس نے جب اپنے لڑکے اور کی میلو وہان سے غائب پایا۔ تو اُسنے قیاس کیا کہ سواے سی سیلی کے وہ اور کہین نہین مل سکتے کیونکہ کی میلو کی زبانی وہ اکثر وطن جانے کی آرزو و تمنا کرتا تھا۔ چنانچہ اِسی قیاس پر وہ بعجلت تمام اُنکے تعاقب مین روانہ ہوا۔ اور شہر سی سیلی مین ایسے وقت داخل ہوا کہ بادشاہ کے گھر یہ سب سامان خوشی کے مہیا کیے۔

اُسی جلسۂ شادی و طرب مین پولک زنس بھی شریک ہوا۔ اور اپنے دوست لین ٹس کی ساری خطاؤن کو معاف کرکے اور اُسکی بدگمانیون کو دل سے بھلا کر

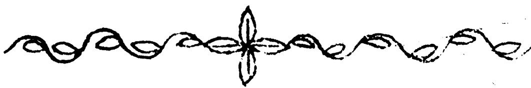
سچا دوست بنگیا - اور یون صلح ہوجانے پر پھر آپس مین ویسی ہی گرمجوشی کے ساتھ محبت قائم ہوئی جیسی بچپن مین تھی - اور اب اسبات کا بھی خوف جاتا رہا کہ پولک زنس اپنے لڑکے کا عقد پرڈیٹا کے ساتھ منظور نکریگا - کیونکہ اب پرڈیٹا گڈریے کی چھوکری سے سلطنت سسیلی کی ولیعہد ہوگئی تھی -

مصیبتون پر اتنے عرصہ تک صبر کرنے سے دیکھو کیسا اچھا اجر ہرمین کو ملا کہ مدت تک وہ نیک بخت عورت اپنے لئن ٹس اور پرڈیٹا کے ساتھ رہکر عمدہ بیگمون اور ماؤن مین خیال کی گئی -

---

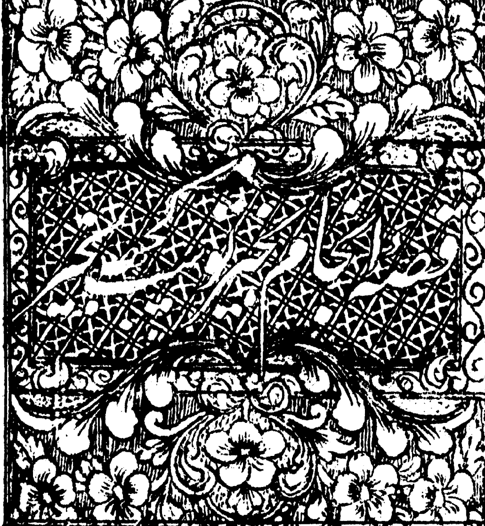
## خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا سترہوان قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب **منشی نول کشور** صاحب سی - آئی - ای - مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سے پہلی مرتبہ ماہ جون سنہ ۱۹۰۹ع مین چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا



# ماننے زن میں خلاف فضل و کمال ملکہ عصمت

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ کو لیڈ یری سے بیس قصوں کا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریا کوٹی ڈپٹی انسپکٹر مدارس
ضلع گورکھپور نے باجازت مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

برٹرم نواب روسی لین نے باپ کے مرنے پر خطاب نوابی و اختیار ریاست حاصل کیا۔ شاہ فرانس برٹرم کے باپ سے کمال محبت رکھتا تھا اسنے اُسکی موت کی خبر سُنکر ایک سردار بھیجا کہ برٹرم کو فوراً دار السلطنت پیرس مین لائے۔ کیونکہ مقتضی اُسکے باپ کی دوستی کا یہی ہے کہ اُسوقت اُسکی تشفی اور تسلی کیجاے۔

برٹرم اپنی مان راندہ بیگم کے پاس تھا کہ لیفیو ایک فرانسیسی سردار اُسے بادشاہ کے پاس لیجانے کے لیے آیا۔ شاہ فرانس ایک خود مختار بادشاہ تھا اور اُسکی طلبی ایک حکم شاہی تھی جسے کوئی ماتحت چاہے کیسے ہی اعلی رتبہ کا کیون نہو رد نہین کرسکتا تھا۔ اِسلیے۔ گو بیگم کے دل پر لڑکے کے جدا ہونے سے وفات شوہر کا غم جسے وہ ابھی تک بھولی نہ تھی تازہ ہوا۔ مگر اُسکے ایک دن کے لیے بھی روک رکھنے پر وہ جرات نکرسکی۔ اور سُننے کے ساتھ ہی جانے کی اجازت دیدی لیفیو نے جو نواب زادے کو لینے آیا تھا نواب کے غم سے بیگم کو کچھ تسکین دینے کے لیے گھڑی [illegible]

Bertram
Rousillon
France
Paris
Lafeu

کی طرح تملق کی باتین شروع کین کہ یہ ایسا رحم دل بادشاہ ہے کہ اسکے عہد مین ممکن ہے کہ تم دوسرا شوہر کرلو جو نواب زادے پر باپ کی جگہ قائم رہے جسکا منشا یہ تھا کہ بادشاہ کو برٹرم کی بہبودی و فلاح کا بہت کچھ خیال ہے۔ بات ہی بات مین لیفیو کے مُنھ سے نکل گیا کہ بادشاہ ایک ایسے سخت عارضہ مین مبتلا ہو رہا ہے کہ اُسکو طبیبون نے جواب دیدیا ہے۔ پادشاہ کی علالت کا یہ حال سُنکر بیگم نے کمال تاسف کیا اور کہا آج ہیلینا (یہ ایک شریف زادی تھی کہ بیگم کے پاس رہا کرتی تھی اور اُسوقت اُسکے پاس ہی بیٹھی تھی) کا باپ زندہ ہوتا اور نہ بیشک پادشاہ کی علالت رفع کر دیتا۔ اور پھر تھوڑا سا حال ہیلینا کا بیان کیا۔ کہ یہ ایک نامی طبیب جیرارڈ ڈی نربن کی لڑکی ہے جو مرتے دم اسے میرے سپرد کرتا گیا۔ جیسے یہ میرے ہی پاس ہے سا اور پھر ہیلینا کی پاک طینتی و نیک خصلتی کی تعریف شروع کی جو اپنے پدر خوش خصال سے اُسنے ورثہ مین پائی تھی۔ بیگم کی یہ باتین سُنکر ہیلینا افسردہ دل کی آنکھ سے اشک جاری ہوے جسے دیکھکر بیگم نرمی نصیحت کرنے لگی کہ بھلا باپ کی موت پر کوئی اتنا بھی رنج و غم کرتا ہے

برٹرم اب اپنی ماں سے رخصت ہوا۔ بیگم نے اس اپنے پیارے لڑکے کو روتے ہوے اور دعائین دیتے ہوے اپنے پاس سے جدا کیا۔ اور لیفیو کی حفاظت مین یہ کہکر دیا کہ میرے نیک سردار اُسنے کبھی دربار کا مُنھ دیکھا نہین ہے۔ وہانکے جو طور و طریقے ہون اسے بتاتے رہنا۔

چلتے چلاتے برٹرم نے ہیلینا کی طرف بھی مخاطب ہوکر اُسکے خوش کرنے کے لیے بہ شائستگی تمام دو ایک باتین کین اور اخیر مین کہا کہ میری ماں کی تسکین و دلجمعی کرنا اور بخبرداری اُسکے ساتھ رہنا۔

ہیلینا عرصہ سے برٹرم کے ساتھ محبت رکھتی تھی اور وہ آنسو جو بافسردہ دلی اُسکی آنکھ سے بہے تھے کچھ باپ کے لیے نہ تھے۔ ہیلینا کو باپ سے بھی محبت تھی۔

Helena Gerardde Narbon

مگر برٹرم ایسے معشوق کو چھٹتے ہوے دیکھکر اُسکے عشق نے ایسا غلبہ کیا کہ پیارے باپ
کی صورت کا اُسے ذرا بھی خیال نہ آیا۔ اور اُسکی قوت تخیلہ مین اُسوقت سوا سے برٹرم
کے خیال کے اور کوئی خیال نہ تھا۔

ہیلینیا عرصہ سے برٹرم پرعاشق تھی۔ مگر ہمیشہ سے اِس بات کا خیال رکھتی تھی کہ برٹرم کونٹ
روسی لین اور پیرس کے قدیم خاندان کی نسل سے ہے۔ اور مین ایک غریب زادی
ہون۔ اُسکے آبا واجداد بڑے بڑے معزز گذرے ہین۔ اور میرے مان باپ کو کوئی
جانتا تک نہین۔ اور اِسی وجہ سے اُس عالی خاندان برٹرم کو وہ اپنا آقا اور سردار
جانتی تھی۔ اور سوا سے خدمت مین حاضر رہنے کے حرف مطلب زبان پر لا نہ سکتی تھی
اور چاہتی تھی کہ مثل رعایا کے اُسکی تابعداری مین رہکر اپنی زندگی بسر کرے اُسکے علو مرتبت
اور اپنی حالت ردی مین اُسے اتنا تفاوت معلوم ہوتا تھا کہ وہ برٹرم کو ستارہ سے نسبت
دیکر کہتی کہ میرا برٹرم سے عشق کرنا ایسا ہے جیسا کسی کو کسی روشن ستارے سے عشق کا
تصور اور اُس سے ملنے کی آرزو ہو۔

برٹرم کے چلے جانے سے وہ ہر وقت چشم تر و دل آزردہ رہنے لگی۔ کیونکہ۔ گو
اُسے مطلب براری کی کچھ امید نہ تھی مگر یہ کتنی بڑی بات تھی کہ اُسکا معشوق ہر دم آنکھ کے
سامنے رہتا تھا۔ ہیلینیا کا دستور تھا کہ سامنے بیٹھکر ایسے غور سے اُسکی سیاہ آنکھین خمدار
بھوین اور گھونگھر والے بال دیکھا کرتی گویا اپنے صفحۂ دل پر اُسکے چہرے کا عکس اُتارا
چاہتی اور دل بھی کیسا موضوع جسمین ذرا ذرا سے نشانات ایک بار دیکھنے مین ہمیشہ کے
لیے نقش کالحجر ہو جائین۔

جرر ڈ ڈی نربن نے مرتے وقت اپنی لڑکی کے لیے سوا سے چند عمدہ و مجرب نسخون کے
جو بکمال غور و فکر عمدہ و پُرتاثیر دواؤن کے برسون تجربہ کرنے سے اُسنے ترتیب دیے
تھے۔ اور کوئی ترکہ نہ چھوڑا۔ اُنھین نسخون مین ایک نہایت مجرب دوا اُس مرض کی

بھی لکھی ہوئی تھی جسمین لیفیو نے بادشاہ کا جان بلب ہونا بیان کیا تھا۔ ہیلینیا جو یون عاجز و مایوس تھی بادشاہ کی بیماری سُنکر اُسکا حوصلہ بڑھا اور اُسنے منصوبہ کیا کہ خود پیرس مین چلکر بادشاہ کے مرض کا علاج کرے۔ گو ہیلینیا کے پاس ایک نہایت اچھا نسخہ تھا مگر یہ بات بعید القیاس تھی کہ بادشاہ اور اُسکے اطبا جس مرض کو لاعلاج سمجھ چکے تھے ایک غریب و ناتعلیم یافتہ چھوکری کو اُسکے اچھا کرنے پر مستعد ہوجانے سے باریابی خدمت سلطانی کی اجازت ملجائیگی بشرطِ اجازت ہیلینیا کو اپنی دوا کی کارگر ہونے کی ایسی قوی اُمید تھی کہ باوجود اُسکے کہ اُسکا باپ اپنے وقت کا ایک مشہور حکیم تھا مگر اُسکا تجربہ و ملکہ اُسے ایسی قوی اُمید رکھنے کی اجازت نہ دیتا کیونکہ ہیلینیا کو اِس امر پر اعتقاد تھا کہ آسمان کے تمام مبارک ترین ستارون نے اِس دوا کو مقدس ٹھہراکر میرے لیے مال متروکہ بنایا ہے جسپر میرے ازدیاد دولت کا انحصار دلواب روسی لین کی بی بی کے رتبہ تک پہونچنے کا مدار ہے۔

برٹرم کچھ بہت دور نہ نکل گیا ہوگا کہ باورچی نے آکر بیگم کو اطلاع دی کہ ہیلینیا بیٹھی ہوئی کچھ آپ ہی آپ باتین کر رہی تھی مین نے اوٹ سے سُنا اور اُسکے الفاظ پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ برٹرم پر وہ فریفتہ ہے اور اُسکے ساتھ خود بھی پیرس جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بیگم نے یہ سُنکر باورچی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جاکر ہیلینیا کو یہان بھیجدو کہ بیگم کچھ بات کرنے کو بُلاتی ہین۔ ہیلینیا کا یہ حال سُنکر بیگم کو اپنا وہ زمانہ یاد آیا جب برٹرم کے باپ سے اُسنے شروع شروع عشق و محبت پیدا کی تھی اور اپنے دلمین کہا کہ شروع جوانی مین مجھپر بھی یہ کیفیت گذر چکی ہے۔ محبت یہ ایسا خار ہے کہ گل جوانی کے لیے ضروریات سے ہے۔ اگر ہم مخلوق ہین تو ایسی برائیون کا ارتکاب ایام جوانی مین ہمارے لیے ضروریات سے ہے۔ چاہے اِسوقت ہم اُسے بُرائی سمجھین یا نہ سمجھین۔ بیگم اپنے عالم جوانی کے عشق و محبت کی برائیون کو سوچ رہی تھی کہ ہیلینیا سامنے سے آئی اور بیگم نے اُسے دیکھکر کہا ہیلینیا تم جانتی ہو مین تمھاری ماں ہون۔ ہیلینیا نے جواب دیا کہ آپ

میری بی بی اور مالک ہین۔ بیگم نے پھر کہا کہ تم میری بیٹی ہو۔ مین تو خود اپنے کو تمھاری ماں کہتی ہون۔ تم کیون اسطرح بےحجابت انکار کرتی ہو اور زرد ہوئی جاتی ہو۔ ہیلینا ڈری کہ بیگم کو شاید میرے عشق کا حال کسی طرح معلوم ہوگیا ہے۔ اور گھبرا کر بولی بیگم مین آپ سے معافی چاہتی ہون۔ آپ میری ماں نہین ہین۔ نواب رُوسی لین نہ تو میرا بھائی ہوسکتا اور نہ مین آپ کی بیٹی۔ بیگم نے کہا لیکن بہو تو ہوسکتی ہو اور پھر کہا کہ مین حیران ہون کہ تم ماں اور بیٹی ہونے کے کیا معنی سمجھتی ہو جو اتنا گھبرا رہی ہو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ میرے بیٹے کو تم چاہتی ہو۔ خوف زدہ ہیلینا نے جواب دیا بی بی جانے دیجیے۔ بیگم نے پھر یہی سوال کیا کہ تم میرے لڑکے کو چاہتی ہو۔ ہیلینا نے کہا کیا آپ اسے نہین چاہتین۔ بیگم نے۔ یہ جواب سُنکر کہا مجھے بہلاؤ مت۔ قریب آجاؤ۔ اور اپنے عشق کی کیفیت بیان کرو کیونکہ تمھارے عشق کی کیفیت مجھے اچھی طرح معلوم ہوچکی ہے۔ ہیلینا نے سر بہ زانو ہوکر اپنے عشق کی کیفیت بیان کرنی شروع کی۔ پہلے شرما کر و دہشت زدہ ہوکر اُس شریف بیگم سے خواستگار معافی ہوئی اور پھر اسباب کو ظاہر کیا کہ برٹرم مین اور مجھ مین جتنا تفاوت مدارج ہے اُسکا مین بہت کچھ لحاظ رکھتی ہون۔ اور برٹرم کو ابتک میرے میلان طبیعت کا حال نہین معلوم۔ مجھ افسردہ دل کے عشق کی کیفیت بالکل غریب ہندوستانیون کی سی ہے کہ آفتاب کو پوجتے ہین اور وہ سوائے اسکے کہ پرستش کرنیوالون کی طرف دیکھتا ہے اور کچھ اُنکے حال سے خبر نہین رکھتا۔ بیگم نے پوچھا کیا پیرس نے کا تمھارا ارادہ نہین ہے ہیلینا نے کہا جبسے لیفیو کی زبانی مین نے بادشاہ کی علالت کی خبر سُنی ہے تب سے بادشاہ کا علاج کرنے کے لیے پیرس جانے کو جی چاہتا ہے۔ بیگم نے کہا۔ پیرس جانے کا کیا یہی سبب ہے۔ ہیلینا نے صاف صاف بیان کیا کہ حضور آپ ہی کے صاحبزادے نے مجھے یہ سمجھایا ورنہ پیرس و دوا و بادشاہ کا مجھے کیا خیال ہیلینا کا بیان سُنکر بیگم نے نہ تو اپنی آزردگی ظاہر کی نہ خوشی۔ اور مُنھ بنا کر پوچھا۔ کیا فی الواقع تمھارے پاس

کوئی ایسی دوا ہے جسکا کارگر ہونا یقینی تصور کیا جائے اور آخرکار بیگم کو بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ یہ دوا انھین عمدہ نسخون مین سے ہے جنھین جیررڈ ڈی نربن استعمال کیا کرتا تھا اور مرتے دم انھین اپنی لڑکی کو دیگیا تھا - اور پھر اُس ہولناک وقت کے وعدہ مستحکم کا خیال آیا جب مرتے دم جیررڈ ڈی نربن نے اپنی لڑکی اُسکے سپرد کی تھی جسکی قسمت اور بادشاہ زندگی اُسوقت ایک ہی تدبیر سے متعلق معلوم ہوئی یعنی گویا ایک دلدادہ عورت کے خیال نے پیدا کیا تھا مگر بیگم کو کیا معلوم کہ قضاء الٰہی کو اسی سے پادشاہ کا اچھا کرنا اور جیررڈ ڈی نربن کی بیٹی کے لیے فلاح و بہبودی کی بنیاد قائم کرنا منظور ہے ۔ اور ہیلینا کو وہان جانے کی اجازت دیکر بجوانمردی اُسکا پورا سامان درست کر دیا اور خدمت کے لیے مناسب تعداد آدمیون کی ساتھ کر دی - اور جب ہیلینا چلنے لگی تو اُسے بہت کچھ دعائین دین اور نہایت مہربان ہوکر اُسکے کامیاب ہونے کی تمنا ظاہر کی -

ہیلینا پیرس مین پہونچی - اور اپنے دوست لیفیو امیر دربار کی توجہ سے تقرب بارگاہ سلطانی حاصل کیا - لیکن پھر بھی اُسے دقتین اُٹھانی پڑین کیونکہ ایک نوعمر طبیب سے بآسانی بادشاہ نے اُس دوا کا لیکر استعمال کرنا قبول نہ کیا بلکہ جب ہیلینا نے اپنے باپ جیررڈ ڈی نربن کا نام بتایا جسکی شہرت سے پادشاہ واقف تھا ۔ اور اُس بیش قیمت دوا کو اسطرح پیش کیا جسطرح کوئی معزز شے دیتا ہے - اور کہا کہ میرے باپ نے اِسے مدتون کے تجربہ اور ملکہ سے حاصل کیا تھا - اور بہ دلیری یہ شرط لگائی کہ اگر بخیر و عافیت دو دن کے اندر پادشاہ سلامت تندرست نہوجائین تو مین اپنی زیست سے باز آؤن - اُسوقت پادشاہ اُسکے استعمال پر راضی ہوا اور کہا اگر مین دو دن کے عرصہ مین صحیح نہو گیا تو ضرور ہیلینا ہلاک کی جائیگی اور اگر مجھے صحت ہوگئی تو مین وعدہ کرتا ہون کہ ہیلینا کو اختیار دیدونگا کہ اپنے بیاہ کے لیے جس کسی کو چاہے (جس سے صرف امیرزادے مراد تھے) پسند کر لے - چنانچہ ہیلینا نے پادشاہ کے صحیح ہوجانے پر اجرت مین شوہر کا انتخاب کرنا منظور کیا

اپنے باپ کی دوا کی تاثیر پر ہیلینا کو جیسی توقع تھی اُسکے خلاف ظہور پذیر ہوا اور ابھی دو دن بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ پادشاہ بالکل صحیح ہو گیا اور بنظر ایفاے وعدہ کہ اُس حسین طبیب سے ایک شوہر دینے کا قرار ہوا تھا آسنے اپنے دربار کے تمام امیرزادون کو کھڑا کیا اور ہیلینا سے کہا کہ اچھی طرح دیکھ بھال کر اس قطار مین سے جس امیرزادے کو تم چاہو اپنے لیے چُن لو۔ ہیلینا کے پسند کرنے مین کچھ عرصہ ہوا کیونکہ اُس جماعت مین برٹرم کو دیکھتے ہی وہ اُسکی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ مین اِسی کو پسند کرتی ہون۔ اور پھر برٹرم کی طرف مخاطب ہو کر بولی اور میرے آقا مجھ مین یہ جرأت نہین کہ تمکو لے سکون۔ تم یہ سمجھو کہ مین اپنی جان کو ہمیشہ کے لیے تمھاری مرضی کے تابع کرتی ہون اور جبتک مین زندہ رہونگی تمھاری خدمت سے منہ نہ موڑونگی۔ بادشاہ نے کہا نوجوان برٹرم کیا دیکھتے ہو اِسے لو یہ تمھاری بی بی ہے۔ برٹرم نے اپنے اظہار ناخوشی مین کچھ تامل نہ کیا اور بادشاہ کے اس تحفہ کے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہیلینا ایک غریب طبیب کی چھوکری ہے اور اُسنے میرے ہی گھر تربیت پائی ہے۔ عرصہ سے یہ میری ہی ماں کی خدمت مین رہتی ہے۔ ہیلینا برٹرم کی زبانی اپنی تحقیر و توہین کے کلمے سُنکر بولی پادشاہ سلامت آپ اِنکو جانے دیجیے میری خوشی کے لیے یہ کیا کم ہے کہ آپ صحیح و تندرست ہین۔ لیکن بادشاہ نے اپنے شاہی حکم کا اِسطرح ہلکا ہونا گوارا نہ کیا کیونکہ امیرون کا اپنی پسند سے بیاہ دینے کا اختیار اُسوقت شاہان فرانس کے خاص حقوق مین داخل تھا۔ اور اِسلیے اسی دن برٹرم کا ہیلینا کے ساتھ جبراً بیاہ کر دیا جس سے برٹرم کو سخت بے چینی حاصل ہوئی اور اُس بیچاری عورت کو بھی کوئی وجہ تسکین کی حاصل نہوئی۔ ہرچند کہ جس شوہر کے لیے ہیلینا نے اپنے کو خطرہ مین ڈالا تھا اُسے

پالیا مگر یہ پانا محض ظاہری بھڑک تھی کیونکہ اُسکے شوہر کا ملتفت ہونا کوئی ایسی شے نہ تھی جسکا عطا کرنا پادشاہ کے اختیار مین ہوتا ـ

بیاہ کی تھوڑی ہی دیر بعد برٹرم نے ہیلینیا سے کہا کہ پادشاہ سے کہکر یہان سے جانے کی مجھے اجازت دلوا دو ـ اور جب اُسنے پادشاہ سے اجازت دلوا دی تب اُس سے برٹرم نے کہا کہ مین اس عجلت کے بیاہ پر راضی نہین ہون اور یہ بالکل میرے خلاف طبیعت ہے ـ اور اسلیے میرے کسی فعل پر تمھین متحیر نہین ہونا چاہیے ـ ہیلینیا کو حیرت تو نہین ہوئی بلکہ نہایت غم ہوا جب اُسنے دیکھا کہ برٹرم میرے چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے ـ برٹرم نے اُسے حکم دیا کہ میری مان کے پاس تم گھر چلی جاؤ ـ ہیلینیا نے یہ بے درد حکم سنکر جواب دیا جواب مین اسپر کچھ کہہ نہین سکتی ـ مگر ہان اتنا کہتی ہون کہ مین آپ کی تابعدار خادمہ ہون ـ اور ہمیشہ اس استحقاق کے بڑھانے مین جسمین ہمارے بدبخت ستارے قاصر رہے ہین اطاعت سے کوشش کرتی رہونگی ـ

ہیلینیا کی اس فروتنی کا اُس مغرور برٹرم کے دل پر کچھ بھی اثر نہوا اور اپنی نیک بی بی کے حال پر ذرا سا بھی رحم نہ آیا حتیٰ کہ چلتے وقت سلام کا بھی روادار نہوا جو بطور رسم ہر خاص و عام مین جاری ہے ـ

غرضکہ برٹرم کے کہتے کہتے وہ بیگم کے پاس چلی آئی ـ گو وہ اپنے مقصد سفر پر کامیاب ہوئی ـ بادشاہ کو اچھا بھی کیا اپنے عزیز دل آقا نواب روسی لین سے نکاح بھی کیا مگر پھر بھی جب اپنی ساس کے پاس لوٹ کر آئی باخاطر حزین آئی ـ اور اپنے گھر پہونچنے کے تھوڑی دیر بعد برٹرم کا ایک ایسا خط پایا جس سے اور بھی اُسکا کلیجہ پھٹ گیا ـ

نیکبخت بیگم ہیلینیا کے ساتھ بڑے خلق و اخلاص سے پیش آئی ـ گویا اُسکے لڑکے نواب روسی لین نے اُسے نکاح کے لیے انتخاب کیا تھا ـ اور وہ کسی

عالی خاندان سے تھی - اور برٹرم کی بے التفاتی کی کیفیت سُنکر کہ عین شب عروس مین اُسنے
اپنی بی بی کو گھر بھیج دیا اُسکی نامہربانی پر تسکین و دلجمعی دینے کے لیے ہیلینا کے ساتھ بہت
کچھ لطف و کرم کے الفاظ استعمال کیے - مگر اِس تواضع و تکریم سے اُس آزردہ دل ہیلینا
کی تشفی نہوئی اور بولی بی بی میرا سردار مجھسے چھوٹ گیا اور مین جانتی ہون کہ ہمیشہ کے لیے
چھوٹ گیا - اور پھر برٹرم کے خط کی یہ عبارت پڑھکر بیگم کو سنائی - جب تم میری اُنگلی
کی انگوٹھی پالو جسکا پانا ایک امر محال ہے تب تم مجھے اپنا شوہر سمجھو - مگر تم ابھی سے
لکھے دیتا ہون کہ اِس شرط کا بر آنا غیر ممکن الوقوع ہے - اور بیگم سے کہا دیکھیے یہ کتنا خوفناک
فقرہ ہے - بیگم نے کہا صبر کرو برٹرم چلا گیا تو کیا مین تو تمکو اپنی بیٹی کی جگہ سمجھتی ہون - دوسرے
یہ کہ تم ایسے سردار کے سزاوار ہو جسکے سامنے برٹرم سے ایسے بیسیون گستاخ
چھوکرے خدمت کے لیے اور ہر دم تمکو بی بی کہنے کو حاضر ہین - اس لاثانی
مان نے بہتیری امتیاز و حلم کی باتین کین و چاہا کہ اپنی بہو کو باتون مین بہلا کر رنج و
غم سے تسکین دے - مگر ہیلینا کے رنج و غم دفع کرنے مین اُسکی باتین کارگر نہوئین
ہیلینا کہ اتنک اُس خط کو دیکھ رہی تھی چلا کر بدحواس ہو کر یہ عبارت پڑھی -
جبتک میری کوئی بی بی نہین ہے فرانس سے مجھسے کچھ واسطہ نہین - بیگم نے
پوچھا کیا یہ عبارت بھی خط مین لکھی ہوئی ہے - بیچاری ہیلینا نے کہا - بی بی - ہان
یہ بھی لکھا ہے -

دوسرے دن صبح کو ہیلینا وہان سے چلدی اور چلتے وقت ایک خط لکھکر رکھ گئی
تا اُسکے چلے جانے کے بعد بیگم کے ہاتھ لگے - اور اِس خط مین اپنے دفعتہً چلے جانے
کی یہ وجہ لکھی تھی کہ جب سے مین نے برٹرم کے خط سے معلوم کیا کہ اُسنے میرے ہی
سبب سے فرانس کی سکونت اور اپنے گھر کا رہنا چھوڑا تب سے مجھے کمال افسوس ہے
اور کفارہ عصیان کے لیے سنٹ جیکوئس آف گرانڈ کی زیارت کرنے کا مین نے

ارادہ کیا ہے۔ اور اخیر میں یہ لکھا تھا کہ بیگم اگر اپنے صاحبزادے سے ملاقات ہو تو کہ دیجیے گا کہ جس بی بی سے تم آزردہ تھے اُسنے ہمیشہ کے لیے تمہارا گھر چھوڑ دیا۔

برٹرم نے پیرس چھوڑ کر فلورنس کا راستہ پکڑا اور وہان پہونچ کر نواب فلورنس کی فوج مین کوئی جگہ پائی۔ کسی لڑائی کے فتح کرنے سے وہان بہت کچھ شہرت حاصل کی تھی کہ اُسکی ماں کے کئی ایک خطوط اس خوش خبری کے پہونچے کہ ہیلینا سے اب تمکو اذیت نہ پہونچیگی۔ یہ سنکر وہ گھر لوٹ آنے کی تیاری مین تھا۔ کہ ہیلینا خود زائرون کا سا ماتمی لباس پہنے ہوئے شہر فلورنس مین داخل ہوئی۔

فلورنس ایک شہر تھا جسمین سے ہو کر لوگ سنٹ جی کوئس لی گرانڈ کی طرف جاتے تھے جب ہیلینا اُس شہر مین پہونچی تو اُسے معلوم ہوا کہ یہان کوئی مسافر نواز رانڈ عورت ہے جو اُس سنٹ کے جانے والی عورتون کو اپنے گھر ٹھہرا کر بہت کچھ تواضع و تکریم سے مہمانداری کرتی ہے۔ اور پوچھتے پوچھتے اُسکے گھر پہونچی۔ وہ رانڈ اُسکے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آئی۔ اور شہر کے مشہور مقامات کی سیر کرانے کا وعدہ کیا۔ اور کہا کہ اگر تمھین نواب کی فوج دیکھنی ہو تو مین ایسے موقع پر لیچلون جہان سے تم بخوبی دیکھ سکو اور وہان تمہارا ایک ہموطن نواب روسی لین بھی ہے جسنے نواب کی طرف سے لڑائی مین کارنمایان کیے ہین۔ برٹرم کی خبر سننے پر کہ وہ اُس فوج مین ہے دوبارہ کہنے کی ہیلینا کو ضرورت نہ رہی اور اپنی مہمان دار عورت کے ساتھ فوج کے دیکھنے کو روانہ ہوئی۔ اُس مایوسی کے عالم مین اپنے پیارے شوہر کی صورت دیکھنی اُسکے لیے اور بھی رنج افزا بات تھی۔ اُس عورت نے ہیلینا سے پوچھا کیا یہ خوبصورت جوان نہین ہے۔ ہیلینا نے صدق دل سے جواب دیا کہ مجھے تو بہت پسند آیا۔ راستہ بھر وہ زیادہ گو عورت برٹرم کا ذکر کرتی رہی۔ پہلے تو اُسنے ہیلینا سے برٹرم کے نکاح کی کیفیت بیان کی۔ کہ کسطرح اُسکا نکاح ہوا اور کسطرح اُسنے اپنی غریب بی بی کو

ناپسند کیا اور محض اُسی کے خلاف طبیعت ہونے سے اپنا وطن چھوڑکر یہان نواب کی فوج مین بھاگ آیا ہے- ہیلینا اپنی بدبختی کی یہ سرگذشت چپ چاپ سُنا کی یہان تک تو وہ عورت کہہ گئی مگر برٹرم کا حال ابھی ختم نہوا- کیون اب یہان سے اُسکا دوسرا بیان شروع کیا جسکے سُننے سے ہیلینا کے دل پر چوٹ سی لگتی تھی- کیونکہ اس بیان مین برٹرم کا اُسکی لڑکی پر مائل ہونے کا ذکر تھا-

گو بادشاہ کے جبراً بیاہ کردینے سے برٹرم ناخوش تھا مگر ایسا نہ تھا کہ عشق بازی کا اُسے لطف نہ آتا کیونکہ یہ دیکھا گیا کہ فلورنس کی فوج مین آنے پر ڈائنا نامے ایک نوجوان شریف زادی پر جو اُس زاہد عورت کی جسنے ہیلینا کو ٹھہرایا تھا بیٹی تھی وہ عاشق ہوگیا تھا- اور ہمیشہ رات کو نغمہ و سرود کے ساتھ ڈائنا کی تعریف مین غزلین پڑھتا اور اُسکی کھڑکی مین آکر اُس سے توجہ و التفات کا خواہان ہوتا اور کہتا کہ اگر تم اجازت دو تو رات کو جب سب آرام کرین- مین چپکے سے آکر تم سے ملجایا کرون- مگر ڈائنا نے کبھی اس بے ڈھنگی درخواست کو منظور نہ کیا اور یہ سمجھ کر کہ وہ ایک مرتبہ بیاہ جاچکا ہے اُسکی التجا پر کبھی خیال نہ کیا- کیونکہ ڈائنا نے ایک نہایت دوراندیش مان کی گود مین پرورش و تربیت پائی تھی جس سے گو تھوڑے دنون سے زمانے نے ناموافقت کرلی تھی- مگر پھربھی وہ ایک پاک نہاد عورت اور کیپولٹ ایسے شریف خاندان کی نسل سے تھی-

اُس نیک بخت عورت نے ہیلینا سے یہ سب حالات بیان کیے اور اپنی با امتیاز لڑکی کی نیک طینتی کی بہت کچھ تعریف کی اور کہا کہ میری عمدہ تعلیم و تربیت نے اُسکی عادات پر بہت کچھ اثر کیا ہے اور پھر کہا کہ آج کی رات کو ڈائنا سے ملاقات کرنے پر برٹرم اور بھی مصر ہے کیونکہ کل صبح یہان سے جانے والا ہے-

اُس زاہد عورت کی بیٹی پر برٹرم کے فریفتہ ہونے کی کیفیت سُنکر گو ہیلینا کو کمال

رنج ہوا مگر اسکے سننے سے اس پریشان خاطر ہیلینا نے اپنے کو چہ گردشو ہر کی تشفی کے لیے ایک نہایت اچھی حکمت ذکر پہلی ناکامیابی سے اسکی ہمت مین کچھ فرق نہ آیا تھا سوچ کر نکالی۔ اس رانڈ عورت سے ہیلینا نے کہا کہ مین ہی ہیلینا برٹرم کی زن متروکہ ہون۔ اور پھر اس مہمان نواز عورت اور اسکی لڑکی سے التجا کی کہ آج کی رات برٹرم کی ملاقات کی مجلس آراستہ کردو اور بجاے ڈائنا مجھے اسکے پاس بھیجو۔ اور یون دھوکے سے ملنے کی مجھے آرزو محض اسکی انگوٹھی لینے کے لیے ہے جسے وہ کہہ چکا ہے کہ اگر میری انگوٹھی ہیلینا کے قبضہ مین آجائے تب البتہ وہ اسپ کہ میری بی بی خیال کرسکتی ہے۔

بیوہ اور اسکی لڑکی نے اس زوجۂ متروکہ کی حالت بیچارگی پر رحم کھاکر اور کچھ روپیہ کی طمع مین آکر کہ ہیلینا نے روپیہ کا بھرا ہوا ایک کیسہ انکے حوالہ کیا۔ اور بشرط کامیابی اور بھی بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا۔ اس معاملے مین اسکی امداد کا وعدہ کیا۔ اور ہیلینا نے اسی دن اپنی موت کی خبر کسی طرح برٹرم کے کان تک پہونچا دی باین امید کہ جب اس خبر کے سننے سے وہ اپنے کو دوسرا نکاح کرنے کا مجاز سمجھیگا تو ڈائنا کی صورت مین مجھے پاکر درخواست نکاح ضرور زبان پر لائیگا۔ اور جب اس دھوکے سے انگوٹھی مل جائیگی اور برضامندی ایجاب وقبول ہو جائیگا تو ضرور کچھ نہ کچھ اسکا فائدہ نکل ہی آئیگا۔

دن چھپے جب اندھیرا ہوا تو برٹرم ڈائنا کے حجرے مین آیا جہان ہیلینا اسکے آنے کے انتظار مین بیٹھی ہوئی تھی۔ اسکا تپاک کا سلام اور محبت اور تملق کی باتین سنکر گو وہ سمجھتی تھی کہ یہ سب ڈائنا کے لیے ہو رہا ہے مگر پھر بھی اسے بہت کچھ مسرت حاصل ہوئی۔ اور برٹرم اسوقت کچھ ایسا محظوظ ہوا کہ فوراً ایجاب وقبول کی باتین کرکے عقد نکاح کر لیا اور ہمیشہ کے لیے ایک تعلق پیدا کر لیا۔ جسکو ہیلینا نے سچی محبت کی

پیشین گوئی سمجھا اور خیال کیا کہ جب برٹرم کو معلوم ہوگا کہ میری بی بی ہیلینا کی باتون نے مجھے اُس شب مین اتنا خوش کیا تھا تو اُسکا یہ علم ضرور کچھ فائدہ کریگا ۔

خاتون ہیلینا کی فطانت و ہوشیاری کا حال برٹرم پر کبھی کھلا نہ تھا - ورنہ اُسکی طرف وہ ایسی بے پروائی کی نگاہ سے نہ دیکھتا - اور یہ بھی ایک بات تھی کہ روز روز کے دیکھنے سے اُسکے حسن وجمال کی بھی وقعت برٹرم کے دل سے اُٹھ گئی تھی - دستور ہے کہ اگر کسی صورت کو ہم کئی بار دیکھین تو پہلی مرتبہ کے دیکھنے کا اثر جو ہمارے دل پر ہوتا ہے وہ یوماً فیوماً گھٹتا جاتا ہے - برٹرم کے لیے خاتون ہیلینا کی عقل وفہم کا اندازہ کرنا غیر ممکن تھا جب وہ اُسکے سامنے متودب بیٹھکر عشق ومحبت کی نظر سے تاکتی تھی - مگر چونکہ اب اُسنے دیکھا کہ آیندہ کی خوش نصیبی ونیک انجامی اِس تدبیر پر منحصر ہے کہ آج کی رات کی ملاقات مین برٹرم کے دل پر ترحم کا نقشہ جمائے - اِسلیے اُسنے بیباک ہوکر اپنے سادے انداز وخوش آیند گفتگو اور دلکش طریقون سے برٹرم کو اپنے اوپر ایسا فریفتہ کرلیا کہ اُسنے اُسے اپنی زوجیت مین لینے کا وعدہ کیا - ہیلینا کی درخواست پر نظر باستحکام تعلق جدید برٹرم نے ایک انگوٹھی ہیلینا کو حوالہ کی جسکے بدلہ مین ہیلینا نے بھی اُسے ایک انگوٹھی دی جو بادشاہ نے بطور انعام کے اُسے عطا کی تھی - قبل اِسکے کہ صبح صادق کی روشنی نمودار ہوتی - اُسنے برٹرم کو رخصت کیا اور فوراً اپنی ساس کے مکان کی طرف روانہ ہوئی ۔

ہیلینا نے ڈائنا اور اُسکی مان کی ہمرہی پیرس تک اپنی حکمت پر پوری طرح سے کامیاب ہونے کے لیے ضروری تصور کرکے اُنھین ساتھ چلنے کی ترغیب دی - پیرس مین پہونچنے پر اُنھین معلوم ہوا کہ بیگم سے ملنے کو بادشاہ روسی لین کیطرف گیا ہے - اور یہ عجلت تمام وہ سب بادشاہ کے تعاقب مین روسی لین کی طرف روانہ ہوئین ۔

پادشاہ اب بہت اچھا تھا اور جسکے سبب سے اُسے صحت حاصل ہوئی تھی اُسکا ایسا احسان مند و شکر گزار تھا کہ پہونچنے کے ساتھ ہی بیگم سے اُسکا ذکر شروع کیا۔ اور کہا کہ ہیلینیا ایک نہایت بیش قیمت شے تھی مگر کیا کیجیے تمھارے لڑکے کی ناقدر شناسی نے اُسے ضائع کر دیا۔ لیکن بیگم کو اس مضمون سے دل آزردہ پاکر کہ وہ بے اختیار ہیلینیا کی موت پر گریہ و زاری کرنے لگی پادشاہ نے کہا۔ میری پیاری بیگم۔ مین نے سب عفو کر دیا گو یا مجھے کچھ بھی یاد نہین۔ مگر لیفیو پر نیک طینت سے جو حاضر موقع تھا یہ کہا نہ گیا کہ اُسکی عزیز ہیلینیا کی یاد اسطرح بے پروائی سے درگذر کر دیجائے۔ اور کہا کہ یہ مین ضرور کہونگا کہ اُس نوعمر نواب نے پادشاہ اپنی ماں اور بی بی کے مقابلہ میں بڑی ہی خطا کا ارتکاب کیا۔ اور اپنے حق مین تو بہت ہی بڑا نقصان کیا جو ایسی عورت کو ہاتھ سے کھو دیا جسکے حسن کی طرف تمام آنکھین بحیرت نگران۔ اور جسکی باتون پر تمام عالم کے دل کھنچے ہوے۔ اور جسکے کمال پر ایک عالم خدمتگزاری کے لیے مستعد۔ پادشاہ نے یہ سُنکر کہا کہ گم شدہ کی صفت سے باقی کی وقعت بڑھتی ہے دیکھو اُسکو یہان بلا لاؤ۔ جس سے مراد برٹرم تھا جسنے گھٹنے ٹیکتے ہوے پادشاہ کے پاس اپنے کو حاضر کیا اور ہیلینیا کو جو کچھ اُسنے ایذا پہونچائی تھی اُسپر اپنا کمال افسوس ظاہر کیا۔ پادشاہ نے بپاس خاطر اُسکے پدر مُردہ و مادر مستوجب الثنا کے اُسکی خطا معاف کر کے نظر عنایت بحال رکھی۔ مگر وہ نظر عنایت فوراً ہی بدلگئی جب پادشاہ نے دیکھا کہ برٹرم کی اُنگلی مین وہی انگوٹھی ہے جسے اُسنے ہیلینیا کو دیا تھا اور اُسے خوب یاد تھا کہ لیتے وقت ہیلینیا نے تمام ملائک آسمانی کو گواہ قرار دیا تھا کہ وہ انگوٹھی کبھی اپنے پاس سے جدا نہ کریگی۔ اور اگر کسی آفت مین مبتلا ہو کر جدا بھی کریگی تو سوائے بادشاہ کے کسی دوسرے کو نہ دیگی۔ اور برٹرم نے بادشاہ کے پوچھنے پر کہ یہ انگوٹھی کہان پائی ایک بعید از قیاس حال بیان کیا کہ ایک عورت کی

دریچہ پر سے میری طرف پھینک دی تھی اور کہا کہ تاریخ نکاح سے آجتک مجھ سے اور ہیلینیا سے تو ملاقات ہی نہین ہوئی بادشاہ کو کہ برٹرم و ہیلینیا کی نا اتفاقی کا حال معلوم ہوا تھا یہ سُنکر اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین برٹرم نے ہیلینیا کو قتل نکرڈالا ہو۔ اور اپنے ساتھ کے محافظون کو حکم دیا کہ برٹرم کو ابھی گرفتار کر لو۔ اور کہا مجھے اسوقت نہایت اندوہگین خیال پیدا ہوا کہ شاید بد دیانتی سے ہیلینیا کی جان ضائع کی گئی۔ اُسی حالت مین ڈائنا مع اپنی مان کے وہان پہونچی اور ایک درخواست بادشاہ کے پاس اس مضمون کی پیش کی کہ برٹرم نکاح کرنے کا پورا وعدہ ڈائنا کے ساتھ کر چکا ہے حضور رسوم شادی کی تکمیل ہزور کرا دیجیے۔ برٹرم نے بخوف غضب سلطانی ایسے وعدہ کرنے سے انکار کیا۔ ڈائنا نے اپنی تصدیق کلام کے لیے ایک انگوٹھی (جو ہیلینیا نے اُسکی انگلی مین پہنا دی تھی) پیش کی اور کہا کہ جسوقت برٹرم نے مجھ سے نکاح کرنے کا وعدہ کیا تھا اُسوقت اسی انگوٹھی کے بدلہ مین وہ انگوٹھی مین نے برٹرم کو دی تھی جو اسوقت اُسکی انگلی مین موجود ہے۔ یہ سُنکر بادشاہ نے ڈائنا کے بھی گرفتار کیے جانے کا حکم دیا۔ اور برٹرم کی انگوٹھی سے اُسکی انگوٹھی مین فرق ہونے کی توجیہ سُنکر اور بھی اُسکے اشک کو تقویت ہوئی اور اُسنے کہا کہ اگر انھون نے بیان نہ کیا کہ ہیلینیا کی انگوٹھی کیونکر اُنکے ہاتھ لگی تو یہ دونون قتل کیے جائینگے۔ ڈائنا نے درخواست کی کہ اگر میری مان کو اجازت ملے تو جس جوہری سے یہ انگوٹھی ملی تھی اُسے جا کر بلا لائے۔ درخواست قبول ہونے پر وہ بیوہ باہر گئی اور فوراً ہیلینیا کو لیے ہوئے چلی آئی۔

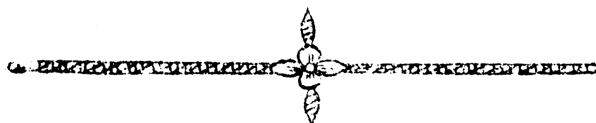
نیکبخت بیگم کو کہ اُداس بیٹھی ہوئی اپنے لڑکے کی خطرناک حالت دیکھ رہی تھی اور ڈر رہی تھی کہ برٹرم کی نسبت اپنی بی بی کے ہلاک کرنے کا شبہہ ممکن ہے کہ صحیح ہو۔ اپنی پیاری ہیلینیا کے زندہ پانے سے جسپر قریب قریب مان کی سی شفقت رکھتی تھی اُنکی

مسرت حاصل ہوئی کہ بمشکل تحمل ہو سکی اور بادشاہ کو بھی مارے خوشی کے اسکے پہچاننے مین اتنا استفسار کرنا پڑا۔ کیا واقعی تبرزم کی بی بی یہی ہے جسے مین دیکھ رہا ہون۔ ہیلینا کہ اپنے کو بے وقر و ناچیز بی بی دیکھتی تھی یہ سنکر بولی نہین حضور یہ بی بی کا عکس ہے نام ہی نام کو بی بی ہے ورنہ اصل مین کچھ نہین تبرزم سنکر بولا نہین نہین قصور معاف کرو تمھارا نام بھی بی بی ہے اور اصل مین بھی تم ہی بی بی ہو۔ ہیلینا نے کہا اے میرے آقا اس لڑکی کی صورت بننے پر البتہ تمھاری مہربانی میرے شامل ہوئی۔ دیکھیے یہ تمھارا نشہ ہے۔ اور جو عبارت کہ بہ تکرار اسنے رنج و غم مین اپنے منھ سے نکالی تھی اب خوشی کی حالت مین آواز بلند سے پڑھکر سنائی کہ جبتک تم میری انگلی کی انگوٹھی نہ پالو۔ یہ کہکر کہ نہین وہ مین ہی تھی جسے تمنے اپنی انگوٹھی دی۔ تبرزم نے کہا کہ اگر تم اسبات کو ثابت کر دو کہ تم ہی وہ عورت ہو جس سے مین نے اس رات کو باتین کی تھین تو مین تمھین دل سے عزیز جانونگا اور ہمیشہ عزیز سمجھونگا۔ اسبات کا ثابت کرنا کوئی بڑی بات نہ تھی کیونکہ وڈانا اور اسکی مان اسی واسطے ساتھ آئی تھین۔ وڈانا کی دوستی کی کیفیت سنکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس ملامت کے عوض مین کسی نامی سردار سے اُسے بیاہ دینے کا وعدہ کیا کیونکہ ہیلینا کے حالات سے اُسے معلوم ہوا کہ خوبصورت عورتین جب کوئی عمدہ خدمت انجام دین تو امیرون و شریفون سے انکی شادی کر دینے کے برابر انکے لیے کوئی دوسرا انعام نہین۔

ہیلینا کو آخر مین معلوم ہوا کہ اُسکا ترکہ پدری آسمان کے مبارک ترین ستارون سے بھی زیادہ مقدس ہے جسکے ذریعہ سے وہ اپنے پیارے تبرزم کی دلربا بی بی۔ اور اپنی نیکبخت بیگم کی بہو اور خود روسی لین کی بیگم ہو گئی۔

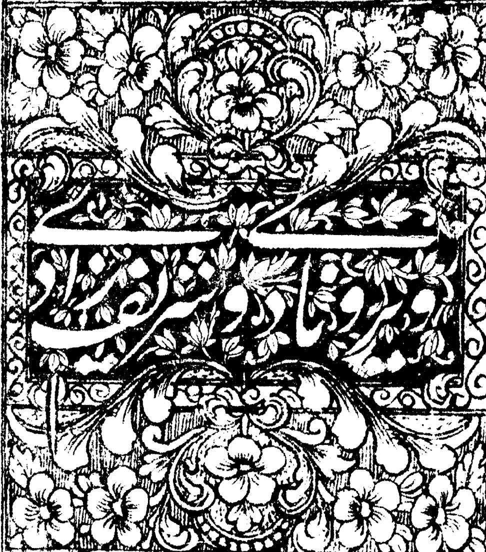
# خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار شکر اُس پاک پروردگار کا ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا اٹھارہوان قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع شہر لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مین چھپا تھا اور قدر دانون نے بہت جلد خرید لیا تھا۔ اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال سے چھپکر ہدیۂ شائقین و ناظرین ہوا



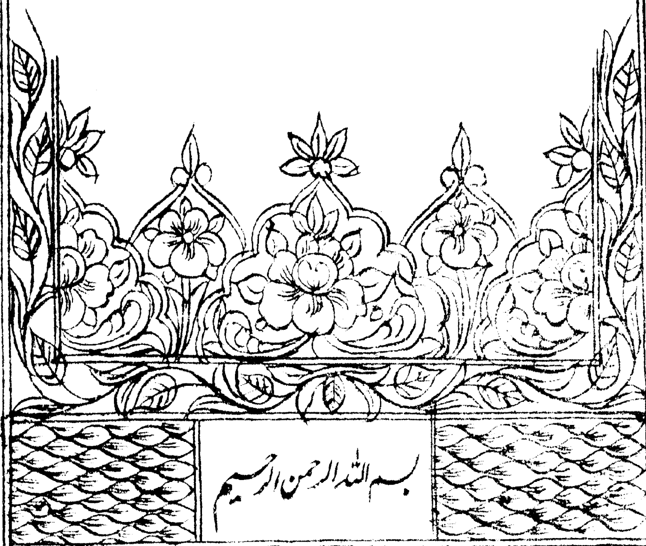
# ما زوز خلاف فصل کا مسم صتا سعو
# ن مین ق ول ن مین ع ن

یہ انگریزی کتاب ٹلیس فرام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا
انیسواں دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ




جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانسگانون
ضلع گورکھپور نے بایماء مطبع اودھ اخبار محاورات سلیس انگریزی کو اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بہ طبع چھپا




شہر ویرونا مین دو نوجوان شریف زادے ویلن ٹائن اور پروتھس
نامے رہتے تھے - جنمین عرصہ سے نہایت درجہ کی باہم محبت ہوگئی تھی - لکھنے پڑھنے
مین وہ ہمیشہ ساتھ ہی رہتے - اور وقت فرصت کو بھی آپس ہی کی صحبت مین گذارتے
بجز اسکے کہ پروتھس جب ایک عورت کے پاس جس سے اُسے محبت تھی جاتا تو ویلن ٹائن
اُسکے ساتھ نہوتا - صرف اُس عورت کی ملاقات وجوش محبت یہی ایک امر ایسا تھا جسمین
اُن دونون کے اختلاف رہتا - اور چونکہ ویلن ٹائن کی طبیعت مین فریفتگی نہ تھی اسلیے
اُسے اپنے دوست کے منہ سے ہر وقت اُس عورت کا ذکر سُننے جسکا نام جولیا تھا
بھلا نہ معلوم ہوتا - اور ہمیشہ پروتھس کی حالت پر ہنسا کرتا - اور نہایت لطف کے
ساتھ جوش الفت کی تحقیر بیان کرتا - اور کہتا کبھی ایسے خیالات میرے دماغ مین
نہین جگہ پاتے - اور ظاہر کرتا کہ میری یہ آزاد وخوش گذران زیست پروتھس
عاشق مزاج کی رجاد بیم کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے کہین اچھی ہے -

Milan

ایک دن صبح کو ویلین ٹائن نے آکر اپنی جدائی کی خبر سنائی اور کہا کہ مین میلن جانیوالا ہون پروتھس نے کہ اُسے دوست کی جدائی منظور نہ تھی۔ بہتیری حجتین ویلین ٹائن کے روک رکھنے کے لیے پیش کین۔ مگر ویلین ٹائن نے جواب دیا میرے پیارے پروتھس میرا سمجھانا آپ موقوف رکھین۔ مین یہ نہین چاہتا کہ کاہلون کی طرح گھر پر پڑا ہوا اپنی جوانی خراب کرون۔ گھر مین رہنے والے جوانون کی عقل گھر ہی کی ہو رہتی ہے۔ اگر جولیا مجبن کی طرف تمھارے دل کا اٹکاؤ نہوتا۔ تو مین تمھین بھی اپنے ساتھ لے چلتا۔ اور جہاز پر چڑھا کر عجائبات دنیا کی سیر کراتا۔ لیکن اب کہ تم نے عشق پیدا کر لیا ہے۔ اسی کے مزے مین رہو۔ اور عشق تمھین ناکامی کا مزہ دکھائے۔

غرضکہ دونون نے وقت رخصت اپنی اپنی مستحکم دوستی کا خوب اظہار کیا۔ اور پروتھس نے اخیر مین کہا اچھا بھئی ویلین ٹائن خدا کو سونپا۔ لیکن راستہ مین جو کوئی عمدہ بات قابل اطلاع تمھارے ملاحظہ سے گذرے تو میرا خیال کرنا۔ اور مجھے اطلاع دیکر شریک انبساط بنانا۔

Lucetta

ویلین ٹائن اُسی دن میلن کی طرف روانہ ہوا اُسکے چلے جانے سے جو پروتھس تنہا رہگیا تو بیٹھے بیٹھے ایک خط جولیا کے نام اُسنے لکھ ڈالا۔ اور اُسکی کنیز لُس لکٹا کو دیا کہ اپنی بی بی کے پاس پہونچا آئے۔

جولیا کو جتنا پروتھس چاہتا تھا اتنی محبت اُسے بھی پروتھس کے ساتھ تھی۔ مگر چونکہ وہ ایک ذی شعور عورت تھی اور سمجھتی تھی کہ بآسانی کسی مرد کی طرف مائل ہو جانا شان دوشیزگی کے خلاف ہے۔ اسلیے وہ اُسکی بیقراری پر اپنی بے التفاتی ظاہر کرتی اور تدبیر حصول مطلب کی فکر مین بے چین رہنے دیتی۔

جب لکٹا نے جولیا کے سامنے خط پیش کیا۔ تو اُسنے نہ لیا۔ اور پروتھس کا خط لانے پر بہت خفا ہوئی۔ اور کہا کمرے سے نکل جا۔ مگر چونکہ در پردہ اُسے

مضمون خط کے دیکھنے کا اشتیاق تھا۔ اسلیے لکٹا کو پھر آواز دی۔ اور قریب آنے پر پوچھا کے نبجے ہونگے۔ لکٹا اُسکا مافی الضمیر سمجھ گئی۔ کہ وقت دریافت کرنے سے زیادہ مضمون خط دیکھنے کا اشتیاق ہے اور بغیر کچھ کہے سُنے وہی انکاری خط پھر اُسکے سامنے لارکھدیا۔ جو لیا کو اِسبات پر کہ اُسکی کنیزک نے اُسکے مافی الضمیر کے سمجھ جانے کا اظہار کیون کیا غصہ آگیا۔ اور خط کو ٹکرے ٹکرے کرکے فرش پر پھینک دیا۔ اور کنیزک کو باہر نکال دیا۔ لکٹا نے چلتے وقت چاہا کہ اُن ٹکرون کو چنتی جاے۔ مگر جو لیا نے کہ درپردہ اُسے خط کا دیکھنا منظور تھا غصہ سے مُنھ بناکر لکٹا کو ڈانٹا۔ اور کہا کہ سامنے سے چلی جا کیون چھوتی ہے۔ تجھے بھی کیا میرا چھیڑنا منظور ہے۔

اُسکے چلے جانے پر جہانتک احتیاط سے ممکن ہوا جو لیا نے اُن ٹکرون کو اکٹھا کیا اور پہلے جو الفاظ پڑھے گئے وہ یہ تھے۔ پر وتھس مجروح عشق اور اُسکے بعد اور بھی ایسے ہی الفاظ محبت خیز اُس سے ظاہر ہوے جنھین دیکھکر اُسنے کہا (جیساکہ پروتھس مجروح عشق کے دیکھنے سے اُسکے خیال مین مجروح کا لفظ جگہ پکڑ گیا تھا) اے مجروح فقرو جبتک تمھارا زخم بھر نہ جائیگا بجاے بچھونے کے اپنے سینہ پر تمھین لٹاؤنگی۔ اور تم مین سے ہر ایک کو چوم چاٹ کر درست کرلونگی۔

اِسی طرح وہ دیر تک لڑکیون کی سی بھولاپن کی باتین کرتی رہی۔ لیکن جب دیکھا کہ اُس خط کے تمام مضامین اچھی طرح معلوم نہین ہوسکتے۔ تو اپنی کج ادائی پر کہ اُن شیرین فقرون کو جیساکہ وہ تعبیر کرتی تھی بوجہ بیجا ڈالا بہت کڑھی۔ اور ایک خط بڑے تپاک سے لکھکر جیسا کبھی لکھا نہ تھا پروتھس کے پاس بھیجا۔ پروتھس کو ایسے خوش آیند جواب کے پانے سے کمال مسرت حاصل ہوئی۔

۲۵

اور پڑھتے پڑھتے ایک مرتبہ بآواز بلند کہ اُٹھا اچھا عشق ابھی سطرین اچھی زیست
اسی اثنا مین سامنے سے اُسکا باپ آگیا۔ اور کہنے لگا کیا ہے۔ کیسا خط دیکھ رہے ہو
پِروتھس نے جواب دیا۔ حضرت یہ خط ویلن ٹائن نے مَیلن سے بھیجا ہے۔
باپ نے کہا۔ دیکھین تو سہی۔ کیا خبرین لکھتا ہے۔
پِروتھس یہ سنکر بہت ڈرا۔ اور ہلکے سے کہا۔ کچھ خبرین تو نہین ہین صرف
اتنا ہی لکھا ہے کہ نواب مَیلن مجھے بہت مانتا ہے۔ اور ہر روز برابر کی ملاقات
ہوتی ہے ایسی صورت مین اگر تم بھی میرے ساتھ ہوتے تو کیا خوب ہوتا۔
باپ نے کہا۔ اچھا پھر تمھاری کیا صلاح ہے۔
پِروتھس نے کہا۔ جو حضور کی مرضی ہو اُسکے مطابق مین کاربند ہون ۔
دوستون کی خواہش سے مجھے سروکار نہین۔
اتفاق سے اُسکے باپ کا کوئی دوست سامنے سے گذرا۔ اور برسبیل تذکرہ
اُس معاملہ کا ذکر بھی آیا۔ وہ دوست بولا۔ کہ تمام لوگ اپنے لڑکون کو نسکر
سرفرازی مین دور دور بھیجتے ہین۔ نہ معلوم کیون آپ اپنے لڑکے کی جوانی
گھر بٹھائے خراب کرتے ہین۔ دیکھیے کوئی فوج مین نوکری ڈھونڈھکر قسمت
آزمائی کرتا ہے۔ بعض دور دور جاکر جزیرون کی تلاش کرتے ہین۔ بعض
ایسے ہین کہ غیر ملکون مین جاکر علم ہی سیکھتے ہین۔ خود اُسکے ساتھی ویلن ٹائن ہی کو
دیکھیے کہ آج کل نواب مَیلن کے دربار مین سرفراز ہے۔ آپ کا لڑکا کچھ ایسا بھی
نہین ہے کہ اُنمین سے کسی کے بھی لائق نہو۔ اگر جوانی مین سفر نہ کریگا تو آخیر
وقت مین اُسکے لیے بڑی قباحتین ہین۔
پِروتھس کے باپ نے اپنے دوست کے کہنے کو بہت پسند کیا۔ اور کہا
کہ ابھی اپنے لڑکے کو مَیلن بھیجتا ہون۔ ویلن ٹائن بھی اسکا پاس رہنا چاہتا ہے

چنانچہ آمنے پر وتھس سے جیساکہ اُس خود سر بڈھے کا قاعدہ تھا۔ کہ جو حکم اپنے لڑکے کو دیتا اُسکے ساتھ کوئی علت نہ بیان کرتا۔ یہ کہا کہ میری مرضی وہی ہے جو ولین ٹائن چاہتا ہے۔ اور تم ابھی چلنے کی تیاری کرو۔ اور پھر اپنے لڑکے کو متحیر پاکر کہا۔ کہ مین جو دربار میلن مین تمھارے بھیجنے کے لیے ایسی عجلت کرتا ہون یہ کوئی حیرت کا مقام نہین ہے تم جانتے ہو کہ جو جی مین آتا ہے مین کر ڈالتا ہون اور میری جو بات ہوتی ہے مختتم۔ پس ایسی صورت مین میرے لارڈ حکم مین عذر کرنے کا ارادہ نکرو اور کل یہان سے روانہ ہو جاؤ۔

پر وتھس نے خیال کیا کہ اسمین بحث کرنی فضول ہے۔ اپنی مرضی کے خلاف کوئی تقریر سُننی وہ گوارا نکریگا اور پھر جولیا کے خط کی بابت جھوٹھ تقریر کرنے سے وہ بہت نادم ہوا کہ جس سے اب خواہ مخواہ اُسکا چھوڑ دینا اُسپر لازم آیا ہے۔

اب جولیا نے یہ دیکھکر کہ بہت دنون کے لیے پر وتھس چھوٹتا ہے اپنے انداز تغافل کو چھوڑ بڑے تپاک سے اُس سے ملی اور دونون نے ایک دوسرے کو نہایت غم والم کے ساتھ آخری سلام کیا اور آپسمین اُنکے بہت کچھ وفاداری و ثبات قدمی کے وعدے ہوے اور آپسمین چھلے بھی بدل گئے اور یہ اقرار ہوے کہ ہر ایک تا دم زیست اُسے بطور یادگار دوسرے کے اپنے پاس رکھے۔ غرضکہ اسطرح رخصت ہو کر بحالت غم پر وتھس نے اپنے دوست ولین ٹائن کے پاس جانے کو میلن کا راستہ پکڑا۔

فی الحقیقت ولین ٹائن کو نواب میلن کے دربار مین اُتنا ہی رسوخ تھا جتنا بلا دریافت پر وتھس نے اپنے باپ سے ظاہر کیا تھا بلکہ مزید بران ایک امر اور بھی تھا جسے پر وتھس نے خواب مین بھی نہ دیکھا تھا۔ وہ یہ کہ ولین ٹائن مین

اب وہ آزادی جسپر وہ فخر کیا کرتا تھا باقی نہ رہی تھی۔ پروتھس کی طرح اسکا بھی دل کسی پر فریفتہ ہو گیا تھا۔

وہ عورت جسنے ایسا حیرت افزا اختلاف ولین ٹائن کے دلمین پیدا کر رکھا تھا نواب میلن کی دختر سلویا نامے تھی جو خود بھی ہزار جان سے اسپر عاشق تھی۔ لیکن اپنے عشق کو وہ دونون نواب سے مخفی رکھتے تھے۔ کیونکہ گو نواب میلن اسکا بڑا مہربان حال تھا اور ہر روز اپنے پاس بلواتا۔ مگر سلویا کے نکاح کے لیے اسنے ایک دوسرے امیر تھریو کو تجویز کیا تھا اور سلویا کی یہ کیفیت تھی کہ اسے تھریو کے ساتھ نکاح کرنا پسند نہ تھا۔ کیونکہ ویلین ٹائن کے سے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ وہ اسمین پاتی نہ تھی۔

ایک دن تھریو اور ویلین ٹائن دونون سلویا کے پاس بیٹھے تھے۔ اور ولین ٹائن ازراہ تمسخر سلویا کے دل بہلانے کو تھریو کی تمام باتون کو ہنسی مین ٹالتا تھا۔ کہ نواب اس کمرے مین آیا۔ اور ویلین ٹائن کو اسکے دوست پروتھس کے آنے کی خوشخبری سنائی۔ ویلین ٹائن نے کہا۔ کہ اگر مجکو کوئی تمنا تھی تو یہی تھی۔ کہ پروتھس میرے پاس آجاتا۔ اور پھر نواب سے اسکی بڑی تعریف کی۔ اور کہا۔ حضور۔ گو مین نے اپنی اوقات کی قدر نہ کی اور کاہلی مین برباد کی۔ مگر میرے اس دوست نے اپنے وقت اچھی اچھی باتون کے حاصل کرنے مین صرف کیے۔ اور آج کل جتنی باتین شریفون مین ہونی چاہئین باعتبار ظاہر و باطن اسکے پاس سب موجود ہین۔

نواب نے سلویا اور تھریو کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ ویلین ٹائن سے کہنے کی تو کچھ ضرورت ہی نہین۔ مگر تم دونون سے کہتا ہون۔ کہ جب وہ اس بارگاہ کا آدمی ہے تو تم خوب اسکی آؤبھگت کرنا۔ یہ باتین ہو ہی رہی تھین

کہ پروتھس بھی وہان پہونچ گیا۔ اور ویلین ٹائن نے اُسکی طرف سلویا کو متوجہ ہوکے
کہا۔ کہ اِسے بھی آپ میری طرح اپنا خدمتگزار سمجھین۔

اِسکے بعد جب اُن دونون مین تخلیہ ہوا تو ویلین ٹائن نے پروتھس سے کہا
کہو کیا حال ہے تمھاری معشوقہ کی کیا کیفیت ہے۔ اور عشق و محبت کی تمھاری
اب کیا حالت ہے۔ پروتھس نے کہا تمھاری سمع خراشی کون کرے۔ کیا مین
نہین جانتا کہ تمھین اِن باتون مین مذاق نہین۔

ویلین ٹائن نے اِسپر کہا پروتھس اب وہ اگلا دل میرا نہ رہا۔ عشق کی تقصیر
کا کفارہ مجھے ادا کرنا پڑا۔ کہان تو مین عشق سے نفرت کرتا تھا اور کہان اب یہ ہو
کہ عشق نے خواب بالکل میری مغلوب آنکھون سے منتزع کر لیا ہے۔ اب
مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عشق بڑے صاحب اقتدار ہین۔ اور اُنکے ہاتھون
ایسا عاجز ہو رہا ہون کہ میرے نزدیک اُنکی تنبیہ سے بڑھکر نہ تو کوئی رنج ہے اور
نہ دنیا مین کوئی ایسی خوشی جو اُنکی مہربانی مین حاصل نہو۔ اب بجز عشق کے چرچون
کے نہ مجھے کوئی دوسرا ذکر بھلا نہین معلوم ہوتا۔ اور اب میرا خور و خواب عشق
ہی کے نام پر ہے۔

ویلین ٹائن کی افتاد طبیعت کو عشق کے ہاتھون بدلی دیکھکر اُسکا دوست
پروتھس بہت خوش ہوا۔ مگر اب پروتھس کے نام سے دوست کا لفظ الگ
کر دینا چاہیے کیونکہ اُنھین حضرت عشق نے جسکا ذکر تھا اور جسکی بابت یہ بیان
کیا جاتا تھا کہ ویلین ٹائن کی طبیعت مین اُنھون نے بڑا اختلاف پیدا کیا۔ یہان
پروتھس کے دلمین بھی جگہ کرنی شروع کی۔ اور پروتھس جو ابھی تک سچی محبت
اور پکی دوستی کا ایک نمونہ تھا۔ سلویا کو ایک نگاہ دیکھتے ہی ایک دغا باز
دوست اور ایک بیوفا یار بن بیٹھا۔ کیونکہ سلویا کو دیکھتے ہی اُسکا جتنا عشق

جولیا کے ساتھ تھا خواب و خیال ہوگیا۔ اور بلا لحاظ ولین ٹائن کی قدیم رفاقت کے وہ اس فکر مین ہوا کہ کسی حکمت سے ولین ٹائن کو سلویا کی نظرون سے گرانا چاہیے۔ دستور ہے کہ جب اچھی طبیعت والے کا میلان کسی بُرے کام کی طرف ہوتا ہے تو اُسکو پہلے بڑا انتشار ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اُسنے جولیا کے چھوڑنے کا ارادہ کیا تو اوّل اوّل اُسے بہت پس و پیش ہوا۔ لیکن آخرکار اُسکی عقل حق پسند پر ولولۂ عشق غالب آیا۔ اور بلا خیال ندامت اُسکی طبیعت کو برانگیختہ کیا۔

ولین ٹائن نے بلا خوف اپنے عشق و محبت کی پوری کیفیت اُسے سُنائی اور یہ بھی بیان کیا کہ ہم اپنی محبت کو اُسکے باپ سے چھپائے ہوئے ہین اور چونکہ ہمارے نزدیک اب بادشاہ کی رضامندی مُشکل ہے ہم چاہتے ہین کہ آج رات کو مینٹو کی طرف سلویا کو بھگا لیجائین اور پھر ایک کمند دکھا کر کہا کہ اِسی کی اعانت سے محل شاہی کے کسی جھروکہ سے سلویا کو تاریکی شب مین نکال لاؤنگا۔

اپنے پیارے دوست کی یہ تقریر سُنکر اور اُسکا رازِ دل معلوم کر یقین تو نہ آیگا مگر فی الواقع ایسا ہوا کہ پروٹیس نے یہ ارادہ کیا کہ نواب سے جا کر یہ ساری کیفیت بیان کرے۔

اس دغاباز دوست نے نہایت ہوشیاری سے نواب سے باتین کین۔ کہنے لگا کہ جس بات کو مین بیان کرنا چاہتا ہون آئین دوستی اس امر کا مقتضی ہے کہ اسکا انتشار نہو۔ لیکن حضور کی فرط نوازش اور میری شان خدمت نے مجھے بیان کرنے پر مجبور کیا۔ ورنہ اس سے کوئی دنیاوی فائدہ میرا متعلق نہین۔ اور پھر اسکے بعد جتنی باتین ولین ٹائن سے سُنی تھین مو بمو کہہ سنائین۔ حتیٰ کہ کمند اور اُس نرغل کا بھی ذکر جسمین اُسنے کمند چھپا کر لیجانا بیان کیا تھا نچھوڑا۔

پروٹیس کی دیانت داری پر نواب کو بڑا اچنبھا ہوا۔ اور یہ سمجھکر کہ صرف اُسکی

دیانت نے ایک ناجائز فعل کے چھپانے سے دوست کے ارادے کا ظاہر کر دینا انسب تصور کیا اسکی بڑی تعریف کی۔ اور یہ کہا کہ تم خاطر جمع رکھنا ولین ٹائن پر یہ ظاہر ہونے دونگا کہ یہ خبر مجھے کہاں سے پہونچی۔ بلکہ بزور فطرت خود ولین ٹائن سے یہ راز فاش کرا دونگا۔ چنانچہ شام کے وقت ولین ٹائن کی آمد کا نواب منتظر ہی تھا کہ سامنے سے وہ محل شاہی کی طرف بہ عجلت جاتا ہوا نظر پڑا۔ اور یہ بھی دیکھا گیا کہ اسکی بغل کے اندر کوئی شے دبی ہوئی ہے جسے دیکھکر نواب نے سوچا کہ بیشک یہ وہی کمند ہے۔

یہ دیکھکر نواب نے پوچھا ولین ٹائن کدھر جارہے ہو جسے سنکر وہ ٹھہر گیا اور جواب دیا کہ حضور ایک آدمی یہاں نے اپنے دوستوں کے پاس خط لیجانے کو ٹھہرایا ہے اب اسوقت اسی کے پاس خطوط لیے جاتا ہوں۔ ولین ٹائن کا یہ جھوٹ اڑانا بیشک بے سود گیا ہوگا کیونکہ تقصیر کا اپنے باپ کے مقابلہ میں۔

نواب نے کہا کیا کوئی ضروری خط ہے۔

ولین ٹائن نے کہا کچھ ایسا ضروری تو نہیں ہے صرف باپ کو یہ اطلاع دینی ہے کہ میں بخیریت حضور کے دربار میں ہوں۔

نواب نے کہا پھر کیا ایسی جلدی ہے۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ چند معاملات میں مجھے تمسے صلاح لینی ہے۔ اور دل سے ایک بات گھڑ کر کہنی شروع کر دی جو دریردہ اسسے افشاء راز کرانے کی ایک تمہید تھی۔ ولین ٹائن تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنی لڑکی کے نکاح کا ارادہ تھریو کے ساتھ رکھتا ہوں۔ مگر وہ نافرمانی وسرکشی کرتی ہے اور میری تجویز سے اتفاق نہیں کرتی۔ نہ تو اسے اسبات کا لحاظ ہے کہ وہ میری لڑکی ہے اور نہ اسبات کا ڈر ہے کہ میں اسکا باپ ہوں۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس لڑکی کی نخوت نے بالکل اسکی طرف سے میرا دل پھیر رکھا ہے

مین اتبک یہ سوچتا تھا کہ میری زندگی اِس لڑکی کی خبرگیری مین بسر ہو جائیگی ۔ مگر اُسکا چال چلن دیکھکر یہ جی چاہتا ہی کہ مین اپنا کوئی دوسرا نکاح کرلون اور اِس لڑکی کو مطلق العنان کردون جسکے ساتھ اسکا جی چاہے رہے اور جب مجھے اور میری ملکیت کو یہ کوئی چیز نہین سمجھتی تو صرف اپنے حسن ہی کو اپنا جہیز تصور کرے ۔

ولین ٹائن اِس تقریر کا کوئی ماحصل نہ سمجھکر گھبرایا اور پوچھا پھر حضور مجھسے اِسبارے مین کیا چاہتے ہین ۔

نواب نے کہا جس عورت سے مین نکاح کرنا چاہتا ہون ۔ وہ نہایت نازک وشرمیلی ہے ۔ اور میری پرانی باتون پر وہ لحاظ نہین کرتی ۔ علاوہ برین اپنی جوانی سے اور آجتک جو دیکھتا ہون تو عورتون کے مائل کرنے کے اور اُنسے باتچیت کرنے کے ڈھنگ بہت بدلگئے ہین ۔ اب مین تم سے یہ سیکھنا چاہتا ہون کہ کِسطرح وہ میرے ہاتھ آسکتی ہے ۔

ولین ٹائن نے اُسے عام دستور رائج الوقت سے مطلع کیا اور بتادیا کہ جب کوئی جوان شخص کسی عورت سے محبت پیدا کرنا چاہتا ہے تو کثرت ملاقات وارسال تحائف مین کن کن برتاؤ کا لحاظ رکھتا ہے ۔

نواب نے جواب دیا کہ مین نے ایک مرتبہ کچھ تحفہ اُسکے پاس بھیجا تھا مگر اُسنے لینے سے انکار کیا ۔ اور علاوہ برین اپنے باپ کی نگرانی مین وہ اِسطرح رہتی ہی کہ دن کو کوئی شخص اُسکے پاس جا نہین سکتا ۔

ولین ٹائن نے اِسپر کہا اچھا آپ رات کو اُس سے کیون نہین ملتے ۔

نواب اتنی دیر کے بعد اپنے مقصد گفتگو تک پہونچا اور جواب دیا کہ رات کو اُسکے دروازے متقفل رہتے ہین ۔

ولین ٹائن نے اپنی شومی طالع سے یہ تدبیر بتائی کہ حضور بذریعہ کمند اُسکے

مکان مین رات کو پہونچ سکتے ہین۔ اور اِس غرض کے لیے ایک نہایت عمدہ کمند مین آپ کو دونگا۔ اور اخیر مین یہ بھی بتایا کہ جیسا فرغل مین اسوقت پہنے ہوے ہون۔ ویسا ہی ایک کمند چھپانے کے لیے آپ ہین بھیجیے گا۔ نواب نے سُنکر کہا اچھا یہ فرغل ہمین دیدو۔ کیونکہ یہ لمبی چوڑی تقریر نواب نے اسی غرض سے کی تھی کہ اُسکے فرغل اُتار لینے کا کوئی حیلہ ہاتھ لگے۔ اور یہ کہکر اُسکا فرغل اُتار لیا جسمین تلاش کرنے پر صرف کمند ہی نہین بلکہ سلویا کا ایک خط بھی ملا۔ جسے جلدی سے کھول کر پڑھا تو اُسمین ساری کیفیت اُنکے منصوبہ فرار کی مندرج تھی۔ نواب نے ولین ٹائن کی اِس نمک حرامی پر کہ اُسکی مہربانیون کے عوض اُسکی لڑکی کے چرا لیجانے کا اُسنے ارادہ کیا تھا بہت برا بھلا کہا۔ اور دربار و نیز شہر مین سے ہمیشہ کے لیے نکلوا دیا جس سے بلا ملاقات سلویا اُسی رات اُسے شہر چھوڑنا پڑا۔

یہان پروٹیَس اور ولین ٹائن کی فکر مین تھا۔ وہان ویرونا مین اُسکے بغیر جولیا کو بیچینی تھی۔ اور جسکی عقل سلیم پر جوش محبت نے اسدرجہ غلبہ کیا کہ ویرونا سے تلاش محبوب مین ملین تک آنے کا ارادہ کیا۔ اور بخوف خطرہاے راہ وہ اور اُسکی کنیز کہ لوسٹا دونون مردانہ بھیس بدل چل کھڑی ہوئین۔ اور ولین ٹائن کے شہر بدر کر دیے جانے کی تھوڑی دیر بعد ملین مین داخل ہوئین۔

جولیا دوپہر کو ملین مین پہونچی اور ایک سراے مین جا فروکش ہوئی۔ چونکہ ہر وقت اُسے پروٹیَس ہی کا خیال رہتا تھا اسلیے اُسنے بھٹیارے یا مہتمم سراے سے باتین کرنی شروع کین کہ شاید اِس سے کچھ پروٹیَس کی کیفیت معلوم ہو۔

بھٹیارا یہ دیکھکر کہ یہ خوبصورت و نوجوان شریف زادہ (جیسا کہ اُسنے اپنے کو ظاہر کیا تھا) جسکے بشرے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بڑی پایگاہ کا

آدمی ہے ایسے تپاک سے باتین کرتا ہے بہت خوش ہوا۔ اور اُسے اُداس پاکر بولا کہ آج شام کو ایک شخص اپنی معشوقہ کے پاس گانے بجانے کو جانے والا ہے اگر تمھارا جی چاہے تو کہو تمھین بھی نیچل کر بہلا لاؤن۔

جولیا کی اُداسی کا سبب یہ تھا کہ اُسکے دلمین یہ خیال آیا کہ مجھے اس حالت بے امتیازی مین دیکھکر پروتھس کیا خیال کریگا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ صرف میرا ناز و نخرہ و خوبی اطوار پروتھس کی فریفتگی کا سبب ہے۔ کہین ایسا نہو کہ میری یہ حالت اُسکی نظرون سے میرا وقر اُٹھادے۔ غرضکہ انھین سب توہمات نے اُسکے چہرے کو اُداس و متوحش بنا رکھا تھا۔

اُسنے بھٹیارے کے ساتھ جانا اور گانا سُننا بخوشی قبول کیا۔ کیونکہ در پردہ اُسے اُمید تھی کہ شاید راستہ مین کہین پروتھس سے ملاقات ہوجاے۔

لیکن جب وہ اُس مقام پر پہونچی جہان بھٹیارہ اُسے لایا۔ تو بھٹیارے کی باتون مین اُسے بڑا فرق نظر آیا۔ کیونکہ وہان یہ دیکھکر اُسے سخت حیرت ہوئی کہ اُسکا عاشق پروتھس سلویا کے سامنے بیٹھا کچھ گارہا ہے اور عشق و محبت کی باتین کررہا ہے۔ اور سلویا اُسے اپنی اصلی معشوقہ کے چھوڑدینے پر اور اپنے دوست ویلنٹائن کے ساتھ یہ دغابازی پیش آنے پر ملامت کررہی ہے۔ اسکے بعد اُسکے گانے اور باتین کرنے سے سلویا متنفر ہو اُس کھڑکی کے پاس سے جہان کھڑی ہوئی اُس سے باتین کررہی تھی چلی گئی۔ کیونکہ وہ اپنے جلاوطن ویلنٹائن کی وفادار معشوقہ تھی۔ اور اُسکے دغاباز دوست پروتھس کے ملنے کو مکروہ جانتی تھی۔

ہرچند جولیا کو اس دیکھنے سے بہت مایوسی ہوئی تاہم کوچہ گرد پروتھس کی محبت اُسکے دلمین ویسی ہی قایم رہی۔ اور یہ سُنکر کہ پروتھس نے فی الحال کوئی

نوکر اپنا موقوف کر دیا ہے چاہا کہ بہ سفارش اُس مہتمم سرا سے کے پرؔ وتھس کی
ملازمت مین سرفراز ہو۔ غرضکہ پیش ہونے پر اُسے پرؔدتھس نے نہ پہچانا۔ اور
کچھ تحفہ و ایک خط دیکر سلویا اُسکی سوتن کے پاس اُسے روانہ کیا۔ اور ساتھ اُسکی
وہ چھلا بھی اُسکے پاس بھیجا جو جولیا نے اُسے چلتے وقت ویرونا مین دیا تھا۔

وہان پہونچنے پر اُسے اِس امر سے نہایت مسرت ہوئی کہ سلویا نے بالکل پرؔوتھس
کی درخواست پر توجہ نہ کی۔ اور جولیا یا سباسٹن رجسیا کہ اب اُسنے اپنا نام ظاہر
کیا تھا) ملازم نے سلویا کے سامنے پرؔدتھس کی معشوقہ قدیم جولیا مہجور کا حال
بیان کرنا شروع کیا۔ اور کہنے لگی کہ مین جولیا کو خوب جانتا ہون۔ وہ
نہایت اچھی عورت ہے غرضکہ جہانتک وہ کہہ سکی جولیا کی تعریف یعنی اپنی توصیف
مین کوئی دقیقہ لگا نہ رکھا۔ اور کہا کہ جولیا میرے آقا پرؔدتھس کو بہت چاہتی ہے
مگر اسکی غفلت اُسے ہمیشہ آتش زیر پا رکھتی ہے۔ اور پھر ذومعنی الفاظ مین یون
متکلم ہوئی۔ کہ جولیا کا قد و قامت و صورت و شکل بجنسہ میری سی ہے۔ اُسکی
آنکھ و بال کی رنگت بعینہ ویسی ہے جیسی میری۔ اور کبھی مرد کا لباس جو بدل لیتی ہے
تو کیا ہی حسین جوان معلوم ہونے لگتی ہے۔ سلویا کو اُسکا حال سنکر کہ اپنے
معشوق سے وہ یون مہجور رہے بڑا ترس آیا۔ اور جب جولیا نے اُسکے سامنے
وہ چھلا پیش کیا۔ تو یہ کہکر اُسنے لینے سے انکار کیا۔ کہ بڑے شرم کی بات ہے
جو اُسنے میرے پاس یہ چھلا بھیجا۔ مین اِسے ہرگز نہین لے سکتی۔ مین نے اُسے
اکثر کہتے سنا ہے کہ یہ چھلا جولیا کا دیا ہوا ہے۔ اور پھر ایک تھیلی اُسکے سامنے
پیش کرکے کہا چونکہ بیچاری جولیا کے حال پر تمھین دردمند پاتی ہون۔ اِسلیے یہ
تھیلی اُس غریب عورت کی یاد مین تمھین دیتی ہون۔ غرضکہ اپنی مہربان سوتن سے
یہ تسلی بخش باتین سن۔ اِس متبدل الوضع عورت کے دل پژمردہ کو خوشی کر

دی

بہت کچھ تازگی پہونچی۔

اب ویلین ٹائن کا حال سنیے کہ اُسنے یون بے عزت و شہر بدر ہوکر اپنے باپ کے پاس جانا پسند نہ کیا۔ اور آل کار کی فکر مین نہایت پریشانی اُٹھائی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ میلین کے پاس ہی جہان متاع دل و جان اُسکی سلویا موجود تھی ایک جنگل مین وہ تنہا پھر رہا تھا۔ کہ ڈاکوؤن نے آکر اُسپر حملہ کیا اور چاہا کہ اُسکا نقد و جنس سب چھین لین۔

ویلین ٹائن نے اُن ڈاکوؤن سے کہا کہ مین اِسوقت بڑی تباہی مین مبتلا ہون شہر سے بدر کردیا گیا ہون۔ کوئی نقد و جنس میرے پاس موجود نہین۔ کپڑے جو بدن پر دیکھتے ہو یہی ساری کائنات ہے۔

اُسکی حالت مصیبت سن۔ لوبے شرافت اُسمین پاہ ریاست و انسانیت پر اُسکے خوش ہو اُن ڈاکوؤن نے اُس سے کہا کہ اگر تم ہملوگون مین رہنا پسند کرو اور یہ چاہو کہ ہم لوگون مین سردار بنکر رہو۔ تو ہم سب بخوشی تمھارے زیر حکم ہوکر رہینگے۔ لیکن باین شرط کہ اگر تم ہماری بات چیت مین شریک ہونے سے انکار کروگے تو پھر ہم زندہ نہین چھوڑنے کے۔

ویلین ٹائن جسے ذرا بھی خیال نہ آتا تھا کہ میرا کیا ہونا ہے یہ سُنکر بولا بہتر مجھے تمھارے ساتھ سردار بنکر رہنا منظور ہے بشرطیکہ عورتون یا بیچارے مسافرون کو نہ ستاؤ۔

غرضکہ یون بیچارے حلیم المزاج ویلین ٹائن کو رابن ہڈ کی طرح جسکا ذکر گیتون مین اکثر آتا ہے۔ اُن ڈاکوؤن و مردود لٹیرون کا سردار بننا پڑا۔

سلویا نے تھرایو کے ساتھ نکاح ہونے سے جسپر اُسکا باپ بہت مصر تھا بچنے کے لیے آخرکار یہ ارادہ کیا کہ بھاگ کر مانٹو مین جہان لوگون کی زبانی ویلین ٹائن

اپنے عاشق زار کے پناہ گزین ہونے کی خبر سنی تھی چلی جائے ۔ لیکن یہ خبر اُسے غلط پہونچائی گئی کیونکہ ویلین ٹائن یہان جنگل مین ڈاکوؤن کے غول مین تھا اور اُنکا سردار کہلاتا تھا گو اُنکی لوٹ پاٹ مین شریک نہوتا ۔ اور اپنے اختیارات سرداری کا برتاؤ صرف اس امر مین کرتا کہ جب وہ مسافرون کو لوٹتے تو بروز ترس کھانے پر اُنھین مجبور کرتا ۔

سلویا نے گھر سے بھاگتے وقت ایک نیک دیرانے آدمی اگلومور نامے کو ساتھ لگا لیا جسکا ساتھ رہنا اُسکے نزدیک رفاقت سبیل کے لیے مناسب معلوم ہوا اُسی جنگل سے ہوکر جسمین ویلین ٹائن رہتا تھا وہ دونون جا رہے تھے کہ لٹیرون مین سے ایک نے اُنھین دیکھ پایا ۔ سلویا تو گرفتار ہو گئی مگر اگلومور کسی حکمت سے چھپ گیا ۔

اُس قزاق نے سلویا کو رنجیدہ پاکر کہا تم کچھ اندیشہ نکرو ۔ مین تمھین صرف اپنے سردار کے پاس ایک غار مین لیجاتا ہون جسکا دل نہایت اچھا ہے اور عورتون کے ساتھ بڑی ہمدردی سے پیش آتا ہے ۔ سلویا کو یہ سنکر کہ وہ گرفتار ہو کر لٹیرون کے سردار کے پاس جاتی ہے فی الجملہ تسکین ہوئی ۔ اور آہ سرد کھینچ کر کہا ویلین ٹائن تیرے لیے یہ دن بھی دیکھنا پڑا ۔

پروتھس کو جب سلویا کے بھاگنے کی خبر ملی ۔ تو جولیا اپنے ملازم متبدل الوضع کو ساتھ لے خود بھی اُسکے پیچھے روانہ ہوا ۔ اور پیر کے کھوج پر اُسی جنگل مین پہونچا ۔ وہ قزاق سلویا کو لیکر غار مین داخل ہوا چاہتا تھا کہ پیچھے سے پروتھس نے آکر اُسے قزاق کے ہاتھ سے چھڑا لیا ۔ سلویا اس احسان کا اچھی طرح شکریہ بھی نہ ادا کرنے پائی تھی کہ پروتھس نے درخواست نکاح پیش کی ۔ جسے سنکر اُسے سخت انتشار ہوا ۔ پروتھس بد اُس نا جائز اُس سے قبول ایجاب کرایا چاہتا تھا اور

اُسکا ملازم (بکیس جو لیا) ایک طرف مضطرب الحال کھڑا ڈر رہا تھا کہ مبادا جو احسان پیرو تھس نے کیا ہے وہ اُسکے التفات کا سبب نہو کہ ولین ٹائن کے دفعۃً دکھلائی دینے سے جو ایک عورت کی گرفتاری کا حال سن اُسکی دلجمعی و دستگیری کو غار سے نکلا تھا انھین اچنبھا سا ہو گیا۔

سلویا کے ساتھ یہ عاشقانہ باتین کرتے ولین ٹائن نے جو دیکھ پایا تو پیرو تھس کمال درجہ نادم و پشیمان ہوا اور اسطرح اپنی خطا ہاے سابقہ پر گڑ گڑا یا۔ اور خواستگار معافی ہوا کہ ولین ٹائن کی شرافت و عالی حوصلگی نے خلاف قیاس وتوقع صرف یہی نہین کیا۔ کہ اُسکی خطا معاف کرے قدیم رفاقت مین سرفراز کیا بلکہ بہ سیر چشمی تمام یہ کہا۔ کہ مین نے تمھاری تمام خطائین معاف کردین اور ساتھ ہی اُسکے سلویا کے لُطف صحبت کو بھی تیر مباح کیا۔ جو لیا جو اپنے آقا کے پاس ملازم کی طرح کھڑی تھی۔ یہ بات سُنکر بہت متحیر ہوئی۔ اور اس خوف سے کہ پیرو تھس نے گو اپنے ارادون سے پشیمانی اُٹھائی۔ پھر بھی اُسمین یہ ظرف نہین کہ سلویا کے قبول کرنے مین کچھ اپنی طرف سے اظہار انکار کرے اُسے غش آگیا۔ اور سب اُسکی صحت کی فکر مین ہوے ورنہ سلویا اسطرح اپنے دیدیے جانے سے ضرور کشیدگی ظاہر کرتی۔ گو اُسے مشکل یہ خیال آتا کہ ولین ٹائن اتنے بڑے سخت و اہم کار دوستی مین چندے قائم رہیگا۔ جب جو لیا کو غشی سے افاقہ ہوا۔ تو ایک چھلا نکالا کر بولا مین بھول گیا تھا۔ میرے آقا نے سلویا کے دینے کو اسے میرے حوالے کیا تھا۔ پیرو تھس کو دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ وہی چھلا ہے جو مین نے جو لیا کو عطا کیا تھا۔ اور جسکے بدلے مین مین نے وہ چھلا پایا تھا۔ جسکو اپنے آدمی کے ہاتھ سلویا کے پاس مین نے بھیج دیا۔ اور کہا۔ ارین یہ کیا یہ تو جو لیا کا چھلا ہے۔ لڑکے تو نے کہان پایا۔ جو لیا نے جواب دیا۔

کہ جولیا ہی نے مجھے یہ دیا۔ اور جولیا ہی اسے یہان لائی ہے۔
پروتھس نے جو بغور دیکھا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ جسے وہ اپنا ملازم سباسٹن سمجھتا تھا۔ خاص جولیا خاتون ہے اور جولیا کے استقلال و سچی محبت کے اظہار نے ایسا کچھ اثر اسکے دل مین پیدا کیا کہ اسکے پہلے عشق نے پھر عود کیا۔ اور اپنی بی بی کو پاکر خوشی سے سلویا کو ویلن ٹائن کے لیے جو اسکا سزاوار تھا۔ چھوڑا۔
پروتھس اور ویلن ٹائن اس مصالحہ پر خوشی کر رہے تھے اور اپنی اپنی وفادار بیبیان پاکر محظوظ تھے کہ نواب اور تھریو کے دکھائی دینے سے جو سلویا کے عقب مین آرہے تھے انھین سخت گھبرادیا۔ تھریو نے پہلے لپک کر چاہا کہ سلویا کو چھین لے۔ اور کہا سلویا میری ہی مگر اسے دیکھکر ویلن ٹائن نے شجاعت کے ساتھ للکارا اور کہا تھریو۔ بس خیریت اسی مین ہے کہ تم پیچھے لوٹ جاؤ۔ اگر پھر سلویا کا نام تمسے سُنا تو یاد رکھنا کہ تمھارا سر تن سے جدا نظر آئیگا۔ لینا تو کیا معنی یہ کھڑی ہے ہاتھ لگا دو تو جانون۔
تھریو دل کا بودا تھا۔ یہ دھمکی سن پیچھے ہٹ گیا۔ اور کہنے لگا۔ ایک چھوکری کے لیے جسے اپنے ساتھ محبت نہو کشت و خون کرنا عقلمندون کا کام نہین ہے۔
نواب کا دل بڑا ہی جری تھا۔ تھریو کی یہ کیفیت دیکھکر غضب مین آیا اور کہنے لگا نہایت ذلت و بیحرمتی کا کام تمنے کیا۔ کہان تو وہ گرمجوشی اور کہان یون خفت کے ساتھ چھوڑ الگ ہوجانا۔ اور پھر ویلن ٹائن کی طرف متوجہ ہو بولا ویلن ٹائن تمھاری جرات پر آفرین ہے۔ میرے نزدیک بیشک تم مین شاہزادی بیاہ لانے کی قابلیت ہے۔ تمکو سلویا ضرور ملیگی۔ کیونکہ تم اسکے سزاوار ہو۔ ویلن ٹائن نے نہایت عجز سے نواب کے ہاتھ چومے اور نہایت شکر گزاری کے ساتھ اسکی لڑکی کو اپنے نکاح مین قبول کرنے پر اظہار رضامندی کیا۔ اور پھر یہ وقت خوش پاکر

اُن کیڑوں کی عفو تقصیر کے لیے جنکے ساتھ وہ جنگل میں تھا درخواست کی۔ اور کہا کہ جب حضور انکی خطائیں معاف کر باریابی خدمت کی اجازت دینگے تو حضور کو معلوم ہو جائیگا کہ اُنمیں سے اکثر نہایت عمدہ اور بڑے بڑے عہدوں پر مامور کرنے کے لائق ہیں۔ کیونکہ اکثر اُنمیں وہ تھے جو ولین تائن کی طرح ناحق خطا پر شہر بدر کر دیے گئے۔ کسی ایسے سنگین جرم کا ارتکاب اُنسے نہوا تھا۔ نواب نے اُسکی درخواست منظور کی۔ اب سوا اسکے اور کچھ کہنا باقی نرہا کہ نواب کے سامنے پروتس کی یاری وبیوفائی دونوں کی کیفیت بالتصریح ذکر کی گئی جسے سُنکر اُسے کمال شرم و ندامت حاصل ہوئی۔ اور جسکا حاصل ہونا بانتہا اُسکے متنبہ دل کے پوری سزا تصور کی گئی۔ اور اسکے بعد وہ چاروں عاشق و معشوق میلان میں آئے جہاں اُنکے نکاح کی دینی رسمیں پورے طور سے نواب کے روبرو ادا کی گئیں۔ اور ایک بہت بڑی محفل جشن و طرب آراستہ ہوئی۔

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا انیسواں قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای میں چھپا تھا اب شائع مطبع موصوف الصدر واقع کانپور میں باہتمام جناب منصرم باکمال منشی بھگوان دیال صاحب سے پہلی مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

معو صنّا سو مکا فضل خلاّ ز و زما
ن ئع لمین ن ولہٗ ق مین ن

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام سکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا
بعنوان دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گانون
ضلع گورکھپور نے بایماء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین طبع ہوکر چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس زمانے مین شہنشاہ اگسٹس قیصر فرمانروا سے ملک روم تھا اُسوقت ملک انگلینڈ مین (کہ اُسوقت برٹین کے نام سے مشہور تھا) سیمبلائن نامے ایک پادشاہ حکمران تھا۔

سیمبلائن کی پہلی بی بی بعض خردسال تین لڑکے (دو بیٹے ایک بیٹی) چھوڑکر مرگئی۔ ائی موجین جو سب مین بڑی تھی پادشاہی محل مین پرورش کی گئی مگر اور دو لڑکے جنمین سے بڑے کی عمر تین برس کی تھی اور چھوٹا محض شیرخوار تھا اتفاق سے کوئی اُنھین دایہ خانہ سے چرا لے گیا۔ اور سیمبلائن پتا نہ لگا سکا کہ اُنپر کیا گذری اور اُنھین کون اُٹھا لیگیا۔

سیمبلائن دوبارہ بیاہا گیا۔ اور یہ دوسری بی بی بڑی بدذات و فتنی نکلی۔ ائی موجین کہ سیمبلائن کی پہلی بی بی سے تھی اس سوتیلی ماں کی بیرحمی سے بڑی تکلیف اُٹھائی۔

Augustus Caesar. Rome. England. Britain. Cymbeline. Imogen

ملکہ گو اِسے موجین سے دلمین کینہ رکھتی بھی مگر ضرور یہ چاہتی تھی کہ میرے بیٹے سے جو پہلے شوہر سے پیدا ہوا تھا (کیونکہ اُسکی بھی یہ دوسری شادی تھی) یہ بیاہی جاے کیونکہ اِس ذریعہ سے وہ سمجھتی تھی کہ سمبیلائن کے مرنے پر تاج برٹین میرے لڑکے کلوٹن کے سر پر رکھا جایگا اِسلیے کہ اگر بادشاہ کے لڑکے دستیاب نہوے تو سواے اِمی موجین کے وارث ملک اور کون ہو سکتا ہے۔ مگر اِمی موجین نے اُسکی تمنا پوری نہونے دی اور اپنے باپ کے بلا علم و مرضی دوسرے شخص سے اپنا بیاہ کر لیا۔

پوس تھمس (جسکے ساتھ اِمی موجین نے اپنا عقد کیا تھا) اپنے وقت کا فاضل اور بڑا ہی معزز آدمی تھا۔ سمبیلائن کی طرف سے لڑتا ہوا اُسکا باپ ایک لڑائی مین مارا گیا تھا جسکے رنج و الم سے اُسکے پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دن پیچھے اُسکی ماں بھی مر گئی تھی۔

پوس تھمس[1] (چونکہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد یہ پیدا ہوا اِسلیے بادشاہ نے اِسکا یہی نام رکھدیا) کی بیکسی و یتیمی پر بادشاہ کو رحم آیا اور اُسے لاکر اپنے محل مین پرورش کیا۔

اِمی موجین اور پوس تھمس نے ایک ہی اُستاد سے تعلیم پائی تھی ۔ اور بچپن سے دونون ساتھ ہی رہ آئے تھے۔ ایام طفلی مین اِن دونون مین بڑی ہی محبت تھی اور جتنا ہی وہ ہوش سنبھالتے گئے اُنکے عشق و محبت مین ترقی ہوتی گئی حتیٰ کہ جوان ہونے پر اُنھون نے خفیہ طور پر آپسمین بیاہ کر لیا۔

چونکہ اِمی موجین کے حالات دیکھنے کے لیے ملکہ کی طرف سے ہمیشہ مخبر لگے رہتے تھے اِسلیے مخبرون نے اِس نکاح کی خبر فوراً اُس نا امید ملکہ تک پہونچائی

---

[1] پوس تھمس Posthumous کے لغوی معنی باپ کی موت کے بعد پیدا ہونا ۱۲ من مترجم

اور اُسی سُننے کے ساتھ ہی پادشاہ تک پہونچا دیا کہ آی موجبین ڈ پوتھمس کی ساتھ اپنا بیاہ کر لیا۔

پادشاہ یہ سُنکر کہ اُسکی لڑکی نے اپنی عزت و آبرو کا بالکل پاس نہ کیا اور ایک ادنی سے اپنا عقد کر لیا بہت ہی غضبناک ہوا اور حکم دیا کہ پوس تھمس برٹین مین رہنے نہ پائے اور ہمیشہ کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔

شوہر کی مفارقت کے رنج وغم مین اے موجبین کو مبتلا پاکر ملکہ نے بہت کچھ اپنی ہمدردی ظاہر کی اور کہا قبل اسکے کہ پوس تھمس ملک روم کی طرف جہان وہ اب مستقل سکونت اختیار کرنا چاہتا ہے روانہ ہو اسے موجبین کو چاہیے کہ مخفی طور پر جا کر ایک بار اُس سے مل آئے۔ یہ ظاہرداری کا تپاک محض اسوجہ سے تھا تاکلوٹن کی بھلائی کے لیے تدابیر آیندہ مین وہ کامیاب ہو سکے۔ کیونکہ اُسکے دل مین تھا کہ پوتھمس کے جانے کے بعد یہ حجت پیش کرے کہ ای موجبین کا نکاح درحالیکہ پادشاہ راضی نہ تھا کیونکہ جائز خیال کیا جا سکتا ہے۔

بڑی ہی دلسوزی کے ساتھ پوس تھمس رخصت ہوا اور چلتے وقت اُسے موجبین نے ایک ہیرے کی انگوٹھی جو اُسکی مان کی تھی اُسے دی اور پوس تھمس سے وعدہ کرالیا کہ اسکو کبھی علحدہ نہ کریگا۔ اسکے عوض مین پوس تھمس نے ایک کنگن اسے موجبین کے ہاتھ مین پہنا دیا اور تاکید کر دی کہ اس نشان محبت کو ہرگز اپنے ہاتھ سے جدا نکرنا۔ یہ کہ سُنکر وہ دونون جدا ہوئے اور مستحکم عہد و پیمان آمنین ہوا کہ اس محبت والفت پر نہایت دیانت داری سے ثابت قدم رہینگے۔

غرضکہ اس مصیبت زدہ اسے موجبین نے تو یہان شاہی محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان پوس تھمس ملک روم مین جسے اپنے رہنے کے لیے اُسنے پسند کیا تھا داخل ہوا۔

پوس تھمس کو ملک روم مین پہونچکر مختلف فرقون کے چند ایسے زندہ دل نوجوان

پیش آئی مگر جب اُسنے اپنے عشق و محبت کا اظہار کرنا شروع کیا تو ذلت و خواری کے ساتھ اُسنے اسے نکلوا دیا اور یہ نا اُمید ہوا کہ اب کسی طرح مین اس نامشروع قصد پر کامیاب نہین ہو سکتا۔

غرضکہ جب آئی اکی مو نے دیکھا کہ اسطرح بات بنتے نظر نہین آتی تو دغابازی کی طرف اُسکی خواہش نے میلان کیا اور جا کر ائی موجین کے خدمتگارون کو گانٹھا جنھون نے ایک بڑے سے صندوق مین بند کرکے ائی موجین کی خوابگاہ مین اسے چپکے سے پہونچا دیا۔ جب ائی موجین اپنی آرام گاہ مین آئی اور بالکل بیخبر سو گئی تو یہ صندوق سے نکلا اور اُس مکان کو اچھی طرح سے دیکھکر وہان کے سب علامات و نشانات لکھ لیے حتی کہ ائی موجین کی گردن پر ایک خال تھا اُسے بھی لکھ لیا اور پھر وہ کنگن جو پوس تھمس سے اُسے ملا تھا آہستہ سے اُسکے ہاتھ سے اُتار کر صندوق مین ہو رہا۔ اور دوسرے دن بعجلت تمام روم کی طرف روانہ ہوا۔ اور پوس تھمس سے آکر فخریہ بیان کرنے لگا کہ ائی موجین نے یہ کنگن مجھے دیا۔ اور ایک روز اپنی آرام گاہ مین مجھے بلایا۔ اور پھر وہان کے علامات و نشانات بیان کیے اور کہا کہ اُسکے مکان مین ریشمین زردوزی کے پردے پڑے ہوے تھے اور اُسپر کلی اپیٹر کی کہانی کا وہ بیان جہان وہ مغرور عورت اپنے این تھنی سے ملی ہے اور جس سے اس عورت کی بہادری ظاہر ہوتی ہے۔ لکھا ہوا تھا۔

پوس تھمس نے کہا یہ تو صحیح ہے۔ مگر تمنے اپنی آنکھ سے نہین دیکھا کسی سے سُن لیا ہوگا۔

پھر آئی اکی مو نے کہا۔ کہ اُسکے مکان کے جنوبی سمت مین ایک آتشدان ہے جسکے اوپر ڈائی نا کی ڈ نگ کی صورت اس صفائی سے بنی ہے کہ جسکے

Cleopatra Anthony Diana

دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی زندہ انسان کو وہان ٹھلادیا ہے۔
پوسن تھمس نے کہا اسے بھی کسی سے سن لیا ہوگا کیونکہ برٹین کے ہر خاص و عام اسے جانتے ہین۔

آئی آمی کی مو نے ٹھیک ٹھیک اس کمرے کی چھت کا بیان کیا۔ اور اخیر مین کہا تو یہ تو بھول ہی گیا وہان چاندی کی دو مورتین بھی ایک بیرے سے کھڑی مین نے دیکھین۔ اور پھر کنگن نکال کر کہا۔ کیا اسے آپ پہچانتے ہین۔ یہ اسنے اپنے بازو سے کھول کر دیا تھا۔ میرے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ یہان موجود ہے۔ اسکے اخلاق اس کنگن دینے سے کہین زیادہ بھلے معلوم ہوئے مگر پھر بھی اسکا دینا وہ اپنے پندار مین زیادہ مناسب سمجھی۔ اور دیتے وقت یہ بھی کہنے لگی کہ کسی زمانہ مین میری نظرون مین اسکی بڑی قدر تھی۔ اور سب کے بعد اس خال کا ذکر کیا جو اسکی گردن مین دیکھا تھا۔

پوسن تھمس ابتک تو آئی آمی کی مو کی باتون کو چالاکی پر محمول کرتا تھا اور اسکا ذہن قبول نہین کرتا تھا کہ امی موجبین اس سے ملی ہوگی۔ مگر کنگن دیکھکر تو اسکے بدن مین آگ لگ گئی اور اپنی ہیرے کی انگوٹھی اتار کر (جیسا کہ معاہدہ ہوا تھا کہ اگر امی موجبین اپنا کنگن دیدیگی تو مین بے تکلف اپنی انگوٹھی اتار دونگا) آئی آمی کی مو کے حوالے کی۔

اور اسی حالت شرم و غضب مین برٹین کے ایک مرد شریف پی سے نیا نامے کو جو امی موجبین کے خدمتگارون مین تھا اور ایک مدت تک پوسن تھمس کا وفادار دوست رہچکا تھا ایک خط لکھا اور اسمین اپنی بی بی کی بیوفائی کی ساری کیفیت تحریر کردی اور لکھا کہ میری دلی آرزو یہ ہے کہ ویلس کی بندرگاہ ملڈ فارڈ ہیون پر لیجا کر تم اسے قتل کر ڈالو۔ اور چالاکی تو یہ کی کہ اسی وقت

ای موجین کے نام بھی ایک خط لکھا اوسمین تحریر کیا کہ مین دیکھتا ہون تو تمھاری مفارقت مین یہان میری جان جایا چاہتی ہے ۔ گو برٹین مین آنا میرے لیے جان پر کھیلنا ہے مگر کیا کیا جاسے ۔ جی چاہتا ہے کہ ملڈفارڈ صیون پر ستمے ملون بہتر ہوتا کہ پی سے نیا کو لیکر تم وہان پہونچی رہو ۔ یہ نیک و سادہ دل عورت کہ اپنے شوہر کو تمام دنیا کی چیزون سے زیادہ پیارا جانتی تھی اور اُسکے دیکھنے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتی تھی ۔ خط پاتے ہی پی سے نیا سے ملی ۔ اور اُسے ساتھ لیکر رات ورات وہان سے روانہ ہوئی ۔

اسمین شک نہین کہ پی سے نیا پوس تھمس کا ایک وفادار دوست تھا مگر قتل ناحق کے لیے وفادار دوست نہ تھا اور جب اُسنے دیکھا کہ ملڈفارڈ ھیون تھوڑی دور رہگیا تو اُسنے ای موجین کو آگاہ کر دیا کہ اُسکے شوہر نے اُسکے لیے کیا حکم دیا ہے ۔

ای موجین کو اس سننے سے کہ جس پیارے و نیز جان نثار شوہر کے ذوق ملاقات مین مین اسطرح گرفتار ہون اُسنے یون میرے قتل کا سامان درست کر رکھا ہے حد سے زیادہ رنج ہوا ۔

پی سے نیا نے سمجھا بجھا کر اُسے تسلّی دی اور کہا اتنے صبر و استقلال سے کام لو جب کبھی اُس سے ملاقات ہوگی تو دیکھنا کہ اپنی بیرحمی پر وہ کیسا پشیمان ہوتا ہے ۔ اُسی حالت یاس مین کہ وہ اپنے مکان پر لوٹ جانے سے انکار کر رہی تھی پی سے نیا نے اُسے لباس بدل کر مرد کے بھیس مین سفر کرنے کی ہدایت کی اور کہا کہ تمھارے لیے باامن و امان سفر کرنے کو تغیر لباس ضروریات سے ہے ای موجین نے اس رائے سے اپنا اتفاق ظاہر کیا اور دلمین خیال کیا کہ یہ تو خوب اچھی ترکیب ہاتھ آئی ۔ اب اسی طرف سے بالا بالا ملک روم کی طرف

چل دینا چاہیے - گو پوس تھمس نے میرے ساتھ بڑا ہی وحشیانہ برتاؤ کیا مگر عشق و محبت کا پاس نکرنا مجھسے کب ممکن ہے -

امی موجبین نے پی سے نیا کو لوٹ جانے پر مجبور کیا - چنانچہ امی موجبین کو امرد کی صورت بناکر اُسنے گھر کا راستہ لیا اور چلتے وقت دوا مقوی کی ایک شیشی اُسے دی اور کہا یہ دوا مجھے ملکہ نے دی تھی جسکا اثر یہ ہے کہ طبیعت کیسی ہی بے لطف کیون نہو مگر ذرا سا کھا لیجیے تو بہت کچھ اصلاح ہوجاتی ہے -

پی سے نیا چونکہ امی موجبین اور پوس تھمس کا دوست تھا اسلیے ملکہ اس سے عداوت رکھتی تھی اور اپنی دانست مین سم قاتل سے بھری ہوئی سمجھکر یہ شیشی اُسے عطا کی تھی - کیونکہ ملکہ نے اپنے طبیب سے ایک دن زہر کی ایک شیشی مانگی کہ مجھے جانورون پر اُسکا اثر دیکھنا ہے - چونکہ طبیب اُسکی بدطینتی سے واقف تھا اسلیے اُسنے اصلی زہر نہ دیا بلکہ ایک ایسی دوا دی جسکے کھانے سے ذیروح پر تھوڑی دیر کے لیے ایسی غفلت کی نیند طاری ہوجائے جس سے دیکھنے والون کے نزدیک یہی معلوم ہو کہ مر گیا - اُسوقت کہ پی سے نیا کے پاس وہ دوا موجود تھی اسلیے حسب بیان مذکور اُسنے ایک مفید شے سمجھکر امی موجبین کو دی اور کہا راستہ مین اگر طبیعت نادرست ہوجائے تو اسکا استعمال کرنا - اور پھر بہت کچھ دعائین دیکر اللہ کی حفاظت مین سونپا اور کہا خدا تمھین اس ناحق کی تکلیف سے جلد نجات بخشے غرضکہ یہ سب کچھ کہکر اُس سے رخصت ہوا -

قدرت خدا دیکھیے کہ امی موجبین راستہ بھول کر اسی اُن دو بھائیون کے مکان پر پہونچی جو ایام طفلی مین گم ہوگئے تھے بی لے ری اس جو اُنھین چرا لایا تھا سمبلائن کی کچہری کے امیرون مین تھا ایک روز بادشاہ نے کسی الزام خیانت مین اُسے متہم کر کے دربار سے نکلوا دیا تھا جسکے بدلے مین بادشاہ کے اُن

دونون لڑکون کو وہ چرا کر ایک جنگل مین اُٹھا لایا اور جبسے وہین کسی غار مین مخفی طور پر رہنے لگا۔ گو بادشاہ کی تکلیف دینے کو وہ اُنھین پکڑ لایا تھا مگر ایسی شفقت و محبت سے اُنکی پرورش کی جیسا کوئی اپنے لڑکون کی پرورش کرتا ہے اور ایسی اچھی طرح سے اُنکی تربیت کی کہ تھوڑے دنون مین وہ دونون بڑھکر اچھے خاصے جوان ہوے اور بہادری و شجاعت جیسی شاہزادون کو چاہیے اُنمین موجود تھی اور چونکہ اُنکا مدار رزق شکار ہی کھیلنے پر تھا اسلیے وہ بڑے ہی چالاک و مضبوط ہو گئے تھے۔ اور ہمیشہ اپنے مصنوعی باپ سے بضد ہوتے اور کہتے کہ ہماری تمنا ہے کہ لڑائیون مین جاکر ہم اپنی قسمت آزمائی کرین۔

اب سوجین کی خوش قسمتی دیکھیے کہ جہان اُسکے بھائی رہتے تھے وہین پہونچی کیونکہ ایک بڑے بھاری جنگل مین جسمین سے ہوکر ملڈفارڈ ہیون کو ڈھرہ جاتا تھا (کیونکہ اُسکا قصد تھا کہ ملڈفارڈ ہیون مین جاکر روم کے جہاز پر سوار ہو جائے) وہ اپنا راستہ بھول گئی جنگل مین کیا چیز ملتی تھی کہ وہ خرید سکتی۔ مارے بھوک و اضمحلال کے قریب تھا کہ اُسکی جان نکل جائے کیونکہ محض مردانہ لباس پہن لینا کسی عورت کو ہرگز اس قابل نہین بنا سکتا کہ مردون کی طرح تکلیف صحرانوردی برداشت کر سکے۔ یہ غار دیکھکر اُسنے سوچا کہ کیا عجب یہان کوئی ایسا ہو جس سے کوئی چیز کھانے کی مل سکے اور بے تکلف اندر چلی گئی۔ مکان تو خالی تھا مگر ڈھونڈھنے کھوجنے سے تھوڑا سا کھانا دیر کا پکا ہوا ہاتھ لگا۔ بھوکھ نے اُسکو ایسا بیتاب کر رکھا تھا کہ بے تامل بیٹھکر کھانے لگی۔ اور اپنے آپ باتین کرنے لگی۔ کہ آدمی کی زندگی بھی کیا وبال جان ہے۔ دیکھو مین کیا تھک گئی ہون۔ دو رات پیہم زمین پر سونے کا اتفاق ہوا۔ میری ہی ایسی ہمت تھی۔ ورنہ بیمار پڑنے مین کیا رکھا تھا۔ جن بیچارون نے پہاڑ پر سے دکھلایا تھا تو ملڈفارڈ ہیون کیسا نزدیک [illegible] ہوا تھا۔ اور پھر

اپنے شوہر اور اُسکے بیرحم حکم کو جو ای موجین کی شان مین آسنے لکھ بھیجا تھا۔ یاد کر کر بحسرت بول اُٹھی اُو میرے پیارے پوس ہمس اِسمین شک نہین کہ تم ایک دغا باز شخص ہو۔

ای موجین کے دونون بھائی اپنے فرضی باپ بی لے رس کے ساتھ شکار کھیلنے گئے تھے اُسی وقت وہ بھی واپس آئے۔ بی لے رس نے اُنکا نام پولی ڈر اور کاڈول رکھا تھا حالانکہ اُن شاہزادون کا اصلی نام گیڈی رس اور آروی رے جس تھا۔ اُنھین یہ سب کیا معلوم وہ سمجھتے تھے کہ بی لے رس ہمارا باپ ہے۔

پہلے بی لے رس مکان مین داخل ہوا اور ای موجین کو وہان دیکھکر اُن لڑکون سے کہا کہ تملوگ ابھی مت آؤ نہین معلوم یہ کیا ہے کہ بیٹھا ہوا ہمارا کھانا کھا رہا ہے اگر کھاتا نہوتا تو خبر یون بھی سمجھ لیتے کہ کوئی از قسم جن و پری ہے۔

لڑکون نے پوچھا کیا ہے۔ اُسکے جواب مین بی لے رس نے کہا واللہ نہین معلوم یہ کوئی فرشتہ ہے یا کوئی صورت خاکی ہے کہ میرے مکان مین بیٹھا ہے غرض ای موجین کی زنانی صورت جوامرد کے لباس مین دکھائی دی تو بی لے رس اس کو اُسکے حسن و جمال نے کمال متحیر کیا۔

اُنکا شور سنکر وہ باہر نکل آئی اور اسطرح مخاطب ہوئی کہ اُو مالکان نیک کردار میری اذیت کا قصد نکرنا۔ مین نے جو کچھ کھایا ہے اُسی کے مانگنے یا خریدنے کے ارادے سے مین اِس مکان مین داخل ہوا تھا۔ مین نے تمھاری کوئی چیز نہین چرائی اور نہ میرا قصد چوری کا تھا۔ گو زمین پر مین نے پڑی ہوئی اشرفی بھی دیکھی تھی۔ مین نے جو کچھ کھایا ہے اُسکے عوض مین یہ روپیہ تیار ہے۔ تم نہ بھی آتے تو جب مین کھا کر بنا بیت آلہی یہان سے چلتا تو اُسے میز پر رکھتا جاتا۔ اُنھون نے

بڑی سنجیدگی سے اس روپیہ کے لینے سے انکار کیا۔ خوف زدہ ہوکر ای موجبین نے کہا۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مجھ سے کچھ خفا ہو۔ لیکن آپ لوگ یاد رکھیے کہ اس خطا پر اگر آپ مجھے مار بھی ڈالینگے تو کیا۔ مین ایسا نکرتا تو یون بھی مرنا ہی تھا۔

بی لے ری اس نے پوچھا کس طرف جانے کا تمھارا ارادہ ہے اور کیا نام ہو۔ ای موجبین نے اپنا نام فای ڈل بتایا اور کہا کہ میرا ایک رشتہ مند لمڈ فارڈ ہیون کی طرف گیا ہے کہ وہان سے جہاز پر سوار ہوکر اٹلی کو روانہ ہو۔ مین وہین جاتا تھا کہ راستہ مین غلبۂ گرسنگی سے بیتاب ہوکر مرتکب ایسے جرم کا ہوا۔

بی لے ری اس یہ سنکر بہ بجاجت بولا کہ اوجوان خوش رہو مین دہقانی نہ سمجھو اور نہ اس مقام کی سخت آب وہوا پر جہان ہم رہتے ہین ہماری اچھی طبیعون کو قیاس کرو۔ اچھا ہوا کہ تم یہان پہونچ گئے رات بھی قریب ہے تمھارے لیے اسوقت کوئی اچھی چیز پکوائی جائیگی اگر تم منظور کرلوگے تو ہم بڑے شکر گزار ہونگے اور اسوقت لڑکون نے بھی مرحبا۔

اُسکے شریف بھائیون نے مکان مین جاکر اُسکے آنے سے اپنی کمال مسرت ظاہر کی اور بڑے تپاک سے ملے اور کہا کہ تم خاطر جمع رکھو ہم لوگ بھائیون کیطرح انس و محبت سے تمھارے ساتھ پیش آئینگے۔ اور ہرن کا گوشت جو شکار کرکے لائے تھے وہان رکھدیا۔ ای موجبین نے اُسکے پکانے مین اُنکا ساتھ دیا۔ اور اپنے انتظام خانہ داری سے اُنھیں بہت کچھ مسرور کیا۔ گو آج کل عالی خاندان عورتون مین کھانا پکانے کا دستور نہین ہے۔ مگر اُس زمانے مین یہ بڑا ہی مفید ہنر سمجھا جاتا تھا۔ اور امیرون کے گھرون کی عورتین اسمین بڑی مہارت رکھتی تھین۔ اور خاصکر ای موجبین تو بڑی ہی اُستاد تھی موافق حکم اپنے بھائیون کے اُسنے

اُس شکار کو بنا کر خوب چٹپٹا شوربا لگایا۔ اور اِس مزے سے کھانا تیار ہوا گویا جو کو بیار ہے اور ای موجین اُسکی بیمارداری کو آئی ہے۔ کھانا پک لیا تو پوتی ڈرنے اپنے بھائی سے کہا۔ دیکھو یہ کیا اچھا گاتا ہے۔

اُن دونون مین حشمکین ہوئین کہ گوفاتی ڈل اسطرح ہلو گرن کے ساتھ ہنستا بولتا ہے مگر اُسکے چہرے پر کچھ ایسی اُداسی و افسردگی رہتی ہے گویا اُسکے دل پر کوئی بڑا صدمہ ہے مگر صبر و شکیب کو ہاتھ سے دیکر کسی سے کہ نہین سکتا۔

بسبب اپنی نیک خصلتون کے (یا بسبب اتحاد خون کے گو وہ جانتے نہون)۔ ای موجین نے اُنکے دلون مین بہت جلد جگہ پیدا کرلی۔ اور کسی قدر خود بھی اُنسے مانوس ہوئی۔ اور سمجھی کہ جب پیارے پوس ٹمس ہی کی یاد مین جان دینی ٹھہری تو یہ بات اس غار مین اِن وحشیون کی صحبت مین بھی رہکر ممکن ہے۔ اور بخوشی وہان کا رہنا منظور کیا۔ اور کہا اچھا چندے یہان رہکر آرام کرونگا اور جب ماندگی سفر دور ہوجائیگی تو ملفرڈ ہاوین کو جاؤنگا۔

جب وہ گوشت جو وہ شکار کر لائے تھے صرف ہوگیا تو بلفر صید افگنی پھر گھر سے نکلے۔ مگر ای موجین بسبب ناسازی طبع اُنکے ساتھ نہ جاسکی۔ شوہر کے وحشیانہ برتاؤ کا غم تو تھا ہی اُسپر سے دشت نوردی کی یہ نئی مصیبت ایسی تھی کہ ایسی حالت مین بیمار نہ پڑنا ہی تعجب تھا۔

غرضکہ جب وہ رخصت ہوکر شکار کھیلنے گئے تو راستہ بھر ای موجین ہی کی باسلیقہ خدمتگزاری کی تعریف اور اُسکی خوش وضعی کا چرچا کرتے رہے۔

اُنکا جانا تھا کہ ای موجین کو پی سے نیا کی وارد کا خیال آیا اور اُٹھا کر اُسمین سے تھوڑا سا پی گئی جسکے پیتے ہی اُسے غفلت کی نیند آگئی اور تمام چہرے پر مُردنی سی چھاگئی۔

جب بی لے ری اس اور اُسکے بھائی شکار گاہ سے واپس آئے۔ تو پہلے پول ڈر مکان مین داخل ہوا۔ اور اُسے سوتا دیکھکر اپنے بھاری جوتون کو پرے نکال ڈالا۔ تا اُسکی رفتار سے فامی ڈرل کی نیند مین خلل نہ واقع ہو۔ مقام غور ہے کہ اِی موہین کے ساتھ یہ جنگلی شاہزادے کیسا جلد مانوس ہوگئے اور کیسی تہذیب و امتیاز کے ساتھ اُس سے برتاؤ کرنے لگے۔ مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد اُسے معلوم ہوگیا کہ کیسا ہی شور کیون نہو مگر یہ جگ نہین سکتا اور ایسی نیند آرہی ہے کہ جسکے سونے والے کو پھر عمر بھر جاگنا نصیب نہین ہوتا۔ اور بحسرت و یاس اِسطرح گریہ و زاری شروع کی گویا فامی ڈرل اُسکا کوئی پیارا دوست یا حقیقی بھائی تھا اور بچپن سے اُسکے ساتھ رہ آیا تھا۔

بی لے ری اس نے تجویز کیا کہ اِس غار سے نکال کر اُسکے جنازے کو جنگل مین لے چلنا چاہیے اور ماتمی راگ و دیگر مذہبی رسوم کے ساتھ جیسا کہ وہان کا دستور تھا۔ تجہیز و تکفین کرنی چاہیے۔

چنانچہ اِی موہین کے دونون بھائی اُسکے جنازے کو باہر لیگئے اور آہستہ سے ایک سایہ دار جھاڑی کے نیچے گھاس پر رکھکر اُسکی روح پر واز کردہ کے لیے دعاء خیر کی۔ اور پتون اور پھولون سے اُسے چھپا کر پول ڈر نے کہا فامی ڈرل اِتنہا اگر ماتک بشرط قیام یون ہی ہر روز آن کر تیری سُن سان قبر پر پھول چڑھا جایا کرونگا زرد گلاب کے پھول جو تیرے چہرے سے زیادہ مشابہت رکھتے ہین۔ بی لوبل جو تیری صاف رگون کی طرح دکھلائی دیتی ہین ایگلنٹائن کے پتے جو تیری جان عزیز سے زیادہ پیارے نہین ہین۔ گرمیون مین چڑھانے کے لیے تو یہ سب موجود ہی ہین۔ ہان جاڑون مین کہ پھول میسر نہین آتے تہ بہ تہ جمی ہوئی کائی لاکر بچھا جایا کرونگا۔ جب اُسکی تجہیز و تکفین کے سب مدارج پوری طرح سے طے پا لیے

Blue bell
Eglantine

تب اُنھون نے بحالت یاس اپنے گھر کا راستہ لیا۔

کچھ زیادہ عرصہ تک ای موجین پر وہ حالت طاری نہ رہی۔ بلکہ اُنکے چلے جانے کے تھوڑے ہی دیر بعد اُس داروے خواب آور کے اثر زائل ہونے پر وہ بیدار ہوئی۔ اور پتون اور پھولون کو جو اُسکے اوپر پڑے تھے آہستہ سے ٹال کر اُٹھ بیٹھی۔ اور واقعات گذشتہ کو خواب وخیال سمجھکر دلمین کہنے لگی کہ مین تو اُن پاکبازون کے مکان کی محافظ اور اُنکے مطبخ کی مہتمم تھی یہان پھولون مین مجھے کون لا کر دبا گیا۔ اور پھر جب نہ اُس غار کے راستہ کا کچھ پتہ ملا اور نہ اُن نئے ساتھیون کا کچھ نشان۔ تو اُسے یقین کامل ہو گیا کہ بیشک مین خواب ہی دیکھ رہی تھی اور پھر ایکبار اسی حالت زار مین کمرہمت چست باندھی اور سوچی کہ گرتی پڑتی کسیطرح ملڈفارڈھیون تک تو پہونچ ہی جاؤنگی۔ اور پھر وہان سے آگے جانا کیا بڑی بات ہے بہتیرے جہاز مل جائینگے۔ غرضکہ اُسکا دلی منشا یہ تھا کہ جب پوسِ تھمس کے پیچھے اپنا بھیس تک بدل ڈالا تو اب کچھ ہی ہو مگر اُس سے ملے بغیر نہین رہنا چاہیے۔

لیکن اُسی زمانے مین وہان ایک بڑا واقعہ ہو گیا تھا جس سے ای موجین بالکل بے بیخبر تھی۔ وہ یہ کہ شہنشاہ روم اگسٹس قیصر اور سیمبلائن شاہ برٹین مین دفعتہً ایک لڑائی ٹھن گئی تھی اور رومی فوج برٹین پر حملہ کرنے کے لیے سمندر اُتر کر اُسی جنگل مین سے گذر رہی تھی جسمین سے ہو کر ای موجین ملڈفارڈھیون کی طرف جاتی تھی۔ اور پوسِ تھمس بھی اُس فوج کے ساتھ آیا تھا۔

گو پوسِ تھمس رومی فوج کے ساتھ برٹین پر چڑھائی کر کے آیا تھا۔ مگر یہ نیت نہ تھی کہ رومیون کی طرف سے ہو کر اپنے ہموطنون سے جنگ کرے بلکہ اُسکا یہ ارادہ تھا کہ بوقت کارزار فوج برٹین مین ملکر اپنے ملکی بادشاہ کی جانب سے جسنے اُسے نکلوا دیا تھا مخالفون کا مقابلہ کرے۔

ای موجین کی بیوفا ہونے کا خیال گو اُسکے ذہن سے ابھی تک اترا نہ تھا تاہم ایسی پیاری معشوقہ کے مارے جانے سے اور وہ بھی اُسکے حکم سے (کیونکہ پی سینیا نے لکھ دیا تھا کہ بہ تعمیل اُسکے حکم کے ای موجین قتل کر دیگئی) پوس تھمس کے قلب پر سخت صدمہ پہونچا اور اپنی زیست سے آزردہ ہوکر وہ برٹین مین واپس آیا کہ پہلے تو لڑائی ہی مین مارا جاؤنگا اور اگر وہان سے بچ گیا تو سیمبلائن کے حضور اس جرم مین کہ جلاوطن کیے جانے کے بعد اپنے وطن مین کیون آیا ضرور ہی گردن ماری جائیگی۔

قبل اسکے کہ ملفارڈ ہیون تک ای موجین پہونچے راستہ مین رومیون کے ہاتھ پڑی اور بسبب اُسکی خوش وضعی و نیک رویہ کے لُسی ایس سپہ سالار نے اُسے اپنے خدمتگارون مین رکھ لیا۔

اب سیمبلائن کی فوج بھی دشمنون کا مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھی۔ اور جب اُس جنگل مین پہونچی تو پولی ڈر اور کاڈول بھی اُسکے ساتھ ہو لیے۔ اُنھین کچھ یہ علم نہ تھا کہ ہم اپنے عالی منزلت باپ کی طرف سے ہوکر لڑائی پر جاتے ہین۔ مگر چونکہ بہادری کے کامون مین شریف ہونے کے وہ ازحد مشتاق تھے۔ اسلیے بے پوچھے گچھے اُسکے ساتھ ہولیے۔ بی لے ری اس بھی اُن نوجوانون کے ساتھ میدان کارزار کی طرف متوجہ ہوا۔ سیمبلائن کے لڑکون کے اُٹھالانے کے بعد وہ بہت نادم ہوا تھا۔ اور چونکہ اپنی جوانی مین وہ بڑی بڑی لڑائیون مین شریک ہوچکا تھا اسلیے اب اُسے مکافات ماسبق کے لیے بادشاہ کی طرف سے جسکے مقابلے مین وہ ایسی بڑی خطا کا مرتکب ہوچکا تھا میدان کارزار مین جانے کا بہت اچھا موقع ہاتھ آیا۔

دونون فوجون کے ملنے پر اب ایک بہت بڑی لڑائی شروع ہوئی جسمین قریب تھا کہ برٹین والے پسپا ہون اور اُنکا بادشاہ مارا جائے۔ کہ دفعتہً

پوس تھمس بی لے ری اس اور سیمبلائن کے دونون لڑکون کی کمک نے بادشاہ کی جان بچائی اور صورت کارزار بالکل ہی پلٹ دی۔ اور انجام کار فوج برٹن غالب رہی۔

پوس تھمس نے جب دیکھا کہ جنگ ختم ہوگئی مگر موت جسکی تلاش مین مین یہانتک آیا نصیب نہوئی۔ تو کسی عہدہ دار شاہی کے پاس اپنے کو حاضر کیا کہ باشتیاق موت جیسا کہ بر اقدیر واپسی میرے لیے تجویز ہوئی تھی مین حاضر آیا ہون۔

ای موجین مع اپنے نئے آقا کے گرفتار ہو کر بادشاہ کے پاس حاضر کیگئی اور ای موجین کا دشمن قدیم آئی ای کی موبھی کہ رومی فوج کا ایک افسر تھا اسی طرح گرفتار ہو کر بادشاہ کے پاس حاضر لایا گیا۔ یہ سب قیدی تھے ہی کہ پوس تھمس تجویز قتل سنانے کے لیے بادشاہ کے حضور مین پیش کیا گیا۔ اور اسی حالت مین بی لے ری اس بولی ڈر۔ اور کاڈول اس خدمت کے انعام پانے کے لیے جو انھون نے بادشاہ کے ساتھ جنگ مین انجام دی تھی طلب کیے گیے۔ اور پی سے نیا بھی کہ بادشاہ کے مقربون مین تھا اسوقت وہان موجود تھا۔

غرضکہ اسوقت بادشاہ کے دربار مین سب کے سب موجود تھے (مگر مختلف رجا رو بیم کے ساتھ) پوس تھمس اور ای موجین مع اپنے نئے آقا سپہ سالار روم کے وہان موجود تھے۔ وفادار نوکر پی سے نیا اور بے وفا دوست آئی ای کی موبھی وہان حاضر تھے سیمبلائن کے دونون پسران گم گشتہ بھی مع بی لے ری اس کے جو انھین اٹھا لیگیا تھا ایک طرف کھڑے تھے۔

گو انمین ایک سے ایک بڑھکر بولنے والے تھے مگر اسوقت سب کے سب خاموش رہے اور صرف رومی سپہ سالار ایک ایسا تھا جسنے سب کے پہلے بادشاہ سے خطاب کیا۔

ای موجین نے پوس تھمس کو دیکھا۔ ہرچند کہ وہ دیہاتون کی سی صورت بنائے ہوے تھا مگر پہچان لیا۔ لیکن وہ اسے مردانہ بھیس مین نہ پہچان سکا۔ ای ای کو موکو بھی دیکھکر ای موجین نے پہچانا اور اُسکی اُنگلی مین وہ انگوٹھی دیکھکر فوراً تاڑ لیا کہ یہ میری ہی انگوٹھی ہے۔ لیکن اتنک یہ نہ سمجھی تھی کہ ان تمام میری مصیبتون کا بانی یہی شخص ہے غرضکہ مثل ایک قیدی جنگ کے اپنے خاص باپ کے سامنے چپ چاپ کھڑی ہوئی دل مین یہ سب سوچ رہی تھی۔

پی سے نیا نے ای موجین کو دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ اسی نے اسے امرد کا لباس پہنایا تھا۔ اور خیال کیا کہ اتنک تو میری خاتون صحیح و سلامت رہی۔ مگر دیکھیے آگے کیا ہوتا ہے۔ بی نے ری اس نے بھی اُسے پہچانا اور چپکے سے کاڈول سے کہا کہ یہ وہی لڑکا معلوم ہوتا ہے جسے ہم سب نے مردہ سمجھکر جھاڑی کے نیچے چھپا دیا تھا کاڈول نے کہا بیشک اُس لڑکی کی صورت اور فاعی ڈل مردہ کی صورت مین سر مو فرق نہین۔ ریگ بیا بانی کے ذرے بھی کیا ایسے باہم متشابہ ہونگے۔ پولی ڈر نے کہا فاعی ڈل جی اُٹھا ہوگا بی نے ری اس نے کہا چپ چاپ رہو اگر وہی ہے تو ہمسے خواہ مخواہ بولیگا۔ پولی ڈر نے پھر کان مین کہا۔ مگر ہملوگ تو اُسے مردہ چھوڑ آئے تھے۔ بی لے ری اس نے جواب دیا کہ اچھا خاموش بھی رہو۔

پوس تھمس اپنے قتل کی تجویز سُننے کا منتظر چپ چاپ بادشاہ کے آگے کھڑا تھا اور اس امر کا اظہار مدنظر نہ تھا کہ مین نے لڑائی مین بادشاہ کی جان بچائی ہے کہ مبادا اس کہنے سے سمبیلائن کی راے بدل جاے اور میرے خون سے درگذر رے۔

لسی یس سپہ سالار رومی جسنے ای موجین کو پناہ دیکر اپنے پاس انجام خدمتگزاری کے لیے رکھ لیا تھا پہلا شخص تھا (جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے) جسنے بادشاہ سے

گفتگو کی - یہ سپہ سالار بڑا ہی اہل ہمت و ذی عزت آدمی تھا - اور پادشاہ سے جو گفتگو کی وہ یہ ہے -

مین سُنتا ہون کہ اپنے قیدیون کو زرتاوان لیکر تم چھوڑنا نہین جانتے اور اُنکی جان لیے بغیر تم نہین رہتے - خیر مین تو اہل روم ہون لڑنا مرنا میرا کام ہی ہے - مگر ایک امر ایسا ہے جسکے لیے کچھ التجا کرنا مجھے ناگزیر ہے - یہ کہکر ای موجین کو پیش کیا - اور کہا کہ یہ لڑکا برٹین نژاد ہے - اُسکی جان بخشی ضرور ہونی چاہیے - یہ میرے خدمتگارون مین ہے - حق تو یہ ہے کہ ایسا حلیم ایسا فرمانبردار ایسا مستعد ایسا سچا ایسا دلسوزی سے کام کرنے والا نوکر ملنا مشکل ہے - اتنے روز تک یہ رومی کے پاس تھا مگر برٹنی بد یان اسمین کبھی دیکھی نہ گئین - اور رون کو رہا کرو یا نکرو مگر اِسکو ضرور رہا کر دینا چاہیے -

سمبیلائن نے خوب غور سے اپنی لڑکی ای موجین کو دیکھا - مگر بسبب تغیر لباس کے اُسے نہ پہچان سکا - اُسوقت کی گفتگو سُنکر ایسا معلوم ہوا کہ قادر مطلق اُس سے یہ سب کہلوا تا ہے - کیونکہ اُسکی طرف متوجہ ہو کر سمبیلائن بولا بیشک مین نے اِسے کہین دیکھا ہے - اِسکی صورت مجھے غیر مانوس نہین معلوم ہوتی - نہین معلوم کیون بے اختیار میرا جی یہی کہنے کو چاہتا ہے کہ لڑکے - تمھین خدا سلامت رکھے - مین تمھارا خون معاف کر دونگا - اور پھر کہا - لڑکے جو تمھارا جی چاہے اِسوقت مجھ سے مانگ لو - اگر کسی بڑے قیدی کی بھلائی کے لیے بھی کچھ کہوگے تو مین اُسے منظور کر لونگا -

ای موجین نے کہا کہ حضور کی عنایتون کا شکریہ مین بڑے عجز و انکسار کے ساتھ ادا کرتا ہون -

حسب خواہش مانگ لینے سے یہ مطلب تھا کہ کچھ ہی مانگو مین اُسے دیدونگا -

یعنی جس شخص سے یہ کہا گیا اُسے اختیار دیا گیا کہ کوئی شے پسند کرکے مانگ لے۔ اُسوقت سب کے سب منتظر تھے کہ دیکھین یہ خدمتگار کیا چیز مانگتا ہے۔ لئی لیس اُسکے آقا نے کہا لڑکے۔ مین جانتا ہون کہ تم میری زندگی بادشاہ سے مانگو گے۔ مگر مجھے اپنی زندگی کی چنداں آرزو نہین۔ ای موجین نے کہا۔ نہین۔ نہین۔ نہین۔ مجھے بہتیرے کام ہین۔ تمھاری زندگی مین نہین مانگنے کا۔

لڑکے کی یہ ظاہری ناشکر گزاری دیکھکر سپہ سالار کو کمال تعجب ہوا۔

پھر ای موجین نے آئی ای کی مو کی طرف دیکھکر کہا سواے اسکے مین اور کچھ نہین چاہتا کہ اِس آدمی سے دریافت کیا جاے کہ یہ انگوٹھی جو اُسکے ہاتھ مین ہے اِسنے کہان پائی۔

سیمبیلا بُن نے اُسکی عرض قبول کی اور آئی اے کی مو سے کہا خبردار جھوٹ بولوگے تو تھین جانوگے۔ سچ سچ کہو تمنے یہ ہیرے کی انگوٹھی کہان پائی۔

آئی اے کی مو اپنی خباثتون کا پورا پورا اظہار کرگیا اور ساری پوس تھمس سے شرط لگانا۔ اور پھر بسبب اُسکی سریع الاعتقادی کے اپنا یہ دغا بازی کامیاب ہونا شروع سے اخیر تک جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے کہ گیا۔

ای موجین کی پاک دامنی سُنکر جو حالت پوس تھمس پر طاری ہوئی وہ احاطۂ بیان سے باہر ہے۔ سُننے کے ساتھ ہی وہ بادشاہ کے سامنے چلا آیا۔ اور بے تکلف وہ بیدرد حکم اپنا جو ای موجین کے قتل کے بارہ مین پی سے نیا کو لکھا تھا کہ سُنایا۔ اور زور سے چلا کر پکارا اُف ای موجین۔ میری ملکہ۔ میری زیست۔ میری بی بی۔ افسوس اُف ای موجین۔ ای موجین۔ ای موجین۔

ای موجین اپنے پیارے شوہر کی وہ مصیبت نہ دیکھ سکی اور فوراً اپنے کو پہچنوا دیا۔ جس سے اُسے لاانتہا مسرت حاصل ہوئی۔ اور وہ بار غم وعصیان سے

اسطرح سبکدوش ہوا اور یون اپنی نیکبخت دیہاری بی بی سے جسکے ساتھ وہ ایسی بیرحمی سے پیش آیا تھا ملگیا۔

سیمبلائن اپنی دختر گم گشتہ کو ایسی حالت حیرت افزا مین پاکر قریب آتا ہی ملول خاطر ہوا جتنا اُسے سرور حاصل ہوا۔ اور حسب دستور قدیم بہ شفقت پدری اُس سے پیش آیا اور صرف اُسکے شوہر پوس تھمس کی جان بخشی ہی نہ کی بلکہ اُسے اپنی دامادی مین قبول کرنا بھی منظور کر لیا۔

بی لے ری اس نے اپنی عرضداشت کے لیے بہ خوشی و مصالحہ کا وقت مناسب تصور کیا۔ اور پولی ڈر اور کاڈول کو پادشاہ کے سامنے پیش کرکے کہا۔ یہ دونون آپکے پسران گم گشتہ گی ڈی رس و اروی ری جس ہین۔

سیمبلائن نے بی لی ری اس کا قصور معاف کر دیا۔ کیونکہ ایسی کامل خوشی و خرمی کی حالت مین سزا دہی کا کسے خیال آتا۔ اور اپنی لڑکی کو زندہ پاکر اور پسران گم گشتہ کو جنھون نے میدان کارزار مین بہادرانہ اُسکی امداد کی تھی نوجوان و اپنی جان کے بچانیوالے دیکھکر کمال خوشی اُسے حاصل ہوئی۔ خدانے اپنی طرف سے اُسے ایسا دن دکھایا ورنہ اُسے کب ایسی اُمید تھی۔

اب امی موجین کو اپنے آقا لشی لیس سپہ سالار رومی کے حق خدمت ادا کرنے کی مہلت ملی اور بادشاہ اپنی بیٹی کی سفارش سُنتے ہی اُس سپہ سالار کے خون سے درگذرا۔ اور پھر اُسی لشی لیس کے بیچ بچاؤ سے روم اور برٹین مین ایسی صلح ہوگئی کہ مدت تک وہان امن و امان قائم رہا۔

سیمبلائن کی بدکردار بیگم اپنے منصوبے پر اسطرح ناکامیاب رہنے سے سخت پشیمان ہوئی۔ اور اس اثنا مین اُسکا بیٹا کلوٹن کسی جھگڑے مین جو خود ہی اُسنے اُٹھایا تھا مارا گیا جس سے اُسکے دل پر اور بھی صدمہ پہونچا اور کچھ عرصہ تک بیمار رہکر

راہی ملک عدم ہوئی - اُن واقعات رنج والم سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ انجام بخیر نہین ہوا کیونکہ آخر مین جمیع مستحقین کے لیے سامان طرب مہیا ہو گیا تھی اگرچہ اُسکی تو ایسے دغا باز آدمی کا بھی اِس لحاظ سے کہ اُسکی خباثت و دغا بازی کا اخیر انجام ناکامیابی پر ہوا بلا کچھ سزا پائے چھٹکارا ہو گیا -

## تاریخ طبع از افضل الامثال والاقران مولنا محمد حامد علیخان حامد

مصحح مطبع ہذا خلف اکبر حافظ غلام علیخان رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی تلمیذ امیر الشعرا حضرت امیر مینائی مدظلہ العالے

| | |
|---|---|
| چھپین جبکہ قصے یہ چھاپے گرے | خزانے ہین حکمت کے واللہ یہ |
| لکھا مین نے حامد یہ مصرع طبع | بہت خوب قصے لکھے واہ یہ |

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر جسکا ہر ایک فسانۂ حکمت اموزی کا خزانہ اور اپنی خوبیون مین اپنا آپ ہی نظیر ہے اور اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی - ئی - دام اقبالہ واقع لکھنؤ مین زیور طبع سے آراستہ ہوا - اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور صانہ اللہ عن شر الدہور مین منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب ایجنٹ کی عمدہ انتظام اور پاکیزہ اہتمام سے ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۰ع مین پہلی مرتبہ لباس انطباع سے آراستہ و پیراستہ ہوا -

اکسٹرا اسسٹنٹ کچہری -
نو رتن - مصنفہ میان محمد بخش تخلص مہجور -
جادۂ تسخیر - نادر عبارت مسجع مصنفہ نواب محمد حیدر علیخان بہادر -
قصۂ اگر گل - مولفہ عاصی تخلص -
اسیر مقبول - نادر عبارت مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
قصۂ گوپی چند بھرتری -
سنگاسن بتیسی - قصہ راجہ بھوج با تصویرات
بتیال پچیسی - قصہ راجہ بکرم مع تصویرات ہے
گل بکاولی - مولفہ نہال چند شاہجہان آبادی
طوطا کہانی - تصنیف سید حیدر حسین -
قصہ گل و صنوبر - مولفہ منشی ہیم چند -
طوطی نامہ - نیا قصہ ابراہیم ادہم مولفہ شاہ غلام حیدر (?)

## کتب فسانۂ نظم

الف لیلہ منظوم - چار جلد تصنیف مختلف -
۱ - جلد - بہ نظم دلکش مرزا اصغر علی خان نسیم دہلوی سخنور نامی -
۲ - جلد - نتیجۂ طبع شاعر خوش فکر منشی طوطا رام صاحب تخلص شایان -
۳ - جلد - ایضاً ایضا
۴ - جلد - از منشی شادی لعل چمن شاگرد مرزا رحیم دہلوی
مجموعۂ قصص - مشتملہ بر پانچ قصہ مولف مختلف -

۱ - قصہ سوداگر بچہ - ۲ - قصہ ماہی گیر - ۳ - قصہ حجمہ (?) - ۴ - قصہ منصور - ۵ - قصۂ شاہ روم اور ہر قصہ علیحدہ علیحدہ بھی ملسکتا ہے
سنگاسن بتیسی - منظوم منشی رنگین لال -
گلزار ابراہیم - ابراہیم ادہم کا سچا فسانہ مولفہ رحمن تخلص -
چشمۂ شیرین - فرہاد و شیرین کا قصہ -
مخزن ہمت - تصنیف منشی جے گوپال صاحب ثاقب تخلص -
ایجاد رنگین - مختصر حکایات مصنفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی -
مجموعہ - چوہے نامہ و بلی نامہ و افیونی نامہ
جوگن نامہ مصنفہ میان باطن اکبر آبادی
قصۂ مقتول جفا - معروف باسم تاریخی فسانۂ غم مولفہ حافظ محمد امیر الدین -
پدماوت بھاکھا - محشی با حل معنی از ملک محمد جائسی -
ایضاً - بھاکھا سے اردو مین شعر بہ شعر نظم فرمایا مولوی قاسم علی بدایونی نے -
ایضاً - از عبرت و عشرت -
مجموعہ - قصۂ قاضی جو پور - و قصۂ نندر (?) - و قصۂ حفظ اطمت شیطان (?) - و قصہ چار لڑکے کینہ کا - دل لگی کا قصہ عقل و حمق کا مقابلہ - مولفہ مولوی الطاف

مثنوی گلزار نسیم ـ قصہ گل بکاولی منظوم
از دیا شنکر نسیم لکھنوی ـ
فسانۂ عجائب منظوم ـ مولفہ منشی
بھولاناتھ فراغ تخلص ـ
نل دمن ـ راجہ نل اور دمن کا فسانہ منظوم
ہدیۂ انتظار ـ از مولوی ممتاز علی سندیلوی
مثنوی میر حسن ـ
یوسف زلیخا ـ اردو منظوم تصنیف وکا
شیرین خسرو ـ باتصویر مصنفہ گوبند پرشاد
تخلص فضا ـ
بنجارہ نامہ ـ مصنفہ میاں نظیر اکبرآبادی
لیلیٰ مجنوں ـ تصنیف میر تقی ہوس ـ
بہار دانش ـ منظوم تصنیف نیشن ـ
مجموعۂ قصہ سپاہی زادہ ـ باتصویر بارہ قصہ
۱ ـ قصہ سپاہی زادہ ـ ۲ ـ قصہ چار باغ رنگین ـ
۳ ـ قصہ محمود شاہ ـ ۴ ـ قصہ سوداگر بچہ ـ
۵ ـ عاشق کا جنازہ ـ ۶ ـ قاصد نامہ ۷ ـ ہنس نامہ
۸ ـ تندرستی نامہ ـ ۹ ـ دکھ سکھ نامہ ـ ۱۰
دولت نامہ ـ ۱۱ ـ بھونچال نامہ ـ ۱۲ رنگین نامہ
سحر دانش ـ یعنی قصہ سوداگر بچہ ـ
شاہنامہ اردو منظوم تصنیف منشی محمد
طلسم شایان ـ یعنی داستان امیر حمزہ
منظوم مصنفہ منشی طوطا رام شایان ـ

نالۂ منظور منظوم ـ مولفہ سید منظور احمد ـ
مثنوی ابر کرم ـ
مجموعہ ـ قاصد نامہ و قصہ شاہ روم وغیرہ گیارہ قصہ
۱ ـ قصہ شاہ روم ـ ۲ ـ قاصد نامہ ـ ۳ ـ
ہنس نامہ ـ ۴ ـ رنگین نامہ ـ ۵ ـ آٹا دال نامہ
۶ ـ گرہ بند نظیر ـ ۷ ـ پیسے نامہ ـ ۸ ـ کوڑی نامہ
۹ ـ بنجارہ نامہ ـ ۱۰ ـ جوگن نامہ ـ ۱۱ ـ روٹی نامہ
بکٹ کہانی ـ تصنیف مولوی الٰہی بخش
بطور بارہ ماسہ ـ
سراپائے تصویر غم ـ نظم و نثر میں سراپا
کا بیان ہے تصنیف اشرف علی تخلص مست ـ
باغ عاشق ـ قصہ گل و صنوبر مصنفہ پنڈت
کنھیالال صاحب ـ
سکندر نامہ ـ بری و بحری اردو ترجمہ نظم
سکندر نامہ نظامی از خوش فکری سخنور کامل
مولوی غلام حیدر گوپاموی ض ہردوئی ـ
داستان عبرت افزا ـ
سراپائے نیری ـ
مثنوی زینت انجمن ـ در مدح نواب
غوث محمد خان والی جاورہ ـ
مثنوی سعدین ـ تصنیف مولوی الطاف حسین
تسلیم ـ